کاتبِ وحیِ قرآن و حدیث، مومنوں کے ماموں، صحابیِ رسول ﷺ
حسنین رضی اللہ عنہما کی بیعت کے بعد متفقہ امیر المومنین

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

پر الزامات کا شرعی و تاریخی جائزہ

مودودیت نواز عبد اللہ دانش کی ہفوات کا مسکت، مدلل اور مفصل جواب

www.KitaboSunnat.com

تالیف
صاحبزادہ برق التوحیدی

مکتبہ عزیزیہ
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

کاتبِ وحیِ قرآن وحدیث، مومنوںؓ کے مامونؓ، صحابیٔ رسول ﷺ

حسنین رضی اللہ عنہما کی بیعت کے بعد متفقہ امیر المومنین

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

پر الزامات کا شرعی و تاریخی جائزہ

مودودیت نواز عبداللہ دانش کی ہفوات کا مسکت، مدلل اور مفصل جواب

تالیف
صاحبزادہ برق التوحیدی
بیت التوحید، دار السلام (ٹوبہ ٹیک سنگھ) پاکستان

مکتبہ عزیزیہ
لاہور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب

کاتبِ وحیِ قرآنؐ وحدیثؐ، مومنوںؐ کے مامونؐ، صحابیِ رسولؐ ﷺ
حسنینؓ کی بیعتؐ کے بعد متفقہ امیرالمومنینؓ

سیدنا معاویہؓ رضی اللہ عنہ

پر الزاماتؐ کا شرعیؐ و تاریخیؐ جائزہ

تالیف

صاحبزادہ برقؔ التوحیدی

اشاعت اول 2020ء

اہتمام .... محمد رمضان محمدی 0321-4170317

تعداد 1100

طابع .... عرفان افضل پریس، لاہور

ملنے کے پتے

● مکتبہ قدوسیہ ___ اردو بازار لاہور 0321 - 44 60 487 ● نعمانی کتب خانہ ___ اردو بازار لاہور 042 373 21 865

● اسلامی اکیڈمی ___ اردو بازار لاہور 042 373 57 587 ● دار الکتب السلفیہ ___ اردو بازار لاہور 042 373 61 505

● کتاب سرائے ___ اردو بازار لاہور 042 373 20 318 ● مکتبہ بیت السلام ـ اُردو بازار، لاہور 042 373 20 422

● مکتبہ اسلامیہ ___ بیرون امین پور بازار فیصل آباد۔ 041 263 12 04 ● مکتبہ اہلحدیث ___ امین پور بازار فیصل آباد 0300 66 28 021 041 262 92 92

حافظ عزیز الرحمان
2265 W7 Street B1 Brooklyn Ny 11230 U.S.A

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- عرضِ ناشر 7
- تقریظ 8
- تقریظ 13
- تقریظ 15
- تقریظ 19
- تقدیم 23
- حرفِ آغاز 30
- شکریہ مودودی صاحب 42
- ایک ضروری وضاحت 43
- معذرت 44
- اظہارِ تشکر 45
- خطبۃ الکتاب 47
- تمہید 48
- سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ 54
- اسلام 55
- شرفِ صحبت 56
- اعزازِ مصاہرت 68

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- خدمات واعزازات 72
- کاتبِ وحی 72
- ایک خصوصی دعا 76
- ایک اہم پیش گوئی 80
- عودالی المقصود 84
- ایک اور پہلو 90
- سب وشتم کیا ہے؟ 99
- دلچسپ پہلو 102
- اخلاق و عادات 108
- عجیب واقعہ 117
- حسنِ کردار 119
- کارہائے نمایاں 124
- نتائج 126
- اعترافِ عظمت 128
- مطاعن کا جائزہ 148
- کیا یہ رعونت ہے؟ 150
- ابن حجر رحمہ اللہ 157
- احسان فراموشی؟ 158
- عدالتِ صحابہ رضی اللہ عنہم 161
- امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف 168
- ہیرو اور زیرو 184

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- تنبیہ 194
- ایک اور پہلو 197
- اخلاقی ونفسیاتی پہلو 232
- برسبیلِ تذکرہ 236
- ہیرو کس نے بنایا؟ 245
- خلافت سے ملوکیت 248
- حُجر بن عدی کا قتل 275
- جہالت یا خیانت 278
- کیا حجر بن عدی صحابی تھے؟ 281
- حجر بن عدی کی سرگرمیاں 283
- ایک اہم کوشش یا اتمام حجت 295
- مجلسِ مشاورت 301
- سخت مگر ضروری فیصلہ 305
- علی وجہ التسلیم 312
- ایک اور پہلو 316
- نسبِ زیاد کی حقیقت 319
- ایک شبہ کا ازالہ 335
- ایک اہم سوال 339
- یہ واقعہ کیوں اُچھالا گیا؟ 340
- ایک اور بہتان کی حقیقت 343
- طلبِ خلافت کی حقیقت 353

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- توجہ طلب پہلو 364
- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کا حکم 371
- معاصر مفتیان کرام کی رائے 383
- سوال نامہ 385
- فتویٰ جامعہ اہلحدیث القدس، لاہور 390
- فتوی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی 393
- فتوی جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن 395
- فتوی جامعہ دارالعلوم کراچی 399
- فتوی جامعہ سلفیہ فیصل آباد 400
- خاتمہ 401

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

حال ہی میں جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے عبداللہ دانش نے ایک کتاب اربعین حسین رضی اللہ عنہ لکھی جس میں کاتب وحی قرآن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ابوالاعلیٰ مودودی کی تقلید کرتے ہوئے لوگوں کے اذہان میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی اور کچھ اعتراضات کیے۔ جس کے مکمل اور مدلل جوابات صاحبزادہ برق توحیدی نے تحریر کیے اور علمی وتحقیقی جائزہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر طعن وتنقید کرنے والوں کو ہدایت دے اور دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم پر کام کرنے والوں کو دنیا وآخرت میں کامیابیاں عطا فرمائیں۔ آمین

قاری عزیز الرحمٰن

لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

محبّ صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

چوہدری محمد ناظر سدھو آف امریکہ

سب تعریفیں رب کریم کے لیے ہیں جس نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے انبیاء اور رسل بھیجے اور درود و سلام اس ذات برکات ﷺ کے لیے جو ساری دنیا کے لیے معلم، مزکی اور مربی بن کر تشریف لائے۔

اور اللہ تعالیٰ کی رضا اُن نفوسِ قدسیہ کے لیے جن کے ایمان اور صداقت کی گواہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود دی۔ جن کی مغفرت اور بخشش کا وعدہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرما چکے ہیں۔ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو حکم دیا۔

- تم میرے لیے ہی میرے صحابہ کو کچھ نہ کہا کرو۔ (مسند احمد: 13812)
- میرے اصحاب کی عزت کرو۔ (سنن نسائی)
- میرے اصحاب سے میری خاطر درگزر کرو۔ (مسند احمد)
- میرے اصحاب کا ذکر ہو تو خاموش رہو۔ (معجم طبرانی)
- میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انھیں ملامت مت بناؤ جس نے انھیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اُس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اذیت پہنچائی (یاد رکھو) جس نے مجھے اذیت دی تو اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ عنقریب پکڑے گا۔ (سنن ترمذی)

اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے والو!

اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کا دعویٰ کرنے والو!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اہل عقل وخرد اور ہوش گوش رکھنے والو!

اصحاب رسول اللہ ﷺ کی غلطیوں اور لغزشوں کو ہدفِ ملامت بنا کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے رسول ﷺ کو اذیت نہ دو۔

ذرا سوچو...... اور...... بتاؤ

اُس ذاتِ جبار و قہار کی پکڑ اچھی ہے یا اصحاب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سکوت اچھا ہے؟

سیرت اصحاب رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت کے اوصاف قرآن سے سنیے!

﴿ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ﴾ (الزمر : 33)

''وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنے والے تھے۔''

﴿ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ﴾ (الانعام : 82)

''وہ ہدایت یافتہ تھے۔''

﴿ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ﴾ (البقرة : 137)

''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

﴿ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ (المائدة : 54)

''وہ ان کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں تھے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بہت وسعت والا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت علم والا ہے۔"

جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کی سیرت اور کردار کو مسخ کرنے والی ہرزہ سرائیوں اور خرافات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ سبائی فکر کے علمبرداروں نے امت مسلمہ میں افتراق اور انتشار پیدا کرنے کے لیے ظلم پر ظلم کیا۔ جنھیں پڑھ کر کلیجہ شق ہونے لگتا ہے۔

مشاجرات اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کے موضوع پر ہم نے کتاب وسنت اور متعدد واجب الاحترام علماء کی کتب کا مطالعہ کیا اور سنا ہے۔ ہمارا تجزیہ یہ ہے کہ محتاط سے محتاط عالم بھی جب ایک فریق کا دفاع کرتا ہے تو دوسرے فریق کی کسی نہ کسی غلطی کو مجبوراً ہی سہی اسے ذکر کرنا پڑ جاتا ہے۔ یہ "مجبوری" خود ہمارے ایمان کے لیے خطرے کا باعث بن سکتی ہے۔

کسی صحابی یا اہل بیت کے بارے میں کوئی ناروا بات کہہ کر عذاب مول لینے سے کیا بہتر نہیں کہ آدمی سکوت اختیار کرے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ رہے؟

محمد بن نصر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک دفعہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے سامنے لوگوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:

"اَمْرٌ أَخْرَجَ اللّٰهُ أَيْدِيَكُمْ مِنْهُ مَا تَعْلَمُوْنَ أَلْسِنَتَكُمْ فِيْهِ." [1]

"یہ وہ معاملہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں کو دور رکھا تو تم اپنی زبانوں کو اس معاملہ میں کیوں داخل کرتے ہو۔"

آج اہل بیت کی محبت کی آڑ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو طعن کرنے والے یا صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت کی آڑ میں اہل بیت کو طعن کرنے والے فتنے ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ اپنے ہی اندر موجودہ دور میں دیکھ لیں دور جانے کی ضرورت نہیں، جیسے غلام احمد پرویز، اسحاق

[1] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ٥/ ٣٨٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھال والا، غامدی، مرزا محمد علی انجینئر، عبداللہ دانش اور مولانا مودودی اپنی مثال آپ ہیں۔ یہ حضرات اصحابِ رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت پر بولنے والے اپنی ہی زبان خود آلود کرنے والے کس باغ کی مولی ہیں؟ صرف اور صرف حدیث رسول اللہ ﷺ ہی ہمیں اپنا ایمان بچانے اور صراط مستقیم پر چلنے (فتنوں سے بچنے) کے لیے رہنمائی فرماتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

''میرے اہل بیت سے جو کوئی بھی دشمنی رکھے گا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے آگ میں داخل فرمائے گا۔'' ❶

رسول اللہ ﷺ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ میں فرمایا: میں تمھیں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اور ان لوگوں کے بارے میں جو اُن کے بعد اور جو اُن لوگوں کے بارے میں جو اُن کے بعد آئیں گے اس کے بعد جھوٹ اس قدر عام ہو جائے گا کہ ایک آدمی گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دینے لگے گا۔ پس تم میں جو آدمی جنت میں داخل ہونا چاہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا التزام کرے۔ ❷

((عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.)) ❸

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے صحابہ کو سب وشتم نہ کرنا، کیونکہ ان کا مقام تو یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی جبل احد کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان صحابہ کے ایک مد یا

❶ سنن ابی داؤد، بیھقی۔ ❷ سنن الدارمی۔

❸ مسند احمد بن حنبل، رقم: 11079۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔"

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ.)) ❶

"محمد ﷺ کے ساتھیوں کو برا نہ کہو ایک صحابی کا نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گھڑی بھر ٹھہرنا تم میں سے کسی کی زندگی بھر کے اچھے اعمال سے بہتر ہے۔"

بھائیو غور سے سنو۔ تمام اصحابِ رسول ﷺ اور اہل بیت سب عدول، رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والے اور اُن کے مرحوم ومغفور ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ لہٰذا اُن پر سکوت اختیار کرکے اپنا ایمان بچاؤ۔

محمد ناظر سدھو

---

❶ سنن ابن ماجه، السنة، فضل اهل بدر، رقم الحديث: ١٦٢، وحسنهُ الالبانی في صحيح ابن ماجه، رقم الحديث: ١٦١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

صاحبِ طرز ادیب و دانشور، معروف قانون دان جناب محترم میاں عبدالباسط صاحب
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، سابق جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام ضلع ٹوبہ

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

جناب علامہ برق التوحیدی دامت برکاتہم العالیہ کی تصانیف جہاں ذوق مطالعہ رکھنے والوں کے لیے علمی استعداد بڑھانے کا باعث ہیں وہیں صحیح راہنمائی، دینی ادراک اور تاریخ کا درست رُخ رکھنے کا زیور بھی ہیں اس کی بہترین مثال موجودہ کتاب ہے جو نہ صرف جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کرتی ہے بلکہ تاریخی غلطیوں اور غلط فہمیوں کو بھی درست سمت سے سمجھاتی ہے۔ جس پر جناب علامہ برق التوحیدی بجا طور پر تحسین و داد کے مستحق ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے علم و عمل اور صحت میں برکت دے اور ان کو اطمینانِ قلب نصیب رکھے تاکہ وہ امت کی راہنمائی کا فریضہ ادا کرتے رہیں۔

علامہ یوسف قرضاوی کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بلکہ پورے بنو امیہ پر دو گروہوں نے ظلم کیا ہے۔ پہلا گروہ ''اخبار بین'' ہے یعنی وہ راویانِ تاریخ جنھوں نے اپنے جذبات اور اپنی خواہشات کے زیرِ اثر واقعات و روایات میں تحریف کی اور تاریخ کو بنو عباس کے دور میں اپنے جذبات کے زیرِ اثر تحریر کیا۔ دوسرا گروہ ان اصحابِ قلم پر مشتمل ہے جو بنو امیہ سے نہایت ناراض ہیں جنھوں نے اخبار اور روایات کی تحقیق کی زحمت نہیں اُٹھائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیرِ نظر کتاب میں علامہ برق التوحیدی صاحب نے محنت و محبت سے موضوع کا حق ادا کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت، کردار اور تاریخ اسلامی پر ان کے اثرات کو قاری تک پہنچایا ہے۔ تاریخِ اسلام میں دو شخصیات ایسی ہیں جنھوں نے دین اسلام کی ترویج، عملی نفاذ اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے بے مثال کام کیا ہے ان میں ایک نام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ان کی اسی خوبی کی وجہ سے عالم کفر خاص طور پر عالم یہود کو ان سے خاص عداوت ہے جس کا اظہار وہ مختلف حیلوں اور ہتھکنڈوں سے کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ برق التوحیدی صاحب کو جزائے خیر عطا کرے کہ اس دور میں جب کتاب بینی کا ذوق کم پڑتا جا رہا ہے اس وقت طالبانِ علم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے عقیدت رکھنے والوں کے لیے ایک جامع حوالہ مہیا کر دیا ہے جو صحیح کو صحیح دکھاتا ہے۔

عبدالباسط (ایڈووکیٹ)

گارڈن ٹاؤن ٹوبہ ٹیک سنگھ

فون: 0321-6567455

30-09-2019ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

عظیم سکالر، فاضل جلیل، علامہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدنی حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی، پروفیسر E.N.D یونیورسٹی کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يُوَافِي نِعَمَهُ وَيُكَافِي مَزِيْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰى مَنْ سَارَ عَلٰى دَرْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا۔۔۔۔ الآیہ

اس آیت کا مصداق اولین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے عظیم لوگ ہیں جن کے لیے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ اپنے فرامین میں ان کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھنے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روئے زمین پر وہ جماعت ہے جن کی مدح سرائی خود اللہ تعالیٰ نے کی ہے:

﴿وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ (الکہف : 28)

یعنی یہ ایسی خوبصورت پاکباز اور پاک طینت جماعت ہے کہ حبیب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ساتھ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ ایسی جماعت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں ناگوار بات شدید ناپسند فرماتے تھے چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((لَا يُبَلِّغُنِي مِنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ.)) (ترمذی، ابو داؤد، احمد)

”کوئی شخص مجھ سے میرے کسی صحابی کی شکایت نہ کرے میں چاہتا ہوں کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں تمہاری طرف نکلوں اور میرا دل صاف ہو۔''

ان نفوس قدسیہ کے فضائل و مناقب پر مشتمل دیگر آیات و احادیث سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا عمومی مقام و مرتبہ واضح ہو جاتا ہے اور یہ اصولی قاعدہ و عقیدہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ بعد میں آنے والوں کو ان نفوس قدسیہ اور رجال جلیلہ کے باہمی اختلافات پر قاضی نہیں بنایا گیا بلکہ سکوت اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

اسی بات کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس طرح بیان کیا:

اہل سنت کے عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ صحابہ کرام میں جو بھی اختلافات ہوئے، ان کے بارے میں اپنی زبان بند رکھی جائے، کیونکہ (قرآن و سنت میں) صحابہ کرام کے فضائل ثابت ہیں اور ان سے محبت و مودت فرض ہے۔ صحابہ کرام کے مابین اختلافات میں سے بعض ایسے تھے کہ ان میں صحابہ کرام کا کوئی ایسا عذر تھا جو عام انسان کو معلوم نہیں ہو سکا۔ بعض ایسے تھے جن سے اُنہوں نے توبہ کر لی تھی اور بعض ایسے تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے خود ہی معاف فرما دیا۔

مشاجراتِ صحابہ میں غور و خوض کرنے سے اکثر لوگوں کے دلوں میں صحابہ کرام کے بارے میں بغض و عداوت پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ خطا کار، بلکہ گنہگار ہو جاتے ہیں۔ یوں وہ اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ جن لوگوں نے اس بارے میں اپنی زبان کھولی ہے اکثر کا یہی حال ہوا ہے۔ اُنہوں نے اکثر ایسی باتیں کی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں تھیں۔ اُنہوں نے ایسے لوگوں کی مذمت کی جو مذمت کے مستحق نہیں تھے یا ایسے امور کی تعریف کی جو قابل تعریف نہ تھے۔ اسی لیے مشاجراتِ صحابہ میں زبان بند رکھنا ہی سلف صالحین کا طریقہ رہا ہے۔ ❶

کچھ عرصہ قبل مصنف عبداللہ دانش صاحب کی دو کتابیں ''اربعین حسین اور شرح

❶ منہاج السنۃ: ج 1 ص: 448، 449۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اربعین حسین'' نظر سے گزریں نواسہ رسول سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی محبت ہر صاحب ایمان کے دل میں ہوتی ہے لہٰذا نام دیکھ کر پڑھنا شروع کیا لیکن پھر شدید انقباض قلب کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا کہ اس میں مقام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرنے کے لیے محدثین کا طریق نہیں بلکہ تشیع پسندی کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ جگہ جگہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن زنی کی گئی ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ بطور صحابی احترام و تعظیم کے مستحق ہی نہیں ہیں بلکہ بطور خاص ان کے فضائل موجود ہیں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیثیت و اہمیت اور شرف و فضیلت کے پیش نظر اہل سنت و الجماعت کا عقیدہ ہے کہ ان سے محبت و عقیدت کے اظہار کے ساتھ ان کے باہمی مشاجرات و اختلافات پر خاموشی اختیار کی جائے۔

عباسی خلیفہ القائم بامر اللہ نے تقریباً 430 ہجری میں "اَلْاِعْتِقَادُ الْقَادِرِیُّ" کے نام سے مسلمانوں کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ شائع کیا جسے اس دور کے تمام اہل علم کی تائید حاصل تھی اور اس کا مخالف باتفاق اہل علم فاجر قرار پایا، اس میں یہ عقیدہ بھی درج ہے:

"وَلَا يَقُوْلُ فِيْ مُعَاوِيَةَ اِلَّا خَيْرًا وَلَا يَدْخُلُ فِيْ شَيْءٍ شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَيَتَرَحَّمُ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ ." [1]

''مسلمان سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں صرف اچھی بات ہی کرتا ہے وہ صحابہ کرام کے باہمی اختلافات میں دخل نہیں دیتا بلکہ تمام صحابہ کرام کے لیے رحمت کی دعا کرتا ہے۔''

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے بالعموم اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بالخصوص فضائل و مناقب اور ان کے متعلق اہلسنّت و الجماعت کے اجماعی عقیدہ کے برعکس بلکہ علی الرغم عبداللہ دانش صاحب نے جس دیدہ دلیری سے آپ پر رائے زنی کی ضرورت اس امر

[1] المنتظم لا بن الجوزي: ج 15 ص 281 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تھی کہ عبداللہ دانش صاحب کا علمی محاسبہ کیا جائے اور ان کے رکیک حملوں پر گرفت کی جائے تا کہ ان کے غلط نظریات اور باطل افکار کا سدباب کیا جا سکے۔ یہاں یہ امر واضح رہے کہ مصنف عبداللہ دانش نے اپنی ایک اور کتاب ۔بات سے بات۔ میں صحابہ کرام کے متعلق ہرزہ سرائی کی اور مولانا مودودی کے غلط فرمودات وملفوظات کی تائید کی ہے۔ چنانچہ فاضل محقق جناب برق التوحیدی قابل تحسین ہیں کہ انہوں نے مودودیت کے افکار وعقائد کا اپنی کتاب۔ بات پر بات۔ میں کافی وشافی رد کیا ہے کہ قاری کو حق و باطل میں کوئی اشتباہ باقی نہیں رہتا، بایں ہمہ زیر نظر کتاب "کاتب وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ" جناب برق التوحیدی کی کاوش علمی اور تحقیقی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی جس میں پردہ التباس کما حقہ چاک کیا گیا ہے موصوف شیخ برق توحیدی علمی حلقوں میں اپنی دینی حمیت کے حوالے سے معروف ہیں جنہوں نے اس کتاب میں باقاعدہ علمی تعاقب کیا جس میں صحابہ کرام کی محبت کا پہلو اجاگر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ حبیب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے دفاع کا فریضہ انجام دیں۔

ممکن ہے کسی صاحب علم محقق کو صاحبزادہ برق توحیدی صاحب کے اخذ کردہ نتائج سے کسی مقام پر جزوی اختلاف ہو یا قلم کی تیزی محسوس ہو لیکن یہ بات مجھے اس کتاب کو پڑھتے ہوئے محسوس ہوئی کہ صاحبزادہ صاحب نے افراط وتفریط سے دامن بچاتے ہوئے اہل سنت کے موقف کی حقیقی ترجمانی کی اور ان کا نقطہ نظر دلائل سے مزین ہے۔ پھر سب سے احسن بات یہ ہے کہ ان کا انداز مناظرانہ اور جارحانہ نہیں بلکہ علمی وتحقیقی ہے، دعا گو ہوں کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

ڈاکٹر عبدالحی مدنی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

09-10-2019ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

عظیم نقاد و ادیب، مفسر العصر حضرت العلام حافظ صلاح الدین یوسف صاحب

مَتَّعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ

مصنف کتب کثیرہ مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت مسلمہ کا وہ نہایت مقدس گروہ ہے جن کی بابت اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید ہی میں ان کے لیے اپنی رضا مندی اور ان کے جنتی ہونے کا اور ان سے اگر کوئی غلطی ہوئی ہے (جیسے جنگِ اُحد میں ایک گروہ سے ہوئی) تو اس کی معافی کا بھی اعلان فرما دیا ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اگرچہ معصوم نہیں ہیں، بہ تقاضائے بشریت ان سے غلطی ہوسکتی ہے اور بعض موقعوں پر ہوئی بھی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں ان کی غلطیاں اور کوتاہیاں معاف فرما دی ہیں، تو بزعم خویش ان کے بعض اقدامات کو ہدف تنقید اور نشانہ طعن بنانے کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اللہ کے فیصلہ رضا مندی اور معافی پر مطمئن نہیں ہیں اور بہ زبانِ حال وقال کہتے ہیں کہ یا اللہ تو نے بلا شبہ معاف کر دیا ہے لیکن ہم معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ ان کی یہ شوخ چشمانہ جسارت کیا قضاء وتقدیرِ الٰہی کو چیلنج کرنے کے مترادف نہیں؟

اللہ تعالیٰ جو عالم ما کان وما یکون ہے، اس کے علم میں تھا کہ کچھ لوگ، ان سے عقیدت و محبت کے دعووں کے باوجود، ان کے فرق مراتب کی بنیاد پر ان کے بعض اقدامات کو ''تحقیق'' کے نام پر یا ان کی بشریت کے ناطے سے، ہدف تنقید بنائیں گے اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید ہی میں اس کا بھی سدِ باب فرما دیا ہے۔ کوئی شپرہ چشم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو نہ دیکھے یا اس کو نظر نہ آئے تو اس کا علاج تو کسی کے پاس نہیں۔

گر نبیند بروز شپرۂ چشم

چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں دو جگہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فرق مراتب کو بیان فرمایا ہے لیکن ساتھ ہی دونوں جگہ سب کے لیے شرفِ صحابیت کے تقدس و احترام کو ملحوظ رکھنے کے لیے ان کے مومن کامل ہونے اور سب کے لیے "حسنیٰ" (بھلائی) کا اعلان بھی فرما دیا ہے قرآن مجید کے یہ دو مقام حسبِ ذیل ہیں۔

ایک سورۂ انفال کے آخر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چار گروہوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے درمیان جو فرق و تفاوت ہے اس کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ تین گروہوں کے فرق مراتب بیان کر کے سب کے لیے فرمایا: ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا﴾ (الانفال: ۷۴) "یہ سب سچے پکے مومن ہیں" چوتھا گروہ جو ان تینوں سے شرف و فضل میں کچھ کم ہے ان کا ذکر کر کے فرمایا: ﴿فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ﴾ "یہ بھی انہی میں سے ہیں" یہ چوتھا گروہ جس کی بابت اللہ نے کہا ہے: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ...﴾ (الانفال: ۷۵) "یہ بعد میں ایمان لانے والے ہیں۔" بعد سے مراد صلح حدیبیہ، یا فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والے ہیں۔ لیکن اللہ نے شرف و فضل کے اعتبار سے ان کو بھی ان میں شامل فرما دیا۔

دوسرا مقام سورۃ الحدید ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ﴾ (الحدید: 10:57)

"نہیں برابر ہیں تم میں سے وہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور لڑائیوں میں حصہ لیا، یہ درجات میں ان سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے (فتح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکہ کے) بعد خرچ کیا اور لڑائیوں میں حصہ لیا۔

لیکن ساتھ ہی یہاں بھی اللہ نے فرما دیا: ﴿وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ط﴾ (الحدید : ۱۰) ''سب کے لیے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والے صحابہ کی تنقیص کرنے والوں کی جڑ ہی کاٹ دی اور واضح فرما دیا کہ صحابہ کرام کے درمیان اگر چہ شرف وفضل کے اعتبار سے فرق و تفاوت ہے لیکن جہاں تک شرفِ صحابیت کا تعلق ہے اور اس کی وجہ سے ان کو غیر صحابی کے مقابلے میں تقدس واحترام کا جو بلند مقام حاصل ہے وہ یکساں طور پر تمام صحابہ کے لیے ہے چاہے وہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے یا بعد میں۔ ان کے باہمی فرق و تفاوت کی وجہ سے کسی بھی صحابی کو اس شرف وفضل سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

سلف صالحین نے قرآن کریم کی ان صراحتوں کو سمجھا اور قبل و بعد کی بحث سے قطع نظر تمام صحابہ کو قدر واحترام کا مستحق گردانا اور کسی بھی عنوان سے نہ ان پر زبانِ طعن دراز کی اور نہ ان کو ہدف تنقید بنایا بلکہ ان کے مابین اختلافات ومشاجرات پر سکوت کو اختیار فرمایا اور اسی کو احوط واسلم قرار دیا۔

بنا بریں جو لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مابین فرق و تفاوت کی وجہ سے بعض صحابہ پر تنقید یا ان کی تنقیص کو جائز سمجھتے یا اس کا ارتکاب کرتے ہیں وہ قصرِ صحابیت پر نقب زنی کے مرتکب ہیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر رفض وتشیع کی ہمنوائی کرنے والے ہیں۔

اسی قسم کی ہمنوائی مولانا مودودی صاحب نے رسوائے زمانہ کتاب ''خلافت و ملوکیت'' میں کی تھی جس کے متعدد لوگوں نے جواب دیئے تھے، راقم نے بھی اس کے جواب میں '' خلافت وملوکیت کی تاریخی وشرعی حیثیت'' کتاب لکھ کر دفاع صحابہ کا فریضہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ادا کیا تھا۔ علماء نے اسے بجا طور پر ''خلافت وملوکیت'' کے زہر کا تریاق قرار دیا تھا اور کتاب کو خوب سراہا تھا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ الْمِنَّۃُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''خلافت وملوکیت'' نامی کتاب کے زہر سے بہت سے ذہن مسموم ہوئے ، انہی میں سے ایک صاحب وہ ہیں جنہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر ''شرح اربعین حسین رضی اللہ عنہ'' نامی کتاب لکھی ہے لیکن اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی اور امت مسلمہ کے عظیم محسن پر خوب ناوک افگنی کی ہے اور مولانا مودودی کی ہفوات کو اپنی کتاب میں دہرایا ہے۔

مولانا برق التوحیدی صاحب حفظہ اللہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ) نے زیر نظر کتاب میں اسی زہریلی کتاب کا تریاق مہیا کیا ہے اور نہایت مضبوط دلائل سے مذکورہ کتاب کے تار و پود کو بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

راقم الحروف کی کتاب ''خلافت وملوکیت کی تاریخی وشرعی حیثیت'' مولانا مودودی کے رفض وتشیع کی ہمنوائی کے جواب اور صحابہ کے دفاع میں ''نقش اول'' تھا۔ اسی طرح عبداللہ دانش صاحب کی کتاب ''شرح اربعین حسین رضی اللہ عنہ'' مولانا مودودی کی خلافت و ملوکیت'' کا نقش ثانی ہے جس پر مولانا برق التوحیدی صاحب نے برق افشانیاں کر کے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔ دانش صاحب کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' کا نقش ثانی ہے جو نقش اول سے بدتر ہے۔ لیکن برق التوحیدی صاحب کی کتاب حضرت معاویہ کی حد تک ''خلافت وملوکیت کی تاریخی وشرعی حیثیت'' کا نقش ثانی ہے جو بلا مبالغہ ''نقش ثانی بہتر شد از نقش اول کا مصداق ہے۔ امید ہے کہ علمی حلقوں میں راقم کی کتاب کی طرح اس کی بھی خوب پذیرائی ہوگی۔ وَفِي ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ الْجَزَاءُ ۔ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

صلاح الدین یوسف لاہور

29 صفر 1441ھ 29 اکتوبر 2019ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

محقق العصر، استاذ الاساتذہ، شیخ التفسیر والحدیث فضیلۃ الشیخ حضرت العلام
مولانا ارشاد الحق صاحب اثری دَامَتْ فُیُوْضُھُمُ الْعَالِیَہ
رئیس ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی بلاشبہ عبقری انسان تھے۔ اسلام کے دفاع میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں لیکن ان کی کتاب ''خلافت و ملوکیت'' بے حد متنازع کتاب ہے۔ بہت سے علماء کرام نے اس کا جواب دیا ہے۔ اس کتاب کا نتیجہ ہے کہ ان کے حلقہ ارادت میں صحابہ کرام بالخصوص سیدنا عثمان، سیدنا معاویہ، سیدنا عمرو بن العاص رضوان اللہ علیہم کے بارے میں سوءظن پایا جاتا ہے اور وہ ان کا ذکر اچھے الفاظ میں نہیں کرتے۔ مفسرِ قرآن حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ اُنہیں ایک ثقہ راوی نے بتلایا کہ ایک صاحب صوبہ سندھ سے مولانا مودودی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہیں کہا: آپ کی کتاب خلافت و ملوکیت پڑھنے کا جو اثر مجھ پر ہوا ہے وہ یہ کہ میں نے اب معاویہ کو رضی اللہ عنہ کہنا چھوڑ دیا ہے۔ [1]

یہ کتاب جب مولانا موصوف کے ماہنامہ ترجمان القرآن میں شائع ہو رہی تھی تب ایک شیعہ آرگن نے لکھا تھا:

> ''بات یہ ہے کہ شیعوں کی تنقید کو سب و شتم قرار دیا جاتا ہے حالانکہ سنی حضرات بھی صحابہ کرام کو تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتے ''ترجمان القرآن'' کے تازہ شماروں میں مولانا مودودی کے قلم سے خلافتِ راشدہ سے ملوکیت

[1] خلافت وملوکیت کی تاریخی وشرعی حیثیت ص: 617، 618۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک کا مقالہ شائع ہوا ہے۔ مولانا مودودی نے اس مقالہ میں صحابہ کرام پر ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام کے سرخیل یعنی خلفائے راشدین پر بھی تنقید فرمائی ہے۔ اگر یہی تنقید ایک شیعہ کے قلم سے شائع ہوتی تو یقیناً صحابہ کرام پر سب وشتم قرار دی جاتی۔ کیا مولانا مودودی صاحب پر بھی صحابہ کرام پر سب وشتم کرنے کا فتویٰ صادر فرما کر دیانت داری کا ثبوت فراہم فرمایا جائے گا۔'' ❶

صحابہ کرام پر مولانا مودودی کی تنقید پر غور فرمایئے: ایک شیعہ آرگن کیا لکھ رہا ہے اور انصاف کی اپیل کر رہا ہے کہ یہ سب وشتم نہیں؟

اس کتاب کا علمائے کرام نے تعاقب کیا اور صحابہ کرام کے عمل وکردار پر جو چھینٹے ڈالے گئے تھے اس کا معقول جواب دیا تو مولانا مودودی کے حلقہ ارادت سے وابستہ بعض حضرات ان کے دفاع میں خم ٹھونک کر میدان میں آئے، چنانچہ جناب ملک مولانا غلام علی، جناب مولانا ماہر القادری اور ہندوستان میں مولانا عامر عثمانی نے ''خلافت وملوکیت'' کے دفاع کی کوشش کی اور رہی سہی کسر بھی نکل گئی۔

اب حال ہی میں اس باسی کڑھی میں پھر ابال آیا ہے چنانچہ امریکہ میں بسنے والے جناب مولانا عبداللہ دانش صاحب نے ''شرح اربعین حسین'' میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں وہی یاوہ گوئی کی ہے جو ''خلافت وملوکیت'' میں ہے۔ ضرورت تھی کہ ان اتہامات والزامات کو طشت از بام کیا جائے جو اس کتاب کی زینت بنا دیئے گئے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، ہمارے فاضل دوست مولانا صاحبزادہ برق التوحیدی کو جنہوں نے دانش صاحب کی بے دانشی کو بے نقاب کیا۔ صحابہ کرام بالخصوص سیدنا معاویہ پر اعتراضات کا معقول اور مفصل جواب دیا۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

❶ ہفت روزہ رضا کار لاہور، 16 جولائی 1965ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَحْسَنَ الْجَزَاءِ عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ.

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم وہ نفوسِ قدسیہ ہیں جن کے ایمان واخلاص کی شہادت اللہ تبارک وتعالیٰ نے دی، اُنہیں قرآنِ مجید میں جا بجا جنتی قرار دیا اور دنیا ہی میں اُنہیں اپنی رضا کا تمغہ عطا فرمایا بلکہ ان کے بارے میں منافقین کی بدزبانی کا دفاع بھی کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے بارے میں لب کشائی سے منع فرمایا۔ ان پر طعن وتشنیع سے روکا اور ان سے درگزر کرنے کا حکم فرمایا۔ انہی ہدایات کی بنا پر حضرات محدثین رحمہم اللہ نے کتب احادیث میں ان کے مناقب وفضائل ذکر کیے بلکہ الصحابہ، اسماء الصحابہ، فضائل الصحابہ، مناقب الصحابہ، معجم الصحابہ، معرفۃ الصحابہ کے عناوین پر مستقل کتابیں تصنیف کیں۔ طبقات اور تاریخ کے نام پر لکھی گئی کتابوں میں ان کا ذکرِ خیر کیا۔ ائمہ محدثین میں سے ہر ایک نے ہمیشہ ان کے فضائل ومناقب کو جمع کیا۔ کسی نے ان کے مثالب پر کوئی کتاب لکھی نہ ان کے مثالب کو مستقل طور پر ذکر کیا۔ البتہ ابنِ خراش، ابو محمد عبدالرحمٰن بن یوسف البغدادی۔ م 283 ھ رافضی نے "مثالب الشیخین" پر دو جز لکھے امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"خَرَّجَ ابْنُ خِرَاشٍ مَثَالِبَ الشَّيْخَيْنِ وَكَانَ رَافِضِيًّا" [1]

یہی وہ ذاتِ خبیث ہے جس نے متعدد صحابہ کرام سے مروی حدیث "لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ" کے بارے میں کہا: یہ حدیث باطل ہے اور اس کے وضع میں مالک بن اوس متہم ہے۔ [2]

حالانکہ مالک بن اوس بالاتفاق ثقہ ہیں حتی کہ خود ابنِ خراش نے اُنہیں ثقہ کہا ہے۔ [3]

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

---

[1] السیر: ج 13 ص 509 وغیرہ [2] الکامل لابن عدی: ج 7 ص 228 وغیرہ۔

[3] تہذیب: ج 10 ص 10۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"هٰذَا مُعَثَّرٌ مَخْذُوْلٌ كَانَ عِلْمُهُ وَبَالًا وَسَعْيُهُ ضَلَالًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّقَاءِ ." ❶

یہ تباہ و برباد ذلیل ہونے والا ہے اس کا علم وبال اس کی کوشش ضلال ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس بدبختی سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ ❷

ابنِ خراش کا شاگرد حافظ ابن عقدہ المتوفی 322ھ تھا وہ بھی شیعہ تھا اور اس نے بھی ''مثالب الصحابہ'' جمع کیے۔

اسی طرح حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن ابو دارم الکوفی المتوفی 357ھ کذاب رافضی نے صحابہ کرام کے مطاعن جمع کیے۔ اسی نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی اذان کی حدیث میں "اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کی بجائے "حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ" کے الفاظ رائج کیے اور لوگوں کو اذان میں یہ الفاظ کہنے کی ترغیب دی۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صحابہ کرام کے مناقب و فضائل اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمائے اور ان کی لغزشوں کو معاف کرتے ہوئے اُنہیں جنت کی بشارت دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہر نوع ان کے فضائل و محامد ذکر فرمائے اور ان کے بارے میں لب کشائی سے منع فرمایا۔ تابعین عظام اور ائمہ محدثین و فقہاء نے بھی بیک زبان اُنہیں عادل تسلیم کیا اور ان کے مناقب و فضائل پر مشتمل مستقل کتابیں لکھیں اور مسانید و جوامع میں بھی جابجا ان کے فضائل نقل کیے۔ اب یہ تو ہے سبیل اللہ، سبیل الرسول اور سبیل المؤمنین۔ ان کے مدمقابل روافض ہوں یا خوارج ہوں، معتزلہ ہوں یا دیگر بدعی فرق ہوں جنہوں نے اس سبیل المؤمنین سے جدا اور مختلف راستہ اختیار کیا چنانچہ اُنہوں نے صحابہ کرام پر لعن وطعن کیا، اُنہیں سب وشتم کا نشانہ بنایا ان کے مثالب و مطاعن

❶ السیر: ج 13 ص510 .

❷ نیز دیکھیے میزان الاعتدال: ج 2 ص600 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبروار جمع کیے۔ نہایت افسوس کی بات ہے بعض حضرات جو اہل سنت کی صفوں میں شمار ہوتے ہیں انہیں سوچنا چاہیے کہ اس میں انہیں کن کی ہمدردی حاصل ہو رہی ہے۔ اس ہمدردی کا انجام بہرحال خوفناک ہے۔

یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے کہ صحابہ کرام کے بارے میں طعن و تشنیع کرنے والوں کے بارے میں ہمیشہ ائمہ اسلام نے ان سے خبردار رہنے کا حکم دیا ہے اور ہمیشہ ان کے اعتراضات کا مسکت اور دندان شکن جواب دیا ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی منہاج السنہ، قاضی ابوبکر ابن العربی کی العواصم من القواصم، شیخ ابن حجر مکی کی الصواعق المحرقہ اور تطہیر الجنان، شاہ عبدالعزیز کی تحفہ اثنا عشریہ، قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی السیف المسلول میں ان مطاعن کے جوابات دیکھے جا سکتے ہیں۔ موجودہ دور میں بھی بعض عرب شیوخ نے اس موضوع پر خوب خوب داد تحقیق پیش کی ہے چنانچہ دکتور (عبداللہ القحطانی کی) الصحابة والصحبة ، الانتصار للصحابة الأخيار للشيخ عبدالمحسن عباد ، الصحبة والصحابة للدّكتور احمد على الامام ، تحقيق مواقف الصحابة فى الفتنة للدّكتور محمد أمحزون ، عقيده اهل السنة والجماعة فى الصحابة الكرام للدكتور ناصر الشيخ اس حوالے سے بہترین کتابیں ہیں۔ صحابہ کرام پر طعن کرنے والے ذرا اس پہلو پر بھی غور فرمائیں کہ وہ اس عمل سے کیا خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی یہ جسارتیں رسول اللہ ﷺ کے لیے خوشی کا باعث ہوں گی یا سوہان روح بنیں گی کہ۔

"لَا يُبْلِغُنِي اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِي عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ ." [1]

---

[1] ابو داؤد مع العون: ج 4 ص415 ، ترمذى مع التحفه: ج 4 ص367 ، احمد: ج 1 ص392 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کوئی بھی مجھ سے میرے کسی صحابی کی شکایت نہ کرے میں چاہتا ہوں کہ میں تمہاری طرف نکلوں اور میرا دل (سب کے بارے میں) صاف ہو۔''

امت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی فکر مندی قرآن مجید اور بہت سی احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے ایک طرف انہیں ایمان نہ لانے والوں کا غم کھائے جا رہا تھا تو دوسری طرف امت کی بخشش و مغفرت کا فکر دامن گیر تھا حتی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرما دیا:

﴿وَ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ (الضحی: ۵)

''عنقریب تیرا رب تجھے عطا کرے گا، پس تو راضی ہو جائے گا۔''

آپ کو رب تعالیٰ کی ایک بڑی عطا مقام شفاعت بھی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک میری امت میں سے ایک آدمی بھی جہنم میں ہوگا۔ امت کی بخشش کی فکر مندی ہی میں ایک رات یہ پڑھتے ہوئے بیت گئی:

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدۃ: ۱۱۸) یہ اور اسی انداز کی بہت سی احادیث سے آپ کی فکر مندی کا علم ہوتا ہے۔ اب اگر صحابہ کرام پر طعن و تشنیع اور ان پر سب و شتم کیا جائے حتی کہ معاذ اللہ انہیں ایمان سے ہی خارج قرار دے دیا جائے تو کیا یہ جسارت آپ کی فکر مندی اور آپ کے غم کا باعث نہیں بنے گی؟ آپ ﷺ کی خوشی ان کے ایمان و عمل صالح میں پنہاں ہے اس لیے ہمیں وہی راہ اختیار کرنی چاہیے جو آپ ﷺ کی خوشی و راحت کا باعث ہو۔

صحابہ کرام کی عظمت و صداقت کے بارے میں بہت سے اقوال ہیچمد ان نے ''مقام صحابہ'' میں درج کیے ہیں اور اس کتاب میں بھی آپ کو ملیں گے اس حوالے سے ایک قول امام ابو الاحوص سلام بن سلیم المتوفی 179ھ کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں فرماتے ہیں: اگر اہل روم اپنے علاقے سے حملہ کریں اور نخیلہ (کوفہ کے قریب جگہ کا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نام ہے) تک قتل گری کریں پھر ایک شخص تلوار لے کر ان کے مقابلے میں نکلے اور مسلمانوں کے علاقے ان سے آزاد کروالے اور اُنہیں روم تک واپس دھکیل دے، پھر وہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اور اس کے دل میں محمد ﷺ کے صحابہ سے بغض ہو تو ہم سمجھتے ہیں کہ اسے اس جہاد وقتال کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ❶ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے ہمارے اسلاف صالحین کے ہاں صحابہ کرام کی کیا قدر ومنزلت ہے۔

صحابہ کرام کے دفاع میں ہمارے مہربان مولانا برق التوحیدی کی یہ کتاب بھی سبیل المؤمنین کی پیروی میں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو صحابہ کرام سے محبت کا باعث بنائے۔ ممکن ہے بعض خواندگان حضرات کو اس میں کچھ تلخی ترشی محسوس ہو جو فی الواقع نہیں ہونی چاہیے لیکن یہاں معاملہ ایمان اور صحابہ کرام سے محبت کا ہے اور جواب آں غزل کا ہے۔ دانش صاحب اگر صحابہ کرام کے بارے میں غیر دانش مندی کا مظاہرہ نہ کرتے تو شاید برق صاحب کو بھی تلخ نوائی کا موقعہ نہ ملتا۔ قارئین کرام سے عرض ہے وہ اس پہلو سے صرف نظر کر کے کتاب سے استفادہ کریں اُنہوں نے اس میں ہماری راہنمائی اور صحابہ کرام سے محبت کے حوالے سے بہت کچھ جمع کر دیا ہے۔ جزاہ اللّٰہ احسن الجزاء

خادم العلم و العلماء

ارشاد الحق اثری

محرم الحرام 1441ھ

12 ستمبر 2019ء

---

❶ النهي عن سب الا صحاب للضياء المقدسي ص 66 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :

﴿قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (المائدة : 119)

حضرتِ انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے مگر فی الحقیقت اس کے اس شرف و اعزاز کا انحصار و مدار اس ہدایت کی پیروی پر ہے جس کے متعلق بدء الأمر ہی میں کہہ دیا گیا تھا۔

﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (البقرة : 38)

”تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے گی جس نے میری ہدایت کی پیروی کی ان پر کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔“

دوسری جگہ فرمایا:

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝﴾ (طٰہٰ : 123)

”جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدنصیب۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور یہ رشد و ہدایت وہی ہے جس کے ساتھ حضراتِ انبیاء و رسل علیہم السلام گاہے بگاہے۔مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے رہے اور بالآخر یہ سلسلہ نبوت و رسالت و رشدو ہدایت سرورِ کائنات جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام پذیر ہوا کہ:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا﴾ (الاحزاب: 40)

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی آدمی کے باپ نہیں البتہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔''

کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہوگیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ)) [1]

''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی تو گویا سلسلہ رشد و ہدایت بھی ختم ہوگیا اور انسانیت کی راہنمائی کے لیے جو سلسلہ وحی تھا وہ بھی ختم ہوگیا تو اب رشد و ہدایت کے لیے قرآن و حدیث ہی ہیں جن کے سب سے پہلے حاملین و عاملین اور مبلغین شاہدین حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو نہ صرف کہ خود رشد و ہدایت کا مظہر و مصداق تھے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے بھی حقدار ٹھہرے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت یافتہ بھی قرار دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اہلِ ایمان کو جن صفات حمیدہ اور فضائلِ مجیدہ سے متصف کیا ہے ان کا سب سے اوّلیں مصداق و مظہر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں خواہ ان صفات و خصائل کا تعلق ایمان و ایقان سے ہو یا تسلیم و

[1] ابو داؤد: 4252.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رضا سے، عبادت وریاضت سے ہو یا تقویٰ وطہارت سے، دیانت وامانت سے ہو یا جرأت وشجاعت سے، اخلاق وعادات سے ہو یا کردار ومعاملات سے غرض کوئی پہلو بھی ہو تو اہلِ ایمان کو جن صفات سے متصف ہونا چاہیے یا کسی بھی دور میں رہے یا ہوں گے ان صفات کا سب سے اتم ترین اور کامل ترین مظاہرہ ومشاہدہ ان نفوسِ قدسیہ حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں دیکھا جاسکتا ہے چنانچہ جس طرح ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا﴾ (الانفال: ٤) سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اسی طرح ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (البقرة: ٥) کا مصداق بھی وہی ہیں۔ جس طرح ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ (الزمر: ٣٣) سے صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں تو ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ (الحجرات: ١٥) کا مظہر بھی وہی ہیں۔ اگر ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ (التوبة: ٢٠) کا اعزاز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ملتا ہے تو ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ (البقرة: ١٥٧) کا شرف بھی ان ہی کو ملتا ہے۔

پھر یہی نہیں کہ وہ "مہتدون" ہدایت یافتہ ہیں بلکہ نشان ہدایت بھی ہیں کہ ایک طرف قرآن ناطق ہے۔

﴿وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝﴾ (النحل: 16)

"وہ ستارے سے راہنمائی پاتے ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلنُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَآءِ فَإِذَا ذَهَبَتْ النُّجُومُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوعَدُ، وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ.)) ❶

ستارے آسمان کے محافظ ہیں جب یہ ختم ہو جائیں گے تب آسمان سے وہ کچھ

❶ مسلم: 4700.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے گا جس کا اس سے وعدہ کیا گیا یعنی قیامت واقع ہو جائے گی اور میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کا محافظ ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو ان پر وہ حالات آئیں گے جن کا وعدہ کیا گیا جبکہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری اُمت کے محافظ ہیں جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ختم ہو جائیں تو پھر اُمت سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا ہوگا۔ اگرچہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں بعض فتنے سر اُٹھا چکے تھے مگر ان کی تباہ کاریوں کا جو سلسلہ بعد کو ظاہر ہوا وہ اس دور میں نہ تھا بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی خیر و برکت اور رشد و ہدایت نے ان کے راستہ میں بند باندھ رکھا تھا۔

یعنی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اُمت کے لیے فتنوں سے محافظ اور رکاوٹ ہی نہیں بلکہ باعثِ خیر و برکت بھی ہیں چنانچہ جس طرح خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم کا دورِ خلافت باعثِ خیر و برکت اور ریاستِ مدینہ کے لیے صیانت و حفاظت کے ساتھ استحکام و وسعت کا دور تھا اُسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت ہے جو اس حدیث کا مصداق بھی ہے۔ شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"فَلَمَّا ذَهَبَتْ اَمَارَةُ مُعَاوِيَةَ كَثُرَتِ الْفِتَنُ بَيْنَ الْأُمَّةِ وَمَاتَ سَنَةَ سِتِّيْنَ، وَكَانَ قَدْ مَاتَ قَبْلَهٗ عَائِشَةُ وَالْحَسَنُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَأَبُوْهُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَعْيَانِ الصَّحَابَةِ، ثُمَّ بَعْدَهٗ مَاتَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُمْ مِنْ عُلَمَاءِ الصَّحَابَةِ، فَحَدَثَ بَعْدَ الصَّحَابَةِ مِنَ الْبِدَعِ وَالْفِتَنِ مَا ظَهَرَ بِهٖ مِصْدَاقُ مَا أَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ." [1]

"یعنی جب حضرت امیر معاویہ کی 60ھ میں وفات سے اُن کا دورِ خلافت ختم ہوا تو امت میں بہت سے فتنوں نے سر اُٹھا لیا اور آپ سے پہلے

[1] جامع المسائل: ج 5 ص156۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ، حضرت حسن، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوہریرہ، حضرت زید بن ثابت اور دیگر بلند پایہ اور جلیل القدر صحابہ وفات پا گئے تھے اور اُن کے بعد حضرت ابنِ عمر، حضرت ابن عباس اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم جیسے علماء صحابہ وفات پا گئے تو صحابہ کے بعد وہ بدعات اور فتنے ظاہر ہوئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مصداق تھے۔"

دیگر حضراتِ انبیاء و رسل علیہم السلام کے صحابہ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب رشد و ہدایت کی ضمانت حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جن کو نظر انداز کر کے اوپر ہدایت تک پہنچا جا سکتا ہے اور نہ نیچے کسی ہدایت کا تصور کیا جا سکتا ہے لہٰذا اگر رشد و ہدایت کی منزل کو پانا ہے تو اس کا ذریعہ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہی ہیں۔ بنا بریں ان کی عظمت کا اعتراف و اقرار ہی نہیں بلکہ ان کے احسان کا تقاضا ہے کہ ان سے محبت اور احترام و اکرام کا سلوک کیا جائے وہ لوگ یقیناً کسی بھی اُمت کے بدنصیب بلکہ بدترین لوگ ہوتے ہیں جو اپنے پیغمبر علیہ السلام کے صحابہ سے محبت اور احترام و اکرام کی بجائے عداوت و کدورت اور بغض و نفرت یا لاتعلقی و بیزاری کا سلوک کرتے ہیں اسی لیے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَفُضِّلَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى عَلَى الرَّافِضَةِ بِخَصْلَتَيْنِ: سُئِلَتِ الْيَهُوْدُ: مَنْ خَيْرُ أُمَّتِكُمْ؟ قَالُوْا: أَصْحَابُ مُوْسٰى، وَسُئِلَتِ النَّصَارٰى: مَنْ خَيْرُ أَهْلِ مِلَّتِكُمْ؟ قَالُوْا: حَوَارِيُّ عِيْسٰى، وَسُئِلَتِ الرَّافِضَةُ: مَنْ شَرُّ أَهْلِ مِلَّتِكُمْ؟ قَالُوْا: أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أُمِرُوْا بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ فَسَبُّوْهُمْ." [1]

"دو خصلتوں میں یہودی اور عیسائی، رافضیوں سے بہتر ہیں کیونکہ جب

[1] منهاج السنة: ج 1 ص 27 طبع جامعه محمد بن سعود، الرياض.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں سے پوچھا جائے کہ تمہاری امت کے بہترین لوگ کون ہیں؟ تو کہتے ہیں: موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ، اور جب عیسائیوں سے پوچھا جائے کہ تمہاری امت کے بہترین لوگ کون ہیں؟ تو کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ، مگر جب رافضیوں سے پوچھا جائے کہ تمہاری امت (مسلمہ) کے بدترین لوگ کون ہیں؟ تو کہتے ہیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) حالانکہ حکم یہ ہے کہ ان کے لیے دعائے استغفار و بخشش کی جائے لیکن اُنہوں نے ان کو گالی دینا اور سب و شتم شروع کر دیا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ اُنہوں نے خلیفہ عبدالملک سے حجاج کی شکایت کرتے ہوئے لکھا:

"لَوْ اَنَّ رَجُلًا خَدَمَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَوْرَآهُ أَوْ صَحِبَهٗ تَعْرِفُهُ النَّصَارٰى أَوْ تَعْرِفُ مَكَانَهٗ لَهَا جَرَتْ اِلَيْهِ مُلُوْكُهُمْ وَنَزَلَ مِنْ قُلُوْبِهِمْ بِالْمَنْزِلَةِ الْعَظِيْمَةِ وَلَعَرَفُوْا لَهٗ ذٰلِكَ ، وَلَوْأَنَّ رَجُلًا خَدَمَ مُوْسٰى أَوْرَآهُ تَعْرِفُهُ الْيَهُوْدُ لَفَعَلُوْا بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ وَالْمَحَبَّةِ وَغَيْرِهٖ ذٰلِكَ مَا اسْتَطَاعُوْا وَاِنِّیْ خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبُهٗ وَرَأَيْتُهٗ وَأَكَلْتُ مَعَهٗ وَدَخَلْتُ وَخَرَجْتُ وَجَاهَدْتُّ مَعَهٗ أَعْدَاءَهٗ ، وَاَنَّ الْحَجَّاجَ قَدْ أَضَرَّبِیْ وَفَعَلَ وَفَعَلَ ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ شَهِدَ عَبْدَالْمَلِكِ يَقْرَأُ الْكِتَابَ وَهُوَ يَبْكِیْ وَبَلَغَ بِهِ الْغَضَبُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ بِكِتَابٍ غَلِيْظٍ ، فَجَاءَ اِلَى الْحَجَّاجِ فَقَرَأَهٗ فَتَغَيَّرَ ثُمَّ قَالَ اِلٰى حَامِلِ الْكِتَابِ: اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ نَتَرَضَّاهُ ." ❶

❶ تاریخ دمشق: ج 2 ص349 ، البدایہ: ج 9 ص 65 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اگر کوئی آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت کرے یا اُن کی زیارت اور صحبت کا شرف پائے اور عیسائیوں کو اُس کا پتا چل جائے اور اس کا ٹھکانہ معلوم ہو تو اُن کے بادشاہ بھی اُس کی طرف جائیں اور اُن کے دلوں میں اس کی عظیم قدر و منزلت پیدا ہو اور وہ اُس کا یہ حق پہچان جائیں اور اسی طرح اگر کسی آدمی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت کی ہو یا اُن کی زیارت کی ہو تو یہودی اُسے پہچان کر اُس کے ساتھ خیر و بھلائی اور محبت وغیرہ کا مقدور بھر مظاہرہ کریں گے جبکہ میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم، اُن کا صحابی ہوں اور اُن سے شرفِ زیارت ہی نہیں پایا بلکہ اُن کے ساتھ کھانے پینے اور آنے جانے کی سعادت حاصل کرنے کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اُن کے دشمنوں کے خلاف جہاد کا اعزاز بھی پایا ہے۔ مگر (اس کے باوجود) حجاج نے مجھے تکلیف پہنچائی اور ایسا ویسا سلوک کیا۔ راوی کہتا ہے: مجھے اُس شخص نے بتایا جو خلیفہ عبدالملک کے پاس تھا (کہ جب یہ خط اُس کے پاس پہنچا تو) وہ خط پڑھتے ہوئے رو رہا تھا اور شدید غصے میں آیا اور حجاج کو سخت خط لکھا، جب یہ خط حجاج کے پاس پہنچا اس نے پڑھا تو اس کا رنگ بدل گیا اور خط لانے والے کو کہا: ابھی ہمارے ساتھ اُن (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کے پاس چلو ہم اُنہیں راضی کرتے ہیں۔"

چنانچہ جس طرح حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت اور ان کا احترام و اکرام ایمان کی علامت ہے اور اسلام و پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و نصرت کا نام ہے اسی طرح حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے عداوت و نفرت کفر کی علامت اور اسلام و پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت و بغاوت ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات اگرچہ شیخین کریمین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق کہی ہے مگر سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی اس کے مستحق ہیں بہرحال آپ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”وَلَا يَطْعَنُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما إِلَّا أَحَدُ رَجُلَيْنِ: إِمَّا رَجُلٌ مُنَافِقٌ زِنْدِيقٌ مُلْحِدٌ عَدُوٌّ لِلْإِسْلَامِ، يَتَوَصَّلُ بِالطَّعْنِ إِلَى الطَّعْنِ فِي الرَّسُولِ وَدِينِ الْإِسْلَامِ ---- وَإِمَّا جَاهِلٌ مُفْرِطٌ فِي الْجَهْلِ وَالْهَوٰى.“ [1]

”حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر طعن دو ہی قسم کے آدمی کرتے ہیں ایک ایسا آدمی جو منافق، زندیق اور ملحد، دشمن اسلام ہو جو ان حضرات پر طعن کر کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام میں طعن کرتا ہے............ دوسرا وہ آدمی جو نہایت جاہل اور خواہش پرست ہو۔“

چنانچہ اس تبصرہ کا تجزیہ کیا جائے تو یہ سمجھنا مشکل نہیں رہتا کہ جو شخص بیٹے پر اعتراض کرتا ہے، شاگرد میں طعن کرتا ہے، پھل کو برا کہتا ہے تو اس کا ظاہر مقصد ہے کہ وہ شخص والد، استاذ اور درخت کو برا بھلا کہنا چاہتا ہے ایسے ہی جو شخص کسی پیغمبر علیہ السلام کے صحابہ اور ساتھیوں پر طعن کرتا ہے وہ دراصل اس پیغمبر علیہ السلام پر طعن کرتا ہے اس کی تعلیمات پر طعن کرتا ہے چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ جس نے بھی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن کیا اس کا پس منظر یہی رہا اور آج بھی اگر بعض لوگ اس روش کو اپنائے ہوئے ہیں تو وہ اسی نفاق و زندقہ اور الحاد و انحراف کا تسلسل ہے بلا شبہ طریق واردات بدلتا ہے، چہرے بدلتے ہیں مگر فلسفہ وہی کارفرما ہوتا ہے۔

اگر ہم ماضی قریب کا جائزہ لیں تو برصغیر میں رفض و تشیع کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ نے جس طرح عام ماحول کو متاثر کیا وہ بڑی دلخراش داستان ہے بہت سے لوگ بلکہ تنظیمیں ایسی بھی ہیں جو بظاہر سنیت کا لبادہ پہنے ہوئے ہیں مگر شعوری یا غیر شعوری طور پر وہ شیعیت سے مسموم و متاثر ہی نظر نہیں آتے بلکہ اس کی علمبردار بھی ہیں اور حیرت ہے کہ بعض لوگ اس گھناؤنے جرم کے لیے حبِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس لبادہ

[1] منہاج السنة: ج 6 ص 115.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید اس وقت تک اہلِ بیتِ رسول ﷺ کی محبت و عقیدت کا حق ادا نہیں ہوسکتا جب تک دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص مخصوص شخصیات کو ہدف طعن نہ بنایا جائے معلوم نہیں ایسا انداز اختیار کرنے والوں کو حبِ آلِ رسول ﷺ کوئی فائدہ دے گی کہ نہیں لیکن دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن ان کے لیے باعث لعن وطعن بلکہ عذاب و عقاب ضرور بنے گا کہ یہ کسی مسلمان کا عقیدہ ہے نہ خود اہلِ بیت رسول ﷺ کا موقف ہے۔

ایسے جن حضرات یا تنظیموں کے ذکر سے صفحاتِ تاریخ شرمندہ ہیں ان کا اگر تفصیلی ذکر کیا جائے تو بات بڑی طویل ہو جائے گی تاہم موقع کی نسبت سے ہم عہد حاضر کی ایک اہم شخصیت کا ذکر کرنا ضروری خیال کرتے ہیں اور اس سے ہماری مراد حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ہیں بلاشبہ مولانا موصوف کو قسامِ ازل نے بہت سی خوبیوں سے نواز رکھا تھا اور بڑی صلاحیتیں ودیعت کر رکھی تھیں اور اُنہوں نے قلم وقرطاس کے ذریعہ بھرپور خدمات انجام دیں بالخصوص اپنی تنظیم جماعت اسلامی کے پلیٹ فارم سے خوب نام کمایا ان کی سیاسی وملی نیز دینی خدمات کا ایک وسیع دائرہ ہے انہوں نے بڑا متنوع کام کیا ہے مگر بتقاضائے بشریت وہ معصوم نہ تھے، جہاں بہت سا مثبت اور مفید کام انجام دیا وہاں بعض علمی وفکری لغزشوں سے بھی محفوظ نہ رہے۔ جب بھی کسی انسان کا ذکر ہو تو یقیناً خوبیوں اور خامیوں میں دیانتدارانہ تقابل ضروری ہے۔ لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خامیوں کے مقابلہ میں خوبیاں اپنی قلت کے باوجود بھاری رہتی ہیں جبکہ بسا اوقات خوبیوں کے مقابلہ میں خامیاں اپنی قلت کے باوجود بھاری نکلتی ہیں اوران کی سنگینی خوبیوں کے حسن کو گہنا دیتی ہے اور انسان ۔ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۔ کا مصداق بن جاتا ہے چنانچہ مولانا مودودی مرحوم کے جملہ اعمال و خدمات کو اگر ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں ان کی فکر اور طرز عمل کے دو پہلوؤں کو رکھا جائے تو یہ دونوں پہلو باقی سب اعمال کے پلڑے کو ہلکا کر دیتے ہیں۔ اُنہوں نے بلاشبہ تفسیر بھی لکھی، سیرت و حدیث پر بھی کام کیا، مسائل پر بھی گفتگو کی مگر جس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنہوں نے حدیثِ پاک کے متعلق نظریہ قائم کیا اور پھر حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم بالخصوص حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما وغیرھما کے متعلق جو موقف اختیار کیا ان دونوں چیزوں نے ان کی تمام خدمات کو محققین کی نظروں میں مشکوک بنا دیا ہے۔ بلا شبہ ایک طرف مولانا موصوف کو بھی مارگریٹ مارکس کو مریم جمیلہ بنانے کا کریڈٹ جاتا ہے تو دوسری طرف استخفافِ حدیث اور طعنِ صحابہ سے نسلِ نو کی گمراہی کا بوجھ بھی ان پر ہے۔ اسلام کو ایک مریم جمیلہ دے کر صدق و وفا کی پیکر، عفت و عصمت کی تصویر مجسم، اُمت کی ماں پر کیچڑ اچھالنے کی زبان نکالنا بلکہ دوسروں کو ایسی زبان دینا کہاں کی خدمت ہے۔ اگر ایک طرف مولانا موصوف نے بزعم خویش ترجمان اسلام زبان دی ہے تو دوسری طرف ناطقِ حق کے خلاف زبان بھی تو انہوں نے ہی دی ہے یہ کون ہے جس نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو "زبان دراز" اور آیت بیعت کی مصداق حضرت ہندہ کو "جگر خور" کہہ کر دوسروں کو زبانِ طعن دراز کرنے کا حوصلہ بلکہ جواز فراہم کیا اور پھر خلافت وملوکیت لکھ کر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے خلاف جو زبان ہر ایرے غیرے کو دی اسی کا نتیجہ ہے کہ آج دیارِ غیر میں بیٹھ کر جناب عبداللہ دانش صاحب بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو "رعونت" اور "احسان فراموشی" کا طعنہ دے رہے ہیں یہ تو ایک عبداللہ دانش صاحب ہیں نہ معلوم ایسے کتنے عبداللہ دانش صاحب قتل دانش سے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم پر زبان طعن دراز کر رہے ہیں جو بالواسطہ مولانا مرحوم کے لیے بفحوائے حدیث اب جتنے بھی قتل ہوں گے ان کے گناہ میں حضرت آدم علیہ السلام کا یہ پہلا قاتل بیٹا شریک ہوگا۔ باقیات سیئات۔ ہوں گے اور وہ "اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبِ" کا مصداق بنیں گے۔

ہمارے سامنے ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ جو کام بوجوہ رفض وتشیع کے پلیٹ فارم سے انجام نہ دیا جا سکتا یا ایسی حرکت کرنے کی رفض وتشیع کو جرأت نہ ہوتی وہ کام بڑی دیدہ دلیری سے مولانا مودودی موصوف اوران کے متوسلین ومنتسبین نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انجام دیا اور طریقہ واردات اہل رفض و تشیع والا ہی اختیار کیا کہ یہ سب کچھ اہل بیت سے محبت و عقیدت کے نام پر روا رکھا گیا۔

مولانا مرحوم کے ایسے متوسلین و منتسبین میں سے ایک جناب عبداللہ دانش صاحب بھی ہیں جو عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم ہیں ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ مولانا مودودی مرحوم امریکی ایجنٹ ہیں شاید یہ ایک سیاسی پروپیگنڈہ ہو لیکن جناب عبداللہ دانش صاحب نے جس طرح دانشِ فرنگ کو اپنا یا ہے اس سے اس پروپیگنڈہ کے حقیقت ہونے پر شبہ ہوتا ہے۔ جناب عبداللہ صاحب کچھ عرصہ سے قلم و قرطاس سے اپنی دانشوری کے گل کھلا رہے ہیں ہم نے جب پہلے پہل ان کے ''مقالاتِ دانش'' کا مطالعہ کیا تو وہلہ اولیٰ میں ہی محسوس ہو گیا تھا کہ کتاب کے مشمولات میں مقالات زیادہ اور دانش کم ہے اور پھر دھیرے دھیرے یہ احساس مزید پختہ ہو گیا اور اب تو موصوف جس طرح سنّیت کے جغرافیہ سے نکل کر شیعیت کی حدود میں داخل ہو رہے ہیں اس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ رفض و تشیع سے الحاد و زندقہ کی لپیٹ میں آنے والے ہیں۔ ہم ان کی سلامتی ایمان اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے ہیں لیکن ضروری ہے کہ ان کی تلبیسات و تدلیسات کا جائزہ لیا جائے تا کہ ان کا انحراف متعدی نہ ہو سکے۔

بلا شبہ بنیادی طور پر موصوف نے مولانا مودودی مرحوم کی خلافت و ملوکیت کو سامنے رکھا ہے بلکہ ان کی کتاب کو ''اربعین حسین رضی اللہ عنہ'' کی شرح کی بجائے ''خلافت و ملوکیت'' کی شرح کہنا مناسب ہو گا کہ حبِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لبادہ میں بنو امیہ پر بالعموم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بالخصوص جو کیچڑ اچھالا گیا وہ نہ صرف کہ کمزور علمی بنیاد پر ہے بلکہ اس کی کوئی اخلاقی بنیاد بھی نہیں، چنانچہ یہ عجیب قادیانی علم الکلام رہا کہ اپنی بڑائی کے لیے کسی کو مارنا ضروری ہے، بھلا سوچیے! یہ کیا شرافت ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا منارہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص پر کھڑا کیا جائے؟ ہاں البتہ محبتِ اہل بیت کے لبادہ میں صحابہ دشمنی کا یہ اچھا سبائی طریقِ واردات ہے، یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل ایسا ہی ہے کہ امام مقاتل بن حیان فرماتے ہیں:

"أَهْلُ هٰذِهِ الْأَهْوَاءِ آفَةُ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، إِنَّهُمْ يَذْكُرُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَهْلَ بَيْتِهِ فَيَتَصَيَّدُوْنَ بِهَا الذِّكْرَ الْحَسَنَ عِنْدَ الْجُهَّالِ مِنَ النَّاسِ فَيَقْذِفُوْنَ بِهِمْ فِي الْمَهَالِكِ فَمَا أَشْبَهَهُمْ بِمَنْ يَسْقِي الصَّبْرَ بِاسْمِ الْعَسَلِ وَمَنْ يَسْقِي السَّمَّ الْقَاتِلَ بِاسْمِ التِّرْيَاقِ فَأَبْصِرْهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَكُنْ أَصْبَحْتَ فِي بَحْرِ الْمَاءِ فَقَدْ أَصْبَحْتَ فِي بَحْرِ الْأَهْوَاءِ الَّذِيْ هُوَ أَعْمَقُ غَوْرًا وَأَشَدُّ اِضْطِرَابًا وَأَكْثَرُ صَوَاعِقَ وَأَبْعَدُ مَذْهَبًا مِنَ الْبَحْرِ وَمَا فِيْهِ فَفُلْكَ مَطِيَّتُكَ الَّتِيْ تَقْطَعُ بِهَا سَفَرَ الضَّلَالِ اِتِّبَاعُ السُّنَّةِ ." [1]

یعنی امت محمد یہ پر سب بڑی مصیبت یہی خواہش پرست اور بدعتی ہیں جو نبی ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت کا ذکر کر کے اپنی ناموری اور شہرت کے لیے جاہل لوگوں کو شکار کرتے ہیں اور انہیں ہلاکت میں ڈالتے ہیں یہ ایسے ہی ہیں کہ ایلوا کی کڑواہٹ پر شہد کا نام اور زہر پر تریاق کا لیبل لگا دیا جائے انہیں پہچانیے اگر آپ پانی کے سمندر میں غرق نہیں ہوتے تو خواہشات کے سمندر میں غرق ہو رہے ہیں جو اس سے زیادہ گہرا اور اضطراب والا اور بجلیوں کی کوند نیز مذہب کے اعتبار سے سب سے دُور ہے ایسے میں تمہاری سواری جو ضلالت و گمراہی کے سفر کو ختم کرے وہ صرف اتباع سنت ہے۔

بہر حال بہت سے علماء و فضلاء نے خلافت و ملوکیت کا جواب لکھ کر ان مغالطات و شبہات اور تدلیسات و تلبیسات کو طشت از بام کیا ہے بالخصوص ہمارے مہربان عظیم سکالر، محقق و ادیب، مفسرِ قرآن حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان کی کتاب "خلافت و ملوکیت کی تاریخی و شرعی حیثیت" قابلِ

[1] الاعتصام: ج 1 ص 64 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ شاہکار ہے مگر "باسی کڑہی میں اس نئے ابال" کا تجزیہ بھی ضروری تھا چنانچہ "اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحِ" کے جذبہ صادقہ سے ہم نے جناب عبداللہ دانش صاحب کی دانشوری کا جائزہ لیا ہے تاکہ نہ صرف یہ تحریر ان کے لیے بلکہ دیگر حضرات کے لیے بھی مشعلِ راہ بن سکے۔

ایسا نہیں کہ کوئی بد باطن سمجھے ہمیں عبداللہ دانش صاحب سے کوئی ذاتی رنجش یا پرخاش ہے ہماری گزارشات میں اگر کہیں تلخی و ترشی محسوس ہو تو اس کا پس منظر صرف اور صرف غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی ہے کہ پیغمبر اُمت ﷺ کے بعد اُمت کے سب سے افضل ترین طبقہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو سب و شتم یا طعن و تشنیع کرنے والا کسی رورعایت کا حقدار نہیں۔

شکریہ مودودی صاحب

اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرِ محض کو پیدا نہیں کیا ہر شر میں بھی خیر کا کوئی نہ کوئی پہلو پوشیدہ ہوتا ہے چنانچہ تاریخی تسلسل کے تناظر میں اگر مولانا مودودی نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق بالعموم اور حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کے متعلق بالخصوص جو کچھ کہا یا لکھا ہے وہ اگرچہ نیا تو نہیں مگر جس دریدہ دہنی سے اُنہوں نے تاریخی رطب و یابس کی جگالی کی ہے وہ اس شر کا نیا ماڈل ہے جس کے بعد اہلسنت والجماعت کے علماء و فضلاء نے بھی اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر دفاعِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھرپور کردار ادا کیا یقیناً مولانا مودودی اگر اس شرار بولہبی کو نہ پھونکتے تو علماء اُمت شاید چراغ مصطفوی کو خون جگر سے روشن کرنے کی سعادت نہ پا سکتے چنانچہ برصغیر میں اس پہلو پر جس قدر وسیع و وقیع کام ہوا ہے اس پر ہمیں من وجہ مولانا مودودی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اُنہوں نے خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار ہونے کا موقع فراہم کیا۔ اب یہ اپنے اپنے مقدر و نصیب کی بات ہے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مودودی صاحب کے ۔خطوات الشیطان ۔ کی پیروی کرتا ہے یا کہ ان خطوات کو مٹانے میں ۔حزب الرحمٰن ۔ کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے ؟

ایں سعادت بزور بازو نیست

ایک ضروری وضاحت

ہم نے جب موصوف دانش صاحب کی کتاب کا مطالعہ کیا تو شروع میں چند علماء کرام کی تقاریظ کو دیکھا تو حیرانگی ہوئی کہ ان علماء کرام نے موصوف یا ان کی تصنیف پر تعریف وتوصیف کے قلابے ملا دیئے ہیں، حسن ظن کی بنا پر ان حضرات سے رابطہ کیا تو حیرانگی ہوئی کہ ان حضرات نے کتاب کے مندرجات کو کما حقہ پڑھے یا غور کیے بغیر محض اپنے دوستانہ تعلقات یا رسمی طور پر یہ سطور لکھ دیں جب ان پر حقیقت حال واضح کی گئی تو اُنہوں نے اظہار تائسف ولاتعلقی فرمایا بالخصوص ہم نے جناب محترم سید ضیاء اللہ شاہ صاحب بخاری ساہیوال حفظہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ کیا تو اُنہوں نے برملا ان مندرجات سے (جن کا اجمالی ذکر آخر میں بطور استفتاء ہے) اظہار برأت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق میرا عقیدہ وعقیدت وہی ہے جو تمام اہلسنّت والجماعت کی ہے ۔ میں نے یہ تقریظ اپنے تعلقات کے تناظر میں لکھ دی ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ جس طرح بعض حضرات اہلبیت رضی اللہ عنہم کی حیثیت کو ثانوی نظر سے دیکھتے ہیں وہ بھی درست نہیں ۔

راقم الحروف نے حضرت شاہ صاحب موصوف سے عرض کیا کہ یہ الفاظ تحریر فرما دیں مگر وعدہ کے باوجود وہ اپنی مصروفیات کی بنا پر ایسا نہ کر سکے۔اسی طرح جب شیخ الحدیث حضرت العلام استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب حفظہ اللہ کو لکھا گیا اور ان کے سامنے کتاب کے مندرجات رکھے تو اُنہوں نے درج ذیل جواب ارشاد فرمایا:

بخدمت جناب حضرت مولانا برق التوحیدی صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ و برکاتہ

امید ہے مزاج بخیر وخوبی ہوں گے! آپ کا نوازش نامہ موصول ہوا، شکر گزار اور حد درجہ ممنون ہوں، شرح اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ کے اقتباسات بھی ملفوف تھے، بے حد افسوس اور قلق ہوا، آپ کا بے حد اور مکرر شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس طرف توجہ دلائی۔ جزاک اللہ کہ چشم باز کردی۔ ماہنامہ القاسم میں بھی آپ کے مضمون کا اقتباس اور اپنی برات کا اعلان چھپ رہا ہے۔ ان شاء اللہ۔

والسلام

عبدالقیوم 16-09-2018

بعد ازاں حضرت العلام موصوف حفظہ اللہ نے اپنے موقر جریدہ ماہنامہ القاسم میں شرح اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ نامی کتاب پر اپنی لکھی گئی تقریظ کے حوالہ سے اظہار تأسف ولا تعلقی فرمایا۔ یقیناً یہ بات جہاں ان کی حشمت ایمانی اور عظمت علمی کی دلیل ہے وہاں اس شر انگیز کتاب کی علمی حیثیت کو منکشف کرنے کو بھی کافی ہے تاکہ کوئی سادہ لوح قاری ان اجل علماء کرام کی تقاریظ سے دھوکہ نہ کھا بیٹھے۔

معذرت

مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس ہی نہیں اعتراف بھی ہے بنابریں اگر موضوع کا حق ادا نہ ہو سکا ہو یا کہیں غلطی رہی ہو تو اس پر معذرت کے ساتھ راہنمائی کا درخواست گزار ہوں اسی طرح اگر الفاظ کا انتخاب کسی صاحب کی طبع نازک پر ناگوار گزرے تو اسے ردعمل کے تناظر میں دیکھتے ہوئے ﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ﴾ (النساء: ١٤٨) سے تعبیر کریں۔

راقم الحروف نے براہ راست مراجع سے استفادہ کیا ہے البتہ بعض کتب کی متعدد اشاعتوں کی بنا پر حسب ضرورت طبع کی نشاندہی کر دی گئی ہے اور اگر براہ راست مراجع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک رسائی ممکن نہیں ہوئی تو جہاں سے استفادہ کیا گیا ہے اس کا حوالہ دے دیا گیا ہے پھر بھی اشاعتوں کے اختلاف کی بنا پر مشکل پیش آئے تو اصل مراجع کو دیکھا جائے۔ جن میں ایک انٹرنیٹ بھی ہے۔

اکثر اقتباسات کو طویل ہونے کے باوجود اس لیے نقل کیا گیا ہے کہ سیاق وسباق میں قطع و برید کا الزام نہ لگ سکے اور یہ کہ ترجمہ ومفہوم میں غلطی ہو تو قاری خود اصل عبارت سے مفہوم اخذ کر لے اور دیگر حضرات کو بھی اقتباس کو نقل کرنے اور حوالہ دینے میں آسانی رہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ حوالہ جات میں تقدم زمانی کا اعتبار نہیں کیا گیا اس سے عدم ترتیب اور کہیں تکرار بھی محسوس ہو گا جو حسبِ حال کسی اور پسِ منظر میں مناسب سمجھا گیا نیز جہاں متعدد مصادر ہیں وہاں محولہ عبارت کسی ایک میں سے ہو سکتی ہے، اس سب کچھ پر معذرت۔

اسی طرح جب کتاب لکھنا شروع کی گئی تو نام "حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دانشِ مغرب" تجویز کیا گیا اور اسی تناظر میں بعض مقامات پر الفاظ اور عبارات تحریر ہوئیں لیکن طباعت کے مراحل میں دوستوں کے مشورہ سے نام تبدیل کیا گیا مگر وہ الفاظ اور عبارتیں بدلنا ممکن نہ رہا لہٰذا قارئین کے ذوقِ سلیم پر یہ بات گراں گزرے گی جس پر بھی معذرت خواہ ہوں۔ وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔

اظہارِ تشکر

آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس کی توفیق خاص سے دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے پس منظر میں یہ چند سطور لکھنے کے قابل ہوا اور ان رفقاء کار اور دوستوں کا بھی شکریہ، جنہوں نے کتاب کی تسوید سے طباعت تک کے تمام مراحل میں نہ صرف تعاون کیا بلکہ حوصلہ افزائی فرمائی بالخصوص اپنے ذاتی مہربان، مخلص دوست، ادیب و دانشور، ماہر قانون جناب میاں عبدالباسط صاحب ایڈوکیٹ ہائی کورٹ، حضرت علامہ ڈاکٹر جناب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر عبدالحي مدني، کراچی۔ مصنف کتبِ کثیرہ، مفسرِ قرآن حضرت العلام جناب حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے کتاب پر تقاریظ تحریر فرما کر زیرِ احسان فرمایا، جزاھم اللہ خیرا، اور سب سے بڑھ کر استاذ محترم محقق العصر فضیلۃ الشیخ علامہ ارشاد الحق صاحب اثری حفظہ اللہ جن کی علمی سرپرستی اور شفقت میرے لیے اعزاز ہے اور یہ بھی کہ اُنہوں نے اپنی قیمتی مصروفیات میں سے وقت نکال کر مقدمہ تحریر فرمایا جو میرے لیے باعثِ افتخار اور کتاب کے لیے باعثِ استناد ہے اور اپنے دیرینہ دوست برادر مکرم فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرحمٰن صاحب حفظہ اللہ جو امریکہ میں دعوتِ قرآن و سنت کے لیے اپنا انسٹیٹیوٹ چلا رہے ہیں اور اپنی ذات میں ایک انجمن کا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کی راہنمائی بلکہ حوصلہ افزائی ہمیشہ میرا زادِ سفر رہی۔

ناسپاسی ہوگی اگر حضرت علامہ مولانا خبیب احمد صاحب ریسرچ سکالر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد، حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب نجیب، حضرت مولانا قاری محمد اشرف صاحب آف ناگرہ اور حضرت مولانا علامہ عبدالرشید صاحب ارشد آف لیہ حفظہم اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے جنہوں نے حسبِ سابق کتاب کی مراجعت اور تصحیح و پروف ریڈنگ میں بھرپور تعاون کیا۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس کوشش کو اپنی مرضیات کے لیے قبول و منظور فرمائے اور ہمارے لیے توشہ آخرت اور متلاشیانِ حق کے لیے مشعل راہ بنائے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. آمین

خاکپائے صحابہ رضی اللہ عنہم

برق التوحیدی

15 شعبان 1440ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبة الكتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، أَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ﴾

(آل عمران : ۱۰۲)

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ ﴾ (النساء : ۱)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ لا يُّصْلِحْ لَكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ (الاحزاب : ۷۰، ۷۱)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۭ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۵۵﴾ (النور : 55)

"اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان رکھنے اور نیک کام کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو ضرور زمین کا خلیفہ بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لیے ان کے اس دین کو مستحکم کرے گا جسے ان کے لیے اس نے پسند کیا اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا وہ میری عبادت کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے جو اس کے بعد کفر کرے وہ فاسق ہیں۔"

تمہید:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے وعدہ خلافت فرمایا کہ جس طرح پہلے اہلِ ایمان کے حق میں یہ وعدہ سچا ثابت ہوتا رہا تو اب بھی ہوگا اور ان کے لیے پسندیدہ دین کو استحکام ملے گا اور تب خوف کی بجائے امن وسکون پیدا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وعدہ خلافت کے مصداق و مظہر حضراتِ انبیاء و رسل علیہم السلام کے بعد ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے ہیں۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس وعدہ خلافت کے حقدار حضرات خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم ٹھہرے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ:

"اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یَكُوْنُ مُلْكًا." ❶

"تیس سال خلافت ہوگی پھر بادشاہت ہوگی۔"

بعض روایات میں۔ بارہ خلفاء۔ کا بھی ذکر ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نظام خلافت طویل مدت تک قائم رہے گا تاہم اس خلافت کا اولیں دور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم (خلفاء اربعہ) کا عہد مراد لیا جاتا ہے جبکہ اپنے دستوری و انتظامی تسلسل میں ان بعد کے امراء پر بھی خلافت کا اطلاق کیا گیا ہے اور وہ بھی اس پیشین گوئی کا مصداق سمجھے جاتے ہیں، خصوصاً حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہدِ حکومت بھی اس خلافت کا اہم ترین حصہ ہے بلکہ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مسلمانوں کے باہمی اختلاف و انتشار کی بنا پر داخلی عدم استحکام کے ساتھ خارجی طور پر فتوحات اور جہادی مہمات کا جو سلسلہ رُک چکا تھا وہ ان کے دورِ خلافت میں دوبارہ سے شروع ہوا اور داخلی استقرار و استحکام کے ساتھ اسلامی ریاست کی سرحدوں میں وسعت پیدا ہوئی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت کو نہ صرف یہ اعزاز حاصل ہے کہ سلطنت اسلامیہ اور خلافت محمدیہ کا جو نظام وقتی طور پر درہم برہم ہو چکا تھا اور دشمن اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوششیں کر رہا تھا وہ نظام دوبارہ بحال ہوا اور دشمن کی منصوبہ بندی ناکام و نامراد ٹھہری بلکہ داخلی استحکام اس قدر نصیب ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

❶ احمد: ج5 ص: 220/21، ابو داؤد: 4646، ترمذی: 2226.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی پیشگوئی:

((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .)) ❶

"میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا۔"

کے مصداق و مظہر بنے بلاشبہ یہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے جملہ فضائل و مناقب میں بہت بڑا شرف و اعزاز ہے کہ انہوں نے ایثار و قربانی سے کام لیا اور اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی بہتری کے لیے صلح کا ہاتھ بڑھایا اور اپنی خلافت سے دست بردار ہو کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور پھر تاریخ اسلام میں ان کے اس سنہری کارنامہ کی بنا پر اس سال کو "عام الجماعہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کہ یہ وہ سال ہے جس سال امت مسلمہ متحد ہوئی۔

اس واقعہ میں جہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا شرف و اعزاز ہے وہاں یقیناً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بھی بڑی فضیلت و منقبت ہے کہ وہ بھی اس صلح کے ایک فریق ہونے کے لحاظ سے اس اعزاز کا مصداق و مظہر بنے اور پھر جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں فریقین کو "من المسلمین" قرار دے کر مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے ہلکانے والی ہر زبانِ طعن کو بھی خاموش کروا دیا۔ لیکن افسوس ہے اس سادہ سی حقیقت کو سمجھنے کے باوجود بعض حضرات۔ حب علی میں بغض معاویہ۔ کا نمونہ بنتے ہوئے کچھ ایسا طرز عمل اختیار کرتے ہیں کہ۔

﴿ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ﴾ (الاعراف: 176)

ہر صورت ان کی زبانیں ہانپتے ہوئے باہر نکلی رہتی ہیں، ایسے حضرات بلاشبہ اپنی

❶ بخاری: 2704.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان حسد وحقد کا ہدف بظاہر تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بناتے ہیں لیکن در پردہ وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ہدف طعن بناتے ہیں کہ انہوں نے ان کی اس سازش کو ناکام بنا دیا تو بقول قرآن کریم

﴿كُلَّمَآ أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ﴾ (المائدۃ : 64)

''انہوں نے جب بھی جنگ کی آگ بھڑکائی تو اللہ نے اسے بجھا دیا۔''

وہ تو چاہتے کہ مسلمان باہمی جنگ و جدال کے فتنہ میں مبتلا رہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے فتنہ کی اس آگ کو صلح سے بجھا دیا جس پر ایسے در پردہ دشمنان ملت کی پریشانی اور اس پریشانی میں ہذیان بیانی کوئی بعید از قیاس یا باعثِ تعجب نہیں۔

جو لوگ شروع سے لے کر آج تک اور ہمیشہ امت مسلمہ کے باہمی اختلاف و انتشار میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں ان کو صلح کا کوئی اقدام کسی دور میں بھی قابل برداشت نہیں رہا اور حیرت ہے کہ امت مسلمہ کی شیرازہ بندی کے خلاف ہمیشہ نہیں تو اکثر ایسی سازش آل رسول ﷺ اور محبت اہل بیت رسول ﷺ کے نام کی جاتی رہی ہے اور پھر یہ تصور بھی بڑا مکروہ بلکہ مذموم ہے کہ اس اظہار محبت کو تب تک شاید نامکمل سمجھا جاتا ہے جب تک دیگر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو سب وشتم نہ کیا جائے اور ان پر طعن کے تیر نہ برسائے جائیں اور آج بنو عباس سے محبت اور بنو امیہ سے نفرت کے عمومی تاثر کا پس منظر بھی یہی ہے۔

بالخصوص جس طرح رفض وتشیع کی پیروی میں سنّیت کا لبادہ پہنے ہوئے بعض بزعم خود مفکرین اور دانشور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو قلم طعن کا ہدف بناتے ہیں وہ بھی اسی فلسفہ کلام کا مظہر ہے۔

اس فلسفہ کلام کے تحت اپنی دانشوری کا سکہ متعارف کروانے والے ایک طویل تاریخ رکھتے ہیں تاہم برصغیر میں اس دبستان کا ایک معروف نام مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے مولانا مودودی بظاہر ایک نام ہے مگر فی الواقع وہ انکار حدیث اور بغض صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک تحریک ہے جو شخص مولانا مودودی مرحوم کے علمی وفکری مراجع اور ان کی عملی جدوجہد سے واقف ہے وہ بخوبی جانتا ہوگا کہ مولانا مودودی کی کمزوری یا مجبوری کیا رہی ہے اور مولانا مودودی سے متاثرین خواہ جو بھی پس منظر رکھتے ہوں ان میں یہ چیز بطور قدر مشترک پائی جاتی ہے کہ ان میں بھی اس تحریک کے جراثیم پائے جاتے ہیں کم وکیف کے اختلاف میں تمام مودودیت زدگان اس قلبی وروحانی بلکہ علمی وعملی داءعضال کے شکار نظر آئیں گے جبکہ بعض حضرات میں یہ مرض ''سیئی الاسقام'' کی حد تک بڑھ جاتا ہے اور پورا ماحول ان کے تعفن سے متاثر ہو جاتا ہے اور یہ مرض فی نفسہ متعدی نہ ہونے کے باوجود متعدی بننے کی کوشش کرتا ہے جس سے نفوس خبیثہ کے چھپے ہوئے مرض ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے مشؤوم القسمت حضرات میں سے ایک جناب عبداللہ دانش صاحب بھی ہیں جو نہ صرف ﴿يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ (البقرۃ: 275) کی کیفیت سے دوچار ہیں بلکہ ﴿اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ﴾ (الجاثیہ: 23) کے بعد ان کی کیفیت ﴿خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ (الحج: 31) کے موجب وہ امریکہ میں بیٹھے۔ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔ کا مصداق بن کر اس تحریک تحریق کو آتش نمرود کی طرح۔ نفخ وزغ۔ سے بھڑکا رہے ہیں۔

موصوف نے پہلے بھی اپنے رشحاتِ قلم سے حدیث وسنت، مراکز دین وملت اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر شتمات ظلم کا ارتکاب کیا ہے جن پر بوجوہ تفصیلی گفتگو کا موقعہ نہ ملا، مگر معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے اس عدم توجہ سے خود کو ''لاجواب'' سمجھ کر مزید جرأت رندانہ سے اس تحریک کو آگے بڑھاتے ہوئے معاشرہ میں تعفن وغلاظت کا ایک اور جوہڑ متعارف کروایا ہے اور لطف ہے اس جوہڑ پر حب آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حب اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیت ﷺ کا بورڈ لگا کر لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے باغیچہ باور کرایا جا رہا ہے کون بد نصیب ہے جو دعویٰ اسلام کے بعد آلِ رسول ﷺ سے کسی ادنی حد تک بھی بغض و عداوت رکھ کر دولتِ ایمان سے محروم ہونا چاہے گا۔ کسی مسلمان سے اس کا تصور بھی ممکن نہیں البتہ اس محبت کے پردہ میں حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے نفرت و کدورت کے ارتکاب سے دولتِ ایمان سے محروم ہونے والے تو بہت سے طبقات موجود ہیں جو رفض و شیعیت کے نام پر برہنہ رقصِ ابلیس بھی کرتے ہیں اور کچھ لباس سنّیت کے باوجود اس حمام شیطنت میں ننگے ہیں۔

اس حمام میں مودودیت زدہ جناب عبداللہ دانش صاحب کی موجودگی ہمارے لیے کسی حیرت کا باعث نہیں کہ انہوں نے جس مکتبِ فکر کو اپنی جولا نگاہ بنایا ہے وہاں سے اسی قسم کے تبذر کی ہی توقع ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے فکری و علمی پیرومرشد مولانا مودودی مرحوم کی کتاب ''خلافت و ملوکیت'' کی مسموم تحریک کو جزوی طور پر آگے بڑھاتے ہوئے یا نیا لبادہ پہناتے ہوئے شرح اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ میں جس طرح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے حسد و حقد سے طعن ونقد کا نشانہ بنایا ہے ہم اس کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ ہمیں موصوف کے علمی حدود اربعہ اور عملی جغرافیہ سے بحث مقصود نہیں کیونکہ جب ان کو ''مودودیت زدہ'' کہہ دیا جائے تو فکر و دانش کے مزید زاویے تلاش کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، موصوف اپنی اس کتاب میں جن علمی و فکری لغزشوں کے مرتکب ہوئے ان کا احاطہ بھی ہم تضییع اوقات سمجھتے ہوئے اپنی معروضات کو سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی تک محدود رکھنے کی کوشش کریں گے جن سے ہمارا مقصود موصوف جیسے فکری منحرفین کی راہنمائی و اصلاح کے ساتھ دیگر حضرات کی اس تحریکِ تحریق سے حفاظت وصیانت ہے۔ ﴿اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ﴾ (ھود: 88)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف کے اُٹھائے گئے اعتراضات وشبہات یا پیش کردہ تلبیسات وتدلیسات کو کما حقہ سمجھنے اور ان کا جواب پانے سے قبل ضروری ہے کہ جناب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ پر ایک نظر ڈال لی جائے۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نسب درج ذیل ہے:

معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف…………

عبد مناف جو حضرت امیر معاویہ کے جد اکبر ہیں ان پر بنو امیہ اور بنو ہاشم نسبی طور پر اکٹھے ہو جاتے ہیں ۔ حضرت امیر معاویہ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی اور ان کی نسبت اُمویہ اس لیے ہے کہ ان کے دادا امیۃ الاکبر بن عبد شمس ہیں اور ان کی طرف ہی بنو امیہ منسوب ہیں جن کے مقابل دوسری شاخ بنو ہاشم ہے۔ جبکہ آپ کی والدہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں گویا وہ بھی بالآخر اسی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور یوں آپ کو من وجہ نجیب الطرفین بھی کہا جا سکتا ہے۔

خیال رہے بنو امیہ اور بنو ہاشم نسبی طور پر ایک ہی خاندان کی دو شاخیں ہیں اور ان میں کسی قسم کی عداوت یا باہمی رنجش و کدورت نہ تھی جیسا کہ بعض لوگ باور کراتے ہیں بلکہ ان میں باہم رشتہ داریاں قائم تھیں ۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو امیہ ہی سے حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہا اور حضرت صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ کی بیٹی سے شادی کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں تھیں تو کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ ان قبائل میں کوئی باہم رنجش یا عداوت تھی ع

کون کہتا ہے ہم تم میں جدائی ہو گی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اُڑائی ہوگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے متعلق مختلف اقوال ہیں اکثر علماء نے آپ کے اسلام کو فتح مکہ کے سال میں قرار دیا ہے مگر امر واقع یہ ہے کہ بقول امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:

"لَقَدْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ عُمْرَةِ الْقَضِيَّةِ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِاَنَّ أُمِّيْ كَانَتْ تَقُوْلُ: اِنْ خَرَجْتَ قَطَعْنَا عَنْكَ الْقُوْتَ." ❶

"میں عمرۃ القضاء سے پہلے مسلمان ہوگیا تھا مگر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت نہ کر سکا کہ والدہ کہتی تھیں اگر تو نے ہجرت کی تو ہم تمہارا کھانا پینا بند کر دیں گے۔"

بلکہ ایک روایت میں آپ فرماتے ہیں:

"اَسْلَمْتُ عَامَ الْعُمْرَةِ الْقَضِيَّةِ وَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعْتُ اِسْلَامِيْ عِنْدَهٗ وَقَبِلَ مِنِّيْ." ❷

"یعنی میں عمرۃ القضاء کے سال مسلمان ہوا اور نبی اکرم ﷺ سے میں ملا اور اپنا اسلام پیش کیا تو آپ ﷺ نے میرا اسلام قبول فرمایا۔"

علامہ خطیب بغدادی بھی لکھتے ہیں:

"اَسْلَمَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانَ عَشَرَةَ سَنَةً وَكَانَ يَقُوْلُ اَسْلَمْتُ عَامَ الْقَضِيَّةِ وَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَصَفْتُ عِنْدَهٗ اِسْلَامِيْ." ❸

---

❶ الاصابہ: ج 3 ص 413۔ ❷ نسب قریش، مصعب الزبیری: ص 124۔

❸ تاریخ بغداد: ج 1 ص 207۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”آپ رضی اللہ عنہ اٹھارہ سال کی عمر میں اسلام لائے اور فرماتے ہیں میں عمرۃ القضاء کے سال مسلمان ہوا اور رسول اللہ ﷺ سے مل کر اپنا اسلام پیش کیا۔“

اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اسی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ثُـمَّ لَـمَّا دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ اَظْهَرْتُ اِسْلَامِیْ فَجِئْتُهٗ فَرَحَّبَ بِیْ .“ ❶

”پھر فتح مکہ پر میں نے اپنا اسلام ظاہر کیا تو آنحضرت ﷺ نے مجھے خوش آمدید کہا۔“

ان روایات سے نہ صرف کہ حضرت امیر معاویہ کا اسلام متحقق ہوتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ عمرۃ القضاء کے سال یعنی 7 ھ کو مسلمان ہوئے مگر اعلان اور اظہار 8 ھ فتح مکہ کے موقعہ پر کیا اور اسی سال آپ رضی اللہ عنہ کے والدین نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔

شرفِ صحبت

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیگر حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح اگرچہ مختلف پہلوؤں سے متعدد فضائل ومناقب کی سعادت حاصل ہے لیکن ہمارا مقصد چونکہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ مقصود نہیں اور نہ ہی آپ کے جملہ فضائل ومناقب کو جمع کرنا مطلوب ہے تاہم ایسا ہرگز نہیں کہ آپ کے فضائل ومناقب میں کوئی بھی چیز صحت وثقاہت سے ثابت نہیں جیسا کہ امام اسحاق راہویہ سے منقول ہے:

”وَلَا یَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ فَضْلِ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ شَیْءٌ .“

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں آنحضرت ﷺ سے کچھ بھی صحت سے

❶ البدایہ: ج 8 ص 117 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ثابت نہیں۔مگر حافظ ابن عساکر نے یہ قول نقل کرتے ہوئے کہا ہے:

”وَأَصَحُّ مَا رُوِیَ فِیْ فَضْلِ مُعَاوِیَةَ حَدِیْثُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ کَاتِبُ النَّبِیِّ ﷺ فَقَدْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَبَعْدَهٗ حَدِیْثُ الْعِرْبَاضِ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْکِتَابَ وَبَعْدَهٗ حَدِیْثُ ابْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا.“ ❶

”حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں جو سب سے صحیح روایت ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے جسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے پھر حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: یا اللہ، اسے کتاب کا علم عطا فرما اور اس کے بعد حضرت ابن ابی عمیرہ کی حدیث کہ: یا اللہ اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت دہندہ بنا دے۔“

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ بعض حضرات امام بخاری کے اسلوب سے غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر تو کیا لیکن ”فضل ومنقبت“ کے الفاظ سے باب قائم نہیں کیا یہ امام بخاری کے اسلوب سے عدمِ واقفیت کا مظہر ہے اور یہ بھی کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ”کتاب الفضائل“ میں آیا ہے تو یہی کافی ہے ورنہ تو بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر بھی اسی کتاب میں ہے لیکن ان پر مستقل فضل ومنقبت کا باب اور عنوان قائم نہیں کیا حالانکہ ان کے فضائل مسلمہ ہیں بہرحال اس غلط فہمی اور شبہ کے ازالہ کے لیے ہماری کتاب ”حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل اور ایک شبہ کا ازالہ“ ملاحظہ فرمائیں۔ بہرحال ان فضائل کے ساتھ شرفِ مصاہرت وغیرہ بھی ہے چنانچہ ہم صرف ان ہی

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص266۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نکات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے اصل موضوع کی طرف بڑھتے ہیں۔

بلا شبہ انسانیت میں شرفِ نبوت کے بعد سب سے بڑا اعزاز شرفِ صحبت ہے کہ جس طرح اللہ وحدہ لا شریک نبوت و رسالت کے لیے اپنے برگزیدہ بندوں کا انتخاب کرتے ہیں کہ:

﴿ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ﴾ (الانعام : 124)

''اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے اپنی رسالت سے کسے نوازنا ہے۔''

لوگ تو اعتراض کرتے رہے کہ:

﴿ لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ ﴾

(الزخرف : 31)

''قرآن کریم کو ان دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کر دیا گیا۔''

لیکن

﴿ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ﴾ (الزخرف : 32)

''کیا اللہ کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں۔''

گویا یہ وہ چیز ہے جسے کوئی انسان اپنے کسب و کمال، حسن و جمال یا مال و منال اور نسب و مآل سے حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی دنیاوی ترجیحات اس کے استحقاق کا سبب بن سکتی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و برکت اور رحمت کا سب سے بڑا مظہر و مصداق منصبِ نبوت و رسالت ہے جو صرف اور صرف اس کی مشیت و قدرت اور حکمت سے ہی نصیب ہوتا ہے نبوت و رسالت وہبی منصب ہیں، جبکہ نبوت و رسالت کے بعد انسانیت میں سب سے بڑا مقام و مرتبہ شرفِ صحبت ہے کہ کسی خوش نصیب کو وقت کے نبی یا رسول علیہ السلام کی صحابیت کا شرف مل جائے، دوسرے لفظوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہنا چاہیے کہ شرفِ صحبت بھی کسبی نہیں بلکہ من وجہ وہبی ہے اسی لیے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ نَظَرَ فِیْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ خَیْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاصْطَفَاہُ لِنَفْسِہٖ وَابْتَعَثَہٗ بِرِسَالَتِہٖ ثُمَّ نَظَرَ فِیْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَوَجَدَ قُلُوْبَ اَصْحَابِہٖ خَیْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِیِّہٖ ﷺ یُقَاتِلُوْنَ مِنْ دِیْنِہٖ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے سب بندوں کے دلوں کو دیکھا اور پرکھا تو جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے دل کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا تو اسے اپنی ذات پاک کے لیے چن لیا اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا پھر سب بندوں کے دلوں کو دیکھا، پرکھا تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلوں کو سب لوگوں کے دلوں سے بہتر پایا تو ان کو اپنے پیغمبر ﷺ کے وزراء بنایا جو ان کے دین کا دفاع کرتے ہیں۔''

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

''مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُسْتَنًّا (مُتَأَسِّیًا) فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ ، فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْہِ الْفِتْنَةُ ، اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ (ﷺ) کَانُوْا وَاللّٰہِ اَفْضَلَ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ وَأَبَرَّھَا قُلُوْبًا وَأَعْمَقَھَا عِلْمًا وَاَقَلَّھَا تَکَلُّفًا وَاَقْوَمَھَا ھَدْیًا وَاَحْسَنَھَا حَالًا قَوْمٌ اِخْتَارَھُمُ اللّٰہُ لِصُحْبَةِ نَبِیِّہٖ وَلِاِقَامَةِ دِیْنِہٖ فَاعْرِفُوْا لَھُمْ

❶ مسند احمد: ج 1 ص379 ، 3600، مجمع الزوائد: ج 1 ص217 ، رقم: 832 ، منهاج السنة: ج 2 ص78 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوهُمْ فِي آثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَدِينِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ. "❶

''تم میں جو کسی کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتا ہے تو وہ ان کے نقشِ قدم پر چلے جو فوت ہو چکے ہیں کیونکہ زندہ آدمی فتنہ سے محفوظ نہیں ، اور وہ (فوت ہو جانے والے) جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو اللہ کی قسم اس امت کے افضل ترین لوگ ہیں جن کے دل پوری اُمت سے پاکیزہ، ان کا علم پوری امت میں سے زیادہ گہرا اور وہ سب سے کم تکلف والے اور سب سے زیادہ عمدہ سیرت رکھنے والے نیز سب سے زیادہ اچھی حالت والے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کی صحبت کے لیے منتخب اور پسند کیا اور اپنے دین کے استحکام و استقرار کے لیے چنا، ان کے فضل و شرف کو پہنچانو اور ان کے نقشِ قدم پر چلو اور جس قدر ممکن ہو سکے ان کے اخلاق اور دین کو اپناؤ وہ سیدھے راستہ پر تھے۔''

پھر شرفِ صحبت اپنی عظمت میں بقیہ تمام قسم کے اعزازات کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کا کوئی شخص جس قدر بھی علم و فضل رکھتا ہو، زہد و تقوی کا حامل ہو، عبادت و ریاضت میں بلند مرتبہ رکھتا ہو، جود و سخا میں کمال پالے، شجاعت و بسالت میں ناموری حاصل کر لے، جمال و کمال کی انتہا کو چھو لے، ظاہر و باطن کی تمام خوبیاں جمع کر لے تو بھی شرف صحبت کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا

❶ منهاج السنة: ج 2 ص 77 ، جامع بيان العلم و فضله لابن عبدالبر ، ص 134 ، ج 1 طبع دار ابن الجوزي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.“ ❶

”میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن نہ کرو تم میں سے اگر کوئی احد (پہاڑ) جتنا سونا خرچ کر دے تو ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے (خرچ کردہ) ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔“

جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

”لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، يَعْنِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ.“ ❷

”جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو سب و شتم مت کرو کیونکہ ان کا آنحضرت ﷺ کی صحبت میں چند لمحات بیٹھنا، تمھاری ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے۔“

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَلْعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، أَلَا عَلَيْهِمْ حَلَّتِ اللَّعْنَةُ.)) ❸

”اس وقت تک قیامت بپا نہ ہوگی جب تک کہ اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعن طعن نہ کریں گے، خبردار! ان (لعن طعن کرنے والوں) پر ہی لعنت لازم ہے۔“

قاری ابو الطیب عبدالمنعم بن غلبون المصری کہتے ہیں جب لشکر اسلام

---

❶ بخاری: 3491، مسلم: 4714.

❷ ابن ماجه: 160، فضائل صحابه للامام احمد: ج 1 ص 57، رقم: 15، السنة لا بن ابی عاصم ج 3، ص 23 رقم: 839 حسنه الالبانی.

❸ الا بانه لا بن بطه، المجلد: 1 ص 25 اسناده حسن.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے عموریہ کو فتح کیا تو اُنہوں نے وہاں ایک گرجا دیکھا جس پر سونے سے لکھا ہوا تھا:

"شَرُّ الْخَلْفِ خَلْفٌ يَشْتِمُ السَّلَفَ، وَاحِدٌ مِنَ السَّلَفِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفٍ مِنْ خَلْفٍ." ❶

"بدترین خلف وہ ہیں جو سلف کو سب وشتم کرتے اور برا بھلا کہتے ہیں جبکہ سلف سے ایک آدمی ایک ہزار خلف سے بہتر ہے۔"

جبکہ آنحضرت ﷺ نے ان کو "خیر الناس" قرار دینے کے ساتھ فرمایا:

"يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ." ❷

"لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ کچھ گروہ جہاد کریں گے تو پوچھا جائے گا تم (لشکر) میں کوئی صحابی رسول ﷺ ہے تو جواب دیں گے جی ہاں، تو ان کو فتح نصیب ہوگی۔"

یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَفِي ذٰلِكَ اَبْيَنُ شَاهِدٍ عَلَى اَنَّهُمْ كَانُوْا يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ شَأْنَ الصُّحْبَةِ لَا يَعْدِلُهُ شَيْءٌ كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ مِنْ قَوْلِهٖ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُكُمْ --- وَتَوَاتَرَ عَنْهُ ﷺ قَوْلُهٗ خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.........." ❸

اس حدیث میں بڑی واضح شہادت ہے کہ اہل اسلام کا اعتقاد ہے کہ شرفِ صحبت

---

❶ تاریخ دمشق: ج 20 ص 381 . ❷ بخاری: 3594 ، مسلم: 2532 .
❸ الاصابہ: ج 1 ص 8 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی جیسا کہ صحیحین میں ثابت ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی خرچ کرے.........اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ یہ فرمان ثابت ہے کہ: بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان کے بعد والوں کا......

شرفِ صحبت کی اس عظمت کی بنا پر حافظ ابن حجر نے ابن ابی شیبہ کی صحیح سند سے لکھا ہے:

"اَنَّهُمْ كَانُوْا فِي الْفُتُوْحِ لَا يُؤَمِّرُوْنَ اِلَّا الصَّحَابَةَ." ❶

"مسلمان اپنی جہادی مہمات میں لشکر کا امیر صحابہ رضی اللہ عنہم (کے ہوتے ہوئے) کسی اور کو نہیں بناتے تھے۔"

امام ابوالقاسم القشیری فرماتے ہیں:

"أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَتَسَمَّ أَفَاضِلُهُمْ فِيْ عَصْرِهِمْ بِاسْمِ عَلَمٍ سِوَى الصُّحْبَةِ، اِذْ لَا فَضِيْلَةَ فَوْقَهَا ثُمَّ سَمَّى مَنْ يَلِيْهِمُ التَّابِعِيْنَ وَرَأَوْا هٰذَا الْاِسْمَ اَشْرَفَ الْاَسْمَاءِ ثُمَّ قِيْلَ لِمَنْ بَعْدُ أَتْبَاعُ التَّابِعِيْنَ." ❷

"جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کے تمام افاضل نے اپنے زمانہ میں اپنا نام شرف صحبت کی نسبت سے "صحابی" ہی رکھا کیونکہ شرف صحبت سے بڑی اور کوئی فضیلت نہیں پھر ان کے بعد والوں نے خود کو تابعی کہلایا یہ (صحبت کے بعد) سب سے اعلیٰ نام ہے جبکہ ان کے بعد والوں کو تبع تابعی کہا گیا۔" ❸

---

❶ اصابہ: ج 1 ص 5۔ ❷ الاعتصام للشاطبی: ج 1 ص 67

❸ شرف صحبت کے متعلق ہمارے استاذ مکرم علامہ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی کتاب مستطاب "مقام صحابہؓ" کا مطالعہ ضرور کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی بنا پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر اسلام کا سالار یزید بن ابی سفیان کو بنایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے سب سے پہلے دشمن ملک میں قدم اُنہوں نے رکھا۔

چنانچہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شرفِ صحبت نصیب ہے اور اس کا ثبوت تواتر سے متحقق ہے بلکہ عظیم محدث ابو الحسن عبدالرحمٰن بن محمد الجوبری الدمشقی رحمہ اللہ کے متعلق علامہ کتانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"فَمَا أُحَدِّثُكَ حَتّٰى اَدْرِيَ مَذْهَبَكَ فِيْ مُعَاوِيَةَ ؟ فَقُلْتُ: صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَخْرَجَ اِلَيَّ كُتُبَ اَبِيْهِ جَمِيْعَهَا ." ❶

میں نے ان سے حدیث سننے کا تقاضا کیا تو فرمایا میں تب تک تمہیں حدیث بیان نہ کروں گا جب تک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق تمہارا عقیدہ مجھے معلوم نہ ہو جائے تو میں نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور میں نے ان کے حق میں دعائے رحمت کی تو پھر انہوں نے اپنے والد کی تمام کتابیں نکال کر اجازت دی۔

بہر حال اگر چہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بہت سے صحیح و ثابت فضائل و مناقب ہیں مگر ان کو نہ بھی بیان کیا جائے یا وہ نہ بھی ہوں تو صرف یہ شرفِ صحبت ہی ان کی عظمت کے لیے کافی ہے جس سے وہ بہت سے ایسے لوگوں پر ممتاز ہو جاتے ہیں جن کو دیگر فضائل و مناقب تو حاصل ہیں مگر شرف صحبت سے وہ محروم ہیں تو ان کو ان کے مقام و مرتبہ کے باوجود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا نہیں کیا جا سکتا اسی لیے حضرت امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے۔

"سُئِلَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُعَاوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ : مَا تَقُوْلُ فِيْهِ؟ قَالَ:

❶ سیر اعلام النبلاء: ج 17 ص 425 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا اَقُوْلُ فِی رَجُلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مِنْ خَلْفِهٖ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَقِيْلَ لَهٗ: مَا تَقُوْلُ فِی مُعَاوِيَةَ هُوَ عِنْدَكَ اَفْضَلُ أَمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ؟ فَقَالَ: لَتُرَابٌ فِی مَنْخَرَیْ مُعَاوِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ أَوْ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ ."❶

ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا کہ آپ ان کے متعلق کیا فرماتے ہیں تو ارشاد فرمایا: میں ایسے شخص کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہا تو اس نے آپ ﷺ کے پیچھے "رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ" کہا ہو یعنی انہوں نے آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی سعادت پائی ہے اور انہوں نے رب تعالیٰ کی حمد وثنا کی تو رب تعالیٰ نے اسے قبول کیا ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناک کی گرد وغبار جو رفاقتِ پیغمبر ﷺ میں پڑی وہ بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بہتر اور افضل ہے۔

حضرت معافی بن عمران رحمہ اللہ سے پوچھا گیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے؟ تو

"فَرَأَيْتُهٗ كَاَنَّهٗ غَضِبَ وَقَالَ: يَوْمٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ: تَجْعَلُ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ مِثْلَ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ "❷

"وہ غصہ میں آگئے اور کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک دن عمر بن عبدالعزیز (کی عمر بھر) سے بہتر ہے پھر اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: تم نبی اکرم ﷺ

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص336 . ❷ تاریخ دمشق: ج 32 ص336 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے صحابہ میں سے ایک شخص کو تابعین میں سے ایک شخص کے برابر سمجھتے ہو۔"

ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ جب ایک شخص نے ان سے سوال کیا:

"أَيْنَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ: لَا يُقَاسُ بِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدٌ، مُعَاوِيَةُ صَاحِبُهُ وَ صِهْرُهُ وَكَاتِبُهُ وَأَمِيْنُهُ عَلَى وَحْيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعُوْا لِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ." [1]

"عمر بن عبدالعزیز کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے تقابل کیا ہے؟ تو وہ سخت غصہ میں آئے اور فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی کو نہیں ملایا جا سکتا، جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تو آپ ﷺ کے صحابی ہی نہیں بلکہ سسرالی بھی ہیں اور آپ ﷺ کے کاتب بھی اور اللہ تعالیٰ کی وحی کے امین بھی ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اور سسرالیوں کو معاف رکھو جس نے انہیں برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔"

حضرت معافی بن عمران سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

"كَانَ مُعَاوِيَةُ أَفْضَلُ مِنْ سِتِّ مِائَةٍ مِثْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ" [2]

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، ایک نہیں عمر بن عبدالعزیز جیسے چھ سو بھی ہوں تو (معاویہ) اُن سب سے بہتر اور افضل ہیں۔"

---

[1] ایضاً، تاریخ بغداد: ج 1 ص 209.

[2] السنة للخلال ج 2 ص 435، رقم: 664 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوبکر مروزی رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے عرض کیا:

"أَيُّهُمَا أَفْضَلُ مُعَاوِيَةُ أَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ؟ فَقَالَ: مُعَاوِيَةُ أَفْضَلُ، لَسْنَا نَقِيْسُ بِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدًا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيَ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ فِيْهِمْ." ❶

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ؟ فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں، ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے مقابلہ میں کسی کو بھی نہیں لا سکتے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہتر لوگ جن میں مجھے مبعوث کیا گیا۔''

امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا يُفَضِّلُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَلٰى مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ؟ فَقَالَ: لَا تُجَالِسْهُ وَلَا تُوَاكِلْهُ وَلَا تُشَارِبْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَلَا تَعُدْهُ." ❷

''ابوعبداللہ یہاں ایک آدمی ہے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہے؟ فرمایا: ایسے آدمی کے ساتھ نہ مجالست کرو، نہ کھاؤ پیو، اور جب وہ بیمار پڑ جائے تو تیمارداری بھی نہ کرو۔''

حضرت فضل بن عنبسہ رحمہ اللہ سے جب سوال ہوا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ؟ تو

"فَعَجِبَ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، أَأَجْعَلُ مَنْ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَمَنْ لَمْ يَرَهُ، قَالَهَا ثَلَاثًا" ❸

---

❶ السنة للخلال: ج 1 ص360 ، رقم: 660 .

❷ طبقات حنابله لا بن رجب: ج 1 ص133 . ❸ تاريخ دمشق: ج32 ص 337

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس سوال پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ، کیا میں ایسے شخص کو جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف پایا ہو اس کے برابر سمجھوں جس نے آپ ﷺ کو دیکھا نہیں، یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دوہرائے۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَلِهٰذَا يَقُوْلُ مَنْ يَقُوْلُ مِنَ السَّلَفِ: غُبَارٌ دَخَلَ فِيْ أَنْفِ مُعَاوِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ." ❶

''اسی لیے بعض سلف نے کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی رفاقت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناک میں جو گرد و غبار گیا وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے عمل سے بہتر ہے۔''

خیال رہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی اور نہایت عادل و عابد حکمران تھے آپ کی حکومت میں جس قدر امن و امان اور نفاذِ اسلام کے ساتھ دین کو استقرار و استحکام ملا اس کی بنا پر آپ کو'' خلیفہ راشد'' کہا جاتا ہے بلکہ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ ایک عباسی نے ایک اموی سے کہا کہ آپ بنوعباس کے تمام خلفا کو لے لیجئے اور ہمیں عمر بن عبدالعزیز دے دیجیے یعنی بنوامیہ کے خلفائے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اس قدر پاک سیرت تھے کہ پورے خلفاء بنوعباس اپنی خدمات کے باوجود ان کے مقابلہ میں ہیچ تھے تو ان سبھی کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں پیش کرنا کسی طور پر مناسب نہیں کہ وہ اپنی جملہ خوبیوں کے باوجود شرفِ صحبت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اعزازِ مصاہرت

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جن وجوہ سے بعض دیگر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر ممتاز

❶ منهاج السنة: ج 6 ص 227.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام حاصل ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ سے نسبت مصاہرت بھی حاصل ہے کہ آپ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ اُم المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں اور قرآن کریم میں علی الاطلاق آتا ہے کہ:

﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ (الشوریٰ: 23)

"فرما دیجئے میں تم سے اس (تبلیغ) پر اپنے رشتہ داروں سے محبت کے علاوہ کچھ طلب نہیں کرتا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"كَانَتِ الْمَوَدَّةُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمْ تَزْوِيْجَ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِيْ سُفْيَانَ، فَصَارَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَصَارَ مُعَاوِيَةُ خَالَ الْمُؤْمِنِيْنَ." ❶

"یعنی اس آیتِ کریمہ کے موجب اللہ تعالیٰ نے جس محبت ومودت کا ذکر کیا ہے۔ اسی کا مصداق آنحضرت ﷺ کا حضرت اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے نکاح ہے جس سے حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا اُم المومنین بن گئیں جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہلِ ایمان کے ماموں قرار پائے۔"

دوسری طرف بروایت حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِيْ مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ" ❷

---

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 264.

❷ الحاكم في المستدرك: ج 3 ص732 و صححه و وافقه الذهبي، السنة للخلال رقم: 834، السنة لا بن ابي عاصم، رقم: 1000.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے (نبوت کے لیے) منتخب کیا اور میرے لیے ساتھیوں کو منتخب کیا پھر ان ساتھیوں (صحابہ) میں سے میرے وزیر، مددگار اور سسرالی بنائے، جس نے ان کو سب و شتم کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت اور قیامت کے دن اُس سے کوئی فرضی یا نفلی عمل قبول نہ ہوگا۔''

ایک دوسری روایت بایں الفاظ بھی ہے:

"دَعُوْا لِیْ اَصْحَابِیْ وَاَصْهَارِیْ فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" ❶

''میرے صحابہ اور سسرالی رشتہ داروں کو کچھ نہ کہو، جس نے انہیں سب و شتم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔''

گویا اس پہلو سے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ممتاز مقام رکھتے ہیں کہ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا جب حرم نبوی میں آئیں تو وہ اُم المومنین بن گئیں جبکہ قرآن کریم ناطق ہے۔

﴿وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ (الاحزاب: 6)

''پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔''

یہ مقام ہر پہلو سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن محض ظاہری ادب و احترام کے اعتبار سے مسلمانوں کی مائیں نہیں بلکہ اپنی حقیقی یا رضاعی والدہ کی طرح محرمات ابدیہ کا حکم بھی رکھتی ہیں کہ کسی امتی کے لیے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات سے نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتا ہے۔

جبکہ اسی نسبت سے ان خواتین جن کو امہات المومنین بننے کا شرف مل جاتا ہے ان کے دیگر لواحقین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سسرالی خاندان اور اس کے افراد بھی اسی نسبت اور تعلق سے احترام و اکرام کے مستحق بن جاتے ہیں اور اسی احترام و اکرام کو برقرار

❶ مستدرك حاكم: ج 3 ص632 وقال صحیح الا سناد و وافقه الذهبی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھنے کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مذکورہ ارشادات میں اشارہ کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس کے حقدار ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ وَلَا یَتَزَوَّجُ اِلَیَّ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِیْ" ❶

"میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میں اپنی امت میں سے کسی ایسے شخص سے رشتہ مصاہرت قائم نہ کروں جو میرے ساتھ جنت میں نہ ہو، اللہ تعالیٰ نے میرا یہ سوال پورا کر دیا۔"

عبدالملک بن عبدالحمید المیمونی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے عرض کیا:

"أَلَیْسَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: کُلُّ صِهْرٍ وَنَسَبٍ یَنْقَطِعُ اِلَّا صِهْرِیْ وَنَسَبِیْ؟ قَالَ: بَلٰی ، قُلْتُ : وَهٰذِهٖ لِمُعَاوِیَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، لَهٗ صِهْرٌ وَنَسَبٌ ، قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ حَنْبَلٍ یَقُوْلُ: مَا لَهُمْ وَلِمُعَاوِیَةَ نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ ." ❷

"کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کہ تمام سسرالی اور خاندانی رشتے ناطے ختم ہو جائیں گے ماسوائے میرے سسرالی اور خاندانی رشتوں کے، اُنہوں نے کہا: ہاں ، میں نے کہا یہ حضرت معاویہ کے لیے (فضیلت نہیں؟)

---

❶ الشریعه للآجری رقم: 1933 والطبرانی فی الاوسط وقال الهیثمی : وفیه عمار بن سیف وقد ضعفه جماعة ووثقه ابن معین وبقیة رجاله ثقات ، المجمع: ج 10 ص 17 .

❷ کتاب السنة للخلال : ج 1 ص335 ، رقم : 653 ، والحدیث اخرجه الطبرانی فی الکبیر : ج 3 ص129 وذکره الالبانی فی الصحیحة : ج 5 ص58 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ہاں، ان کو بھی سسرالی اور نسبی تعلق حاصل ہے، میمونی کہتے ہیں میں نے امام احمد کو یہ کہتے سنا کہ ان (معترضین) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا کیا مقابلہ ہے ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔"

خدمات و اعزازات

اسلام لانے اور اس کا اعلان کرنے کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خدمتِ اسلام والمسلمین میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اور خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے ان خدمات کے صلہ میں جو اعزازات پائے وہ آپ کی زندگی کا نمایاں حصہ ہے۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین اور غزوہ طائف پیش آئے تو ان دونوں غزوات میں آپ اپنے والد گرامی کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ حنین کے مال غنیمت سے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ جنگ یمامہ میں بھی شریک رہے۔

کاتبِ وحی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جن اعزازات سے نوازا گیا ان میں سب سے ممتاز یہ پہلو ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب خاص تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی لکھنے لکھانے کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو طلب فرماتے خصوصا جبکہ بعض دیگر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ ابھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو عام کاتب نہیں بلکہ کاتبِ وحی ہونے کا شرف و اعزاز بھی حاصل ہے اور آپ کو یہ زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور یہ تواتر سے ثابت ہے اور اُمتِ مسلمہ کا اس پر اجماع ہے۔ چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِیْھِنَّ قَالَ نَعَمْ ...... قَالَ وَ مُعَاوِیَۃُ تَجْعَلُہٗ کَاتِبًا بَیْنَ یَدَیْكَ قَالَ نَعَمْ" ❶

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تین سعادتیں عنایت فرما دیجیے گا۔ فرمایا: ضرور، کہا ...... (دوسری یہ کہ) معاویہ کو اپنا کاتب بنا لیجیے، فرمایا: ٹھیک ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ میں ایک دن بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے کندھوں پر تھپکی لگاتے ہوئے فرمایا:

"اِذْھَبْ اُدْعُ مُعَاوِیَۃَ وَکَانَ یَکْتُبُ الْوَحْیَ" ❷

"جاؤ اور معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو بلا کر لاؤ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے۔"

اسی طرح عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اِنَّ مُعَاوِیَۃَ رضی اللہ عنہ کَانَ یَکْتُبُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ." ❸

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھا کرتے تھے۔"

حضرت امام احمد رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے کہ ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کہتا ہے:

"لَا اَقُوْلُ اِنَّ مُعَاوِیَۃَ کَاتِبُ الْوَحْيِ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّہٗ خَالُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّہٗ اَخَذَھَا بِالسَّیْفِ غَصْبًا؟ ھٰذَا قَوْلٌ رَدِیٌّ

---

❶ مسلم رقم: 2501.

❷ دلائل النبوہ للبیھقی: ج 6 ص 243 سندہ صحیح ط دار الکتب العلمیہ الشریعہ للآجری رقم: 1937 بلفظ.

❸ البدایہ: ج 8 ص 120، الشریعہ للآجری رقم: 1936 وسندہ حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُجَـانِبُوْنَ هٰـؤُلَاءِ الْـقَـوْمَ وَلَا يُـجَـالِسُوْنَ وَنُبَيِّنَ أَمْرَهُمْ لِلنَّاسِ" ❶

"میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی مانتا ہوں نہ اہل ایمان کے ماموں اور یہ کہ اُنہوں نے اس (خلافت) کو تلوار کے زور پر غصب کیا۔ فرمایا: یہ بہت بری بات ہے ایسے لوگوں سے الگ تھلگ رہنا چاہیے اور ان کے ساتھ میل جول یا بیٹھنا نہیں چاہیے اور ہم لوگوں پر ان کی حالت واضح کریں گے۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"إِنَّ مُـعَـاوِيَةَ كَانَ يَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ غَيْرِهٖ مِنْ كُتَّابِ الْوَحْيِ رضی اللہ عنہم" ❷

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے لیے دوسرے کاتبین وحی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ وحی لکھتے تھے۔"

یہ اعزاز بایں وجہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے کہ ایک روایت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: اِتَّخِذْ مُعَاوِيَةَ كَاتِبًا" ❸

"میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب مقرر فرما لیجیے۔"

چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"هَـنِيْـئًـا لَكَ يَا مُعَاوِيَةُ، لَقَدْ أَصْبَحْتَ أَمِيْنًا عَلٰى خَبَرِ

---

❶ السنة للخلال: رقم 459 . ❷ البدايه: ج 8 ص 21 .

❸ تاريخ دمشق: ج 32 ص 239 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّمَآءِ. "❶

"معاویہ آپ کو مبارک ہو، آپ آسمان کی خبر (وحی) کے امین بن گئے ہیں۔"

ان روایات کی اسنادی حیثیت پر اگرچہ کلام ہے مسلم کی صحیح روایت کی موجودگی میں ہم ان کے بیان سے اگرچہ مستغنی ہیں لیکن اصل ثابت ہونے کے بعد صرف بطور افادہ ان کو ذکر کر دیا ہے جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تب وحی ہونا نہ صرف تواتر سے ثابت ہے بلکہ اس پر اہلسنّت کا اجماع ہے۔ امام ابنِ کثیر نے کہا ہے:

"وَهٰذَا قَدْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ النَّاسِ قَاطِبَةً"❷

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کاتبِ وحی ہونے پر سب لوگوں کا اتفاق ہے۔"

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس شرف کتابتِ وحی کی تائید شیعہ کتب سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ امام ابوجعفر باقر نے روایت کیا ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ---- وَمُعَاوِيَةُ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدَيْهِ"❸

"جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:.......... تب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے لکھ رہے تھے۔"

ہم اس کی تفصیل سے قطع نظر مذکورہ روایت میں "اضافی فائدہ" کے اعتبار سے کہنا چاہتے ہیں کہ امام آجری نے مسلم کی روایت پر یہ باب قائم کیا:

"بَابُ ذِكْرِ اِسْتِكْتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِأَمْرٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ"❹

دوسری جگہ امام الآجری لکھتے ہیں:

"مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَاتِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى وَحْيِ اللّٰهِ

---

❶ ایضاً: ص 243۔ ❷ البدایہ ج 5 ص 354۔
❸ معانی الأخبار ص 346۔ ❹ الشریعة رقم الحدیث: 1934۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ الْقُرْآنُ بِأَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ“ ❶

”یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے وحی الٰہی۔قرآن کریم۔کی کتابت پر مقرر فرمایا۔“

موصوف کا یہ کہنا اگرچہ ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى ۝﴾ (النجم: 3، 4) کے عموم کی بنا پر بھی درست ہے مگر معلوم ہے موصوف نے ان مذکورہ روایات کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔

ایک خصوصی دعا

ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے جو وحی الٰہی کے ضمن میں محافظ بھی ہیں اور اسے آگے پہنچانے میں راہنما اور مشعل راہ بھی ہیں یعنی وہ ہدایت یافتہ بھی ہیں اور باعثِ ہدایت بھی ہیں۔مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خصوصی طور پر اس مقام پر فائز ہیں جس کا پس منظر ان کے حق میں دعائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ بروایت حضرت عبدالرحمٰن ابن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں ارشاد فرمایا:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُعَاوِيَةَ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِهِ وَاهْدِ بِهِ“ ❷

”یا اللہ! معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا دے اور اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعہ (دوسروں کو) بھی ہدایت دے۔“

”وَقَالَ شَيْخُنَا الْاَثْرِيُّ حَفِظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِسْنَادُ حَدِيْثِ التِّرْمِذِيِّ وَاَحْمَدَ إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَاَجَابَ عَنْ قَوْلِ ابْنِ فَتْحُوْنَ بِاَنَّ فِيْهِ اِضْطِرَابًا ، فَقَالَ: لَيْسَ هٰهُنَا اِضْطِرَابٌ ، فَاَفَادَ

❶ الشريعة: ج 5 ص 2431.

❷ مسند احمد رقم: 1789 ، ترمذی رقم: 3842 و حسنه: ج 1 ص 275 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الشَّیْخُ وَاَجَادَ" ❶

"اگرچہ تمام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی اپنی اپنی جگہ امت کے لیے مشعل راہ اور باعث ہدایت ہیں، تاہم اس دعا کے موجب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خصوصی طور پر نہ صرف ہدایت یافتہ ہیں بلکہ وہ دوسروں کے لیے مشعلِ راہ اور باعثِ ہدایت بھی ہیں۔"

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سحری کے وقت دعا کی اور فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَةَ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ" ❷

"اے اللہ تعالیٰ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کتاب و حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔"

اس میں اگرچہ "ہدایت" کا ذکر نہیں لیکن یہ دعا بذاتہ بہت بڑی سعادت ہے بالخصوص کہ یہ دعا رمضان میں سحری کے وقت کی جارہی ہے جو قبولیت کا وقت ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے متعلق ہمارا یہ ایمان تو ہے ہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دعا قبول ہوتی ہے اور ہر پیش گوئی بھی برحق ثابت ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ دعاؤں کے متعلق علامہ ابن حجر مکی نے لکھا ہے:

"فَتَأَمَّلْ هٰذَا الدُّعَاءَ مِنَ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ وَاَنَّ اَدْعِیَتَهٗ لِاُمَّتِهٖ لَا سِیَمَا اَصْحَابِهٖ مَقْبُوْلَةٌ غَیْرُ مَرْدُوْدَةٍ ، تَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ اِسْتَجَابَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٰذَا الدُّعَاءِ لِمُعَاوِیَةَ

❶ العلل المتناهيه: ج 1 ص275 .

❷ مسند احمد: رقم 17152 صحيح ابن خزيمة رقم: 1938 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَجَعَلَهُ هَادِيًا لِلنَّاسِ مَهْدِيًّا فِي نَفْسِهِ وَمَنْ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْمَرْتَبَتَيْنِ كَيْفَ يُتَخَيَّلُ فِيهِ مَا تَقَوَّلَهُ عَلَيْهِ الْمُبْطِلُونَ وَوَصَمَهُ بِهِ الْمُعَانِدُونَ مَعَاذَ اللّٰهِ لَا يَدْعُو رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الدُّعَاءَ الْجَامِعَ لِمَعَالِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْمَانِعَ لِكُلِّ نَقْصٍ نَسَبَتْهُ إِلَيْهِ الطَّائِفَةُ الْمَارِقَةُ الْفَاجِرَةُ ، إِلَّا لِمَنْ عَلِمَ ﷺ أَنَّهُ أَهْلٌ لِذٰلِكَ حَقِيقٌ بِمَا هُنَالِكَ فَإِنْ قُلْتَ هٰذَانِ اللَّفْظَانِ أَعْنِي هَادِيًا مَهْدِيًّا مُتَرَادِفَانِ أَوْ مُتَلَازِمَانِ فَلِمَ جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا؟ قُلْتُ: لَيْسَ بَيْنَهُمَا تَرَادُفٌ وَلَا تَلَازُمٌ ، لِأَنَّ الْإِنْسَانَ قَدْ يَكُوْنُ مُهْتَدِيًا فِي نَفْسِهِ وَلَا يَهْتَدِي غَيْرُهُ بِهِ، وَهٰذِهِ طَرِيقُ مَنْ آثَرَ مِنَ الْعَارِفِينَ السِّيَاحَةَ وَالْخَلْوَةَ ، وَقَدْ يَهْدِي غَيْرَهُ وَلَا يَكُوْنُ مُهْتَدِيًا وَهِيَ طَرِيقَةُ كَثِيرِينَ مِنَ الْقُصَّاصِ الَّذِينَ أَصْلَحُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّاسِ وَأَفْسَدُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ، وَقَدْ شَاهَدْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ جَمَاعَةً لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِهِمْ فِي أَيِّ وَادٍ هَلَكُوا، وَقَدْ قَالَ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ ، فَلِأَجْلِ هٰذَا طَلَبَ ﷺ لِمُعَاوِيَةَ حِيَازَةَ هَاتَيْنِ الْمَرْتَبَتَيْنِ الْجَلِيلَتَيْنِ حَتّٰى يَكُوْنَ مَهْدِيًّا فِي نَفْسِهِ هَادِيًا لِلنَّاسِ . "❶

"صادق ومصدوق ﷺ کی اس دعا پر غور فرمائیں، اور یہ بھی کہ آپ ﷺ کی اپنی امت بالخصوص اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں دعائیں مقبول ہوتی ہیں کوئی بھی رد نہیں ہوتی یقین کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی

❶ تطہیر الجنان ص 388.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس دعا کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول فرمایا اور اُنھیں اپنی ہدایت میں ہدایت یافتہ بنایا اور اُن کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان دونوں مرتبوں کو جمع کرنے کی بنا پر آپ کے متعلق باطل پرستوں کے جھوٹ اور معاندین کے اعتراضات کا کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا و آخرت کی بلندیوں کے لیے اور ایک فاجر اور ملحد گروہ کے اُن کی طرف نسبت کیے گئے نقائص و عیوب کے رد میں دعا کی تو یہ دعا اُسی کے لیے ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ وہ اس کے حق دار ہیں۔"

اگر آپ یہ کہیں کہ یہ دونوں لفظ (هَادِيًا وَ مَهْدِيًّا) مترادف یا متلازم ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اکٹھا کیوں بیان کیا؟ تو میں کہتا ہوں ان دونوں میں ترادف ہے نہ تلازم، کیوں کہ بسا اوقات انسان اپنی ذات میں تو ہدایت یافتہ ہوتا ہے مگر کوئی دوسرا اُس کے ذریعہ ہدایت نہیں پاتا اور یہ اُن عارفین کا طریقہ ہے جنھوں نے سیاحت و خلوت کو ترجیح دی اور بسا اوقات کسی انسان سے دوسرا تو ہدایت پاتا ہے مگر وہ خود ہدایت یافتہ نہیں ہوتا اور یہ طریقہ اکثر قصہ گو حضرات کا ہے جنھوں نے اپنے اور لوگوں کے درمیان تو تعلق پیدا کر لیا مگر اللہ سے اپنے تعلق کو خراب کر لیا۔ میں نے ایسے لوگوں کے گروہ کو دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے متعلق کوئی پروا نہیں کرتا وہ جس وادی میں چاہیں ہلاک ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد فاجر آدمی سے بھی کر والیتا ہے۔ اور اسی لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں عظیم الشان مرتبوں سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو نوازے جانے کی دعا کی چنانچہ وہ اپنی ذات میں ہدایت یافتہ ہونے کے ساتھ لوگوں کے لیے بھی باعثِ ہدایت تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم پیش گوئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل سے متعلق مختلف پشین گوئیاں فرمائی ہیں اور وہ تمام کی تمام سچی اور برحق واقع ہوئی ہیں اور باقی ماندہ بھی پوری ہوں گی کہ یہ اعجاز نبوت ہے، ایسی پیش گوئیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا:

"اِنَّ ابْنِی هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ." ❶

"بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا۔"

یہ اہم ترین پیش گوئی تب سچ اور برحق ثابت ہوئی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ ان کی جگہ خلیفہ بنے مگر جلد ہی امت مسلمہ کے عظیم مفاد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کا مصداق ومظہر بنتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور ان کے حق میں دست بردار ہو کر ان کے ہاتھ پر بیعت کی، ان کی خلافت کو تسلیم کر لیا اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ذریعہ پوری ہوئی کہ عرصہ سے جاری دو مسلمان فریقین کے درمیان جنگ ختم ہوئی اور صلح ہو گئی جس کے نتیجہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ متفق علیہ خلیفہ بنے اور اسی وجہ سے اس سال کو اس صلح کے حوالہ سے "عام الجماعۃ" کہا جاتا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس پیش گوئی کا مصداق ومظہر بنتے ہوئے یہ قدم اُٹھایا کہ:

"جَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رُؤُوْسَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِیْ هٰذَا الْقَصْرِ، قَصْرِ الْمَدَائِنِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ بَایَعْتُمُوْنِیْ عَلٰی اَنْ

❶ بخاری: 2704 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَسَالِمُوْا مَنْ سَالَمْتُ وَتَحَارِبُوْا مَنْ حَارَبْتُ وَاِنِّیْ قَدْ بَایَعتُ مُعَاوِیَةَ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا . "❶

''عراق کے تمام سرکردہ لوگوں کو قصرِ مدائن میں جمع کر کے فرمایا: تم نے میری بیعت کی ہے کہ جس سے تم صلح کرو گے ہماری بھی اُس سے صلح ہے اور تم جس سے لڑائی کرو گے ہماری بھی اُس سے لڑائی ہے میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے لہٰذا تم ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔''

اس پیش گوئی کے سچ اور برحق ہونے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متفق علیہ خلیفہ بننے کا پس منظر آنحضرت کا یہ ارشادِ گرامی بھی ہے:

"یَامُعَاوِیَةُ: اِنْ وُلِّیْتَ أَمْرًا ، فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ ، فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّیْ مُبْتَلًی بِعَمَلٍ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اُبْتِلِیْتُ . "❷

''اے معاویہ اگر تمہیں حکومت ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور انصاف کرنا، چنانچہ میں محسوس کرتا رہا کہ مجھے آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی بنا پر اس آزمائش سے گزرنا ہے بالآخر میں اس آزمائش میں مبتلا ہو گیا۔''

اور آپ ﷺ کی وہ دعا بھی ہے۔ جس میں بروایت حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَمَكِّنْ لَهٗ فِی الْبِلَادِ وَقِهِ الْعَذَابَ"❸

---

❶ مستدرك یعقوب بن سفیان علی الاصابه: ج 3 ص317 .

❷ احمد فی المسند: ج 4 ص101 ، السیر: ج 3 ص131 وقال محققه: رجاله ثقات .

❸ تاریخ دمشق: ج 32 ص 247 ، الشریعه للآجری، باب ذکر دعا النبی ﷺ لمعاویةؓ رقم: 1918- علامہ البانی نے "مکن له فی البلاد" کے الفاظ کو مرسل صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یا اللہ، اسے (معاویہ کو) کتاب (لکھنا) سکھا اور ملکوں پر کنٹرول دے اور اسے عذاب سے بچا۔"

ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ وَاِلَّا صَمَّتَا يَقُوْلُ لَهٗ: اَنْتَ يَا مُعَاوِيَةُ اَحَدُ اُمَنَاءِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَمَكِّنْ لَهٗ فِي الْبِلَادِ ." ❶

"میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنے کانوں سے فرماتے سنا اگر ایسا نہ ہوتو میرے کان بہرے ہو جائیں: معاویہ تم اللہ تعالیٰ کے امینوں میں سے ایک امین ہو، یا اللہ اسے کتاب (لکھنا) سکھا اور ممالک کی حکومت عطا فرما۔"

امارت کی پیشگوئی کے متعلق احادیث پر اگرچہ کلام ہے مگر اس ضمن میں امام بیہقی نے ایک روایت پر فرمایا ہے:

"اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ضَعِيْفٌ اِلَّا اَنَّ لِلْحَدِيْثِ شَوَاهِدَ" ❷

گویا حدیث کا ضعف شواہد سے مجبر ہے۔

بہرحال جنابِ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کے موجب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت نصیب ہوئی جو ان کی خلافت کے برحق ہونے کی بہت بڑی دلیل اور نص ہے اسی تناظر میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اَمَّا خِلَافَةُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رضي الله عنهما فَثَابِتَةٌ صَحِيْحَةٌ بَعْدَ مَوْتِ عَلِيٍّ رضي الله عنه وَبَعْدَ خَلْعِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه نَفْسَهٗ

---

❶ ایضاً ج 32ص : 244 رواه الطبرانی من طریق جبلة عن مسلمة ، وجبلة لم یسمع منه فهو مرسل ورجاله وثقوا وفیهم خلاف : (المجمع ج 9 ص595)

❷ تاریخ دمشق : ج 32 ص269 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْخِلَافَةِ وَتَسْلِيمِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ لِرَأْيٍ رَآهُ الْحَسَنُ رضی اللہ عنہ وَ مَصْلِحَةٍ عَامَّةٍ تَحَقَّقَتْ لَهُ وَهِيَ حَقْنُ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَ تَحَقَّقَ قَوْلُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْحَسَنِ إِبْنِي هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ فَوَجَبَتْ إِمَامَتُهُ بِعَقْدِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ لَهُ فَسُمِّيَ عَامُهُ عَامَ الْجَمَاعَةِ لِارْتِفَاعِ الْخِلَافِ بَيْنَ الْجَمِيعِ وَاتِّبَاعِ الْكُلِّ لِمُعَاوِيَةَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مُنَازِعٌ ثَالِثٌ فِي الْخِلَافَةِ." [1]

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے علیحدگی کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت کی سپرداری کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق، صحیح اور ثابت ہے کیوں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مفاد عامہ میں مسلمانوں کی باہمی خونریزی کے بچاؤ میں جو راستہ اختیار کیا وہ نہ صرف اس صلح کی بنیاد بنا بلکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیش گوئی بھی سچ ثابت ہوئی کہ میرا یہ سردار بیٹا دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کا سبب بنے گا، چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس معاہدہ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت ہوگئی اور اسی وجہ سے اس سال کو۔ عام الجماعہ۔ اتفاق واتحاد کا سال کہا گیا ہے کیوں کہ اس سال امت کا باہمی اختلاف ختم ہوا اور تمام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت و اطاعت کو تسلیم کر لیا حتی کہ کوئی تیسرا آدمی اس اتحاد و صلح اور خلافت کا مخالف نہ تھا۔"

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ دعاؤں کے

[1] غنية الطالبين: ج 1، ص 161-162، دار الكتب العلميه بيروت.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق علامہ ابن حجر مکی نے جو لکھا ہے وہ آپ پڑھ چکے ہیں اور یقیناً یہ دعا بھی اُنہی دعاؤں میں سے ہے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول ہوئیں۔

فائدہ:...... اس لحہ یہ اشارہ کرنا بھی کسی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جس طرح تورات وانجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفات و خصائل کا ذکر ہے اسی ضمن میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی موجود ہے چنانچہ مشہور تابعی کعب احبار رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کیا بیان ہوئی ہے تو فرمایا:

"نَجِدُهٗ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یُوْلَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ اِلٰى طَابَةَ وَيَكُوْنُ مُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَاحِشٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ" ❶

"ہم ان کا تعارف تورات میں یوں لکھا پاتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوں گے طابہ (مدینہ) کی طرف ہجرت کریں گے شام پر ان کی حکومت ہوگی آپ فحش گو یا بازاروں میں شور وغل کرنے والے نہیں اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف کریں گے اور بخشیں گے۔"

گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکِ شام پر حکومت کی عملی تعبیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ملکِ شام پر امارت وخلافت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ دعا کا مظہر اور پیش گوئی کا مصداق ہے۔

عود الی المقصود

بہرحال ہم ذکر کر رہے تھے کہ کوئی بھی دوسرا اعزاز، شرفِ صحبت کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور یہ شرف نہ صرف اپنے حاملین کی فضیلت ومنقبت کا ضامن ہے بلکہ ان کے

❶ تاریخ دمشق: ج 1 ص185، طبع دارالفکر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدس وحرمت کا بھی متقاضی ہے کیونکہ جب

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ (البقرۃ: 143)

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہو۔''

ہے تو گواہ پر نقد و جرح اور طعن نہ صرف مقدمہ میں اختیار کیے گئے موقف میں طعن و وہن ہے بلکہ مدعی پر بھی نقد ہے گویا حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن ہے، اسی لیے امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

''اِنَّمَا هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ اَرَادُوْا الْقَدْحَ فِي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يُمْكِنْهُمْ ذَالِكَ ، فَقَدَحُوْا فِي اَصْحَابِهِ حَتّٰى يُقَالَ رَجُلُ سُوْءٍ ، وَلَوْ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا لَكَانَ أَصْحَابُهُ صَالِحِيْنَ .''❶

''یعنی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن اور نقد و جرح کرنے والے لوگوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نقد و جرح کی کوشش کی مگر اس میں ناکام رہے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر نقد و جرح کی تا کہ اس آدمی کو بھی برا کہا جائے کہ اگر وہ نیک اور اچھا ہوتا تو اس کے ساتھی بھی نیک اور اچھے ہوتے۔''

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عباسی خلیفہ مہدی نے حضرت عبداللہ بن مصعب ابو بکر الزبیری الاسدی سے پوچھا:

''يَا اَبَابَكْرٍ مَا تَقُوْلُ فِيْمَنْ يُنَقِّصُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: قُلْتُ ، زَنَادِقَةٌ ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ أَحَدًا قَالَ هٰذَا قَبْلَكَ ، قَالَ: قُلْتُ ، هُمْ قَوْمٌ اَرَادُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَقْصٍ ، فَلَمْ

❶ الصارم المسلول: ص580 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَجِدُوْا أَحَدًا مِنَ الْأُمَّةِ يُتَابِعُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ، فَتَنَقَّصُوْا هٰؤُلَاءِ عِنْدَ أَبْنَاءِ هٰؤُلَاءِ ، وَهٰؤُلَاءِ عِنْدَ اَبْنَاءِ هٰؤُلَاءِ ، فَكَاَنَّهُمْ قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْحَبُهُ صَحَابَةُ السُّوْءِ ، وَمَا اَقْبَحَ بِالرَّجُلِ اَنْ يَصْحَبَهُ صَحَابَةُ السُّوْءِ ، فَقَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا كَمَا قُلْتَ . "❶

"ابو بکر آپ کا ایسے شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تنقیص کرتا ہے۔ میں (ابو بکر) نے جواب دیا وہ زندیق ہے مہدی نے کہا آپ سے پہلے میں نے کسی کو ایسا کہتے نہیں سنا، میں نے کہا: ایسا کرنے والے لوگوں کا ارادہ نبی اکرم ﷺ کی تنقیص ہوتا ہے مگر انہیں پوری امت میں اس بات میں کوئی اپنا ہمنوا نہیں ملا تو انہوں نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک دوسرے کے ہاں تنقیص شروع کر دی گویا وہ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی، برے ساتھی ہیں چنانچہ کسی شخص کی قباحت و مذمت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے ساتھی برے ہوں، مہدی نے کہا: میرا بھی یہی خیال ہے۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَلَا يَطْعَنُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما اِلَّا اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: اِمَّا رَجُلٌ مُنَافِقٌ زِنْدِيْقٌ مُلْحِدٌ عَدُوٌّ لِلْاِسْلَامِ يَتَوَصَّلُ بِالطَّعْنِ فِيْهِمَا اِلَى الطَّعْنِ فِى الرَّسُوْلِ وَدِيْنِ الْاِسْلَامِ . "❷

"حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر طعن دو قسم کے آدمی ہی کرتے ہیں۔ اول جو شخص

❶ تاریخ دمشق: ج 24 ص 437 تاریخ بغداد: ج 10 ص 175۔

❷ منهاج السنة: ج 6 ص 115۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافق وزندیق اور ملحد، اسلام دشمن ہو وہ اس طعن کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ اور دین اسلام کو ملعون کرنا چاہتا ہے۔''

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَمِنَ الْحُجَّةِ---- ذِكْرُ مَحَاسِنِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلِّهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَالْكَفُّ عَنْ ذِكْرِ مَسَاوِيْهِمْ وَالْخِلَافِ الَّذِیْ شَجَرَ بَيْنَهُمْ فَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ رَافِضِیٌّ خَبِيْثٌ، مُخْلِفٌ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، بَلْ حُبُّهُمْ سُنَّةٌ وَالدُّعَاءُ لَهُمْ قُرْبَةٌ وَالْاِقْتِدَاءُ بِهِمْ وَسِيْلَةٌ وَالْاَخْذُ بِآثَارِهِمْ فَضِيْلَةٌ ----- ثُمَّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ خَيْرُ النَّاسِ وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَذْكُرَ شَيْئًا مِنْ مَسَاوِئِهِمْ وَلَا يَطْعَنَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ بِعَيْبٍ وَلَا بِنَقْصٍ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَى السُّلْطَانِ تَأْدِيْبُهُ وَعُقُوْبَتُهُ، لَيْسَ لَهُ اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ بَلْ يُعَاقِبُهُ ثُمَّ يَسْتَتِيْبُهُ فَاِنْ تَابَ قُبِلَ مِنْهُ، وَاِنْ لَمْ يَتُبْ اَعَادَ عَلَيْهِ الْعُقُوْبَةَ وَخَلَّدَهُ فِی الْحَبْسِ حَتّٰى يَتُوْبَ وَيُرَاجِعَ.'' ❶

''سب حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی خوبیاں بیان کرنا اور ان کی خامیوں اور ان کے باہمی اختلافات پر خاموشی سنت سے ہے چنانچہ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتا ہے یا کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ پر نقد کرتا ہے وہ بدعتی اور بدترین رافضی نیز برباد ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے کسی فرض یا نفل کو قبول نہیں کرے گا۔ البتہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت سنت ہے ان کے لیے

❶ طبقات الحنابلة لابی یعلی: ج 1 ص 30 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دعا کرنا باعث قربت ہے۔ ان کے نقش قدم پر چلنا وسیلہ ہے جبکہ ان کے آثار پر عمل فضیلت ہے.......... پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم خلفاء اربعہ کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں کسی کے لیے جائز نہیں کہ ان کی کوئی برائی بیان کرے یا ان کی تنقیص اور عیب جوئی کرے، جو بھی ایسا کرے حکمران پر ضروری ہے اس کے خلاف تادیبی کاروائی کرے اور اسے سزا دے اور اسے معاف کرنے کی بجائے سزا دے پھر توبہ کروائے اگر توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ اسے پھر سزا دے اور تب تک قید میں رکھے جب تک وہ توبہ کر کے رجوع نہ کر لے۔"

دوسری طرف یہ بھی دیکھیے کہ جس طرح حضرت جبرائیل امین علیہ السلام وحی باری تعالیٰ لانے والے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ ہیں تو جب یہود نے ان پر اعتراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرة: 98)

"فرما دیجیے جو اللہ، فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل و میکائیل (علیہما السلام) کا دشمن ہے پس اللہ کافروں کا دشمن ہے۔"

اب جبرئیل و میکایل علیہما السلام کے دشمن کو اللہ تعالیٰ کی دشمنی سے تعبیر کیا گیا ہے تو اس کا پس منظر بھی یہی ہے کہ ان کی اہمیت و حیثیت کو متاثر کرنا اسلام اور وحی کو متاثر کرنا اور ان پر نقد و جرح اللہ تعالیٰ پر نقد و جرح کے مترادف ہے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان یہی حیثیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہے کہ اور

"بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً." [1]

[1] بخاري: 3461.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مجھ سے پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی ہو۔"

"وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ" ❶

"جو حاضر ہے وہ غیر حاضر تک پہنچا دے۔"

کا مخاطب پہلا طبقہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

تو پھر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ پر نقد و جرح حدیث اور وحی پر نقد وطعن ہی نہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نقد و جرح ہے یہی وجہ ہے کہ امت کا اجماع ہے۔ اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ ۔ صحابہ سبھی عادل ہیں، چنانچہ ان پر نقد و جرح ان کی عدالت کو چیلنج ہے اسی لیے اگر ایک طرف علامہ محب اللہ رحمہ اللہ نے کہا ہے:

"أَكْثَرُ أَهْلِ الْقِبْلَةِ، وَهُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَالُوْا: اَلْأَصْلُ فِي الصَّحَابَةِ الْعَدَالَةُ، فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى التَّزْكِيَةِ" ❷

"اکثر اہل قبلہ یعنی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں اصل عدالت ہے لہٰذا وہ کسی قسم کے تزکیہ کے محتاج نہیں۔"

دوسری طرف امام احمد رحمہ اللہ نے ابوالحسن المیمونی سے کہا:

"يَا أَبَا الْحَسَنِ إِذَا رَأَيْتَ اَحَدًا يَذْكُرُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِسُوْءٍ فَاتَّهِمْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ" ❸

"اے ابوالحسن، اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا برے الفاظ میں ذکر کرتا ہے تو اسے اسلام کے بارہ میں متہم کرو۔"

گویا ایسا شخص اپنے اسلام میں مشکوک ہے اور اس کا سبب کیا ہے ہم پہلے اشارہ

---

❶ بخاری: 67، مسلم: 1218.

❷ مسلم الثبوت مع فواتح الرحموت: ج 2 ص 15.

❸ حکم سب الصحابة: ص32.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر چکے ہیں کہ ایسا کرنے والے دراصل اسلام، پیغمبر اسلام ﷺ اور قرآن و حدیث پر نقد و جرح اور طعن کرتے ہیں چنانچہ جلیل القدر محدث حضرت امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاعْلَمْ أَنَّهُ زِنْدِيْقٌ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّسُوْلَ ﷺ عِنْدَنَا حَقٌّ، وَالْقُرْآنَ حَقٌّ، وَإِنَّمَا رَوٰى إِلَيْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَجْرَحُوْا شُهُوْدَنَا لِيُبْطِلُوْا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْجَرْحُ بِهِمْ أَوْلٰى وَهُمْ زَنَادِقَةٌ." ❶

"جب آپ کسی آدمی کو دیکھیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی تنقیص کر رہا ہے تو یقین کر لیجئے کہ وہ زندیق ہے اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک حق ہیں اور قران بھی حق ہے اور قرآن و سنت ہم تک ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہی پہنچائے ہیں تو (صحابہ رضی اللہ عنہم) کی تنقیص کرنے والے چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے ان گواہوں پر جرح وطعن کریں کہ کتاب وسنت باطل قرار پا جائیں حالانکہ یہ خود اس جرح اور نقد و طعن کے زیادہ مستحق ہیں جبکہ یہ زندیق ہیں۔"

ایک اور پہلو

ہم یہ بات پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ ایمان و اعمال کے اعتبار سے جن بھی صفات جمیلہ اور خصائل حمیدہ کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے ان کا اولیں حقدار اور مصداق و مظہر یہی طبقہ یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں نفسِ ایمان کے مخاطب بھی وہی ہیں کہ ان ہی کے

❶ تاریخ دمشق: ج 21 ص93، الکفایہ للبغدادی: ص 49.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق فرمایا:

﴿وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴾

(الحجرات : 7)

''البتہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لیے پسندیدہ بنایا اور اس سے تمہارے دلوں کو مزین کر دیا جبکہ کفر وفسق اور نافرمانی کو تمہارے لیے ناپسندیدہ بنایا اور یہی راست باز ہیں۔''

بلکہ ان کے ایمان کو معیار رشد و ہدایت بنایا کہ

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ﴾ (البقرۃ : 137)

''اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔''

اب ان کو ایمان سے متصف بتانے بلکہ ان کے ایمان کو معیار ایمان قرار دیے جانے کے ساتھ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ جہاں فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۞﴾ (الاحزاب : 57)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

وہاں ساتھ ہی فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۞ ع﴾ (الاحزاب : 58)

''اور جو لوگ مومن حضرات اور خواتین کو بغیر کسی جرم کے ایذا دیتے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنہوں نے بہتان تراشا اور واضح گناہ اُٹھایا۔"

خیال رہے یہ آیات واقعہ افک کے تناظر میں نازل ہوئی ہیں کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت و وقار سے کھیلنا ان کی تنقیص اور ان پر نقد و طعن ہے اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کے تحت لکھا ہے:

"وَمِنْ اَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُ فِي هٰذَا الْوَعِيدِ: اَلْكَفَرَةُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، ثُمَّ الرَّافِضَةُ الَّذِيْنَ يُنَقِّصُوْنَ الصَّحَابَةَ وَيَعِيْبُوْنَهُمْ بِمَا قَدْ بَرَّأَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، وَيَصِفُوْنَهُمْ بِنَقِيْضِ مَا اَخْبَرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّهٗ قَدْ رَضِيَ عَنِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَمَدَحَهُمْ وَهٰؤُلَاءِ الْجَهَلَةُ الْاَغْبِيَاءُ يَسُبُّوْنَهُمْ وَيُنَقِّصُوْنَهُمْ وَيَذْكُرُوْنَ عَنْهُمْ مَالَمْ يَكُنْ وَلَا فَعَلُوْهُ اَبَدًا، فَهُمْ فِي الْحَقِيْقَةِ مُنَكَّسُوا الْقُلُوْبِ، يَذُمُّوْنَ الْمَمْدُوْحِيْنَ وَيَمْدَحُوْنَ الْمَذْمُوْمِيْنَ." ❶

"اس وعید کا مصداق اور سب سے زیادہ حقدار اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کرنے والے کافر ہیں ان کے بعد رافضی ہیں جو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی تنقیص کرتے ہیں اور ان پر ایسے امور کا عیب لگاتے ہیں جن سے ان کو اللہ تعالیٰ نے بری قرار دیا ہے اور ان کے ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خبر اور بتائے ہوئے کے برعکس ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ مہاجرین و انصار سے راضی ہیں اور ان کی تعریف و توصیف کی ہے لیکن یہ جاہل اور نالائق لوگ ان کو سب و شتم کرتے ہیں اور ان کی تنقیص کرتے ہیں اور ایسے معاملات کو ان کے متعلق ذکر کرتے ہیں جن کا

❶ تفسیر ابن کثیر: ج 6 ص 480 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنہوں نے کبھی بھی ارتکاب نہیں کیا، دراصل ایسے لوگوں کے دل اُلٹ ہیں کہ جن کی تعریف کی گئی ہے وہ ان کی مذمت کرتے ہیں اور جن کی مذمت کی گئی ہے ان کی تعریف کرتے ہیں۔"

علامہ سیوطی نے دینوری کے حوالہ سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ الخرفی سے لکھا ہے:

"کَانَ بَدْءُ الرَّافِضَةِ أَنْ قَوْمًا مِنَ الزَّنَادِقَةِ اجْتَمَعُوْا، فَقَالُوْا: نَشْتِمْ نَبِيَّهُمْ۔ فَقَالَ كَبِيْرُهُمْ: إِذًا نُقْتَلُوْ، فَقَالُوْا: نَشْتِمُ أَحِبَّاءَهُ، فَإِنَّهُ يُقَالُ: إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تُوْذِيَ جَارَكَ فَاضْرِبْ كَلْبَهُ۔ ثُمَّ تَعْتَزِلُ فَتُكْفِرُهُمْ قَالُوْا: اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا عَلِيٌّ ثُمَّ قَالُوْا: كَانَ عَلِيٌّ هُوَ النَّبِيَّ، فَأَخْطَأَ جِبْرِيْلُ." ❶

"رافضہ کی ابتدا یہ ہے کہ کہ زندیق اور ملحد لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا کہ ہم مسلمانوں کے پیغمبر کو سب وشتم کرتے ہیں تو ان کے سردار نے کہا: پھر تو تمہیں قتل کر دیا جائے گا، تو اُنہوں نے کہا ہم اُس کے ساتھیوں کو سب و شتم کرتے ہیں کیونکہ کہا جاتا ہے: اگر تم اپنے پڑوسی کو تکلیف دینا چاہتے ہو تو پھر اُس کے کتے کو مارو۔ چنانچہ اُنہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم جہنمی ہیں اور یہ کہ اصل پیغمبر تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے (وحی پہنچانے میں) غلطی کی۔"

بہرحال جس ایذاء کا ان آیات میں ذکر ہے خود آنحضرت ﷺ نے اس ایذا کے متعلق فرمایا ہے:

((وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ أَوْشَكَ اَنْ يَأْخُذَهُ)) ❷

---

❶ مفتاح الجنة ص 127. ❷ ترمذی: 3879، احمد: 20578.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جس نے ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو اندیشہ ہے کہ وہ اسے پکڑ لے گا۔''

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس ایذاء رسانی اور تکلیف دہی کا ادنیٰ مظہر ہے کہ ان سے متعلق کوئی ناگوار بات کہی جائے جبکہ اس کا سب سے سنگین درجہ ان نفوس قدسیہ پر بہتان طرازی ہے۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جب عرض کیا کہ یہ قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو بڑی خندہ پیشانی سے ملتے ہیں، مگر ہمیں ملتے ہیں تو ویسا انداز نہیں ہوتا تو اس کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایذا رسانی سے تعبیر کیا اور فرمایا:

((يَـا أَيُّهَـا النَّاسُ ، مَنْ آذٰى عَمِّيْ فَقَدْ آذَنِيْ إِنَّمَا عُمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ)) ❶

''لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی، بے شک آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔''

اسی طرح جب حضرت عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا:

"يَا عَمْرُو ، وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَيْتَنِيْ"

''عمرو، بخدا تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔''

اُنہوں نے معذرت کرتے ہوئے ایسی ایذا رسانی سے اللہ کی پناہ چاہی تو فرمایا:

"بَلٰى ، مَنْ آذٰى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِيْ" ❷

''نہیں، جس نے علی رضی اللہ عنہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔''

دوسری جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ افک پر فرمایا تھا:

❶ ترمذی: 3777 ، نسائی: 7906 . ❷ احمد: 15760 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِي" ❶

"کون ہے جو اس شخص کا بندوبست کرے کہ اس کی ایذا اب تو میرے اہل خانہ تک پہنچ چکی ہے۔"

چنانچہ ان دونوں درجات کے درمیان بھی ایذا رسانی کی بڑی صورتیں ہیں جن میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق مروت اور وقار سے گری ہوئی صفات یا نا مناسب الفاظ کا استعمال بھی ہے اور اس کو سب وشتم سے تعبیر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

((لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ)) ❷

"میرے صحابی کو سب وشتم نہ کرو۔"

دوسری جگہ فرمایا:

((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)) ❸

"جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہا اور سب وشتم کیا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سبھی لوگوں کی لعنت۔"

الغرض یہ سب کچھ شرف صحبت کی اہمیت وحیثیت کے پیش نظر ہے کہ اس شرف سے نہ صرف حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم تمام صفات حمیدہ اور خصائل مجیدہ کا مرکز ومصداق بن جاتے ہیں بلکہ تمام قسم کے عیوب ونقائص اور عادات مذمومہ، اخلاقِ رذیلہ سے مبرا منزہ بھی ہو جاتے ہیں، اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگرچہ معصوم نہیں مگر محفوظ ضرور ہیں اور عدم عصمت کا معنی یہ بھی ہرگز نہیں کہ ان کی بشری لغزشوں

❶ بخاری: 2661، مسلم: 2770۔ ❷ بخاری: 3491، مسلم: 4714۔

❸ طبرانی فی الکبیر: 12740، سلسلہ صحیحہ ج 5 ص 446، رقم: 2340۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اجتہادی خطاؤں کو ان کی تنقیص یا ان پر نقد و طعن کا سبب بنایا جائے کہ وہ نہ صرف اپنے ایمان میں

﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ﴾ (الانفال : 4)

''یہی لوگ پکے، سچے مومن ہیں۔''

کا مصداق و مظہر ہیں۔

بلکہ اعمال میں بھی

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (التوبة : 100)

''پہلے پہل سبقت لے جانے والے مہاجر اور انصار اور جنہوں نے ان کی احسان سے پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور ان کے لیے (اس نے) تیار کیے ہیں ایسے باغات جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔''

کا مصداق و مظہر ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں:

''أَخْبَرَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنِ السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ، فَيَاوَيْلَ مَنْ أَبْغَضَهُمْ أَوْ سَبَّهُمْ، أَوْ أَبْغَضَ أَوْسَبَّ بَعْضَهُمْ، وَلَا سِيَمَا سَيِّدَ الصَّحَابَةِ بَعْدَ الرَّسُوْلِ ﷺ وَخَيْرَهُمْ وَأَفْضَلَهُمْ أَعْنِي الصِّدِّيْقَ الْأَكْبَرَ وَالْخَلِيْفَةَ الْأَعْظَمَ أَبَابَكْرِ بْنَ أَبِي قُحَافَةَ رضی اللہ عنہ فَإِنَّ الطَّائِفَةَ الْمَخْذُوْلَةَ مِنَ الرَّافِضَةِ يُعَادُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَفْضَلَ الصَّحَابَةِ وَيُبْغِضُوْنَهُمْ وَيَسُبُّوْنَهُمْ عِيَاذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عُقُوْلَهُمْ مَعْكُوْسَةٌ وَقُلُوْبَهُمْ مَنْكُوْسَةٌ، فَاَيْنَ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاِيْمَانِ بِالْقُرْآنِ اِذْ يَسُبُّوْنَ مَنْ رضی اللہ عنہم؟ وَاَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ فَاِنَّهُمْ يَتَرَضَّوْنَ عَمَّنْ رضی اللہ عنہم، وَيَسُبُّوْنَ مَنْ سَبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، وَيُوَالُوْنَ مَنْ يُوَالِي اللّٰهَ وَيُعَادُوْنَ مَنْ يُعَادِي اللّٰهَ، وَهُمْ مُتَّبِعُوْنَ لَا مُبْتَدِعُوْنَ، وَيَقْتَدُوْنَ وَلَا يَبْتَدِئُوْنَ، لِهٰذَا هُمْ حِزْبُ اللّٰهِ الْمُفْلِحُوْنَ وَعِبَادُهُ الْمُؤْمِنُوْنَ" ❶

''اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ سبقت لے جانے والے مہاجرین و انصار سے راضی ہے اور ان سے بھی جنہوں نے احسان سے ان کی پیروی کی، ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو ان سے بغض وعداوت رکھتے ہیں یا ان کو برا بھلا کہتے ہیں یا ان میں سے بعض سے بغض رکھتے اور ان کو برا کہتے ہیں خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے سرداران سب سے افضل اور خلیفہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کرتے ہیں رافضہ کا ذلیل وکمینہ گروہ سب صحابہ سے افضل سے بلکہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتا ہے اور ان کو سب وشتم کرتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ ان کا ایسا عمل دلیل ہے کہ ان کی عقل الٹ ہے اور دل ٹیڑھے ہیں اگر یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کرتے ہیں تو قرآن کریم پر ان کا ایمان کہاں ہے؟ جبکہ اہلسنّت جن پر اللہ راضی ہے ان سے رضا کا اظہار کرتے ہیں اور جسے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم برا کہیں اسے برا کہتے ہیں اللہ سے دوستی رکھنے والوں

❶ تفسیر ابن کثیر: ج 2 ص 384۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دوستی رکھتے ہیں اور اللہ سے دشمنی رکھنے والوں سے دشمنی رکھتے ہیں وہ اتباع (سنت) کرتے ہیں بدعت نہیں کرتے ، وہ اقتداء کرتے ہیں ابتداء نہیں۔ اسی لیے وہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں اور اس کے مومن بندے ہیں۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴾ (التوبة : 117)

''تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ قبول کی اور مہاجرین وانصار کی جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں اس کی پیروی کی اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھٹ رہے تھے پھر ان پر توبہ قبول کی بے شک وہ ان کے ساتھ شفقت کرنے والا مہربان ہے۔''

حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ انداز جلب منفعت اور دفع مضرت صرف اس پس منظر میں ہے کہ:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴾

(الحج : 38)

''بے شک اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا دفاع کرتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کسی بھی خیانت کرنے والے ناشکرے کو پسند نہیں کرتے۔''

اور واضح ہے کہ اہل ایمان کا پہلا اور سب سے اعلیٰ طبقہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو نہ صرف ایمان کے علمی مبلغ و داعی بلکہ عملی نمونہ ہیں کہ اب قیامت تک دین اسلام کی علمی و عملی تصویر صرف اسی آئینہ میں دیکھی اور سمجھی جاسکتی ہے اور اسی اہمیت و حیثیت کی بنا پر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے یہ اعزازات اور ان اعزازات کے یہ تحفظات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب وشتم کیا ہے؟

اس موقعہ پر یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ سب وشتم کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا مفہوم ہے؟ بنیادی طور پر یہ عربی لفظ ہے جو اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ عربی لغت میں سب وشتم مترادف بھی استعمال ہوتے ہیں۔ فحش گوئی، لعن وطعن اور ہجو پر بھی سب وشتم کا اطلاق ہوتا ہے اور ان تمام الفاظ کا لغوی مفہوم کسی کی تنقیص وتحقیر کرنا، اس کی عیب جوئی اور نقد وجرح کرنا ہوتا ہے۔ جب کہ اصطلاحی طور پر اس کی کوئی خاص تعریف نہیں اس لیے اسے ہر علاقہ یا قوم کے عرف کے تناظر میں دیکھا جائے گا کہ عین ممکن ہے ایک لفظ کسی علاقہ یا قوم اور زبان میں بطور مدح ہو تو دوسری جگہ یا کسی کے ہاں بطور ذم ہو اسی لیے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَإِذَا لَمْ يَكُنْ لِلسَّبِّ حَدٌّ مَعْرُوْفٌ فِي اللُّغَةِ وَلَا فِي الشَّرْعِ فَالْمَرْجِعُ فِيْهِ إِلَى عُرْفِ النَّاسِ ، فَمَا كَانَ فِي الْعُرْفِ سَبًّا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَهُوَ الَّذِيْ يَجِبُ اَنْ نُنْزِلَ عَلَيْهِ كَلَامَ الصَّحَابَةِ وَالْعُلَمَاءِ وَمَا لَا فَلَا ----- وَإِنَّمَا جِمَاعُ ذٰلِكَ اَنَّ مَا يَعْرِفُ النَّاسُ اَنَّهُ سَبٌّ فَهُوَ سَبٌّ وَقَدْ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْاَحْوَالِ وَالْاِصْطِلَاحَاتِ وَالْعَادَاتِ وَكَيْفِيَّةِ الْكَلَامِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَمَا اشْتَبَهَ فِيْهِ الْاَمْرُ أُلْحِقَ بِنَظِيْرِهٖ وَشِبْهِهٖ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ ." [1]

"یعنی جب لغت اور شریعت میں "سب" (گالی) کی کوئی مخصوص تعریف نہیں تو پھر لوگوں کے عرف کو دیکھنا ہوگا کہ جو عرف میں پیغمبر ﷺ کے حق میں سب وشتم ہے تو اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور علماء کے کلام کو سمجھا جائے گا ورنہ

[1] الصارم المسلول: ج 3 ص 1009-1012۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو نہیں سو نہیں............ اس بحث کا نتیجہ یہ ہوا کہ جسے لوگ سب (گالی) سمجھتے ہوں وہ گالی ہے اور یہ حالات، اصطلاحات اور عادات یا گفتگو کی کیفیت کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے البتہ جہاں معاملہ مشتبہ ہو جائے تو پھر اس جیسے دیگر الفاظ کی روشنی میں تعین ہوگا۔"

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"أَنَّ جَمِيعَ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْعَابَهُ أَوْ أَلْحَقَ بِهٖ نَقْصًا فِيْ نَفْسِهٖ أَوْ نَسَبِهٖ أَوْ دِيْنِهٖ أَوْ خَصْلَةٍ مِنْ خِصَالِهٖ أَوْ عَرَّضَ بِهٖ، أَوْشَبَّهَهُ بِشَيْءٍ عَلٰى طَرِيْقِ السَّبِّ لَهُ اَوِ الْاِزْرَاءِ عَلَيْهِ، أَوِ التَّصْغِيْرِ لِشَأْنِهٖ، أَوِ الْغَضِّ مِنْهُ أَوِ الْعَيْبِ لَهُ، فَهُوَ سَابٌّ لَهُ وَالْحُكْمُ فِيْهِ حُكْمُ السَّابِّ" ❶

"یعنی جو کوئی بھی جناب رسول اکرم ﷺ کو گالی گلوچ کرے یا عیب جوئی کرے اور آپ ﷺ کی ذات پاک، نسب شریف، دین یا آپ ﷺ کی کسی صفت میں نقص نکالے یا آپ ﷺ کو تعریض کرے اور آپ کو کسی چیز سے گالی کے طور پر تشبیہ دے یا آپ ﷺ کے خلاف انگیخت دے یا آپ ﷺ کی شان اقدس کو گھٹائے یا ان کو حقیر سمجھے اور عیب لگائے تو ایسا کرنے والا گالی دینے والا ہے اور اس کا حکم گالی دینے والے کا حکم ہوگا۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

"هُوَ الْكَلَامُ الَّذِيْ يُقْصَدُ مِنْهُ الْاِنْتِقَاصُ وَالْاِسْتِخْفَافُ وَهُوَ مَا يُفْهَمُ مِنْهُ السَّبُّ فِيْ عُقُوْلِ النَّاسِ عَلَى اخْتِلَافِ اِعْتِقَادَاتِهِمْ كَاللَّعْنِ وَالتَّقْبِيْحِ وَنَحْوِهٖ" ❷

❶ الشفا: ج 2 ص 188۔ ❷ الصارم المسلول: ج 3 ص 1041۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی گالی گلوچ اور سب وشتم ایسے کلام کو کہتے ہیں جس کا مقصد کسی کی تنقیص اور تحقیر ہو اور ایسے کلام کو لوگوں کے اعتقادات کے اختلافات کی روشنی میں ان کی سمجھ کے مطابق سمجھا جاتا ہے جیسا کہ لعن طعن اور قباحت بیان کرنا وغیرہ ہے۔''

علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں:

"اَلسَّبُّ: شَتْمُ الْاِنْسَان وَالتَّكَلُّمُ فِيْ عِرْضِهٖ بِمَا يَعِيْبُهٗ" ❶

''یعنی سب سے مراد کسی انسان کو گالی دینا ہے اور اس کی عزت وعصمت کے متعلق ایسی بات کہنا جس سے اس پر عیب لگایا جائے۔''

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اَلشَّتْمُ هُوَ الْوَصْفُ بِمَا يَقْتَضِي النَّقْصَ ---- هُوَ الشَّتْمُ، وَهُوَ نِسْبَةُ الْاِنْسَان اِلٰى عَيْبٍ مَا" ❷

''سب وشتم یعنی گالی گلوچ کسی کو ایسی صفت سے متصف کرنا ہے جو تنقیص کو لازم ہو.........اور انسان کو کسی بھی عیب سے منسوب کرنا ہے۔''

علامہ محمد طاہر بن عاشور رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَالسَّبُّ: كَلَامٌ يَدُلُّ عَلٰى تَحْقِيْرِ أَحَدٍ اَوْ نِسْبَتُهٗ اِلٰى نَقِيْصَةٍ اَوْ مَعَرَّةٍ، بِالْبَاطِلِ أَوْ بِالْحَقِّ وَهُوَ مُرَادِفُ الشَّتْمِ" ❸

''سب (گالی) ایسے کلام کو کہتے ہیں جو کسی کی حقارت پر دلالت کرے یا اس کے کسی نقص اور عیب پر دلالت کرے خواہ وہ باطل ہو یا حق اور یہ لفظ

❶ الدیباج شرح صحیح مسلم بن الحجاج: ج 1 ص 85 ۔

❷ فتح الباری: ج 6 ص 291، ج 10 ص 480 ۔

❸ التحریر والتنویر: ج 7 ص 427 ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"دشنام" کا مترادف ہے۔"

بہرحال ان تمام اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ سب وشتم کا اطلاق اس کلام پر ہوتا ہے جس سے مخاطب کی توہین وتحقیر، استہزاء وتمسخر، عیب جوئی اور تنقیص مراد ہو خواہ وہ صراحۃً ہو یا کنایۃً بلکہ قول سے ہو یا فعل سے، بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ اور اس کا تعین عرف کی روشنی میں کیا جائے گا اور مخاطب کی حیثیت کو پیش نظر رکھ کر کیا جائے چنانچہ "لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ" ہو یا۔ شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ ہو مَا سَبَّنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ ہو یا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ ہو یہ تمام اطلاقات ہمیں بتاتے ہیں کہ سب وشتم کے الفاظ بڑے وسیع مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں تاہم ان کا تعین عرف کے اعتبار سے ہوگا ماسوائے ایسے الفاظ یا اطلاقات کے جو اپنے مدعا میں محتاجِ بیان نہ ہوں۔

دلچسپ پہلو

جس طرح ہمارا ایمان ہے کہ کسی بھی امتی کا ایمان حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس قدر محبت وعقیدت اور اتباع واطاعت کا تعلق حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوا اور اس کے عملی مظاہر کا انہوں نے ثبوت دیا اس کا مقابلہ بھی کسی امتی سے ممکن نہیں، حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ویقین کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت اور اتباع واطاعت کے کیسے کیسے عظیم الشان اور محیر المعقول نقوش رسم کیے یہ ایک وسیع الذیل پہلو ہے مگر ہم اس موقع پر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بتانا چاہتے ہیں کہ حلقہ بگوش اسلام ہونے کے بعد اور اپنے ایمان وایقان کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس پہلو میں ایک درخشاں باب رقم کیا ہے۔ سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت اور محبت وعقیدت کو حرزِ جاں سمجھتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدم پر چلنے کو اپنے لیے سعادت سمجھتے تھے چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ:

((لَبِسَ مُعَاوِيَةُ يَوْمًا عِمَامَتَهُ الْحَرْقَانِيَّةَ وَاكْتَحَلَ وَكَانَ مِنْ أَجْمَلِ النَّاسِ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ)) ❶

''ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حرقانیہ پگڑی پہنی اور سرمہ لگایا اور تب آپ سب لوگوں سے زیادہ جمیل و حسین معلوم ہو رہے تھے۔''

علامہ امیر بن احمد قسروی نے لکھا ہے:

''وَهٰذَا مِنْ كَمَالِ مُتَابَعَتِهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ يَلْبَسُهَا كَمَا هُوَ ثَابِتٌ فِي فَتْحِ مَكَّةَ فَإِنَّ عَلَيْهِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ'' ❷

''اس واقعہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی کمال متابعت ثابت ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ ایسی پگڑی پہنا کرتے تھے جیسا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر ایسا کرنا ثابت ہے کہ آپ ﷺ اس دن سیاہ پگڑی پہنے ہوئے تھے۔''

چنانچہ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِمَامَةً خَرْقَانِيَّةً'' ❸

''میں نے نبی اکرم ﷺ پر خرقانی پگڑی دیکھی۔''

بلاشبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیگر بہت سے حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نسبت بہت کم وقت نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں رہنے کو ملا مگر اس عرصہ میں بھی آپ کو نبی

---

❶ تاریخ طبری: ج 3 ص 265 ۔

❷ منزلة معاوية بن ابی سفيان عند اهل السنة ... لأمير احمد قروی: ج 1 ص 114 ۔

❸ نسائی: رقم: 5343 صحیح ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ سے خصوصی قرب و تعلق نصیب ہوا، کم صحبت میں زیادہ قربت الگ اعزاز ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے کسی معاملہ میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے مشورہ لیا تو انہوں نے فرمایا: "اللّٰه و رسوله اعلم" تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اُدْعُوْا مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: اَحْضِرُوْهُ اَمْرَكُمْ وَاَشْهِدُوْهُ اَمْرَكُمْ فَاِنَّهٗ قَوِیٌّ اَمِيْنٌ" ❶

"معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ، پھر فرمایا: اسے اپنے معاملہ میں ساتھ رکھو اور مشورہ میں شامل کرو وہ طاقت ور اور امانت دار ہے۔"

اسی طرح ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ لاٹھی تھامے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جا رہے تھے۔ حضرت معاویہ بھی ساتھ تھے تو شام کا ذکر ہوا تو کسی آدمی نے عرض کیا: ہم شام کی امید کیسے رکھیں وہاں تو رومی ہیں؟ تو فرمایا:

"فَضَرَبَ بِهَا كَتِفَ مُعَاوِيَةَ وَقَالَ: يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا" ❷

"آپ ﷺ نے چھڑی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر مارتے ہوئے فرمایا: رومیوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ اس (معاویہ) کے ذریعہ تمہیں کافی ہوں گے۔"

بہرحال سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اتباع سنت کے جذبہ صادقہ سے سرشار تھے ایک مرتبہ حکم بن عمرو نے زیاد کو خط لکھا وہ خط زیاد نے دارالخلافہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب خط ملا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو

"فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُرٰى اَنْ تُصَلِّبَهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اُرٰى اَنْ تَقْطَعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُرٰى اَنْ تُغْرِمَهُ الْمَالَ الَّذِیْ أُعْطِیَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: بِئْسَ الْوُزَرَاءُ اَنْتُمْ، وُزَرَاءُ فِرْعَوْنَ

❶ سیر: ج 3 ص 127۔ ❷ ایضاً، وقال: هذا مرسل قوي۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَـانُوْا خَيْرًا مِنكُمْ ، أَتَأمُرُوْنِي أَنْ أَعْمِدَ إِلٰى رَجُلٍ آثَرَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كِتَابِيْ وَسُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُنَّتِيْ ، فَأُقْطَعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بَلْ أَحْسَنَ وَأَجْمَلَ وَأَصَابَ "❶

"بعض نے کہا اسے پھانسی چڑھا دیا جائے بعض نے کہا میرے خیال میں اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں بعض نے کہا اسے دیا گیا مال جرمانے میں واپس لے لیا جائے مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت برے وزراء ہو تم سے تو فرعون کے وزراء بہتر تھے کیا تم مجھے یہ حکم دیتے ہو کہ میں ایک ایسے شخص کے خلاف اقدام کرتے ہوئے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں جس نے میرے خط پر اللہ کی کتاب کو ترجیح دی اور میرے کام پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ترجیح دی ہرگز ایسا نہیں اس نے بہت اچھا اور عمدہ کیا اور درست کہا۔"

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے جذبہ اتباع سنت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایئے کہ سلیم بن عامر بتاتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کے ساتھ سرزمین روم کی طرف بڑھ رہے تھے تاکہ ان کی مدت معاہدہ ختم ہونے سے پہلے ہی سرحدوں تک پہنچ کر مورچہ بند ہو جائیں اور معاہدہ ختم ہوتے ہی دشمن پر لشکر کشی کر دی جائے اسی دوران کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ سرپٹ گھوڑا دوڑائے خاک اڑائے اور یہ آواز لگاتے آرہے ہیں:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرًا ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَمَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَقْدَهٗ وَلَا يَشُدُّهَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص311 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَرَجَعَ فَإِذَا بِالشَّيْخِ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ" ❶

"اللہ اکبر، اللہ اکبر عہد کو پورا کرنا ہے توڑنا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کسی معاہد قوم کے خلاف جھنڈا لہرانا (لشکر کشی) کرنا تب تک جائز نہیں جب تک مدت (معاہدہ) ختم نہ ہو جائے یا وہ خود عہد نہ توڑ دیں جب یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو فوراً لشکر کو واپسی کا حکم دیا اور یہ آنے والے بزرگ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔"

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو قرب حضوری نصیب ہوا اس کے ساتھ یہ منقبت بھی ملی کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پر بال کٹوانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ خدمت انجام دی اور اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو بطور تبرک اپنے پاس سنبھال رکھا اور

"لَمَّا احْتَضَرَ مُعَاوِيَةُ قَالَ إِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الصَّفَا وَإِنِّي دَعَوْتُ بِمِشْقَصٍ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِهٖ وَهُوَ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَخُذُوْا ذٰلِكَ الشَّعْرَ فَاحْشُوْا بِهٖ فَمِي وَمَنْخَرِيْ" ❷

"جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بتایا کہ صفا پر میں نے قینچی وغیرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک اتارے اور وہ فلاں فلاں جگہ محفوظ ہیں جب میں مرجاؤں تو ان بالوں کو میرے منہ اور ناک میں رکھ دینا۔"

---

❶ مسند احمد: ج 4 ص 111 ، رقم: 17056 ، ترمذی رقم: 1580 .

❷ تاریخ دمشق ج: 32 ص:350 ، السیر: ج 3 ص 158 واصلہ فی الصحیحین .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ نے اپنی مرض الموت میں فرمایا:

"كُنْتُ أَوَضِّىءُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ: اَلَا اَكْسُوْكَ قَمِيْصًا؟ قُلْتُ: بَلٰى بِاَبِيْ أَنْتَ وَاُمِّيْ، فَنَزَعَ قَمِيْصًا كَانَ عَلَيْهِ فَكَسَانِيْهِ فَلَبِسْتُهُ لَبْسَةً ثُمَّ رَفَعْتُهُ وَقَلَّمَ اَظْفَارَهُ فَاَخَذْتُ الْقَلَامَةَ فَجَعَلْتُهَا فِيْ قَارُوْرَةٍ، فَاِذَا مُتُّ فَاجْعَلُوْا قَمِيْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَلِيْ جِلْدِيْ وَقَطِّعُوْا تِلْكَ الْقَلَامَةَ وَاسْحَقُوْهَا وَاجْعَلُوْهَا فِيْ عَيْنَيَّ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَرْحَمَنِيْ بِبَرَكَتِهَا" ❶

"میں آنحضرت ﷺ کو وضوء بنوا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں قمیص نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، تو آپ ﷺ نے اپنی پہنی ہوئی قمیص مبارک اتاری اور مجھے پہنا دی میں نے تھوڑی دیر پہن کر پھر اُتار دی، پھر آنحضرت ﷺ نے ناخن تراشے اور ناخنوں کا یہ تراشہ میں نے ایک شیشی میں محفوظ کر لیا، چنانچہ جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ قمیص مبارک میرا کفن بنا دینا کہ یہ مبارک قمیص میرے جسم کو چھوئے اور ناخنوں کے تراشہ کو پیس کر میری آنکھوں میں (بطور سرمہ) ڈال دینا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مجھ پر رحمت فرما دیں۔"

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ سے کس قدر محبت و عقیدت تھی اور آپ آنحضرت ﷺ سے کیسے مقدس جذبات رکھتے تھے اور یقیناً ان کا یہ انداز محبت و عقیدت پوری امت مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ بلکہ منزلِ

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 349۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقصود ہے۔

اخلاق و عادات

قسامِ ازل نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خَلقی و خُلقی طور پر بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا اور جس طرح ظاہری طور پر حسن و جمال دیا تھا اسی طرح باطنی طور پر حسن و کمال عطا فرمایا تھا۔ ابن ابی الدنیا وغیرہ نے لکھا ہے:

"اِنَّ مُعَاوِيَةَ كَانَ طَوِيْلًا اَبْيَضَ، جَمِيْلًا اِذَا ضَحِكَ اِنْقَلَبَتْ شَفَتُهُ الْعُلْيَا وَكَانَ يَخْضَبُ" ❶

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لمبے، سفید، خوبصورت تھے جب ہنستے تو اوپر والا ہونٹ الٹا ہو جاتا اور خضاب لگاتے تھے۔"

حضرت ابو عبدالوہاب بتاتے ہیں کہ:

"رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ يَخْضَبُ بِالصُّفْرَةِ كَاَنَّ لِحْيَتَهُ الذَّهَبُ" ❷

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (داڑھی کو) سنہری خضاب لگاتے تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا گویا آپ کی داڑھی سونے کی ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت اسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

"قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ اَبْيَضُ النَّاسِ وَاَجْمَلُهُمْ" ❸

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے آپ سب لوگوں سے سپید اور سب سے خوبصورت تھے۔"

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے:

"كَانَ عُمَرُ اِذَا نَظَرَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ: هٰذَا كِسْرَى الْعَرَبِ" ❹

❶ السیر: ج 3 ص 120۔ ❷ ایضاً۔
❸ ایضاً: ص 121۔ ❹ ایضاً: ص 134۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جب آپ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو فرماتے یہ عرب کا کسریٰ ہے۔"

بلکہ فرمایا:

"تَعْجَبُوْنَ مِنْ دَهَاءِ هِرْقَلَ وَكِسْرٰى وَتَدَعُوْنَ مُعَاوِيَةَ" ❶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

"تَذْكُرُوْنَ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَدَهَاءَ هُمَا وَعِنْدَكُمْ مُعَاوِيَةُ" ❷

"یعنی تم ہرقل اور کسریٰ کی ذہانت اور ہوشیاری پر تعجب کرتے ہو حالانکہ معاویہ تمہارے پاس ہیں اور تم معاویہ کو بھول جاتے ہو۔"

اپنی تمام تر عظمت وجلالت کے باوجود انکساری کا یہ عالم تھا کہ فرمایا کرتے تھے:

"إِنِّي لَسْتُ بِخَيْرِكُمْ وَإِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، ابْنُ عُمَرَ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَغَيْرُهُمَا وَلٰكِنْ عَسَيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنْكَاكُمْ فِي عَدُوِّكُمْ وَأَنْعَمِكُمْ لَكُمْ وِلَايَةً وَأَحْسَنِكُمْ خُلُقًا" ❸

"میں تم سے بہتر نہیں بلکہ آپ میں مجھ سے بہتر حضرات بھی موجود ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم وغیرھم موجود ہیں البتہ ممکن ہے میں دشمن کو تم سے زیادہ سبق سکھا سکوں اور تمہارے لیے اچھی حکومت قائم کر سکوں اور تم سے بہتر اخلاق کا مظاہرہ کر سکوں۔"

یہ بات ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ جنگ حنین کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مالِ غنیمت سے حصہ ملا اور یہ بات بھی روایات میں موجود ہے کہ جب ایک خاتون

---

❶ ایضاً .

❷ الطبری ج 5 ص 330 والبلا ذری فی الانساب: ج 4 ص 147 وسندہ صحیح .

❸ ایضاً: ص 150

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے آنحضرت ﷺ سے نکاح کا مشورہ کیا تو آپ ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "فَإِنَّهُ صُعْلُوْكٌ" وہ فقیرومحتاج ہے اور یہی کیفیت بعدازاں بھی قائم رہی حتی کہ دوران اقتدار بھی مال و منال کو جمع نہ کیا دولت وثروت کے انبار نہیں لگے۔ یونس بن حلبس بیان کرتے ہیں:

"رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ فِي سُوْقِ دِمَشْقَ عَلَى بَغْلَةٍ ، خَلْفَهُ وَصِيفٌ قَدْ أَرْدَفَهُ ، عَلَيْهِ قَمِيصٌ مَرْقُوْعُ الْجَيْبِ ." ❶

"میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دمشق کے بازار میں خچر پر سوار دیکھا، آپ کے پیچھے غلام سوار تھا اور آپ کی قمیص کی جیب کو پیوند لگے ہوئے تھے۔"

بلکہ بیت المال کو بھی امانت اور قومی ملکیت و امانت سمجھ کر اس میں تصرف کیا اسی لیے فرمایا:

"تَصَدَّقُوْا وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ ، إِنِّيْ مُقِلٌّ ، فَإِنَّ صَدَقَةَ الْمُقِلِّ أَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةِ الْغَنِيِّ" ❷

"صدقہ کیا کرو اور کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پاس تو مال تھوڑا ہے کیونکہ غریب وفقیر کا صدقہ غنی اور امیر کے صدقہ سے افضل ہے۔"

گویا آپ رضی اللہ عنہ "صعلوک" ہونے کے باوجود جودوسخا اور کرم وعطا رکھتے تھے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

"إِنَّ فِيْ بَيْتِ مَالِكُمْ فَضْلًا عَنْ عَطَائِكُمْ وَأَنَا قَاسِمُهُ بَيْنَكُمْ" ❸

❶ تاریخ دمشق: ج32 ص 311 ، سیر: ج 3 ص 152 .

❷ سیر: ج 3 ص 151 . ❸ ایضاً: ص 152 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بیت المال میں تمہارے حصوں کے علاوہ بھی ہے میں وہ بھی تم میں تقسیم کرنے والا ہوں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ مِنْهُ عَلٰى اَرْجَاءِ وَادٍ رحب"❶

"میں نے حکمرانی کا اہل معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا لوگ ان کے پاس امید باندھ کر آتے اور وہ ان کو کشادہ دل پاتے ہیں۔"

ان تمام اخلاقی خوبیوں میں سب سے سرفہرست اور بڑی خوبی بلکہ خصوصی صفت یہ تھی کہ آپ بڑے حلیم الطبع تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حلم و بردباری اور رأفت والفت کی فطرت و جبلت پر تخلیق فرمایا تھا۔ حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"صَحِبْتُ مُعَاوِيَةَ فَمَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَثْقَلَ حِلْمًا وَلَا اَبْطَاَ جَهْلًا وَلَا اَبْعَدَ أَنَاةً مِنْهُ"❷

"میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں میں نے ان سے بڑا حلیم و بردبار کوئی آدمی نہیں دیکھا اور نہ ہی جہالت سے دور اور انا پرستی سے دور رہنے والا ان سے بڑھ کر کسی کو پایا۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

"مَنْ أَحْلَمُ النَّاسِ قَالُوْا: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ، اَبُوْبَكْرٍ، قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ، وَمُعَاوِيَةُ مِنْ اَحْلَمِ النَّاسِ"❸

---

❶ ایضاً: ج 3 ص 153، تاریخ دمشق: ج 32 ص 314.

❷ تاریخ دمشق: ج 32 ص 316، سیر: ج 3 ص 153.

❸ تاریخ دمشق: ج 32 ص 316.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’سب لوگوں سے زیادہ حلم والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: ابو عبدالرحمٰن! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تو فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ معاویہ سے بہتر ہیں لیکن معاویہ سب لوگوں سے زیادہ حلم والا ہے۔‘‘

خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو اس نے کہا:

”مَا رَاَیْتُ مِثْلَ ابْنِ هِنْدٍ فِیْ حِلْمِهٖ وَاحْتِمَالِهٖ وَكَرَمِهٖ“ ❶

’’میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسا حلم و بردباری اور برداشت و احسان میں کسی کو نہیں دیکھا۔‘‘

اور خود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی اس صفت اور خوبی کے متعلق فرماتے ہیں:

”قِیْلَ لِمُعَاوِیَةَ مَنْ أَسْوَدُ النَّاسِ قَالَ: اَسْخَاهُمْ نَفْسًا حِیْنَ یُسْأَلُ وَاَحْسَنُهُمْ فِی الْمَجَالِسِ خُلُقًا وَاَحْلَمُهُمْ حِیْنَ یُسْتَجْهَلُ“ ❷

’’حضرت معاویہ سے پوچھا گیا لوگوں میں سب سے بڑا سردار کون ہوتا ہے؟ تو فرمایا: جس سے سوال ہو تو وہ سخاوت نفس کا مظاہرہ کرے مجالس میں سب سے زیادہ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرے اور جب کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو وہ حلم کا ثبوت دے۔‘‘

ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا:

”وَلَا یَبْلُغُ الرَّجُلُ مَبْلَغَ الرَّأْیِ حَتّٰی یَغْلِبَ حِلْمُهٗ جَهْلَهٗ وَصَبْرُهٗ شَهْوَتَهٗ وَلَا یَبْلُغُ ذٰلِكَ اِلَّا بِقُوَّةِ الْحِلْمِ“ ❸

’’کسی آدمی کی رائے تب تک درست اور قابل اعتماد نہیں ہو سکتی جب تک

---

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 316۔ ❷ تاریخ دمشق: ج 32 ص 321۔

❸ تاریخ دمشق: ج 32 ص 323۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کا حلم، اس کے جہل پر غالب نہ ہو اور اس کا صبر، اس کی شہوت پر غالب نہ ہو اور یہ سب کچھ حلم کی طاقت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔"

حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كَانَ دُهَاةُ الْعَرَبِ أَرْبَعَةٌ، فَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَلِلْأَنَاةِ وَالْحِلْمِ" ❶

"یعنی عرب کے چالاک اور ذہین آدمی چار ہیں جن میں ایک معاویہ ہیں جو اپنی نرمی اور بردباری میں نامور تھے۔"

بیان کیا گیا ہے ایک مرتبہ خلیفہ عبدالملک بن مروان باہر نکلے ساتھ حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ بھی تھے تو ایک راہب کے پاس ٹھہرے جس نے خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعریف بڑی مبالغہ آرائی سے بیان کی تو عبدالملک نے نافع کو مخاطب کر کے کہا:

"لِشَدِّ مَا أَطْرَى ابْنَ هِنْدٍ، فَقَالَ نَافِعٌ: إِنَّ ابْنَ هِنْدٍ أَصْمَتَهُ الْحِلْمُ، وَانْطَقَهُ الْعِلْمُ بِجَأْشٍ رَبِيطٍ، وَكَفٍّ نَدِيَّةٍ" ❷

"یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ کی بڑی زیادہ تعریف کی ہے تو نافع نے جواب دیا ابن ہند (معاویہ) کو اس کے حلم نے خاموش رکھا اور علم نے بلایا، غصہ کے کنٹرول سے اور مشورہ لے کر۔"

ان جملہ تصریحات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلم و بردباری کی صفت کا حظ وافر نوازا تھا، اسی لیے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"اِسْتَعْمَلَ عُمَرُ مُعَاوِيَةَ ---- وَبَقِيَ مُعَاوِيَةُ عَلَى وِلَايَتِهِ تَمَامَ خِلَافَتِهِ وَعُمَرَ وَرَعِيَّتُهُ تَشْكُرُهُ وَتَشْكُرُ سِيرَتَهُ فِيهِمْ،

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 324۔ ❷ تاریخ دمشق: ج 32 ص 324۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتُوَالِيهِ وَتُحِبُّهُ لِمَا رَأَوْا مِنْ حِلْمِهِ وَعَدْلِهِ حَتّٰى إِنَّهُ لَمْ يَشْكُهُ مِنْهُمْ مُشْتَكٍ وَلَا تَظَلَّمَهُ مِنْهُمْ مُتَظَلِّمٌ" ❶

"امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو گورنر بنایا..........
اور آپ پوری خلافت فاروقی تک اس منصب پر فائز رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی رعیت ان کو پسند کرتے رہے اور ان کا کردار بھی ان میں بہت اچھا رہا اور وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حلم اور عدل کی بنا پر ان سے محبت اور ولایت و دوستی کا دم بھرتے رہے یہاں تک کہ کسی کو ان سے کوئی شکایت نہ ہوئی اور نہ ہی کسی نے اپنے پر ظلم کا کہا۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ ان کا تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں:

"كَانَ خَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ شَرِيفًا مُهِيبًا شُجَاعًا حَلِيمًا جَوَّادًا كَثِيرَ الْمَحَاسِنِ" ❷

"آپ امارت وحکومت کے اہل تھے شریف، رعب و دبدبہ والے، بہادر، بردبار، سخی اور بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔"

دوسری جگہ فرمایا:

"هُوَ أَوَّلُ مُلُوكِ الْإِسْلَامِ وَكَانَ حَلِيمًا كَرِيمًا سَأْسًا عَاقِلًا كَامِلَ السُّؤْدَدِ" ❸

"وہ اسلام کے پہلے بادشاہ ہیں اور آپ بردبار، فیاض، سیاستدان، عقل مند اور مکمل سرداری رکھنے والے تھے۔"

ایک اور جگہ یوں تعارف کرواتے ہیں:

---

❶ مجموع الفتاوی: ج 4 ص 457/458۔ ❷ المقدمة الزهراء: ص 106۔
❸ تذهيب الكمال: ج 9 ص 34 خلاصة التهذيب للخزرجی: ص 381۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"فَهٰذَا الرَّجُلُ سَادَ وَسَاسَ الْعَالَمَ بِكَمَالِ عَقْلِهٖ وَفَرْطِ حِلْمِهٖ وَسَعَةِ نَفْسِهٖ وَقُوَّةِ دَهَائِهٖ وَرَأْيِهٖ وَكَانَ مُحَبَّبًا اِلٰى رَعِيَّتِهٖ" ❶

"یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کمال عقل سے اور انتہائی حلم، وسعت نفس اور قوت عقل ورائے سے پورے عالم پر سرداری اور حکومت کی .... اور آپ اپنی رعیت کے ہاں بڑے محبوب اور پسندیدہ تھے۔"

امام ابن معین نے نقل کیا ہے:

"قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا كَانَ فِي الشَّبَابِ فَلَمْ تَكُنْ فِيَّ ثَلَاثٌ: لَمْ أَكُنْ نُكَحَةً وَلَا صُرَعَةً وَلَا سِبًّا" ❷

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جوانی میں تین چیزیں مجھ میں نہیں تھیں۔ نہ نکاح کی خواہش نہ پہلوانی کا شوق اور نہ گالی گلوچ۔"

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"كَانَ حَلِيمًا وَقُورًا، رَئِيسًا، سَيِّدًا فِي النَّاسِ، كَرِيمًا عَادِلًا، شَهْمًا" ❸

"یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بڑے بردبار، باوقار، رئیس اور لوگوں کے سردار، بڑے فیاض عدل کرنے والے اور فہم وفراست والے تھے۔"

یقیناً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا حلم عطیہ خداوندی تھا اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو بھی بڑا عمل دخل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور

---

❶ السیر: ج 3 ص 132-133۔

❷ معرفۃ الرجال ج 2 ص156 بحوالہ ابحاث من فضائل واخبار معاویۃ، لمحمد التکلۃ۔

❸ البدایہ: ج 8 ص 118۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے لگا تو فرمایا:

"اَللّٰهُمَّ اِمْلَأْهُ حِلْمًا وَعِلْمًا" ❶

"میرے پروردگار اسے (معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ کو) حلم وعلم سے بھر دے۔"

چنانچہ تاریخ میں متعدد ایسے واقعات موجود ہیں جو اس حلم و بردباری کا مظہر و مصداق اور اس دعا کی قبولیت پر واضح شہادت ہیں۔ الاصمعی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا ایک آدمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

"وَاللّٰهِ لَتَسْتَقِيمَنَّ بِنَا يَا مُعَاوِيَةُ اَوْ لَنُقَوِّمَنَّكَ ، فَيَقُوْلُ: بِمَاذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: بِالْخَشَبِ ، فَيَقُوْلُ: اِذًا اَسْتَقِيْمُ" ❷

"بخدا آپ درست ہو جائیں ورنہ ہم آپ کو سیدھا کر دیں گے فرمایا، وہ کیسے؟ کہا لاٹھی سے، فرمایا: تب میں سیدھا ہو جاؤں گا۔"

امام شعبی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ایک عامل نے خراج میں کوتاہی کی تو گورنر نے اس کا مواخذہ کرنا چاہا وہ بھاگ کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، گورنر نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اس کو پناہ دینا مناسب نہیں تو آپ نے جواب دیا:

"اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي اَنْ نَسُوسَ النَّاسَ سِيَاسَةً وَاحِدَةً اَنْ نَلِينَ جَمِيْعًا فَيَمْرَحَ النَّاسُ فِي الْمَعْصِيَةِ وَلَا نَشْتَدَّ جَمِيْعًا فَنَحْمِلَ النَّاسَ عَلَى الْمَهَالِكِ ، وَلٰكِنْ تَكُوْنَ لِلشِّدَّةِ وَالْفَظَاظَةِ وَاَكُوْنُ اَنَا لِلِّيْنِ وَالْاُلْفَةِ" ❸

"ایسا مناسب نہیں کہ ہم لوگوں کے ساتھ ایک جیسا سیاسی سلوک کریں یعنی نہ تو ہم سب کو لوگوں کے لیے نرم ہو جانا چاہیے کہ وہ نافرمانی کی راہ اختیار

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 253۔ ❷ سیر: ج 3 ص 154۔

❸ سیر: ج 3 ص 154۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر لیں اور نہ ہی اس قدر سختی کرنی چاہیے کہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں البتہ آپ سختی اور ترشی برتتے ہیں تو میں ان کے ساتھ نرمی اور محبت کا سلوک کروں گا۔"

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہی حلم اور برد باری اور اپنی رعیت سے شفقت والفت کا سلوک تھا جس نے رعیت کو ان کا گرویدہ بنا رکھا تھا امام ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَخَلَفَ مُعَاوِيَةَ خَلْقٌ كَثِيْرٌ يُحِبُّوْنَهُ وَيَتَغَالُوْنَ فِيْهِ وَيُفَضِّلُوْنَهُ اَمَا قَدْ مَلَكَهُمْ بِالْكَرَمِ وَالْحِلْمِ وَالْعَطَاءِ وَاَمَا قَدْ وُلِدُوْا فِي الشَّامِ عَلٰى حُبِّهٖ وَتَرَبّٰى اَوْلَادُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ" ❶

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے بہت سے لوگ ایسے چھوڑے جو ان سے محبت کرتے اور ان کی عقیدت میں غلو کرتے تھے اور ان کو فضیلت دیتے تھے اس لیے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان پر فیاضی وحلم اور عطیات سے حکومت کی اور یہ بھی کہ وہ لوگ شام میں ان کی محبت پر پیدا ہوئے اور پھر آگے ان کی اولادوں نے بھی اسی پر تربیت پائی۔"

عجیب واقعہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عادات واخلاق میں حلم وعفو ایک امتیازی وصف ہے جس کا اُنہوں نے ہر وقت مظاہرہ کیا مگر اس ضمن میں یہ عجیب واقعہ بالخصوص قابل ذکر ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جو اپنے علاقہ اور خاندان کے سردار تھے وہ خود بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ جاگیر عطا کی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ جائیے ان کو وہ سپرد کر دیں یا نشان زدہ کر دیں، جب روانہ ہونے لگے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیجیے تو میں نے کہا:

❶ سیر: ج 3 ص 128۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”لَا تَكُنْ مِنْ اَرْدَافِ الْمُلُوْكِ قَالَ اَعْطِنِيْ نَعْلَكَ قُلْتُ اُتْبِعُكَ بِظِلِّ النَّاقَةِ“

آپ بادشاہوں کے پیچھے سوار ہونے کا مت سوچو، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اپنے جوتے عطا کر دیجیے (یہ میں پہن کر چل سکوں) میں نے کہا: میں تمہیں اپنی اونٹنی کے سایہ میں لے جاتا ہوں (یعنی میری اونٹنی کے سایہ میں ساتھ ساتھ چلتے رہو)۔

پھر کیا ہوا فرماتے ہیں:

”فَلَمَّا وَلِيَ مُعَاوِيَةُ الْخِلَافَةَ اَتَيْتُهُ فَاَقْعَدَنِيْ مَعَهُ عَلَى السَّرِيْرِ“ ❶

”جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے تو میں ان کے پاس آیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا۔“

یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلے کے واقعہ کو بالکل بھلا کر اپنے عفو وحلم سے ان کے ساتھ احترام و اکرام کا سلوک کیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق عمرو بن مرہ بتاتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا:

”يَا مُعَاوِيَةُ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ، مَا مِنْ اِمَامٍ اَوْ قَالَ: وَالٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ الْحَاجَةِ وَالْخُلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَبْوَابَ السَّمٰوَاتِ دُوْنَ خُلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ.“ ❷

❶ التدوين: ج 4 ص170 .

❷ الترمذی رقم: 1332 والحاكم: ج 4 ص106 واحمد: ج 4 ص231 وقال الحاكم: اسناده صحيح و وافقه الذهبی وقال الالبانی فی الصحيحه رقم: 629، وهذا من اوهامها ..... لكن الحديث له اسناد آخر صحيح.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"معاویہؓ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام یا حکمران کسی حاجت مند، دوست یا فقیر پر اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی ان حضرات سے ماوراء اس پر آسمانوں کے دروازے بند رکھے گا۔ (یہ سن کر) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات پر ایک آدمی مقرر کر دیا۔"

حسنِ کردار

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسامِ ازل سے جن صفات خُلقیہ وخَلقیہ کا حظ وافر پایا تھا ان کی ادنیٰ جھلک ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تاہم اس ضمن میں جس پہلو سے آپ کا حسن کردار مزید نکھر کر سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے خلافت پر متمکن ہوتے ہوئے بھی تمام رعیت بالخصوص اہل بیت سے ایسا حسنِ سلوک کیا اور وہ مقام واحترام دیا کہ تاریخ میں ایسے حسنِ کردار کی مثال ملنا یقیناً ناممکن نہیں تو نادر ضرور ہے۔

چنانچہ قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھیے وہ زیادہ صاحب علم ہیں، سائل نے کہا جناب امیر المومنین مجھے اس مسئلہ میں آپ سے جواب مطلوب ہے تو فرمایا:

"وَيْحَكَ لَقَدْ كَرِهْتَ رَجُلًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعِزُّهُ بِالْعِلْمِ عِزًّا، وَلَقَدْ قَالَ لَهٗ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهٗ فَيَأْخُذُ عَنْهُ وَكَانَ اِذَا اَشْكَلَ عَلٰى عُمَرَ شَيْءٌ قَالَ هَاهُنَا عَلِيٌّ؟ قُمْ، لَا اَقَامَ اللّٰهُ رِجْلَيْكَ، وَمَحَا اِسْمَهٗ مِنَ الدِّيْوَانِ"[1]

[1] تاریخ دمشق: ج 59 ص 84۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تمہیں ہلاکت ہو، تم نے ایک ایسے آدمی کو ناپسند کیا جس کو نبی اکرم ﷺ علم کا اعزاز دیتے تھے اور اس کے متعلق فرمایا: تمہیں مجھ سے وہی درجہ حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا ماسوائے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان سے پوچھتے اور اس پر عمل کرتے اور جب کبھی کوئی مشکل معاملہ درپیش آتا تو فرماتے کیا یہاں علی (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ پھر سوال کرنے والے سے (حضرت معاویہ نے) کہا اُٹھ جاؤ، اللہ تمہیں چلنے کی توفیق نہ دے اور اس کا نام دیوان ملکی سے مٹا دیا۔"

بلکہ ایک مرتبہ آپ کی بہن نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیا تو فرمایا:

"يَا أُخْتَاهْ ، لَا يَكْذِبَنَّكِ ظَنُّكِ ، وَلَا يَبْعُدُ عَنْكِ ذِهْنُكِ وَاللّٰهِ مَا عَادَلْتُ عَلِيًّا قَطُّ" ❶

"میری بہن! یہ تمہاری خام خیالی اور غلط تصور ہے بخدا میں نے کبھی بھی خود کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے برابر نہیں سمجھا۔"

یہ بات شیعہ نے بھی لکھی ہے کہ حضرت امیر معاویہ نے ایک خط میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھا:

"فَأَمَّا شَرْفُكَ فِي الْإِسْلَامِ وَقَرَابَتُكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَوْضِعُكَ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَسْتُ أَدْفَعُهُ ." ❷

"اسلام میں آپ کے شرف و فضل اور نبی اکرم ﷺ سے قرابت نیز قریش میں مقام و مرتبہ کا مجھے انکار نہیں۔"

---

❶ شبهات عن بني اميه لسيد بن الشحات : ص 380 .

❷ درنجفيه شرح نهج البلاغة : ص 102 بحواله سيرت معاويه از مولانا نافع رحمہ اللہ 530/1 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ الآجری رحمہ اللہ نے اپنی سند سے محمد رحمہ اللہ بن عبداللہ بصری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ:

"كَانَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ إِذَا لَقِيَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَأَهْلًا وَيَأْمُرُ لَهُ بِثَلَاثِمِائَةِ أَلْفٍ وَيَلْقَى ابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِابْنِ عَمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَابْنِ حَوَارِيِّهِ وَيَأْمُرُ لَهُ بِمِئَةِ أَلْفٍ." ❶

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے ملتے تو کہتے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے خوش آمدید اور تین لاکھ رقم ہدیہ پیش خدمت فرماتے، اسی طرح جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ملتے تو کہتے رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد اور حواری کے بیٹے کو خوش آمدید۔ اور ان کے لیے ایک لاکھ رقم عطا کرتے۔''

حضرت ثور رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

"اِنْطَلَقْتُ مَعَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَافِدِيْنَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ فَأَجَازَهُمَا فَقَبِلَا" ❷

''میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے ان دونوں کو ہدیہ سے نوازا جسے انہوں نے قبول کیا۔''

حضرت امام زہری رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یزید پر آپ کی

❶ الشریعہ: ج 5 ص 2469، رقم: 1959 ، تاریخ دمشق: ج 59 ص 194 وسندہ صحیح.

❷ الشریعہ: ج 5 ص 2469 ، رقم: 1960 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضیلت کو تو اتنا ہی کافی تھا کہ آپ کی والدہ قریشی ہے اور اس کی والدہ بنو کلب سے ہے، مگر یہاں تو معاملہ اس سے بھی کہیں آگے ہے کہ:

"فَكَيْفَ وَأُمُّكَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ" ❶

"آپ کی والدہ تو جگر گوشہ رسول ﷺ جناب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔"

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"اُنْظُرْ حُسَيْنَ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى النَّاسِ فَصِلْ رَحِمَهُ وَارْفُقْ بِهِ يَصْلُحْ لَكَ أَمْرُهُ" ❷

"دیکھو یہ نواسہ رسول ﷺ حسین بن علی رضی اللہ عنہ ہیں جو لوگوں کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں ان سے صلہ رحمی کرنا اور ان کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آنا تمہارے ساتھ ان کا معاملہ درست رہے گا۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"فَلَمَّا اسْتَقَرَّتِ الْخِلَافَةُ لِمُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ الْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہ يَتَرَدَّدُ إِلَيْهِ مَعَ أَخِيْهِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ فَيُكْرِمُهُمَا مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ إِكْرَامًا زَائِدًا وَيَقُوْلُ لَهُمَا مَرْحَبًا وَأَهْلًا وَ يُعْطِيْهِمَا عَطَاءً جَزِيْلًا" ❸

"جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو استقرار و استحکام ملا تو حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے اور وہ ان کی انتہائی عزت

---

❶ ایضاً، رقم: 1961، اسناد حسن۔ ❷ تاریخ دمشق: ج 14 ص 206۔

❸ البدایہ: ج 8 ص 150۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وتکریم کرتے اور انہیں خوش آمدید کہتے اور قیمتی عطایا وہدایا سے نوازتے۔"

شیعی کتب میں بھی اس اعزاز واکرام کا اعتراف ہے چنانچہ شرح نہج البلاغہ میں ہے:

"فَإِنَّهُ كَانَ يُجِيزُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ابْنَيْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فِي كُلِّ عَامٍ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِأَلْفِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَكَذٰلِكَ كَانَ يُجِيزُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہم." ❶

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ہر سال ایک ایک کروڑ درہم دیا کرتے تھے، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو بھی عطایا سے نوازا کرتے تھے۔"

حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور اہل بیت کا تو اپنا ایک مقام ومرتبہ ہے جس کا تقاضا ہے کہ ان سے احترام واکرام کے ساتھ حسن سلوک اور حسن تعاون روا رکھا جائے کہ یہ ایمان کی علامت ہے جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تو عام رعیت سے بھی یہ حسن سلوک اور ان کی نگہداشت اور حقوق کی ادائیگی کا عالم تھا کہ ابو قیس رحمہ اللہ بتاتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہر خاندان اور قبیلہ کے لیے ایک آدمی مقرر کر رکھا تھا جو اُنہیں حالات سے آگاہ کرتا چنانچہ ابو یحییٰ نامی ایک شخص بھی ایسی ذمہ داری ادا کرتا تھا اور اس کا معمول تھا کہ:

"يُصْبِحُ كُلَّ يَوْمٍ فَيَدُوْرُ عَلَى الْمَجَالِسِ، هَلْ وُلِدَ فِيْكُمُ اللَّيْلَةَ؟ هَلْ حَدَثَ اللَّيْلَةَ حَدَثٌ؟ هَلْ نَزَلَ الْيَوْمَ بِكُمْ نَازِلٌ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، نَزَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ بِعِيَالِهِ، يُسَمُّوْنَهُ وَعِيَالَهُ، فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقَبِيْلِ كُلِّهِ أَتَى الدِّيْوَانَ،

❶ شرح نہج البلاغۃ: لابن ابی الحدید ج9 ص 371.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَوْقَعَ أَسْمَاءَ هُمْ فِي الدِّيْوَانِ" ❶

"وہ ہر صبح نکلتا اور مختلف مجلسوں میں جاتا اور پوچھتا، تمہارے ہاں رات کسی کی ولادت تو نہیں ہوئی؟ رات کوئی حادثہ یا واقعہ تو پیش نہیں آیا؟ کسی کے پاس کوئی مہمان تو نہیں آیا؟ لوگ بتاتے کہ آج یمن سے ایک آدمی اپنے اہلِ خانہ سمیت مہمان بنا ہے تو وہ اس کا اور اس کے اہلِ خانہ کا نام لکھتا اور یوں جب پورے قبیلہ کی رپورٹ لے لیتا تو واپس آکر دیوان ملکی (سرکاری دفتر) میں ان سب کے نام درج کرواتا۔ اور پھر یوں دیوان ملکی سے ان کے متعلق ضروری احکامات اور ہدایات جاری کی جاتیں اور ان کی تمام ضرورتوں کو پورا کیا جاتا تھا۔"

الغرض کتب تاریخ میں اس قسم کی اور بھی بہت سی روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرات اہل بیت اور خصوصاً حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو نہ صرف کہ قول و فعل سے عزت و تکریم دیتے بلکہ عملاً بھی ان سے حسن سلوک کرتے جس میں ان کا مادی تعاون سرفہرست ہے اور اس حسن کردار کا اعتراف بہت سے شیعی علماء کو بھی ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں کہ ہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اہل بیت بلکہ عام رعیت سے حسن سلوک کی یہ ادنی جھلک صرف اس لیے دکھائی ہے تا کہ معلوم ہو سکے ان حضرات اور حکومت و رعیت کے درمیان کس قدر باہمی محبت و مودت کا مضبوط رشتہ تھا۔

کارہائے نمایاں

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے ان پہلوؤں کو بالاختصار پیش کرتے ہوئے ضروری ہے آپ کے ان کارہائے نمایاں کی ایک جھلک بھی دیکھ لی جائے جو

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 311 ، منهاج السنة: ج 6 ص 234.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اسلام کا ایک سنہری باب ہے۔ چنانچہ کوئی شک نہیں کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان اسلامی فتوحات کا سلسلہ رُک گیا تھا جن کا آغاز دور نبوت سے ہوا تھا اور شام و کوفہ کے مراکز کی باہمی چپقلش نے وقتی طور پر نہ صرف کہ جہادی مہمات میں لشکر اسلام کے بڑھتے قدم روک دیئے بلکہ دشمنوں کو موقع فراہم کیا کہ وہ از سرِ نو اپنی صف بندی کر سکیں، بنا بریں ایسے حالات میں اس سفر کو از سرِ نو جاری کرنا یقیناً کوئی آسان مرحلہ نہ تھا۔ لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جس جرأت اور بصیرت سے علمِ اسلام کو دوبارہ سے لہراتے ہوئے شرق و غرب اور جنوب و شمال کی طرف لشکر اسلام کو تیار کیا وہ تاریخ کا سب سے بڑا کارنامہ ہے جو من وجہ اس بشارت نبوی کا مصداق و مظہر بھی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر میں جہادی مہم پر نکلنے والے لشکر کو "مَغْفُوْرٌ لَهُمْ" کی نوید سنائی تھی۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت خصوصاً عام الجماعہ (واقعہ صلح) کے بعد برو بحر میں اسلامی لشکر نے جن فتوحات کو حاصل کیا ان میں روم و فارس کے علاوہ افریقہ کی فتوحات بھی شامل ہیں چنانچہ قسطنطنیہ، جلولاء اور قیروان ان کے دور خلافت کی سنہری فتوحات ہیں جس کے بعد کہنا چاہیے کہ دنیا کے نقشہ پر اگر آج اسلام کی علمداری میں جو وسعت نظر آرہی ہے اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ان فتوحات کے تسلسل کا بہت بڑا حصہ ہے۔

پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صرف فتوحات پر ہی عنانِ توجہ کو مرکوز نہیں رکھا بلکہ سیاسی و معاشرتی اصلاحات پر بھی بھرپور توجہ دی جس میں آبی نظام کا اجراء، تعلیمی اصلاحات، حفظان صحت کی تدابیر، آثار قدیمہ کی حفاظت اور ثقافتی امور پر توجہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتائج

جس پس منظر میں ہم نے سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ معروضات پیش کی ہیں اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آگے بڑھنے سے قبل اس بحث سے محصولہ نتائج پر ایک نظر ڈال لی جائے چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیبہ کے متعلق مذکورہ سطور سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1:......سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہی نہیں بلکہ آپ کو شرف صحبت کے ساتھ کاتب وحی اور اصہار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

2:......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خَلقی صفات کے ساتھ اعلیٰ خُلقی صفات کے بھی حامل تھے بالخصوص مروت و وقار کے ساتھ حلم و بردباری میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے حتی کہ آپ کی تحمل مزاجی اور قوت برداشت ضرب المثل ہے۔

3:......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ زہد و تقوی، عبادت و ریاضت اور اتباع و اطاعت میں بلند مقام رکھنے کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت میں نازک و حساس جذبات کے ساتھ بہترین عملی نمونہ بھی رکھتے تھے۔

4:......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے علم و فضل کے ساتھ فہم و بصیرت اور تدبیر و سیاست میں بھی قسامِ ازل سے حظ وافر پایا تھا۔

5:......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اگرچہ وسیع تر اسلامی سلطنت کے حکمران تھے مگر ان میں قیصر و کسری جیسی شاہی رعونت تھی اور نہ ہی اقتدار و اختیار کا غرور و نخوت، بلکہ وہ اپنے پیش رو خلفاء کی طرح خود کو ریاست کا امین اور عوام کا خادم سمجھتے تھے ان کی خوراک و پوشاک، رہائش و سکونت اور دار الخلافت نہایت سادہ اور ہر عام و خاص کے لیے کھلا تھا۔

6:...... جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جس معجزانہ پیشگوئی کے مصداق و مظہر بنتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور ایک صلح کے نتیجے میں آپ کو ملت اسلامیہ کا متفقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے اس صلح کو کسی کی مجبوری یا کمزوری اور اپنی فتح سمجھنے کی بجائے اکرام واحترام کی نظر سے دیکھا اور عام الجماعہ سے پہلے کے حالات کو کبھی بھی خاطر میں نہ لائے بلکہ خود پیش رفت کرتے ہوئے بنو ہاشم اور بالخصوص آلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت اور خدمت کا سلوک کیا اور خود کو ان پر ترجیح دینے کی بجائے قرابت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر جھکایا۔

7:...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسلامی ریاست کو وسعت دینے کے لیے اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر ملتِ اسلامیہ میں ایک نئی جہادی روح پھونکی جس سے اطراف واکناف میں کفر و طاغوت کو شکست وریخت کا سامنا کرنا پڑا اور شرق وغرب میں پرچم اسلام لہرانے لگا۔

8:...... شرفِ صحبت ایک وہبی عطیہ خداوندی ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت و رسالت کے بعد انسانیت میں سب سے بلند و بالا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے ان کی مغفرت وبخشش کے ساتھ ان کے لیے اپنی رضا ورحمت کا اعلان کیا ہے اور انہیں علوم نبوت کے علمبردار قرار دیتے ہوئے ان کے تزکیہ وطہارت کی شہادت ہی نہیں دی بلکہ ان کو مشعل راہ اور معیارِ حق بتایا ہے۔

9:...... شرفِ صحبت کو ملنے والے اس مقام ومرتبہ کا تقاضا ہے کہ ان سے احترام و اکرام کا سلوک کیا جائے چنانچہ ان کی تعظیم وتکریم اور ان سے محبت وعقیدت مظہر ایمان ہی نہیں بلکہ جزو ایمان ہے۔ اور جو شخص ان کی تنقیص وتوہین کرتا ہے یا تمسخر و استہزاء کا ارتکاب کرتا ہے اور ان پر سب وشتم اور نقد وطعن کی زبان دراز کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اور ایسے شخص کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

10:...... حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نہ صرف دین کے علمی مبلغ اور عملی نمونہ ہیں بلکہ وہ دین وشریعت کے شاہد بھی ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان دین شریعت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واسطہ بھی ہیں جس طرح حضرت جبرئیلِ امین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان واسطہ ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ اور امت کے درمیان واسطہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اسی اہمیت و حیثیت کے پیش نظر ان کا دفاع بھی ضروری ہے اور جب وہ محسن ملت ہیں تو ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴾ (الرحمٰن : 60) کا تقاضا ہے کہ ان کا دفاع بھی کیا جائے بالخصوص کہ ان کا دفاع، اسلام کا دفاع ہے۔

11:...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب اور ان کے اخلاقی کردار کی عظمت اور سیاسی کارناموں اور سیاسی امور میں ان کی مہارت نیز مملکت اسلامیہ کے لیے ان کی مہمات و اصلاحات پر پوری امت کے متقدمین و متاخرین کا اجماع ہے اور ان کو ذاتی فضل و شرف کے ساتھ حکمرانی میں بھی سب بادشاہوں سے بہتر اور افضل قرار دیا ہے۔

اعترافِ عظمت

گزشتہ سطور میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے جن مختلف گوشوں کو بیان کیا گیا ہے ان سے ایک گونہ ان کی عظمت و خدمت کے اعتراف کا پہلو بھی نکلتا ہے تاہم اس کے علاوہ بھی بہت سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین کرام اور ائمہ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کے اعتراف کے ساتھ ان کی عظمت و خدمت کا اعتراف بھی کیا ہے جن کی روشنی میں کہنا چاہیے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت اور مقام و مرتبہ کے ساتھ ان کی حکومت و خدمت پر اہلسنّت والجماعت کا اجماع ہے جس کی سب سے بڑی شہادت تو یہی ہے کہ آپ کی خلافت و امارت کو نہ صرف کہ جلیل القدر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے تسلیم کیا اور اس کے تحت مہمات میں حصہ لیا بلکہ عام الجماعہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کے بعد تو کوئی ایک صحابی بھی ایسا نہیں ملتا جس نے بغاوت کی ہو جبکہ خود حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفقاء کا صلح کر کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت و امارت کو برضا و رغبت تسلیم کرنا اس اجماع اہلسنت کی بنیاد ہے۔

حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اَدْرَكْتُ خِلَافَةَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ عِدَّةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْهُمْ أُسَامَةُ وَسَعْدٌ وَجَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَمُسْلَمَةُ بْنُ مَخْلَدٍ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ وَأَبُوْ أُمَامَةَ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہم وَرِجَالٌ أَكْثَرُ وَأَطْيَبُ مِمَّنْ سَمَّيْنَا بِأَضْعَافٍ مُضَاعَفَةٍ كَانُوْا مَصَابِيْحَ الْهُدٰى وَأَوْعِيَةَ الْعِلْمِ حَضَرُوْا الْكِتَابَ تَنْزِيْلَهُ وَمِنَ الدِّيْنِ جَدِيْدَهُ وَعَرَفُوْا الْإِسْلَامَ مَالَمْ يَعْرِفْهُ غَيْرُهُمْ وَأَخَذُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَأْوِيْلَ الْقُرْآنِ وَمِنَ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْهُمُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِيَغُوْثَ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيْزٍ فِيْ أَشْبَاهٍ لَهُمْ لَمْ يَنْزِعُوْا يَدًا مِنْ جَمَاعَةٍ عَنْ مُجَامَعَةٍ (جمعه) فِيْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ." [1]

"یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت و امارت کو متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم نے پایا جن میں حضرت اسامہ، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت، مسلمہ بن مخلد، ابوسعید، رافع بن خدیج، ابو امامہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کے علاوہ بھی بہت زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو رشد و ہدایت کے مینار اور علم و فضل کے سمندر تھے جنہوں نے نہ صرف قرآن کو نازل ہوتے دیکھا بلکہ دین کی تکمیل کا مشاہدہ بھی کیا اور اسلامی تعلیمات کو سب سے بہتر سمجھا اور نبی

[1] تاریخ دمشق: ج 32 ص303 البدایہ: ج 8 ص 133 ، الاستیعاب: ج 3 ص 1420 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ سے براہ راست قرآن کو سیکھا، پھر ان کے ساتھ بہت سے تابعین بھی ہیں جن میں مسور بن مخرمہ، عبدالرحمٰن بن اسود، سعید بن المسیب اور عبداللہ بن محیریز رحمہم اللہ جیسے اکابر شامل ہیں ان صحابہ اور تابعین میں سے کسی نے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اطاعت سے بغاوت کی اور نہ ہی اس شیرازہ بندی اور وحدت کو توڑا۔''

جن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کی خلافت و امارت کو برحق تسلیم کیا اور ان کے سامنے اطاعت کا سر تسلیم خم کیا ان کے ساتھ حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم سے بھی ان کی خلافت و امارت کے برحق ہونے کا اعتراف موجود ہے اور انہوں نے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت کا اعتراف کیا ہے حتی کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر چہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے برسر پیکار رہے لیکن کبھی بھی ان کے اکرام و احترام پر حرف نہیں آنے دیا بلکہ اُنہوں نے صفین سے واپسی پر ایک موقعہ پر فرمایا:

"یَا أَیُّھَا النَّاسُ ، لَا تَکْرَھُوْا اَمَارَةَ مُعَاوِیَة، وَاللّٰهِ (لَوْ قَدْ فَقَدْتُمُوْهُ) لَقَدْ رَاَیْتُمُ الرُّؤُوْسَ تَنْزُوْ مِنْ کَوَاھِلِھَا کَالْحَنْظَلِ" ❶

''لوگو! معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو ناپسند مت سمجھو کیونکہ جب وہ چلیں جائیں گے تو تم دیکھو گے کہ تمہارے سروں کو تمہارے کندھوں سے تمّے کی طرح اتار دیا جائے گا۔''

بظاہر یہ اشارہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت شام کی طرف ہے چنانچہ جب باہمی اختلاف میں یہ تاثر ہے تو جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت و امارت

❶ المصنف لابن ابی شیبة: ج 15 ص 293 ، تاریخ دمشق: ج 32 ، ص 235 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالاتفاق تسلیم کر لی گئی تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ان کے متعلق کیا تاثر ہوگا اسے سمجھنا کوئی مشکل نہیں۔

ایسا ہی تاثر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس وقت دیا جب صلح کا معاملہ طے ہو جانے کے بعد کچھ لوگوں کرنے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو صلح کرنے پر طعنہ دیتے ہوئے کہا۔

"يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، قَالَ لَا تَقُلْ ذَاكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ: لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ مُعَاوِيَةُ فَعَلِمْتُ أَنَّ أَمْرَ اللّٰهِ وَاقِعٌ فَكَرِهْتُ أَنْ تُهْرَاقَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ دِمَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ ." [1]

"مومنوں کو رسوا کرنے والے، تو فرمایا: ایسا مت کہو، میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو فرماتے سنا کہ مرور زمانہ کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ حکمران ہوں گے تو مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ثابت ہو کر رہے گا چنانچہ میں نے اپنے اور ان کے درمیان مسلمانوں کی خونریزی کو ناپسند (کرتے ہوئے صلح کا معاملہ) کیا۔"

کون مسلمان بلکہ منصف مزاج شخص ہے جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضل و مقام اور ان کی خلافت کے برحق ہونے پر شک ہوگا اور دنیا تسلیم کرتی ہے کہ انہوں نے جس بصیرت اور شجاعت و بسالت سے خلافت میں فتوحات و اصلاحات کیں ان کا کوئی ثانی نہیں اور اس کامیابی میں ایک بہت بڑا دخل آپ کے اس حسن انتخاب کا تھا جو آپ مختلف علاقوں کے لیے گورنر اور امراء کو بھیجنے میں کرتے اور واضح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بنایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو وہاں کا امیر قائم رکھا جو اس بات کی شہادت ہے کہ ان خلفاء راشدین کے نزدیک

[1] تاریخ دمشق: ج 32 ص 298۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ریاست وسیاست اور قیادت وسیادت کے اہل تھے۔

امام خلیفہ رحمہ اللہ خیاط نے لکھا ہے:

"ثُمَّ جَمَعَ عُمَرُ الشَّامَ كُلَّهَا لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ." ❶

"پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پورا شام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی برقرار رکھا۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حَسْبُكَ بِمَنْ يُؤَمِّرُهُ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانَ عَلٰى اِقْلِيْمٍ۔ وَهُوَ ثَغْرٌ۔ فَيَضْبِطُهٗ وَيَقُوْمُ بِهٖ أَتَمَّ قِيَامِهٖ، وَيُرْضِى النَّاسَ بِسَخَائِهٖ وَحِلْمِهٖ وَاِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ تَأَلَّمَ مَرَّةً مِنْهُ وَكَذٰلِكَ فَلْيَكُنِ الْمُلْكُ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرًا مِنْهُ بِكَثِيْرٍ وَاَفْضَلَ وَاَصْلَحَ، فَهٰذَا الرَّجُلُ سَادَ، وَسَاسَ الْعَالَمَ بِكَمَالِ عَقْلِهٖ وَفَرْطِ حِلْمِهٖ وَسَعَةِ نَفْسِهٖ وَقُوَّةِ دَهَائِهٖ وَرَأْيِهٖ وَلَهٗ هَنَاتٌ وَاُمُوْرٌ۔ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، وَكَانَ مُحَبَّبًا اِلٰى رَعِيَّتِهٖ عَمِلَ نِيَابَةَ الشَّامِ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَالْخِلَافَةَ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَمْ يَهْجُهُ اَحَدٌ فِىْ دَوْلَتِهٖ بَلْ دَانَتْ لَهُ الْاُمَمُ وَحَكَمَ عَلَى الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَكَانَ مُلْكُهٗ عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَمِصْرَ وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَخُرَاسَانَ وَفَارِسَ وَالْجَزِيْرَةِ وَالْيَمَنِ وَالْمَغْرِبِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ." ❷

---

❶ تاریخ خلیفه خیاط : ص 155 ، سیر : ج 3 ص 132 .

❷ السیر : ج 3 ص 133 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلیت وصلاحیتِ امارت وخلافت کے لیے تو یہی کافی ہے کہ انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گورنر بنایا اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو اس منصب پر برقرار رکھا، بالخصوص یہ کہ ایسے علاقہ پر جو سرحدی علاقہ ہے مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس پر کنٹرول کیا اور وہاں کی نگرانی کا حق ادا کیا آپ لوگوں کو اپنی جود وسخا اور حلم و بردباری سے راضی رکھتے اگر چہ بعض حضرات کو بسا اوقات شکایت بھی ہوتی تاہم حکمرانی ایسی ہی ہونی چاہیے بلاشبہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے بہت بہتر اور افضل نیز لائق لوگ بھی موجود تھے مگر انہوں نے اپنی کمال عقل مندی، حد درجہ حلم و بردباری، کشادہ دلی، معاملہ فہمی اور اصابت رائے سے پورے عالم پر سیاست وسیادت کا سکہ جمایا اگر چہ کچھ لغزشیں بھی ہوئیں جن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے تاہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی رعیت میں بڑے محبوب اور پسندیدہ تھے آپ نے بیس سال تک شام میں گورنری کی اور بیس سال تک خلافت، اس دوران کسی کو بھی آپ کی حکومت میں شر انگیزی کی جرأت نہیں ہوئی بلکہ تمام اقوام آپ کے زیر نگیں آ گئیں اور عرب وعجم پر حکومت کی آپ نے حرمین شریفین سمیت مصر، شام، عراق، خراسان، فارس، جزیرہ، یمن اور مغرب تک پر حکمرانی کا پرچم لہرایا۔''

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم وفضل کے متعلق یہ تو معروف ہے ہی کہ جب انہیں بتایا گیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا ہے تو فرمایا:

''اَصَابَ، اِنَّهٗ فَقِيْهٌ'' [1]

''اُنہوں نے درست کیا، وہ فقیہ ہیں۔''

---

[1] بخاری: رقم 3554 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مگر خلافت وامارت کی نسبت سے بھی فرمایا:

"مَا رَأَيْتُ رَجُلًا هُوَ أَخْلَقُ لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ مِنْ إِرْجَاءٍ وَ رَحْبٍ لَمْ يَكُنْ بِالضَّيِّقِ الْحَصِرِ" ❶

"یعنی میں نے حکمرانی کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مناسب کسی کو نہیں دیکھا لوگ ان کے پاس سے خوش وخرم اور امید و رجا سے واپس آتے کیونکہ نہ تو آپ تنگ دل والے تھے اور نہ ہی بخیل۔"

بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا:

"أَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِثْلَ مَنْ قَبْلَهُ وَلَا يَأْتِي بَعْدَهُ مِثْلُهُ" ❷

"اللہ کی قسم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اگر چہ اپنے سے پہلے خلفاء جیسے تو نہ تھے مگر ان کے بعد ان جیسا بھی کوئی نہ آئے گا۔"

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِيَةَ قِيْلَ لَهُ: وَلَا عُمَرَ؟ قَالَ: كَانَ عُمَرَ خَيْرًا مِنْهُ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ أَسْوَدَ مِنْهُ" ❸

"میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ سیادت کا حامل نہیں دیکھا پوچھا گیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی نہیں؟ فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے بہتر تھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے سیادت میں زیادہ تھے۔"

گویا مجموعی طور پر اگر چہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بلند مقام

---

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 234 ، ذکرہ البخاری فی التاریخ: ج 7 ص 327 ، والطبری: ج 5 ص 337 بلفظھما، وسندہ صحیح .

❷ الانساب بلاذری: ج 1 ص 37 الاصابہ: ج 3 ص 413 .

❸ تاریخ دمشق: ج 32 ص 313 ، السنہ للخلال: رقم: 680 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ومرتبہ رکھتے تھے مگر نظم ونسق اور انتظامی امور یا معاملات خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ زیادہ تھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَا رَأَيْتُ بَعْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَقْضٰى بِحَقٍّ مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الْبَابِ" ❶

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد حق پورا کرنے والا اور حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا ان کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔"

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح حضرات تابعین کرام اور پھر تبع تابعین بلکہ آج تک خلفا عن سلف علماء امت کا اتفاق ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو شرفِ صحبت سے مستزاد شرف مصاہرت اور کتابت وحی بھی نصیب ہوا اور پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے سیادت و قیادت کی جو صلاحیتیں ودیعت فرمائی تھیں ان کی بنا پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت نہ صرف امت مسلمہ کے اتحاد واتفاق کا مظہر تھا بلکہ غلبہ اسلام کا سنہری دور تھا، چنانچہ ایسے آثار اگرچہ پہلے بھی گزر چکے ہیں تاہم یہاں بھی مشتے نمونہ از خر دارے۔ چند ایک آثار مزید پیش کیے جاتے ہیں:

امام حرب بن اسماعیل الکرمانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"وَسَأَلْتُ أَبَا ثَوْرٍ، قُلْتُ: كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ؟ قَالَ: خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ: أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ الْخَمْسَةُ، وَهُمْ: عَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ، وَرَحِمَ اللّٰهُ

❶ البدایہ: ج 8 ص 133.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ" ❶

''میں نے حضرت ابو ثور رحمہ اللہ سے پوچھا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے بہتر حضرت ابوبکر پھر عمر پھر عثمان اور پھر یہ پانچ حضرات ہیں یعنی حضرت علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم اور اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن معاویہ رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے۔''

گویا ان حضرات کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی یہ فضل خیر حاصل ہے وہ ان سے پیچھے نہیں اور یہ وہی اسلوب ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت خدیجہ)، حضرت مریم، حضرت آسیہ اور (حضرت فاطمہ) رضی اللہ عنہن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق اختیار فرمایا کہ مت کوئی سمجھے ان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیوں نہیں تو فرمایا:

"وَفَضْلُ عَائِشَةَ، عَلٰى سَائِرِ النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ" ❷

''خواتین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہی فضیلت حاصل ہے جو کھانے میں ثرید کو ہے۔''

ہم نے یہ حدیث محض بطور تشبیہ ذکر کی ہے ورنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان مذکورہ بالخصوص خلفاء اربعہ پر فضیلت حاصل نہیں مگر ان۔ السابقون الاولون۔ کے ساتھ ان کا ذکر بذاتِ خود دلیلِ عظمت ہے۔

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی ہیں فرماتے ہیں:

---

❶ كتاب السنة للكرماني: ص 260، رقم: 490.

❷ بخاری :3769مسلم رقم: 2431.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"لَنْ يَمْلِكَ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَا مَلَكَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ" ❶

''جس طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکومت کی اس طرح امت میں کوئی حکومت نہیں کر سکے گا یعنی ان کا انداز حکمرانی بڑی ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔''

امام ابواسحاق السبیعی رحمہ اللہ جب بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ذکر کرتے تو فرماتے:

"كَانَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ وَكَانَ وَكَانَ وَمَا رَأَيْنَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ" ❷

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ ہی تھے ہم نے ان کے بعد ان جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔''

ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"لَوْ اَدْرَكْتُمُوْهُ۔ اَوْ اَدْرَكْتُمْ زَمَانَهُ (اَيَّامَهُ) كَانَ الْمَهْدِيَّ" ❸

''اگر تم ان کو پا لیتے یا ان کا زمانہ دیکھ لیتے تو وہ حضرت مہدی تھے۔''

یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت عدل وانصاف اور اسلام کے استقرار و استحکام اور رعیت کی ترقی وخوشحالی میں نزول مسیح سے پہلے حضرت مہدی کے دور جیسا تھا۔

عظیم مفسر امام مجاہد رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں:

"لَوْ رَأَيْتُمْ (اَدْرَكْتُمْ) مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ لَقُلْتُمْ هٰذَا الْمَهْدِيُّ مِنْ فَضْلِهِ" ❹

---

❶ انساب بلاذری: ج 1ص 100 ، تاریخ دمشق: ج 32 ص 315 ، تاریخ اسلام: ج 2 ص 321 .

❷ تاریخ دمشق: ج 32 ص 312، السنة للخلال: ج 2 ص 438 ، رقم: 670 وسنده صحيح .

❸ السنه للخلال: ج 2 ص 439 ، رقم: 672 ، منهاج السنة ج6 ص234 .

❹ السنة للخلال: ج 2 ص 438 ، رقم: 669 معجم الصحابه للبغوی: ج 5 ص 368، رقم: 2191، تاریخ دمشق: ج 32 ص312 ، منهاج السنة ج 6 ص233 ، و سنده صحيح .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر تم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لو تو ان کے فضل و مقام کی بنا پر انہیں مہدی کہو۔''

امام قتادہ رحمہ اللہ نے بھی یہی کہا:

"لَوْ اَصْبَحْتُمْ فِیْ مِثْلِ عَمَلِ مُعَاوِیَةَ لَقَالَ اَكْثَرُكُمْ هٰذَا الْمَهْدِیُّ" ❶

''اگر تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے کام کو دیکھو تو تم میں سے اکثر کہیں کہ یہ تو مہدی ہے۔''

مشہور محدث امام سلیمان بن مہران الاعمش رحمہ اللہ کے پاس حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ذکر ہوا تو فرمایا:

"فَكَیْفَ لَوْ اَدْرَكْتُمْ مُعَاوِیَةَ؟ قَالُوْا: یَا اَبَا مُحَمَّدٍ، یَعْنِیْ فِیْ حِلْمِهٖ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ بَلْ فِیْ عَدْلِهٖ" ❷

''اگر تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پا لو تو پھر دیکھو؟ انہوں نے کہا کیا اس سے مراد ان کا حلم اور بردباری ہے؟ فرمایا نہیں بخدا (وہ تو ہے ہی) ان کا عدل مراد ہے کہ وہ بھی عجیب تھا۔''

امام محمد بن الحسن آجری رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"مُعَاوِیَةُ رضی اللہ عنہ كَاتِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى وَحْیِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ الْقُرْآنُ بِأَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ دَعَالَهُ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَقِیَهُ الْعَذَابَ، وَدَعَالَهٗ اَنْ یُعَلِّمَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ، وَیُمَكِّنَ لَهٗ فِی الْبِلَادِ وَاَنْ یَجْعَلَهٗ

---

❶ السنة للخلال: ج 2 ص 437، رقم: 667، منهاج السنہ ج 6 ص233، وسندہ جید.

❷ السنة للخلال: ج 2 ص 437، رقم: 667، منهاج السنة: ج 6 ص 233 بحوالہ اثرم صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هَادِيًا مَهْدِيًا..... وَصَاهَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ تَزَوَّجَ أُمَّ حَبِيْبَةَ، أُخْتَ مُعَاوِيَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَصَارَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَصَارَ هُوَ خَالَ الْمُؤْمِنِيْنَ.... وَهُوَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهُ۔ فَقَدْ ضَمِنَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ لَهُ أَنْ لَّا يُخْزِيَهُ لِأَنَّهُ مِمَّنْ آمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ." ❶

''یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی وحی قرآن پر رسول اللہ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کاتب تھے۔ شرفِ صحبت پایا اور آنحضرت ﷺ سے دعا لی کہ اللہ اسے عذاب سے بچائے اور کتاب سکھائے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ممالک پر قبضہ دلائے اور انہیں ہدایت یافتہ اور مشعلِ راہ بنائے .... پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے رشتۂ مصاہرت قائم کیا کہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو یوں وہ اُم المومنین کا اعزاز پا گئیں جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہل ایمان کے ماموں کہلائے اور یہ بھی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس فرمان باری تعالیٰ کے بھی مصداق ہیں کہ۔ اس دن اللہ تعالیٰ پیغمبر ﷺ اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہ کرے گا۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ وہ ان کو رسوا نہ کرے گا کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔

مشہور عابد و زاہد معمر بن احمد اصبھانی شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے:

"وَإِنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ كَاتِبُ وَحْيِ اللّٰهِ وَأَمِيْنُهُ وَرَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہ ..... فَهٰذَا

❶ الشریعہ: ج 5 ص 2478-2431

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْأَثَرِ "❶

"اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، اللہ کی وحی کے کاتب اور اس کے امین تھے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھنے کی سعادت ملی اور وہ مومنوں کے ماموں تھے............ یہ محدثین اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے۔"

امام عبدالملک بن محمد ابومنصور الثعالبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"دَهَاءُ مُعَاوِيَةَ ، ذٰلِكَ مِمَّا اشْتَهَرَ أَمْرُهُ وَ سَارَ ذِكْرُهُ وَكَثُرَتِ الرِّوَايَاتُ وَالْحِكَايَاتُ فِيْهِ ، وَوَقَعَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى اَنَّ الدُّهَاةَ أَرْبَعَةٌ : مُعَاوِيَةُ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ وَزِيَادُ بْنُ أَبِيْهِ فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ بِحَيْثُ هُوَ مِنَ الدُّهَاءِ وَبُعْدَ الْغَوْرِ وَانْضَمَّ اِلَيْهِ الدُّهَاةُ الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يَرَوْنَ بِأَوَّلِ آرَائِهِمْ اَوَاخِرَ الْأُمُوْرِ ، فَكَانَ لَا يَقْطَعُ الْأَمْرَ حَتّٰى يَشْهَدُوْهُ ، وَلَا يَسْتَضِيْئُ فِيْ ظُلَمِ الْخُطُوْبِ اِلَّا بِمَصَابِيْحِ آرَائِهِمْ ، سَلِمَ لَهٗ أَمْرُ الْمُلْكِ وَاَلْقَتْ اِلَيْهِ الدُّنْيَا أَزِمَّتَهَا وَصَارَ دَهَائُهٗ وَدَهَاءُ أَصْحَابِهِ الثَّلَاثَةِ مَثَلًا "❷

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذہانت وفطانت اور چالاکی بڑی مشہور ہے اور اس سلسلہ میں بہت سی حکایات اور روایات ہیں اور اتفاق ہے کہ چالاک اور ہوشیار آدمی چار ہیں: حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن العاص، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم اور زیاد، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اگرچہ ان چالاک آدمیوں میں سے ہیں لیکن اپنی آراء کو بنیاد اور نتیجہ خیز سمجھنے والے یہ تینوں بھی کسی

❶ الحجة فی بیان المحجة: ج 1 ص 244-231 .

❷ ثمار القلوب: ص 88 بحوالہ منزلة معاویہ: ج 1 ص 451 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاملہ کا فیصلہ تب تک نہ کرتے جب تک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رائے معلوم نہ کر لیتے اور ان حضرات کی آراء ہی دراصل ہر اہم معاملہ میں فیصلہ کن اور مشعل راہ ہوئیں مگر حکومت ان کے سپرد ہوئی تو دنیا ان کے قدموں میں جھک گئی اور ان کی ذہانت و ہوشیاری اور دیگر ساتھیوں کی چالاکی مثال بن گئی۔"

حضرت امام احمد بن عبداللہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مَلَكَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عِشْرِيْنَ سَنَةً مُنْفَرِدًا بِالْمُلْكِ يَفْتَحُ اللّٰهُ بِهِ الْفُتُوْحَ وَيَغْزُو الرُّوْمَ وَيَقْسِمُ الْفَئَ وَالْغَنِيْمَةَ وَيُقِيْمُ الْحُدُوْدَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى لَا يُضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا" ❶

"اُنہوں نے بلاشرکت غیر بیس سال تک لوگوں پر حکمرانی کی اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ فتوحات نصیب فرمائیں، روم سے جہاد کیا اور مال فیٔ اور مال غنیمت تقسیم کیا، حدود کو محفوظ و مستحکم بنایا۔ اللہ تعالیٰ اچھا کام کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔"

مشہور فقیہ علامہ شمس الدین سرخسی حنفی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَقَدْ كَانَ هُوَ مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم وَكَانَ كَاتِبَ الْوَحْيِ وَكَانَ اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَقَدْ اَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْمُلْكِ بَعْدَهُ." ❷

"یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور آپ کاتب وحی، امیر المومنین تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد حکمرانی کی خبر دی تھی۔"

❶ معرفة الصحابة: ج 5 ص 2497۔ ❷ المبسوط: ج 18 ص 91۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن الولید ابو بکر الطرطوشی المالکی فرماتے ہیں:

"دَوْلَةُ بَنِي أُمَيَّةَ، أَوَّلُهُمْ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ...... لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ أَحْلَمَ مِنْ مُعَاوِيَةَ لَا جَرَمَ أَنْ دَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَلَكَ بِهَا رِقَابَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، وَصَارَ حِلْمُهُ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ وَيَقْتَدِي بِهِ الْخَلْقُ وَيَهْتَدِي بِهِ الْعُقَلَاءُ" ❶

"بنو امیہ کا دور خلافت، اموی خلفاء میں پہلے خلیفہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ہیں .... اموی خلفاء میں ان سے بڑھ کر کوئی متحمل مزاج اور بردبار نہیں اور بلاشبہ پوری دنیا ان کے سامنے جھک گئی اور انہوں نے اس کے ذریعہ عرب وعجم پر حکمرانی کی، ان کے حلم اور بردباری کی مثال دی جاتی ہے جبکہ دنیا ان کے نقش قدم پر چلتی ہے اور عقلمند ان کو اپنے لیے مشعل راہ سمجھتے ہیں۔"

امام علی بن بسام ابو الحسن اندلسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فَكَانَتِ الْجَمَاعَةُ عَلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، كَاتِبِ الْوَحْيِ، وَصِهْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَدِيفِهِ، فَبَلَغَ مِنْ ضَبْطِ الْأُمُورِ وَلِينِ الْوِلَايَةِ وَجِهَادِ الْعَدُوِّ وَ جِبَايَةِ الْفَيْءِ وَبَثِّ الْعَدْلِ وَإِدَارَةِ الْعَطَاءِ مَا لَا يَجْهَلُهُ مِلِّيٌّ وَلَا ذِمِّيٌّ " ❷

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر امت یکجا ہوئی، آپ کاتب وحی تھے آنحضرت ﷺ نے آپ سے رشتہ مصاہرت قائم کیا اور اپنے پیچھے سواری پر بٹھانے کی سعادت دی۔ آپ نے معاملات کو کنٹرول کرنے اور انہیں منظم کرنے،

❶ سراج الملوك: ص 70 بحواله منزله معاويه: ج 1 ص 456.

❷ الذخيرة في محاسن اهل الجزيرة: ج 1 ص 110 بحواله منزله معاويه: ج 1 ص 457

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکمرانی میں نرمی برتنے، دشمن سے جہاد اور مال فئی اخذ کرنے، عدل عام کرنے اور عطایا و ہدایا دینے کی جو روایات قائم کیں کہ تمام مسلمان اور غیر مسلم ان سے بخوبی واقف ہیں۔"

مشہور فقیہ قاضی محمد بن عبداللہ ابوبکر ابن العربی المالکی لکھتے ہیں:

"مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِجْتَمَعَتْ فِيْهِ خِصَالٌ: وَهِيَ اَنَّ عُمَرَ جَمَعَ لَهُ اَلشَّامَاتِ كُلَّهَا وَأَفْرَدَهُ بِهَا لِمَا رَاٰى مِنْ حُسْنِ سِيْرَتِهٖ وَقِيَامِهٖ بِحِمَايَةِ الْبَيْضَةِ وَسَدِّ الثُّغُوْرِ وَاِصْلَاحِ الْجُنْدِ وَالظُّهُوْرِ عَلَى الْعُدُوِّ وَسِيَاسَةِ الْخَلْقِ" ❶

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں بہت سی خوبیاں جمع تھیں ان ہی کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام اہم مشمولات شام کو اکیلے ان کے سپرد کر رکھا تھا کیونکہ انہوں نے ان میں حسن سیرت، ملکی مفاد میں سرگرمی، سرحدوں کی حفاظت، لشکر کی اصلاح اور دشمن پر غلبہ نیز رعایا کی دیکھ بھال کو بھانپ لیا تھا۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى اَنَّ مُعَاوِيَةَ اَفْضَلُ مُلُوْكِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَاِنَّ الْاَرْبَعَةَ قَبْلَهٗ كَانُوْا خُلَفَاءَ نُبُوَّةٍ وَهُوَ اَوَّلُ الْمُلُوْكِ كَانَ مُلْكُهٗ مُلْكًا وَرَحْمَةً ...... وَكَانَ فِيْ مُلْكِهٖ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْحِلْمِ وَنَفْعِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا يُعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَ خَيْرًا مِنْ مُلْكِ غَيْرِهٖ" ❷

"علماء کا اتفاق ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس امت کے سب بادشاہ حکمرانوں سے بہتر حکمران تھے۔ آپ سے پہلے چاروں حضرات خلفاء

---

❶ العواصم من القواصم: ص 165 منزلة معاويه: ج 1 ص 457.

❷ مجموع الفتاویٰ: ج 4 ص 478.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت تھے اور آپ پہلے بادشاہ، ان کی حکمرانی بادشاہت بھی تھی اور رحمت بھی، آپ کی حکمرانی رحمت و شفقت اور حلم و بردباری نیز مسلمانوں کے لیے مفاد و منفعت تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بادشاہت دوسروں سے بہتر تھی۔"

شیخ الاسلام دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"فَلَمْ يَكُنْ مِنْ مُلُوْكِ الْمُسْلِمِيْنَ مَلِكٌ خَيْرٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ وَلَا كَانَ النَّاسُ فِيْ زَمَانِ مَلِكٍ مِنَ الْمُلُوْكِ خَيْرًا مِنْهُمْ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ إِذَا نُسِبَتْ أَيَّامُهُ إِلَى أَيَّامِ مَنْ بَعْدَهُ، وَأَمَّا إِذَا نُسِبَتْ إِلَى أَيَّامِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ظَهَرَ التَّفَاضُلُ---- وَمَعْلُوْمٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ أَنَّهُ لَيْسَ قَرِيْبًا مِنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ فَضْلًا عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَكَيْفَ يُشَبَّهُ غَيْرُ الصَّحَابَةِ بِهِمْ؟ وَهَلْ تُوْجَدُ سِيْرَةُ أَحَدٍ مِنَ الْمُلُوْكِ مِثْلُ سِيْرَةِ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه؟" [1]

"مسلمان بادشاہوں میں کوئی بادشاہ بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر نہ تھا اگر ان کے دور کا بعد کے ادوار سے مقابلہ کیا جائے تو کسی بادشاہ کے دور میں لوگ اس قدر خوشحال و مطمئن نہ تھے جس قدر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں تھے۔ البتہ ان کے دور کا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے مقابلہ کیا جائے تو ان کی فضیلت واضح ہے .... اور مسلمانوں کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تو حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بھی قریب نہیں چہ جائیکہ ان کا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے تقابل ہو، تو پھر ان سے کسی غیر صحابی کو کیا تشبیہ دی جا سکتی ہے؟ اور کیا کسی بادشاہ

---

[1] منهاج السنة: ج 6 ص232-236.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی سیرت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت جیسی ہے؟''

اسی طرح موصوف لکھتے ہیں:

''ضَعُفَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ضُعْفًا أَوْجَبَ اَنْ تَصِيْرَ مُلْكًا ، فَأَقَامَهَا مُعَاوِيَةَ مُلْكًا بِرَحْمَةٍ وَحِلْمٍ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ الْمَأْثُوْرِ: تَكُوْنُ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ وَرَحْمَةٍ ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا وَرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكٌ وَلَمْ يَتَوَلَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُلُوْكِ خَيْرًا مِنْ مُعَاوِيَةَ ، فَهُوَ خَيْرُ مُلُوْكِ الْإِسْلَامِ وَ سِيْرَتُهُ خَيْرُ سِيْرَةِ سَائِرِ الْمُلُوْكِ بَعْدَهُ'' ❶

''اور خلافت نبوت کمزور ہوئی تو اس کے نتیجہ میں بادشاہت آئی لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس خلافت کو رحمت وحلم کی بادشاہت کی صورت میں قائم کیا جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے پہلے نبوت ورحمت ہوگی پھر خلافت نبوت اور رحمت ہوگی اور پھر بادشاہت ہوگی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی بادشاہ حکمران نہیں بنا وہ تمام اسلامی بادشاہوں سے بہتر تھے اور بعد میں آنے والے تمام بادشاہوں کی سیرتوں سے ان کی سیرت بہتر تھی۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ کا پہلے بھی تبصرہ گزر چکا ہے مزید آپ فرماتے ہیں:

''هُوَ اَوَّلُ مُلُوْكِ الْإِسْلَامِ وَكَانَ حَلِيْمًا كَرِيْمًا سَائِسًا ، عَاقِلًا ، كَامِلَ السُّؤْدَدِ ذَادَهَاءٍ وَرَأْيٍ وَمَكْرٍ كَأَنَّمَا خُلِقَ لِلْمُلْكِ . '' ❷

''آپ اسلام کے پہلے بادشاہ ہیں۔ آپ بردبار، کریم النفس سیاستدان،

---

❶ منهاج السنة: ج 7 ص458 .

❷ تذهيب تهذيب الكمال: ج 9 ص 34 ، رقم: 6804 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقلمند اور مکمل سیادت رکھتے تھے۔ اور بڑے رعب و دبدبہ والے صاحبِ بصیرت اور تدبیر و فراست والے تھے گویا کہ آپ بادشاہت ہی کے لیے پیدا ہوئے تھے۔“

دوسری جگہ فرمایا:

”كَانَ خَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ ، شَرِيْفًا ، مُهِيْبًا ، شُجَاعًا ، حَلِيْمًا جَوَّادًا ، كَثِيْرَ الْمُحَاسِنِ“ ❶

”آپ حکمرانی کے اہل، شریف، بارعب، دلیر، بردبار، سخی اور بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔“

علامہ زین الدین عمر بن مظفر الشافعی ابن الوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”كَانَ حَلِيْمًا ذَاهَيْبَةٍ ، يَقْهَرُ حِلْمُهُ غَضَبَهُ وَيَغْلِبُ جُوْدُهُ مَنْعَهُ“ ❷

”یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیبت و رعب سے متصف تھے۔ ان کی برد باری اور حلم ان کے غصہ پر غالب تھا اور ان کی سخاوت، بخل پر غالب تھی۔“

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَهُوَ اَوَّلُ مُلُوْكِ الْمُسْلِمِيْنَ مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه وَهُوَ خَيْرُ مُلُوْكِ الْمُسْلِمِيْنَ .“ ❸

”وہ مسلمانوں کے پہلے بادشاہ تھے اور سب بادشاہوں سے بہتر تھے۔“

علامہ محمد بن احمد بن منصور ابشیھمی المتوفی 850ھ فرماتے ہیں:

---

❶ المقدمة الزهراء : ص 106 ، منزلة معاويه : ج 1 ص 462 .

❷ تاريخ ابن الوردی : ج 1 ص 162 بحواله منزلة معاويه : ج 1 ص 463 .

❸ شرح عقيده طحاويه : ص 545 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يُعْرَفُ بِالْحِلْمِ وَلَهُ فِيهِ أَخْبَارٌ مَشْهُورَةٌ وَآثَارٌ مَذْكُورَةٌ ...... وَكَانَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَدْ سَلَكَ طَرِيقَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه " ❶

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حلم و بردباری میں مشہور تھے اور اس سلسلہ میں ان کے واقعات مشہور ہیں ......اور آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلے۔''

علامہ جلال الدین السیوطی الشافعی فرماتے ہیں:

"كَانَ أَحَدَ الْكُتَّابِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ------ وَكَانَ مِنَ الْمَوْصُوفِينَ بِالدَّهَاءِ وَالْحِلْمِ ------ وَكَانَ يُضْرَبُ بِحِلْمِهِ الْمَثَلُ" ❷

''یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں سے تھے .... اور ذہانت وحلم سے متصف تھے .... اور ان کے حلم کی تو مثال دی جاتی ہے۔''

مجدد دین امام محمد بن عبدالوہاب حنبلی نجدی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"لَمْ يَكُنْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا مِنْ مُعَاوِيَةَ ...... وَفَضَائِلُهُ وَعَدْلُهُ وَحُسْنُ سِيرَتِهِ كَثِيرٌ ." ❸

''مسلمان بادشاہوں میں کوئی بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں ....اور ان کے فضائل ومناقب اور ان کا عدل وانصاف نیز حسن سیرت

---

❶ المستطرف فی کل فن مستظرف: ج 1 ص 408، ج 2 ص 208.

❷ تاریخ الخلفاء: ص 195-194.

❸ مسائل لخصها الامام محمد بن عبدالوهاب: ص 169 بحواله منزلة معاويه: ج 1 ص 469.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت زیادہ ہے۔''

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر اس صدی تک کے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ان اقوال وارشادات اور تاثرات کے بعد کہنا چاہیے کہ پوری امت مسلمہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذاتی فضائل ومناقب کے ساتھ ان کی حکمرانی میں ان کے عدل وانصاف، حلم وتواضع اور رعیت کے حقوق کے تحفظ کے ساتھ مملکت کے استقرار واستحکام میں حسن کردار پر اجماع ہے۔

مطاعن کا جائزہ

گزشتہ معروضات اور ان سے محصولہ نتائج کے بعد بادیٔ النظر میں ہر منصف مزاج سمجھ سکتا ہے کہ ایسی جلیل القدر شخصیت جو اپنی صفاتِ خَلقیہ کے ساتھ صفاتِ خُلقیہ میں اس قدر اعلیٰ مقام ومرتبہ رکھتی ہو کہ شرفِ صحبت کا اعزاز پانے کے ساتھ خدمتِ رسالت مآب ﷺ کی سعادت پائے اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کا مصداق ومظہر بننے کے بعد بطور حکمرانی نہ صرف حقوق اللہ کو ادا کرے بلکہ حقوق العباد میں بھی نہایت حساس واقع ہو اور پھر بطور خلیفہ اسلامی ریاست کے استقرار واستحکام اور اس کی ترقی ووسعت میں کارہائے نمایاں انجام دے اور پوری امت اسلامیہ اس کی عظمت کا اعتراف ہی نہ کرے بلکہ اس کے حسن کردار پر بھی متفق ہو اس پر کسی قسم کا الزام واتہام یا طعن وبہتان محض حسد وبغض اور نفرت وعداوت بلکہ جہالت وضلالت کا نتیجہ ہے یا پھر دشمن کی سازش۔ لہٰذا ایسی شخصیت کے متعلق ایسی سطحیّت پر سوچنا یا کان دھرنا تضیع اوقات ہے چہ جائیکہ اس کا جواب تلاش کیا جائے کیونکہ بدیہی البطلان ہفوات کا جواب کوئی معقولیت نہیں رکھتا۔

چنانچہ جناب عبداللہ دانش صاحب کی دیگر بعض کتب کی طرح یہ کتاب دیکھنے کے بعد اس کے مندرجات کی حیثیت ہمارے ہاں بھی اس سے زیادہ کچھ نہ تھی اور نہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن بعض دوستوں نے توجہ دلائی کہ سوچنے کی سطح وصلاحیت ہر آدمی میں برابر نہیں ہوتی موصوف کی دانشوری کو ہر شخص تو اس نظر سے نہیں دیکھے گا بلکہ عین ممکن ہے کوئی ان کی اس سامریت سے دھوکہ کھا جائے تو ضروری ہے کہ حقیقت واقعہ کی نقاب کشائی ہو اور دانش فرنگ نے سبائیت کے جس خام مال سے عجل مودودیت بنا کر قوم کو "کَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ" کی تحقیق سامریت سے کھڑا کیا ہے اس کی پرخوار صوت خوار سے لوگوں کو بچانا اور اس "فتنہ سامریت" سے آگاہ کرنا بھی تو ضروری ہے چنانچہ اسی جذبہ "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ" کے تحت ہم مناسب بلکہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ موصوف نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف مطاعن و ملاعن کا جو "بیت عنکبوت" تعمیر کیا اور عجل مودودیت تراشا ہے اس کا جائزہ لیتے ہوئے بتائیں کہ وہ:

﴿لَنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا﴾ (طٰہٰ : 97)

"ہم اسے جلا کر اس کی راکھ سمندر میں پھینکیں گے۔"

کا کیسے مصداق و مظہر بنتا ہے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسے منفی پروپیگنڈہ میں موصوف اکیلے ہیں نہ پہلے، بلکہ موصوف نے تو بنیادی طور پر اپنے نظریاتی مرشد مولانا مودودی کی جگالی کی ہے اور معلوم ہے کہ مولانا مودودی یا ان کے پیش رو ایسے حضرات کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اُٹھائے گئے اعتراضات یا لگائے گئے الزامات کا جواب بہت سے علماء اہلسنت نے بڑی تفصیل سے اور مدلل انداز میں دیا ہے جزاھم اللہ خیرا۔ تاہم اس موقعہ پر ہمیں صرف ان اعتراضات یا الزامات بلکہ سب وشتم کا جائزہ لینا ہے جن کا موصوف عبداللہ دانش صاحب نے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ موصوف نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر جو طعن و نقد کیا ہے اس کا تعلق آپ کی ذات اور اخلاق سے بھی ہے اور امارت و حکومت سے بھی پہلے ہم ذاتی نوعیت کے الزامات اور طعن و نقد کا جائزہ لیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ رعونت ہے؟

موصوف لکھتے ہیں:

دوسری طرف یہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تنہائیوں میں بھی ہدایات دیتے رہے اور اُنہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بھی بنایا۔ صحیح بخاری کتاب المغازی حدیث 4108 میں دیکھیں کس رعونت کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی توہین کی؟ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر للکارا جو اس خلافت کا آرزومند ہے وہ ذرا اپنا سر اُٹھائے، ہم اس خلافت کے زیادہ حقدار ہیں اس سے بھی اور اس کے باپ سے بھی، بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ کیونکر صبر کر گئے اور اس دھمکی کو پی گئے۔ اپنے اس عظیم محسن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کس قدر احسان فراموش نکلے۔ (شرح اربعین حسین رضی اللہ عنہ ص: 155)

موصوف اس اقتباس میں بخاری شریف کی روایت سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ان الفاظ میں مراد حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں اور اسی بنا پر وہ احسان فراموش بھی ہوئے اور رعونت رکھنے والے بھی۔

مگر دراصل یہ موصوف کی بناء الفاسد علی الفاسد ہے کیونکہ اول تو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ کیا فی الواقع ان الفاظ سے حضرت ابن عمر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہی مراد ہیں اور پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیا یہ الفاظ اسی تناظر میں استعمال ہوئے اور ان کا یہی مطلب ہے؟ جو موصوف اخذ کر رہے ہیں اس کی تفصیل جاننے سے پہلے یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ یہ واقعہ کب کا ہے؟ چنانچہ روایات کا مجموعی مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پس منظر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانا دو مرتبہ ہوا ایک اس وقت جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زخمی ہونے کے بعد مسئلہ استخلاف پر گفتگو کی امام حمیدی کے الفاظ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ وَنَوْسَاتُهَا تَنْطُفُ فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ ، قَالَتْ اِنَّهٗ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ أَنْ أُكَلِّمَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ ." ❶

"میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو ان کے بالوں سے پانی گر رہا تھا اُنہوں نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ آپ کے والد کسی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے میں نے کہا وہ ایسا نہیں کریں گے اُنہوں نے کہا وہ کریں گے تو میں نے قسم اُٹھائی کہ میں اس معاملہ پر ان سے بات کروں گا تو اس پر میں خاموش رہا، آخر میں نے جب صبح کی تو..........."

امام حمیدی نے دوسری روایت یہی بخاری والے الفاظ سے نقل کی ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حمیدی کے نزدیک یہ واقعہ دو مرتبہ ہوا ایک جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زخمی حالت میں اس معاملہ پر بات کی اور شوریٰ بنائی ، دوسرا جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی بلکہ اس میں بھی اختلاف ہے بعض حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس خطبہ کا محل وقوع قصہ تحکیم کو قرار دیتے اور بعض یزید کی بیعت کو۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے دو مختلف واقعات کو ایک ہی سیاق میں ذکر کر دیا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب کمیٹی بنائی تو واضح کر دیا تھا کہ میرا بیٹا عبداللہ اس کمیٹی میں شریک تو ہو سکتا ہے مگر خلافت کا امیدوار نہیں ہوگا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ بھی ہیں۔

"فَقَالَتْ اِلْحَقْ فَاِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ ." ❷

"جائیے وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

---

❶ الجمع بين الصحيحين : ج 1 ص 99 ، رقم: 22 ، بخاری : 4108.

❷ كشف المشكل ج 2 ص 576 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اس موقعہ پر تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کے الفاظ

"فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ النَّاسَ ......" ❶

کا کوئی لفظی اور معنوی تعلق نہیں بنتا لہٰذا متعین ہو جاتا ہے کہ اس واقعہ کا تعلق بعد کے دو موقعوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہی ہے بلکہ ان کے الفاظ کا واقعہ تحکیم سے متعلق ہونا اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لَـمَّا كَانَ اَمْرُ الْحَكَمَيْنِ قَالَتْ حَفْصَةُ اِنَّهٗ لَا يَجْمُلُ بِكَ اِلَّا الصُّـلْـحُ يُصْلِحُ اللّٰهُ بِكَ بَيْنَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَنْتَ صِهْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَابْـنُ عُـمَـرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِـمْ وَقَـدْ اِجْتَـمَعُوْا عَلٰى اَنْ يُوَلُّوْنِيْ فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَظَنَّ اَنِّيْ قَدِمْتُ لِذٰلِكَ ......" ❷

"یعنی جب (حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما میں) معاملہ تحکیم تھا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ امت میں ہونے والی اس صلح میں ضرور شریک ہوں آپ رسول اللہ ﷺ کے سسرالی بھی ہیں اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بیٹے بھی (آپ کی اہمیت ہے) تو میں گیا جب وہاں پہنچا تو وہ سبھی مجھے والی و حکمران بنانے پر جمع ہو چکے تھے اتنے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور سمجھا کہ میں اسی کام (حکومت لینے) کو آیا ہوں ...."

تو اس وقت کا خطبہ متعین کرتا ہے کہ یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مصالحت کے وقت کا ہے۔ لیکن اس پر اعتراض ہے کہ حضرت

---

❶ بخاری، رقم: 4108 .

❷ تاریخ دمشق: ج 31 ص 182، ط: دار الفکر .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر رضی اللہ عنہ جو اس ابتلاء کے دور میں بالکل الگ تھلگ تھے اور انہیں ریاست وحکومت کی کوئی خواہش بھی نہ تھی ان سے ایسا کرنے کی توقع نہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کی موجودگی میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ متوقع نہیں شاید اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے اسے مستبعد قرار دیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ راوی سے خلط ہوا ہے اس نے بعد کے واقعہ کو قصۂ تحکیم میں ملا دیا ہے۔

بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ دومۃ الجندل کے موقع کا ہے جبکہ بعض حضرات نے اسے صلح کے موقع پر یا بیعت یزید کے وقت کا خطبہ قرار دیا ہے، اس خطبہ کا وقت جو بھی ہو لیکن اصل سوال یہ ہے۔ کہ کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ان الفاظ میں حضرت ابن عمر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا؟ بعض علماء کا خیال ہے ان کا اشارہ (مختلف مواقع کی روشنی میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف تھا جبکہ بعض نے اسے عام قرار دیا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ہی اشارہ کیا اور وہ اس پس منظر میں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت یزید سے تخلف اور انکار کیا تھا اور اس سے ان کی مراد حضرت ابن عمر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی توہین و تنقیص نہیں تھی بلکہ یہ الفاظ "خَرَجَ مَخْرَجَ الْمُبَالَغَةِ" تھے اور عرب میں یہ اسلوب مستعمل ہے۔ اور یہ بھی کہ اس رد و انکار کا سبب یا پس منظر یہ تھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک استحقاق خلافت کی بنیاد اور اس کا معیار سبقت اسلام، خدمات اور علم و فضل تھے جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس کے لیے رائے اور قوت فیصلہ اور سیاست و قیادت کی صلاحیت کو معیار سمجھتے تھے آپ اسے یوں بھی تعبیر کر سکتے ہیں کہ اختلاف کی نوعیت فاضل و مفضول میں تقدیم و ترجیح کی ہے چنانچہ اسی بنا پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بالآخر فتنہ سے بچتے ہوئے مفضول کی بیعت کو اختیار کر لیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی نہیں بلکہ یزید کی بھی بیعت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان حالات میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ:

"مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَتَكَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيُطْلِعْ قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ"

کو "رعونت" سے تعبیر کرنا خود "رعونت" کا مظہر ہے ورنہ یہ الفاظ اپنے مفہوم و معنی میں کوئی ناقابل فہم نہیں کہ آزادی اظہار میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ اعلان ان کی جمہوریت نوازی ہے کہ پورے مجمع کو مخاطب کر کے اجازت دے رہے ہیں جو چاہیے بات کرے ورنہ اس موقع پر تو ہم بھی استحقاق حکومت رکھتے ہیں چنانچہ جن کو یزید کی بیعت پر انقباض تھا بعد ازاں اُنہوں نے بیعت کر لی۔

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جو خود فرماتے ہیں کہ ہمیں کبھی حکومت و ریاست کی خواہش نہیں رہی اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو اس معاملہ سے لاتعلق رکھا تھا مگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر بھی اپنے تقوی و زہد کی بنا پر فرمایا:

"مَا حَدَّثَتْ نَفْسِيْ بِالدُّنْيَا قَبْلَ يَوْمَئِذٍ اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ يَطْمَعُ فِيْهِ مَنْ ضَرَبَكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اَدْخَلَكُمَا فِيْهِ فَذَكَرْتُ الْجَنَّةَ فَاَعْرَضْتُ عَنْهُ" ❶

"اس دن سے قبل میرے دل میں کبھی دنیا کی خواہش پیدا نہیں ہوئی میں چاہتا تھا کہ کہوں، اس (خلافت) کی اسے خواہش ہے جس نے تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر جنگ کی یہاں تک کہ تمہیں اسلام میں داخل کیا مگر مجھے جنت یاد آئی تو میں نے اس سے اعراض کر لیا۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خاموشی کے اس پسِ منظر کے ساتھ یہ بھی ہے کہ آپ نے صلح کے اس ماحول کے بعد پھر سے افتراق و اختلاف اور فتنہ و فساد نیز جنگ و جدال

❶ الفتح: ج 7 ص 404۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اندیشہ سے خاموشی اختیار کی چنانچہ بعض روایات کے الفاظ ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَخَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ قَوْلِيْ هِرَاقَةُ الدِّمَاءِ وَاَنْ يُحْمَلَ قَوْلِيْ عَلٰى غَيْرِ الَّذِيْ اَرَدْتُّ" ❶

''میں نے چاہا کہ میں کہوں: وہ لوگ (حقدار ہیں) جنہوں نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام پر جنگ کی مگر میں ڈر گیا کہ کہیں میری اس بات سے خون خرابہ نہ ہو اور میری بات کا وہ مقصد لے لیا جائے جو میرا ارادہ نہیں۔''

لیکن دیانتداری دیکھیں کہ موصوف اس ایثار و محبت اور اخوت و مودت کے ماحول اور جذبات کو کن الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں لکھتے ہیں:

دیکھیں کس رعونت کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی توہین کی؟ منبر رسول ﷺ پر کھڑے ہو کر للکارا جو اس خلافت کا آرزومند ہے وہ ذرا اپنا سر اُٹھائے .... بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ کیوں کر صبر کر گئے اور اس دھمکی کو پی گئے۔ (ص 155)

یہ الفاظ یقیناً حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے الفاظ "اَنْ يُحْمَلَ قَوْلِيْ عَلٰى غَيْرِ الَّذِيْ اَرَدْتُّ'' کا مظہر اور "تَاْوِيْلُ الْقَوْلِ بِمَا لَا يَرْضٰى بِهِ الْقَائِلُ" کا مصداق ہے، ورنہ اگر اس واقعہ کے تناظر میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے قول کا مصداق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں تو کیا حضرت عباس اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما جیسے اکابر کو بھی اسی نظر سے دیکھا جائے گا۔ اُنہوں نے مسلمانوں کے خلاف بلکہ خود نبی اکرم ﷺ کے خلاف جنگ نہیں کی؟ یہ حضرات غزوہ احد میں کہاں کھڑے تھے؟ ہندہ کو'' جگر

❶ الفتح: ج 7 ص 404۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوری'' کا موقعہ کس نے دیا؟

؎ اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خطبہ کا ایک ایک لفظ پڑھیں اور غور کریں تو تلاش کرنے کے باوجود بھی اس میں نہ رعونت نظر آتی ہے نہ للکار، اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توہین ہے نہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دھمکی۔ مگر موصوف کی افسانہ طرازی کا کرشمہ ہے کہ وہ ان سادہ الفاظ سے من پسند مفہوم کشید کر رہے ہیں حالانکہ ہم نے پہلے لکھا ہے موصوف۔ بِنَاءُ الْفَاسِدِ عَلَى الْفَاسِدِ۔ کا عمل دوہرا رہے ہیں ورنہ پہلے تو ضروری ہے کہ ثابت کیا جائے کہ اس سے مراد حضرت ابن عمر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہی ہیں یعنی۔ ثَبِّتِ الْعَرْشَ ثُمَّ انْقُشْ ۔ ورنہ تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَقِيلَ أَرَادَ عُمَرَ وَعَرَّضَ بِابْنِهِ عَبْدِاللّٰهِ وَفِيهِ بُعْدٌ لِأَنَّ مُعَاوِيَةَ كَانَ يُبَالِغُ فِي تَعْظِيمِ عُمَرَ" ❶

''اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اُنہوں نے (اس خطبہ سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ مراد لیے اور ان کے بیٹے عبداللہ کی طرف اشارہ کیا ہے مگر یہ قابل تسلیم نہیں کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعظیم و تکریم میں بڑا مبالغہ کرتے تھے۔''

چنانچہ جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حد سے بڑھ چڑھ کر تعریف اور تکریم و تعظیم کرے اس سے کیسے توقع رکھی جا سکتی ہے کہ وہ ''رعونت'' سے ''احسان فراموشی'' کرتے ہوئے ان کو ''للکارے''

❶ الفتح: ج 7 ص 404۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن حجر رحمہ اللہ

اس موقعہ پر حافظ ابن حجر کا علمی مقام و مرتبہ بتانے کی ضرورت تو نہیں لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے ان الفاظ سے اپنی پسند کا مفہوم اخذ کرنے والے موصوف کی دانش فرنگ کو جس طرح حافظ ابن حجر نے رد کیا ہے موصوف کے نزدیک وہ ابن حجر کیا مقام رکھتا ہے ذرا دیکھیے، چنانچہ موصوف ایک جگہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

یہ روایت منقطع ہے لیکن رجالہ ثقات راوی سارے ثقہ ہیں معلوم ہوا کہ اتنا بڑا ماہر رجال امام ابن حجر رحمہ اللہ اس منقطع روایت کو قابل قبول سمجھتا ہے۔ (ص 255)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

یہ دونوں حدیثیں روایۃ درست ہیں کیونکہ بیان کرنے والے ایک تو خاتمۃ المحد ثین ابن حجر عسقلانی ہیں۔ (ایضا: ص 293)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

جملہ معترضہ: ابن حجر رحمہ اللہ کے بارے میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"هُوَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحَدِيْثِ حَيْثُ لَمْ نَجِدْ لَهٗ مِثْلًا"

"وہ حدیث میں مسلمانوں کے امیر المومنین ہیں ان کی مثال ہم نہیں پا سکے۔" (ص: 192)

ایک دوسری جگہ مولانا تقی عثمانی صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

یوں تو مشاہیر علمائے سلف کا ہر فرد ہی آفتاب و ماہتاب ہے لیکن ہم طالب علموں پر جن حضرات کے احسانات بے پایاں ہیں اور جن کا نام آتے ہی قلب میں عقیدت و محبت کی پھواریں پھوٹنے لگتی ہیں، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ان میں نمایاں مقام کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے علم حدیث کی جو خدمت لی ہے اس کے صحیح مقام کا اندازہ کرنے کے لیے بھی علم کی بھاری مقدار درکار ہے اور اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا کہ وہ (ابن حجر) حضور سرور دو عالم ﷺ کا زندہ معجزہ تھے۔ ❶

موصوف دانش صاحب ایک اور جگہ یوں فرماتے ہیں:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ خاتمۃ المحدثین کی تحقیقات بنوامیہ کو، اگر کوئی افسانے کہے تو اس کے علم کا ماتم نہ کیا جائے تو اور کیا کیا جائے۔ (ص 222)

اب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مذکورہ زیر بحث خطبہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق توہین و تنقیص کشید ہوتی ہے یا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تکریم و تعظیم ثابت ہے؟ موصوف ہی نہیں پوری امت کے ممدوح خاتمۃ المحدثین حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی بنوامیہ کے متعلق تحقیقات کے اس نتیجہ کو موصوف اگر تسلیم نہیں کرتے تو پھر ان ہی کے الفاظ میں انہیں خود ہی اپنے علم کا ماتم کرنا چاہیے۔

ع الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

احسان فراموشی؟

بلا شبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام سمیت مختلف علاقوں کا امیر اور گورنر مقرر کرنا اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان مناصب پر برقرار رکھنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر اسی اعتماد کا اظہار اور شرف و اعزاز کا تسلسل تھا جس سے خود آنحضرت ﷺ نے ان کو نوازا تھا کہ نگاہِ نبوت کی طرح خلفاء کے نور بصیرت نے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیادت و قیادت اور سیاست سے متعلق قسامِ ازل کی طرف سے ودیعت کردہ صلاحیتوں اور لیاقتوں کو بھانپ کر ان کو یہ سعادت دی کہ ان کو نہ صرف گورنر بنایا بلکہ وزیر اور مشیر کے طور پر ان کو شریک مشورہ کیا اور اس حسن انتخاب کی داد دیجیے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس اعتماد پر پورا اترے

❶ ایضاً: ص 271، جہانِ دیدہ: ص 153۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس قومی امانت کا پورا حق ادا کیا نہ حضرات خلفاء رضی اللہ عنہم کو کبھی شکایت آئی اور نہ ہی رعیت کو کوئی شکوہ ہوا کیونکہ آپ نے ہمیشہ ان مناصب کو امانت سمجھ کر قومی خدمت میں استعمال کیا۔

اور ایسا اس لیے بھی ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کبھی منصب یا اقتدار کا لالچ یا خواہش نہیں کی اور اگر اپنی صلاحیتوں کو قومی خدمت کے لیے وقف کیا تو خلافت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا بلاشبہ ایک پہلو یہ بھی ہے کہ خلفاء نے ان کو امیر و مشیر بنا کر ان پر احسان کیا تو تصویر کا یہ رُخ اس سے زیادہ قابل غور ہے کہ اس ذمہ داری کو قبول کر کے اور نہایت دیانتداری سے نبھا کر اُنہوں نے خلافت بلکہ اُمت پر احسان کیا۔

مگر افسوس بعض لوگوں کو عقلِ عیار بلکہ دانشِ فرنگ یہ سوچنے کا موقعہ نہیں دیتی بلکہ وہ اس محسن کو ''احسان فراموش'' قرار دیتے ہیں جبکہ امر واقع میں خلفاء کے اس انتخاب کو اس پس منظر میں ''احسان'' سے تعبیر کرنا ان کی شایان نہیں بلکہ من وجہ یہ منفی تاثر دینے کی مذموم کوشش ہے کہ نعوذ باللہ یہ خلفاء امراء، اور وزراء کے انتخاب میں احسان کرنے کا داعیہ رکھتے تھے اور یوں وہ سیاسی رشوت کا دروازہ کھولتے تھے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں وہ ہمیشہ کسی پر احسان کی بجائے معیار اور صلاحیت کو پیش نظر رکھتے تھے گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ''احسان فراموشی'' کے الزام سے پہلے یہ حضرات خلفاء رضی اللہ عنہم پر ''احسان کنندہ'' کا الزام لگاتے ہیں گویا موصوف کے نزدیک بھی وہ خلفاء شاید آج کل کے حکمران تھے جو حکومتی مناصب کو ریوڑیاں سمجھ کر اپنوں میں بانٹتے تھے اور بطور سیاسی رشوت استعمال کرتے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ان ''مار آستیں'' نما عقیدتمندوں کے متعلق ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہر حال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق موصوف کے برعکس حافظ ابن حجر رحمہ اللہ یہ تاثر دے رہے ہیں کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی غایت درجہ اور انتہائی حد تک تعظیم و تکریم کرتے تھے چنانچہ عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اَمَّـا اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا وَلَمْ تُرِدْهُ وَاَمَّا عُمَرُ فَاَرَادَتْهُ وَلَمْ يُرِدْهَا" ❶

"یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دنیا میں رغبت رکھی اور نہ ہی دنیا نے ان کو ہاتھ لگایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دنیا نے تو چاہا مگر اُنہوں نے دنیا کو مسترد کر دیا۔"

اسی طرح صعصعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صفات بیان کرو تو میں نے کہا:

"كَـانَ عَـالِمًا بِرَعِيَّتِهٖ، عَادِلًا فِيْ نَفْسِهٖ، قَلِيْلَ الْكِبْرِ، قَبُوْلًا لِـلْـعُـذْرِ، سَهْلَ الْـحِـجَـابِ، مَفْتُوْحَ الْبَابِ، يَتَحَرَّى الـصَّـوَابَ، بَـعِيْدَ الْإِسَاءَ ةِ، رَفِيْـقٌ بِـالـضَّعِيْفِ، غَيْرَ صَخَّابٍ، كَثِيْرَ الصَّمْتِ، بَعِيْدٌ مِنَ الْعَيْبِ" ❷

"یعنی آپ رعیت سے باخبر، عدل کرنے والے، تکبر سے دور، عذر قبول کرنے والے، ان سے ملاقات ان کے لیے ملاقات آسان تھی کہ اپنا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھتے، حق اور درست کی تلاش میں رہتے، برائی سے دور رہنے والے نرم دل تھے شور و غل نہ کرنے والے خاموش پسند اور عیوب سے کوسوں دور تھے۔"

---

❶ تاریخ دمشق: ج 44 ص 287، ط: دارالفکر .

❷ تاریخ دمشق: ج 24 ص 436.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے واقعات سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انتہائی قدر و منزلت اور تعظیم و تکریم تھی جس کے ہوتے ہوئے ان سے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو استہزاء و تمسخر کا نشانہ بنائیں یا بقول موصوف ''رعونت'' سے ان کا ذکر کریں جبکہ مذکورہ الفاظ سے احسان فراموشی کو کشید کرنا یہ محض موصوف کی کشیدہ کاری ہے۔

اسی موقعہ پر توجہ طلب امر یہ بھی ہے کہ بالفرض اس جملہ سے اشارہ حضرات حسنین کریمین یا حضرت علی اور پھر حضرت ابن عمر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی طرف ہے اور فرض کر لیتے ہیں کہ اس میں طنز و تعریض کے ساتھ رعونت پسندی اور احسان فراموشی بھی ہے تو سوال یہ ہے کہ حضرات حسنین کریمین اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم بہر حال مودودیت کے جیالے دانش صاحب سے تو بدر جہا زیادہ فہم ثاقب رکھنے والے غیرت مند اور بہادر تھے مگر انہوں نے ان الفاظ کو رعونت و احسان فراموشی سے تعبیر نہ کیا بلکہ ان حضرات کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت و الفت اور احترام و اکرام پر مبنی بڑے خوشگوار تعلقات رہے جن کا اشارہ پہلے ہو چکا ہے تو پھر آخر وہ کیا پس منظر ہے کہ ان حضرات کی محبت اور دفاع کے لبادہ میں چودہ سو سال بعد مودودی جیالے کے پیٹ میں مروڑ اُٹھ رہا ہے تو معلوم ہوتا ہے معاملہ دراصل کچھ اور ہے اور وہ یہی ہے کہ سبائیت کے جراثیم اب بھی غلیظ و متعفن دماغوں میں متحرک ہیں جو نئے نئے طریق واردات سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ پر کیچڑ اچھال کر دامنِ اسلام کو داغدار ثابت کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

عدالتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

تمام اہلسنت والجماعت بلکہ مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عَدُوْلٌ"

"تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔"

البتہ اس عدالت کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے مگر یہ اختلاف بھی محض لفظی ہے حقیقی نہیں مگر بعض لوگ اپنی جہالت کو دانشوری کا نام دے کر دو قسم کی مغالطہ دہی سے کام لیتے ہیں ایک عدالت اور عصمت کے فرق سے دوم عدالت کو روایت سے خاص کر کے، موصوف نے بھی بڑی چابکدستی سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے حسدو بغض کا نشانہ بناتے ہوئے غیر عادل کہنے کی کوشش کی ہے اور اسی پس منظر میں موصوف لکھتے ہیں:

جب اہل سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معصوم عن الخطاء نہیں مانتے تو واضح ہو گیا کہ خلافت علی منہاج النبوت کو ختم کر کے اس کی جگہ بادشاہی نظام رائج کرنا روح اسلام کے خلاف عمل تھا جس کی سزا ہم آج تک بھگت رہے ہیں جس طرح آج پاکستانی عوام کی چیخیں نکل گئی ہیں۔ مگر حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی یہی کیفیت صلحائے امت کی اور عوام کی ہوئی جب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا سایہ سروں سے اُٹھ گیا تھا لہٰذا خلافت کھو جانے کی اتنی بڑی خطاء کی تلافی یہ ہے کہ مسلمان پلٹ کر وہی خطاء نہ کرتے جائیں بلکہ سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم اور سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہم جیسے خدا ترس حکمران بنائیں جو اپنے محل اور عیاشانہ زندگی کے بجائے خلقِ خدا کے ہمدرد و غمگسار ہوں۔

(شرح اربعین، ص: 62)

اس اقتباس سے درج نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

1: اہلسنّت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معصوم عن الخطاء نہیں مانتے۔

2: خلفاء اربعہ کے بعد کا عمل روح اسلام کے منافی تھا۔

3: خلافت کے بعد کا نظام بہت بڑی خطا تھی جس کی سزا تب سے اب تک مل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہی ہے۔

4: خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے بعد کے حکمران خلق خدا کے ہمدرد و غمگسار ہونے کی بجائے عیاش تھے۔

آخری تینوں نکات میں بڑی دانشوری سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ جس سے ان کی عدم عصمت کے لبادہ میں ان کی عدالت کو مجروح کرنا مقصود ہے۔ بلا شبہ اصطلاح میں عدالت سے مراد عصمت عن الخطاء نہیں مگر ان میں عموم و خصوص کا تعلق ضرور ہے کہ ہر معصوم عن الخطاء عادل ہے لیکن ہر عادل معصوم عن الخطاء نہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عدالت کے ساتھ عدم عصمت کا کیا مفہوم ہے چنانچہ جب ہم اصطلاحی طور پر دیکھتے ہیں تو بقول قاضی ابو بکر باقلانی رحمہ اللہ:

"اَلْعَدَالَةُ الْمَطْلُوْبَةُ فِيْ صِفَةِ الشَّاهِدِ وَالْمُخْبِرِ هِيَ الْعَدَالَةُ الرَّاجِعَةُ إِلَى اسْتِقَامَةِ دِيْنِهِ وَسَلَامَةِ مَذْهَبِهِ وَسَلَامَتِهِ مِنَ الْفِسْقِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهُ مِمَّا اتَّفَقَ عَلٰى أَنَّهُ مُبْطِلُ الْعَدَالَةِ مِنْ أَفْعَالِ الْجَوَارِحِ وَالْقُلُوْبِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا" [1]

"گواہ اور خبر رساں میں جو عدالت مطلوب ہے وہ عدالت ایسی ہے جس کا تعلق دینی استقامت، مذہب کی سلامتی اور فسق و فجور سے طہارت وغیرہ سے ہے جس پر اتفاق ہے کہ جسمانی اعضاء سے یا دل کے عمل سے کسی ایسی چیز کا ارتکاب نہ ہو جس سے منع کیا گیا ہے۔"

اب حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ عدالت کس قدر حاصل ہے اس کا اندازہ قرآن کریم سے لگایئے جو ان نفوس قدسیہ کے متعلق شہادت دیتا ہے کہ

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ

[1] الکفایہ: ص 79.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴾

(الحجرات: 7)

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایمان کو محبوب بنا دیا اور اس سے تمہارے دلوں کو مزین کیا اور کفر وفسوق نیز نافرمانی کو تمہارے ہاں ناپسندیدہ بنایا اور یہی راست باز ہیں۔''

اور یہی وہ تزکیہ وتعدیل ہے جس کی بنا پر ان کو کہیں ﴿ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ﴾ (البقرۃ: ۱۴۳) کہا گیا اور کہیں۔ ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ﴾ (آل عمران: ۱۱۰) کہا گیا، کہیں ان کو ﴿ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ﴾ (الانفال: ۷۴) کہا گیا تو کہیں انہیں ﴿ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴾ (الحشر: ۸) قرار دیا گیا۔ یعنی شہادت وروایت دونوں میں جو عدالت مطلوب ہے اس کا اولیں مصداق اور مکمل ترین مظہر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جبکہ احادیث مبارکہ میں تو واضح طور پر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی ان ہر دو پہلو سے عدالت کا ذکر ہوا ہے چنانچہ فرمایا:

''يَرِثُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عَدُوْلُهُ'' ❶

''اس علم (نبوت) کو خلف سے عادل اُٹھائیں (نقل کریں) گے۔''

''وَفِيْهِ ''يَحْمِلُ'' وَ قَالَ الْاَلْبَانِيُّ : صَحِيْحٌ ''

دوسری طرف فرمایا:

''أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ'' ❷

''خبردار جو موجود ہے وہ غیر حاضر تک پہنچا دے۔''

---

❶ البیهقی: ج 10 ص353 ، رقم: 20911 ، مشکوٰۃ رقم: 248.

❷ بخاری: رقم: 105 مسلم، رقم: 1679 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گویا حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ان فرامین کے اولیں مخاطب بھی ہیں اور اس کا عملی مظاہرہ کرنے والے بھی بلکہ ان کے مبلغ و معلم بھی ہیں، بہرحال اس کے علاوہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان نبوت سے یہ ان کے حق میں بہت بڑی تعدیل اور تزکیہ ہے اور اسی پس منظر ہی میں امت کا اجماع ہے کہ "اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ" تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل ہیں اور عدالت محض روایت میں نہیں بلکہ ان کے مجموعی کردار کی عدالت ہے اسی لیے شیخ امیر بن احمد قردی عدالت کی متعدد تعریفات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"اِنَّ مِنْ خَلَالِ هٰذِهِ التَّعْرِيْفَاتِ يَتَبَيَّنُ اَنَّ الْعَدَالَةَ اَمْرٌ يَتَعَلَّقُ بِالسَّلَامَةِ فِي الدِّيْنِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَالْقَصْدِ فِي الْاُمُوْرِ وَاِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِتَحَقُّقِ هٰذِهِ الْخَصْلَةِ هُمْ صَحَابَةُ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ﷺ وَفِي ذٰلِكَ رَدٌّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَدَالَةَ الصَّحَابَةِ اِنَّمَا تَتَعَلَّقُ بِالرِّوَايَةِ فَقَطْ، بَلْ اِنَّ عَدَالَةَ الصَّحَابَةِ كَمَا اَنَّهَا تَتَعَلَّقُ بِالرِّوَايَةِ فَاِنَّهَا تَتَعَلَّقُ بِلَا شَكٍّ بِالسُّلُوْكِ وَالْاِسْتِقَامَةِ فِي الدِّيْنِ" [1]

ان تعریفات پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ عدالت ایک ایسی خوبی اور صفت ہے جو ظاہر و باطن میں دین کی سلامتی سے متعلق ہے اور تمام امور میں میانہ روی کا نام ہے اور اس صفت اور خصلت کے اولیں مصداق اور مظہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور اس میں ان حضرات کی تردید بھی ہے جو کہتے ہیں کہ عدالت صحابہ رضی اللہ عنہم کا تعلق صرف روایت کے ساتھ ہے کیونکہ عدالت صحابہ رضی اللہ عنہم جس طرح روایت کے ساتھ متعلق ہے اسی طرح کردار اور دین کی استقامت سے بھی متعلق ہے۔

[1] منزلہ معاویۃ ..... ج 1 ص 73.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ موصوف نے جن حضرات کی طرف اشارہ کیا ان ہی سے موصوف عبداللہ دانش صاحب بھی ہیں جو لکھتے ہیں:

سارے صحابہ رضی اللہ عنہم عادل کا مطلب یہ ہوا کہ روایت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر صحابی عادل ہے یہ ثابت نہیں ہوسکا کہ اس نے کوئی غلط اور جھوٹی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہو، اسی سلسلہ میں سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیار پر ہیں باقی بشری کمزوریاں ان میں بھی تھیں۔ (ایضاً: ص 61)

روایت وسلوک میں عدالت کے فرق سے ''بشری کمزوری'' کا جو چور دروازہ موصوف نے کھولا ہے یہیں سے موصوف اور ان کا قبیلہ دانش فرنگ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص وتوہین اور ان پر طعن وتنقید کا جواز کشید کرتا ہے حالانکہ اس مطلوبہ عدالت سے نہ عصمت مراد ہے اور نہ ہی اس کا محل محض روایت ہے بلکہ محدثین کا موقف وہی ہے جو امام شافعی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ:

"لَوْ كَانَ الْعَدْلُ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ لَمْ نَجِدْ عَدْلًا ، وَلَوْ كَانَ كُلُّ مُذْنِبٍ عَدْلًا لَمْ نَجِدْ مَجْرُوْحًا ، وَلٰكِنَّ الْعَدْلَ: مَنِ اجْتَنَبَ الْكَبَائِرِ وَكَانَتْ مَحَاسِنُهُ أَكْثَرَ مِنْ مَسَاوِيْهِ" ❶

''اگر عادل وہ ہو جس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو تو شاید کوئی بھی عادل نہ ہو اور اگر یہ کہیں کہ ہر گنہگار عادل ہے تو پھر شاید کسی پر بھی جرح نہ ہو سکے ورنہ عادل تو وہ ہے جو کبائر سے بچے اور اس کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہوں۔''

یہی بات امام ابو حاتم ابن حبان رحمہ اللہ نے فرمائی ہے کہ:

❶ روضة الطالبين للنووی: ج: 11 ص 225 ، ثمرات النظر للصنعانی بحوالہ منزلہ معاویہ: ج 1 ص 74.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَالْعَدَالَةُ فِی الْإِنْسَانِ: هُوَ أَنْ يَكُوْنَ أَكْثَرُ أَحْوَالِهِ طَاعَةَ اللّٰهِ، لِأَنَّا مَتٰى مَالَمْ نَجْعَلِ الْعَدْلَ إِلَّا مَنْ لَمْ يُوْجَدْ مِنْهُ مَعْصِيَةٌ بِحَالٍ أَدَّانَا ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ لَيْسَ فِی الدُّنْيَا عَدْلٌ، إِذِ النَّاسُ لَا تَخْلُوْا حَوَالُهُمْ مِنْ وُرُوْدِ خَلَلِ الشَّيْطَانِ فِيْهَا، بَلِ الْعَدْلُ مَنْ كَانَ ظَاهِرُ أَحْوَالِهِ طَاعَةَ اللّٰهِ، وَالَّذِیْ يُخَالِفُ الْعَدْلُ مَنْ كَانَ أَكْثَرُ أَحْوَالِهِ مَعْصِيَةَ اللّٰهِ، وَقَدْ يَكُوْنُ الْعَدْلُ الَّذِیْ يَشْهَدُ لَهٗ جِيْرَانُهٗ وَعُدُوْلُ بَلَدِهٖ بِهٖ وَهُوَ غَيْرُ صَادِقٍ فِيْمَا يَرْوِیْ مِنَ الْحَدِيْثِ لِأَنَّهَا شَیْءٌ لَيْسَ يَعْرِفُهٗ إِلَّا مَنْ صَنَاعَتُهُ الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ كُلُّ مُعَدِّلٍ يَعْرِفُ صَنَاعَةَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى يُعَدِّلَ الْعَدْلَ عَلَى الْحَقِيْقَةِ فِی الرِّوَايَةِ وَالدِّيْنِ مَعًا" ❶

"انسان میں عدالت یہ ہے کہ اس کے اکثر حالات اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہوں کیونکہ اگر ہم کہیں کہ عادل وہ ہے جس سے کسی صورت بھی گناہ سر زد نہ ہوا ہوتو پھر یوں دنیا میں شاید کوئی عادل بھی دستیاب نہ ہو کیونکہ لوگ اپنے حالات میں بہر حال شیطانی وسوسہ کا شکار ہو جاتے ہیں لہٰذا عادل وہ ہے جس کے ظاہری حالات اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا مظہر ہوں اور عادل کا مخالف یعنی ضد اور برعکس وہ ہے جس کے عمومی حالات اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی پر مبنی ہوں۔ اور ایسا بھی ممکن ہے کہ عادل ایسا آدمی ہو جس کے متعلق اس کے پڑوسی اور شہر والے گواہی دیں لیکن وہ حدیث بیان کرنے میں سچا نہ ہو کیونکہ اس چیز کو وہی جانتا ہے جس کا کام حدیث ہو کہ

❶ مقدمة الاحسان، ج 1 ص 151.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقت میں عادل ہی روایت اور دین میں تعدیل کر سکتا ہے۔"

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَلٰكِن يُغْلَطُ فِيْ مُسَمَّى الْعَدَالَةِ ، فَيُظَنُّ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْعَدْلِ: مَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ ، بَلْ هُوَ عَدْلٌ مُؤْتَمَنٌ عَلَى الدِّيْنِ وَاِنْ كَانَ مِنْهُ مَا يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُ ، فَاِنَّ هٰذَا لَا يُنَافِي الْعَدَالَةَ ، كَمَا لَا يُنَافِي الْاِيْمَانَ وَالْوَلَايَةَ"❶

"یعنی عدالت کیا ہے؟ اس میں غلطی کی جاتی ہے اور یہ سمجھ لیا جاتا ہے عدل سے مراد وہ شخص ہے جس سے گناہ سرزد نہ ہو حالانکہ ایسا نہیں بلکہ عدل تو دین کی حفاظت کرنے والے کو کہتے ہیں خواہ اس سے ایسا گناہ سرزد ہو جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کر لے اور یہ (گناہ کا سرزد ہونا) عدالت کے منافی نہیں جیسا کہ گناہ کا سرزد ہونا ایمان اور ولایت کے منافی نہیں۔"

عدالت سے متعلق ان تصریحات سے اس تانا بانا کی حقیقت کھل جاتی ہے جو موصوف دانش صاحب نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو "عدالتِ صحابہ" سے خارج کرنے کے لیے تیار کیا اور عدالت کو "روایت" تک محدود کرتے ہوئے بشری لغزشوں کے لبادہ میں انہیں "روحِ اسلام" کے خلاف اقدام کا مجرم قرار دیا ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف

موصوف نے اپنے موقف کی تائید میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے درج ذیل قول سے بھی استدلال کرنے کی کوشش کی ہے:

"وَهُمْ لَا يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ مَعْصُوْمٌ عَنْ كَبَائِرِ الْاِثْمِ وَصَغَائِرِهٖ بَلْ يَجُوْزُ عَلَيْهِمُ الذُّنُوْبُ"❷

❶ مفتاح دارالسعادة: ج 1 ص 463 ، طبع دار عالم الفوائد

❷ العقيدة الوا سطيه: ص 139

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کبیرہ وصغیرہ گناہوں سے معصوم ہیں بلکہ ان سے بھی گناہ سرزد ہو سکتے ہیں۔''

بلا شبہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے اہل سنت کی صحیح ترجمانی کی ہے لیکن اس سے وہ مدعا ثابت نہیں ہوتا جو موصوف چاہتے ہیں کیونکہ صدورِ خطا الگ چیز ہے اصرارِ خطا الگ چیز ہے۔ پھر صدورِ خطا الگ چیز ہے اور کثرتِ خطا الگ چیز ہے چنانچہ علماء کی تصریحات و توضیحات سے عیاں ہوتا ہے کہ محض صدورِ خطاء، خلافِ عدالت نہیں اور نہ ہی عدالت فقط روایت سے متعلق ہے چنانچہ سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم کا مطالعہ کرنے والے پر مخفی نہیں کہ ان دونوں پہلو سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم معیار عدالت پر پورے اترتے ہیں کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے نہ اصرار علی الخطا ثابت ہے اور نہ ہی کثرت معصیت ثابت ہے جبکہ قلتِ خطاء یا صغیرہ خطاء بھی معفو ہے کہ ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ﴾ (التوبة : ۱۱۷) اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی کا یہ وہ امتیازی پہلو ہے کہ جس کی بنا پر ان کو ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ (البينة : ۸) کا اعزاز ملا۔

شیخ الاسلام نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"وَمَا وَقَعَ مِنْهُ مَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِيْهِ عُذْرٌ يَخْفَى عَلَى النَّاسِ وَ مِنْهُ مَا تَابَ صَاحِبُهُ مِنْهُ وَمِنْهُ مَا يَكُوْنُ مَغْفُوْرًا" ❶

''یعنی ان حضرات سے جو صادر ہوا اس میں ان کے پاس کوئی ایسا عذر بھی ہو سکتا ہے جو لوگوں پر پوشیدہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسی نے توبہ کر لی ہو اور یہ بھی اسے معاف کر دیا گیا ہو۔''

آپ مزید فرماتے ہیں:

"أَهْلُ السُّنَّةِ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى عَدَالَةِ الصَّحَابَةِ" ❷

❶ منهاج السنة: ج 2 ص 219۔ ❷ مجموع الفتاوی: ج 35 ص 54۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تمام اہلِ سنت کا صحابہ رضی اللہ عنہم کی عدالت پر اتفاق ہے۔''

اور یہی ان کے تزکیہ عامہ اور عدالت مطلقہ کی بنیاد ہے اور اس اعزاز سے کوئی صحابی رضی اللہ عنہ بھی مستثنیٰ نہیں کیونکہ ہر صحابی رضی اللہ عنہ تین حالتوں میں سے ایک ضرور رکھتا ہے۔

1: اگر کسی نے حد کا ارتکاب کیا تو اجرائے حد سے طہارت وعدالت مل گئی۔

2: کوئی گناہ سرزد ہوا تو توبہ سے معافی ہوگئی۔

3: نہ صرف ﴿إِنَّ الْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّـَٔاتِ﴾ (هود : ١١٤) سے ان کا دامن پاک ہوا بلکہ اخلاص نیت، ثقل ایمان اور کثرت اعمال صالحہ سے عدالت وتزکیہ کا پہلو راجح ہے۔

یہ تینوں صورتیں اگر چہ بعد والے حضرات کو بھی میسر ہوسکتی ہیں لیکن اس کی ضمانت و ثقاہت کیسے ہوگی ؟ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ان پہلوؤں سے قرآن وحدیث کی نصوص ناطق ہیں جو سعادت بعد کے کسی امتی کو نصیب نہیں اور یہی وہ فلسفہ اور پس منظر ہے جس سے امت کا اجماع ہوا کہ ''اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ'' اور اس اعزاز وشرف میں سبھی صحابہ رضی اللہ عنہم بلا استثنا شریک ہیں چنانچہ علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ مِنْ لَابِسِ الْفِتَنِ وَغَيْرِهِمْ بِإِجْمَاعِ مَنْ يُعْتَدُّ بِهِ'' ❶

''جن لوگوں کا اجماع معتبر ہے ان کا اجماع ہے کہ فتنوں سے دوچار ہونے والے یا محفوظ رہنے والے سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔''

امام نووی مزید فرماتے ہیں:

''اَلصَّحَابَةُ رضی اللہ عنہم كُلُّهُمْ هُمْ صَفْوَةُ النَّاسِ وَسَادَاتُ الْأُمَّةِ وَأَفْضَلُ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ وَكُلُّهُمْ عَدُوْلٌ قُدْوَةٌ لَا نُخَالَةَ فِيْهِمْ

❶ تقريب مع التدريب: ج 2 ص 674 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِنَّمَا جَاءَ التَّخْلِيطُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَفِيمَنْ بَعْدَهُمْ كَانَتِ النُّخَالَةُ . "❶

''حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم سب کے سب تمام لوگوں سے صاف اور عمدہ تھے اور امت کے سردار اور اپنے بعد والوں سے افضل تھے اور وہ سب قابلِ نمونہ تھے اور اُن میں سے کوئی بھی چھوڑے جانے کے قابل اور بھوسہ نہ تھے۔ اور جو کچھ فتنہ فساد پیدا ہوا وہ اُن کے بعد والوں کی پیدا وار ہے اور بعد والوں میں بھوسہ اور چھان بورا تھے۔''

امام ابن حبان فرماتے ہیں:

"كُلُّهُمْ أَئِمَّةٌ سَادَةٌ قَادَةٌ عُدُوْلٌ ، نَزَّهَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَقْدَارَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَنْ يَلْزَقَ بِهِمُ الْوَهْنُ ـ وَفِي قَوْلِهِ ﷺ: أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ ، أَعْظَمُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّحَابَةَ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ ، لَيْسَ فِيهِمْ مَجْرُوْحٌ وَلَا ضَعِيْفٌ إِذْ لَوْ كَانَ فِيهِمْ مَجْرُوْحٌ ، أَوْ ضَعِيفٌ أَوْ كَانَ فِيهِمْ أَحَدٌ غَيْرُ عَدْلٍ لَاسْتَثْنٰى فِي قَوْلِهِ ﷺ وَقَالَ: أَلَا لِيُبَلِّغْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ مِنْكُمُ الْغَائِبَ ـ فَلَمَّا أَجْمَلَهُمْ فِي الذِّكْرِ بِالْأَمْرِ بِالتَّبْلِيغِ مَنْ بَعْدَهُمْ ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ كُلَّهُمْ عُدُوْلٌ ، وَكَفٰى بِمَنْ عَدَّلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ---- اَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلَّهُمْ ثِقَاتٌ عُدُوْلٌ"❷

''یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام کے تمام سردار، امام، راہنما اور عادل ہیں۔ اللہ

❶ شرح مسلم: ج 12 ص216 .

❷ الاحسان: ج 1 ص162، ج16 ص238 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی شخصیات کو اس بات سے پاکیزہ بنایا ہے کہ اُن کو کسی قسم کی کوئی کمزوری لاحق ہو۔ نبی ﷺ کے ارشاد ''تم میں سے حاضر، غیر حاضر کو پہنچا دے'' سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے عادل ہونے پر سب سے بڑی دلیل ہے اور اُن میں کوئی بھی مجروح اور ضعیف نہیں۔ اگر اُن میں کوئی مجروح یا ضعیف اور غیر عادل ہوتا تو نبی ﷺ کے اس ارشاد میں استثناء ہوتی اور آپ فرماتے خبردار! تم میں سے صرف فلاں فلاں ہی غیر حاضر لوگوں کو (میرا پیغام) پہنچائے لیکن جب نبی ﷺ نے بعد والوں کو تبلیغ کے حکم کو مجمل رکھا تو دلیل ہے کہ صحابہ سب کے سب عادل ہیں اور شرف و منزلت کے لیے نبی ﷺ کا کسی کو عادل کہنا ہی کافی ہے............ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ثقہ اور عادل ہیں۔''

امام ابن الاثیر فرماتے ہیں:

''وَالصَّحَابَةُ يُشَارِكُوْنَ سَائِرَ الرُّوَاةِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ اِلَّا فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ فَاِنَّهُمْ كُلَّهُمْ عَدُوْلٌ لَا يُتَطَرَّقُ اِلَيْهِمُ الْجَرْحُ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَهُ زَكَّاهُمْ وَعَدَّ لَهُمْ وَذٰلِكَ مَشْهُوْرٌ لَا نَحْتَاجُ لِذِكْرِهٖ.''[1]

''یعنی راویوں کے سلسلہ میں ذکر کی گئی تمام شروط و قیود اور آداب میں سب صحابہ بھی شریک ہیں ماسوائے جرح و تعدیل کے، یقیناً وہ سب کے سب عادل ہیں اور کسی قسم کی جرح اُن سے لاحق نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے اُن کا تزکیہ بیان کیا ہے اور اُن کی تعدیل کی ہے اور یہ اس قدر مشہور ہے کہ اُسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔''

[1] اسد الغابہ: ج 1 ص 3 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ رضی اللہ عنہم ، لِثَنَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ ."❶

''صحابہ رضی اللہ عنہم تمام کے تمام عادل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن سب کی تعریف کی ہے۔''

مزید فرماتے ہیں:

"وَلَا عُدُوْلَ أَعْدَلُ مِنَ الصَّحَابَةِ"❷

''حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر کوئی عادل نہیں۔''

امام ابوبکر البیہقی فرماتے ہیں:

"کُلُّ مَنْ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِمَّنْ صَحِبَهٗ أَوْ لَقِیَهٗ فَھُوَ ثِقَةٌ ، لَمْ یَتَّھِمْهُ أَحَدٌ مِمَّنْ یُحْسِنُ عِلْمَ الرِّوَایَةِ ۔ فِیْمَا رَوٰی ."❸

''نبی اکرم ﷺ کی صحبت کا شرف پانے والے یا ملاقات کی سعادت پانے والے جس نے بھی آپ ﷺ سے روایت کیا وہ ثقہ ہے ۔علم روایت کو جاننے والے کسی نے بھی روایت کرنے میں اُسے متہم نہیں کیا۔''

امام ابن عدی کہتے ہیں:

"إِنَّ أَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ لِحَقِّ صُحْبَتِھِمْ وَتَقَادُمِ قِدْمِھِمْ فِی الْإِسْلَامِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ فِیْ نَفْسِهٖ حَقٌّ وَحُرْمَةٌ لِلصُّحْبَةِ ، فَھُمْ أَجَلُّ مِنْ أَنْ یَتَکَلَّمَ أَحَدٌ فِیْھِمْ ."❹

---

❶ المحلّٰی: ج 5 ص 92. ❷ الاحکام: ج 2 ص 231 .

❸ تحقیق منیف الرتبة ص 90، بحوالہ ابحاث من فضائل و اخبار معاویہ ، از محمد زیادالتکلہ : ص 65 .

❹ الکامل فی الضعفاء: ج 3 ص 1064 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے حقِ صحبت اور سبقتِ اسلام کی بنا پر سب کی حرمت اور عظمت اُن کا حق ہے۔ اور وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہیں کہ اُن میں کوئی کلام کرے۔“

امام قرطبی فرماتے ہیں:

”فَالصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ ، اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَصْفِيَاؤُهُ وَ خَيْرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ بَعْدَ أَنْبِيَائِهِ وَرَسُوْلِهِ ، هٰذَا مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالَّذِيْ عَلَيْهِ الْجَمَاعَةُ مِنْ أَئِمَّةِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ، وَقَدْ ذَهَبَتْ شِرْذِمَةٌ لَا مُبَالَاةَ بِهِمْ اِلٰى أَنَّ حَالَ الصَّحَابَةِ كَحَالِ غَيْرِهِمْ ، فَيَلْزَمُ الْبَحْثُ عَنْ عَدَالَتِهِمْ وَمِنْهُمْ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ حَالِهِمْ فِی بِدَاءَةِ الْأَمْرِ فَقَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْعَدَالَةِ اِذْ ذَاكَ ، ثُمَّ تَغَيَّرَتْ بِهِمِ الْأَحْوَالُ فَظَهَرَتْ فِيْهِمُ الْحُرُوْبُ وَسَفْكُ الدِّمَاءِ ، فَلَا بُدَّ مِنَ الْبَحْثِ ۔ وَهٰذَا مَرْدُوْدٌ فَإِنَّ خِيَارَ الصَّحَابَةِ وَفُضَلَاءَهُمْ كَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَغَيْرِهِمْ رضی اللہ عنہم مِمَّنْ أَثْنَى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَزَكَّاهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ وَوَعَدَهُمُ الْجَنَّةَ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى (مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيْمًا) وَخَاصَّةً الْعَشْرَةُ الْمَقْطُوْعُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ بِإِخْبَارِ الرَّسُوْلِ هُمُ الْقُدْوَةُ مَعَ عِلْمِهِمْ بِكَثِيْرٍ مِنَ الْفِتَنِ وَالْأُمُوْرِ الْجَارِيَةِ عَلَيْهِمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ بِإِخْبَارِهِ لَهُمْ بِذٰلِكَ ۔ وَذٰلِكَ غَيْرُ مُسْقِطٍ مِنْ مَرْتَبَتِهِمْ وَفَضْلِهِمْ ، اِذْ كَانَتْ تِلْكَ الْأُمُوْرُ مَبْنِيَّةً عَلَى الْاِجْتِهَادِ وَكُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيْبٌ .“ ❶

❶ تفسیر القرطبی: ج 16 ص 285-286 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''یعنی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل ہیں وہ اللہ کے ولی اور منتخب لوگ ہیں اور انبیاء ورسل علیہم السلام کے بعد تمام مخلوق سے اُس کے پسندیدہ و چنیدہ ہیں ۔ یہ اہلسنّت کا مذہب ہے اور اسی پر امت کے تمام اُئمہ ہیں ۔ چند بے حیثیت لوگوں کا خیال ہے کہ صحابہ کرام بھی دوسروں کی طرح ہیں اُن کی عدالت پر بحث ہوسکتی ہے ۔ اُن میں سے بعض صحابہ کرام کی پہلی حالت اور بعد کی حالت میں فرق کرتے ہوئے کہتے ہیں: پہلے پہل تو وہ عدالت پر تھے مگر جب اُن میں جنگ و جدال ہوا تو اُن کی حالت بدل گئی اس لیے ان پر بحث ہوسکتی ہے۔ لیکن یہ بات مردود اور ناقابلِ تسلیم ہے کیونکہ صحابہ کرام میں سے حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ کرام کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے اور ان کا تزکیہ وتعدیل بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوئے اور اُن کو راضی کیا نیز ان سے جنت کا وعدہ کیا اور فرمایا (اُن کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے) بالخصوص عشرہ مبشرہ جن کو رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں یقینی طور پر جنتی کہا گیا ہے وہ راہنما ہیں باوجود یکہ پیغمبر ﷺ کے بعد اُنہیں فتنوں اور دیگر معاملات کا بخوبی علم تھا۔ مگر یہ چیز اُن کے مرتبہ اور فضیلت کو متاثر نہیں کرتی کیونکہ یہ سب معاملات اجتہاد پر مبنی تھے اور مجتہد درست ہوتا ہے۔''

امام خطیب بغدادی نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق فضل و شرف پر مبنی روایات ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

''وَالْاَخْبَارُ فِیْ هٰذَا الْمَعْنٰی تَتَّسِعُ وَکُلُّهَا مُطَابِقَةٌ لِمَا وَرَدَ فِیْ نَصِّ الْقُرْآنِ وَجَمِیْعُ ذٰلِكَ یَقْتَضِیْ طَهَارَةَ الصَّحَابَةِ وَالْقَطْعَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَى تَعْدِيْلِهِمْ وَنَزَاهَتِهِمْ . "❶

"اس مفہوم کی اور بھی بہت سی روایات ہیں جو تمام قرآن کریم کی نص کے مطابق ہیں اور تمام روایات کا تقاضا ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی طہارت وعدالت اور عیوب سے پاکیزگی ثابت اور متحقق ہے۔"

امام خطیب بغدادی مزید فرماتے ہیں:

"عَدَالَةُ الصَّحَابَةِ ثَابِتَةٌ مَعْلُوْمَةٌ بِتَعْدِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ ، وَإِخْبَارِهِ عَنْ طَهَارَتِهِمْ ، وَاخْتِيَارِهِ لَهُمْ بِنَصِّ الْقُرْآنِ --- وَذَهَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ إِلٰى أَنَّ حَالَ الصَّحَابَةِ كَانَتْ مَرْضِيَّةً إِلٰى وَقْتِ الْحُرُوْبِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ بَيْنَهُمْ--- وَيَجِبُ أَنْ يَكُوْنُوْا عَلَى الْأَصْلِ الَّذِيْ قَدَّمْنَاهُ مِنْ حَالِ الْعَدَالَةِ وَالرِّضَا ، إِذْ لَمْ يَثْبُتْ مَا يُزِيْلُ ذٰلِكَ عَنْهُمْ --- هٰذَا مَذْهَبُ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ وَمَنْ يُعْتَدُّ بِقَوْلِهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ . "❷

"صحابہ رضی اللہ عنہم کی عدالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی تعدیل کرنے اور اُن کی طہارت و پاکیزگی کا ذکر کرنے نیز قرآنی نص کے مطابق ان کو اپنے پسندیدہ اور منتخب بنانے سے واضح طور پر ثابت ہے .... اہلِ بدعت کا ایک گروہ کہتا ہے کہ صحابہ کرام باہمی لڑائیوں تک تو پاک صاف اور پسندیدہ تھے (اس کا رد کرنے کے بعد خطیب بغدادی فرماتے ہیں) ہم نے اس سے پہلے حضراتِ صحابہ کی جو تعدیل اور ان کو ملنے والی مرضیات کا ذکر کیا ہے اُس سے ضروری ہو جاتا ہے کہ ان کو اسی بنیاد پر قائم رکھا جائے کیونکہ کوئی چیز ایسی ثابت نہیں جو ان سے اس عدالت کو زائل کرتی ہو............

❶ الکفایہ : ص 48 . ❷ الکفایہ ص 49-46 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ان آیات سے ثابت) عدالتِ صحابہ تمام علماء اور قابلِ اعتماد فقہاء کا مذہب ہے۔"

امام ابنِ جماعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ مُطْلَقًا ، لِظَوَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ مَنْ يُعْتَدُّ بِهٖ بِالشَّهَادَةِ لَهُمْ بِذٰلِكَ سَوَاءٌ فِيهِ مَنْ لَابَسَ الْفِتْنَةَ وَغَيْرُهُ وَلِبَعْضِ أَهْلِ الْكَلَامِ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَغَيْرِهِمْ فِي عَدَالَتِهِمْ تَفْصِيلٌ وَاخْتِلَافٌ لَا يُعْتَدُّ بِهٖ ." ❶

"قرآن وسنت کے دلائل اور قابلِ اعتماد لوگوں کے اجماع کی گواہی کی بنا پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مطلقاً عادل ہیں۔ خواہ کوئی فتنے میں ملوث ہوا یا نہیں بعض معتزلہ متکلمین وغیرہ نے اُن کی عدالت میں تفصیل اور اختلاف ذکر کیا ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں۔"

امام العلائی فرماتے ہیں:

"وَقَدْ تَقَدَّمَ قَوْلُ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ: "وَلَمْ يَكُنْ بَعْضُنَا يُكَذِّبُ بَعْضًا" وَهٰذَا هُوَ الْأَمْرُ الْمُسْتَقِرُّ الَّذِي أَطْبَقَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ ، أَعْنِي الْقَوْلَ بِعَدَالَةِ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم وَلَا اِعْتِبَارَ بِقَوْلِ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ وَلَا تَعْوِيلَ عَلَيْهِ ." ❷

"حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد پہلے گزر چکا ہے کہ: "ہم آپس میں ایک دوسرے کی تکذیب نہیں کرتے تھے" تمام اہلسنّت کے ہاں یہی حکم جاری اور متفق علیہ ہے یعنی تمام حضرات صحابہ کرام عادل ہیں جبکہ اہلِ بدعت اور خواہش پرستوں کے قول کی کوئی اہمیت اور اعتبار نہیں۔"

---

❶ المنهل الروي: ص112 .　❷ جامع التحصيل : ص 69 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”لِلصَّحَابَةِ بِأَسْرِهِمْ خَصِيصَةٌ وَهِيَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ عَنْ عَدَالَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ بَلْ ذٰلِكَ أَمْرٌ مَفْرُوغٌ مِنْهُ لِكَوْنِهِمْ عَلَى الْإِطْلَاقِ مُعَدَّلِينَ بِنُصُوصِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ مَنْ يُعْتَدُّ بِهِ فِي الْإِجْمَاعِ مِنَ الْأُمَّةِ ...... إِنَّ الْأُمَّةَ مُجْمِعَةٌ عَلَى تَعْدِيلِ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ وَمَنْ لَابَسَ الْفِتَنَ مِنْهُمْ فَكَذٰلِكَ بِإِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ الَّذِيْنَ يُعْتَدُّ بِهِمْ فِي الْإِجْمَاعِ إِحْسَانًا لِلظَّنِّ بِهِمْ وَنَظَرًا إِلَى مَا تَمَهَّدَ لَهُمْ مِنَ الْمَآثِرِ وَكَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَتَاحَ الْإِجْمَاعَ عَلَى ذٰلِكَ لِكَوْنِهِمْ نَقَلَةَ الشَّرِيعَةِ.“ ❶

”یعنی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ان میں سے کسی کی بھی عدالت کے متعلق سوال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ معاملہ حل ہو چکا ہے کہ وہ قرآن وسنت اور امت کے اجماع سے علی الاطلاق عادل ہیں کوئی فتنوں سے دو چار ہوا یا محفوظ رہا۔ پھر اسی طرح اجماع میں قابل اعتماد علماء کا اتفاق ہے جو ان کے ساتھ بطور احسان حسن ظن کا تقاضا ہے اور اس چیز کے پیش نظر جو ان کے لیے عزت واحترام قرار دیا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عدالت پر اجماع اس لیے کروایا کہ وہ شریعت کو آگے پہنچانے والے ہیں۔“

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

”اِتَّفَقَ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلَى أَنَّ الْجَمِيعَ عُدُوْلٌ ، وَلَمْ يُخَالِفْ فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا شُذُوْذٌ مِنَ الْمُبْتَدِعَةِ.“ ❷

❶ مقدمہ ابن الصلاح: ص 294 ، نوع رقم: 39.

❷ الاصابۃ: ج1 ص10 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''تمام اہلسنّت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں اور چند بدعتیوں کے علاوہ کوئی اس کا مخالف نہیں۔''

دوسری جگہ پر موصوف فرماتے ہیں:

"وَاَمَّا الصَّحَابَةُ فَكُلُّهُمْ عَدُوْلٌ فَلَا يُقَالُ فِيْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بَعْدَ اَنْ تَبَثَتْ صُحْبَتُهُ مَجْهُوْلٌ." ❶

''اور صحابہ رضی اللہ عنہم تمام کے تمام عادل ہیں اور جب ان کا شرفِ صحبت ثابت ہو جائے تو کسی کو بھی مجہول نہیں کہا جا سکتا۔''

امام یحیٰی بن معین سے حافظ ابنِ حجر نے نقل کیا ہے:

"وَالصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ لَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى تَزْكِيَةٍ" ❷

''تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل ہیں اُنہیں کسی تزکیہ کی ضرورت نہیں۔''

حافظ ابن حجر نے امام الکرمانی سے نقل کیا ہے:

"لِاَنَّ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ عَدُوْلٌ وَهُوَ كَمَا قَالَ" ❸

''سب صحابہ عادل ہیں اور جیسا اُنہوں نے کہا ایسا ہی ہے۔''

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَنَحْنُ وَاِنْ كَانَ الصَّحَابَةُ رضی اللہ عنہم قَدْ كُفِيْنَا الْبَحْثَ عَنْ اَحْوَالِهِمْ لِاِجْمَاعِ أَهْلِ الْحَقِّ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ عَدُوْلٌ." ❹

''ہمیں اگر چہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات کے متعلق بحث کرنے سے مستغنی کر دیا گیا ہے کیونکہ تمام اہل حق مسلمانوں یعنی اہلسنّت والجماعت کا اس پر

❶ الفتح: ج 10 ص 575۔ ❷ الفتح: ج 2 ص 181۔
❸ الفتح: ج 9 ص 633۔ ❹ الاستيعاب: ج 1 ص 19۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجماع ہے کہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔"

حافظ ابن عبدالبر مزید فرماتے ہیں:

"ثَبَتَتْ عَدَالَةُ جَمِيعِهِمْ بِثَنَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمْ ، وَثَنَاءِ رَسُوْلِهِ عَلَیْہِ السَّلَامُ ، وَلَا أَعْدَلَ مِمَّنْ اِرْتَضَاهُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَنُصْرَتِهِ ، وَلَا تَزْكِيَةَ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا تَعْدِيْلَ اَكْمَلُ مِنْهُ --- إِنَّمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِهِ الْمَوْضِعَ الَّذِيْ وَضَعَهُمْ فِيْهِ بِثَنَائِهِ عَلَيْهِمْ مِنَ الْعَدَالَةِ وَالدِّيْنِ وَالْإِمَامَةِ ، لِتَقُوْمَ الْحُجَّةُ عَلٰى جَمِيْعِ أَهْلِ الْمِلَّةِ بِمَا أَدَّوْهُ عَنْ نَبِيِّهِمْ مِنْ فَرِيْضَةٍ وَسُنَّةٍ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ فَنِعْمَ الْعَوْنُ كَانُوْا لَهٗ عَلَى الدِّيْنِ فِيْ تَبْلِيْغِهِمْ عَنْهُ إِلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ --- قَدْ كُفِيْنَا الْبَحْثَ عَنْ أَحْوَالِهِمْ لِاِجْمَاعِ أَهْلِ الْحَقِّ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى أَنَّهُمْ كُلَّهُمْ عُدُوْلٌ ." ❶

"یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف کی بنا پر ان سب کی عدالت ثابت ہے اور اس سے بڑا کوئی عادل نہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور نصرت کے لیے چن لے اور نہ ہی اس سے بہتر کوئی تزکیہ ہے اور نہ اس سے بڑی تعدیل۔"

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعریف کر کے اُنہیں عدالت، دین اور امامت کا مرتبہ عطا کیا ہے اور یہ مقام اس لیے عطا ہوا تا کہ تمام اہل ملت پر حجت قائم ہو جائے کہ اُنہوں نے اپنے پیغمبر کی طرف سے فرائض اور سنن کو پہنچا دیا

❶ الاستیعاب مع الاصابہ: ج 1 ص 4-5، 30-31، 37-38.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام اپنے بعد والے مسلمانوں کو دین پہنچانے میں بہترین مدد گار تھے ...... ہمیں اُن کے حالات پر گفتگو کرنے سے اہل حق یعنی اہل سنت والجماعت کے اجماع نے مستغنی کر دیا ہے اس پر کہ وہ سب کے سب عادل ہیں۔

موصوف مزید فرماتے ہیں:

"اَلصَّحَابَةُ کُلُّهُمْ عَدُوْلٌ مَرْضِيُّوْنَ ثِقَاتٌ أَثْبَاتٌ ، وَهٰذَا أَمْرٌ مُجْتَمَعٌ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ ." ❶

"محدثین کے ہاں اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ عادل، پسندیدہ اور ثقہ و پختہ تھے۔"

اسی طرح حافظ عراقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اِنَّ جَمِيْعَ الْأُمَّةِ مُجْمِعَةٌ عَلٰى تَعْدِيْلِ مَنْ لَمْ يُلَابِسِ الْفِتَنَ مِنْهُمْ وَأَمَّا مَنْ لَابَسَ الْفِتَنَ مِنْهُمْ وَذٰلِكَ مِنْ حِيْنَ مَقْتَلِ عُثْمَانَ فَاجْمَعَ مَنْ يُعْتَدُّ بِهٖ أَيْضًا فِي الْإِجْمَاعِ عَلٰى تَعْدِيْلِهِمْ إِحْسَانًا لِلظَّنِّ بِهِمْ وَحَمْلًا لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْإِجْتِهَادِ ." ❷

"جملہ امت کا اجماع ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم فتنوں سے محفوظ رہے وہ عادل ہیں اور جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت سے پیدا ہونے والے فتنوں کا شکار ہوئے ان کی عدالت پر معتدبہ علماء کا اجماع ہے کیونکہ ان سے حسن ظن کا بھی یہی تقاضا ہے اور یہ بھی کہ ان میں سے سب کا موقف اجتہادی تھا۔"

علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ التمهيد : ج 22 ص 47 .

❷ شرح الفيه للعراقی : ج 2 ص 44 ، طبع دار الكتب العلميه .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”وَهُمْ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ السُّنَّةِ عُدُوْلٌ كُلُّهُمْ مُطْلَقًا كَبِيْرُهُمْ وَصَغِيْرُهُمْ لَابَسَ الْفِتْنَةَ أَمْ لَا، وُجُوْبًا لِحُسْنِ الظَّنِّ، وَنَظَرًا إِلَى مَا تَمَهَّدَ لَهُمْ مِنَ الْمَآثِرِ مِنْ اِمْتِثَالِ أَوَامِرِهِ بَعْدَهُ ﷺ وَفَتْحِهِمُ الْأَقَالِيْمَ وَتَبْلِيْغِهِمْ عَنْهُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَهِدَايَتِهِمُ النَّاسَ وَمُوَاظَبَتِهِمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَأَنْوَاعِ الْقُرُبَاتِ مَعَ الشُّجَاعَةِ وَالْبَرَاعَةِ وَالْكَرَمِ وَالْإِيْثَارِ وَالْأَخْلَاقِ الْحَمِيْدَةِ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ فِيْ أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ الْمُتَقَدِّمَةِ.“ ❶

”یعنی اہل سنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ مطلقا عادل ہیں خواہ کوئی بڑا ہے کہ چھوٹا، فتنہ میں ملوث رہا یا محفوظ، یہ (عقیدہ) ان سے حسن ظن کی بنا پر واجب ہے اور پھر اس بنا پر بھی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اُنہوں نے جس طرح اتباع و اطاعت کے روشن نقوش چھوڑے اور اطرافِ عالم کو فتح کرکے پرچم اسلام کو لہرایا اور کتاب و سنت کی دعوت و تعلیم کو پھیلایا اور یوں وہ لوگوں کی ہدایت کا سبب بنے یہی نہیں بلکہ خود جس طرح نماز و زکاۃ پر پابندی کی اور مختلف قسم کے خیراتی کاموں میں حصہ لے کر تقرب کی منزلیں طے کیں اور پھر جس جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا وہ اپنی جگہ قابل فخر ہے جبکہ اس سب کچھ کے ساتھ جس جود و سخا اور اخلاق فاضلہ کا مظہر وہ لوگ تھے اس کی مثال تو سابقہ کسی امت میں نہیں ملتی۔“

الغرض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قرآن و سنت کی روشنی میں متحقق عدالت مطلقہ پر اگرچہ متقدمین و متاخرین کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں مگر ان مذکورہ ارشادات

❶ فتح المغیث: ج 3 ص 113۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے عدالتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ثابت ہونے کے ساتھ خصوصاً یہ شبہ دور ہو جاتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سے جس فتنہ نے امت کو اپنی لپیٹ میں لیا اس کی زد میں آنے والے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس عدالت سے مستثنیٰ نہیں اور یہ جاننا اس لیے ضروری ہے کہ موصوف دانش صاحب عدالت کو روایت سے خاص کر کے اور پھر ''بشری لغزشوں'' کے پردہ ہی میں نہیں بلکہ ان کی عدم عصمت کے بہانے خلافت کے بعد ''روحِ اسلام'' کے خلاف اقدام سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر کو اس عدالت سے مستثنیٰ کر کے اجماع امت ہی نہیں بلکہ ان کو قرآن وسنت سے حاصل شدہ عدالت کا بھی انکار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ تصریحات و توضیحات ان کی اس دانشِ فرنگ کے افسوں کو چلنے نہیں دے رہیں کہ محدثین وفقہاء اور علماء وفضلاء نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بالعموم اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بالخصوص عادل قرار دیا ہے چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه فَهُوَ مِنَ الْعُدُوْلِ الْفُضَلَاءِ وَالصَّحَابَةِ النُّجَبَاءِ رضي الله عنهم.'' [1]

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صاحبِ فضیلت اور حامل عظمت جلیل القدر عادل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''إِنَّ مُعَاوِيَةَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ --- لَمْ يَتَّهِمْهُمْ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَاءِ هِمْ وَلَا مُحَارِبِيْهِمْ بِالْكَذِبِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، بَلْ جَمِيْعُ عُلَمَاءِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ بَعْدَهُمْ مُتَّفِقُوْنَ عَلَى أَنَّ هٰؤُلَاءِ صَادِقُوْنَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، مَأْمُوْنُوْنَ فِي الرِّوَايَةِ

---

[1] المنهاج: ج 15 ص 149.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عَـنْـهُ ــــ وَلِهٰـذَا كَـانَ الـصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْـعِـلْـمِ بِـالْـحَـدِيْثِ وَالْفِقْهِ حَتَّى الَّذِيْنَ كَانُوْا يَنْفِرُوْنَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ." ❶

''بے شک حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما............ پر ان کے ساتھیوں اور نہ ہی ان کے مخالفوں میں سے کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا بلکہ سب علماءِ صحابہ اور ان کے بعد تابعین اور محدثین و فقہاء متفق ہیں کہ یہ سب کے سب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچ بولنے والے اور ان سے روایت کرنے میں محفوظ ہیں۔ بالخصوص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اُن کے مخالف بھی ثقہ مانتے تھے۔''

شارح مشکاۃ علامہ شرف الدین حسین بن محمد الطیبی لکھتے ہیں:

"وَأَمَّـا مُـعَاوِيَةُ ، فَهُوَ مِنَ الْعُدُوْلِ الْفُضَلَاءِ وَمِنَ الصَّحَابَةِ الْخِيَارِ ." ❷

''سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اصحابِ فضل و شرف اور بہترین عادل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔''

یقیناً حضرات علماء کرام کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ صراحت و وضاحت اسی فتنہ کے پیش نظر ہے کہ کوئی حب علی کے نام پر بغض معاویہ۔ میں ان کی عدالت پر حرف گیری نہ کرے۔

ہیرو اور زیرو

موصوف عبداللہ دانش صاحب نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہرزہ سرائی

❶ سوال فی معاویہ : ص 24 ، بحوالہ ابحاث من فضائل و اخبار معاویہ :ص65.

❷ شرح الطیبی : ج 12 ص3840.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جو ابلیسی تکنیک اختیار کی ہے اس میں مغالطہ دہی بلکہ علمی خیانت کے علاوہ کچھ نہیں جس کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے کہ موصوف لکھتے ہیں:

لیکن جو لوگ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جو زبانِ نبوت سے ''طلقاء'' کہلائے ان میں سے کئی لوگوں کو مقام و شرف حسنین دکھائی نہ دیا، انہی طلقاء کے بارے میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

''قَالَ عُمَرُ: هٰذَا الْأَمْرُ فِيْ أَهْلِ بَدْرٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اَحَدٌ، ثُمَّ فِيْ أَهْلِ أُحُدٍ ثُمَّ فِيْ كَذَا وَلَيْسَ فِيْهَا لِطَلِيْقٍ وَلَا لِمُسْلِمَةِ الْفَتْحِ شَيْءٌ.'' ❶

یہ خلافت وحکومت کا معاملہ جب تک ایک بھی بدری صحابی رہے گا، ان میں رہے گا، اگر بدری صحابہ رخصت ہو جائیں تو پھر غزوہ احد کے شرکاء صحابہ میں چلے گا۔ الغرض اسی طرح درجہ بدرجہ صحابہ کرام اس کے حقدار ہوں گے۔ لیکن جو لوگ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے اور طلقاء کہلائے (جن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جان بخشی کر دی) ان کا امورِ خلافت میں ذرا بھی حصہ اور حق نہیں ہوگا۔

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

''قَالَ عُمَرُ مَرَّةً: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَصْلُحُ لِلطُّلَقَاءِ وَلَا لِأَبْنَاءِ الطُّلَقَاءِ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا جَمَعْتُ لِيَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ وَلَايَةَ الشَّامِ'' ❷

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: یہ نظام خلافت طلقاء اور ان کی اولاد کے لیے بالکل نامناسب ہے اگر مجھ پر پہلے واضح ہو جاتا جو بعد میں منکشف

❶ فتح الباری: ج 13 ص 256. ❷ فتح الملهم: ج 4 ص 158.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہوا تو میں کبھی بھی ابوسفیان کے بیٹے یزید کو اور معاویہ کو ملک شام کا گورنر نہ بناتا۔'' (شرح اربعین، ص 347۔348)

اس پس منظر میں موصوف دانش صاحب لکھتے ہیں :

ہیرو اور زیرو :

حیرت کی بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت جنہیں ﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾ کہتا ہے جنہوں نے تیرہ (13) برس مکہ میں کفار کے ظلم برداشت کیے۔ جنہوں نے مدینہ منورہ میں ہر وقت میدان جہاد میں مثالی جان نثاری دکھائی، حقیقی ہیرو، خلافت راشدہ کے اختتام پر، زیرو قرار پا گئے اور جو لوگ غلبہ اسلام ہو جانے کے بعد مسلسل بائیس تیئس سال تک مسلمانوں کو پریشان کرتے رہے، بے بسی کے عالم میں جب بچنے کی کوئی صورت نہ رہی، مجبور ہو کر اہل اسلام کے قافلہ میں شامل ہوئے وہ زیرو سے ہیرو بن بیٹھے، نیرنگیٔ دوراں تو دیکھیے۔ (شرح اربعین .... ص 244)

موصوف جناب عبداللہ دانش صاحب ان اقتباسات میں جو کہنا چاہتے وہ واضح ہے کہ

1: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں فتح مکہ کے موقعہ پر حلقہ بگوشِ اسلام ہونے والے ہی نہیں ان کی اولادیں بھی خلافت وحکومت کی حقدار نہیں۔

2: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جو مناصب اور عہدے دیئے اس پر ان کو افسوس ہوا کہ اگر صورتحال مجھ پر پہلے واضح ہو جاتی تو میں ایسا نہ کرتا۔

3: موصوف کی نظر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس تبصرہ کا پس منظر یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایک مدت تک مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیے رکھا یہ لوگ اسلام کے اولیں دور میں مسلمان ہونے والے اور خدمات انجام دینے والوں کے برابر تو کجا ان کا وہ جرم ناقابل معافی ہے لہٰذا وہ زیرو تھے اور زیرو ہی رہنے چاہئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4: ان لوگوں نے اسلام کو اس کی حقانیت کے اعتراف سے خوش دلی کے ساتھ نہیں بلکہ خوف کے مارے جان بخشی کے لیے قبول کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول اور موصوف کے اخذ کردہ نتائج کا تفصیلی تجزیہ کرنے سے قبل ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جس قول پر تلبیس وتدلیس کی جو عمارت کھڑی کی گئی اس کی کیا حیثیت ہے۔ حافظ ابن حجر وغیرہ نے یہ اثر ابن سعد کے حوالہ سے ذکر کیا ہے جو حسب ذیل سند سے ہے۔

"أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ شَيْخٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عُمَرَ قَالَ: هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ اَهْلِ بَدْرٍ......" ❶

آپ دیکھ رہے ہیں کہ حسین بن عمران "عن شیخ" سے یہ روایت کرتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ یہ "شیخ" کون ہیں گویا یہ راوی مجہول ہے اور مجہول راوی سے روایت کو اصول محدثین کے مطابق حجت نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح عثمانی صاحب کا ذکر کردہ قول اور اس کی سند بھی تا حال ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی لہٰذا اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

اب اس اثر کی اس اسنادی حیثیت کے بعد اس پر مزید کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ یہ بیت عنکبوت تو تار تار ہوا لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ روایت کی طرح درایت کے اعتبار سے بھی اس اثر کو ایک نظر دیکھ لیا جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے دیکھیے ان حضرات کی امور حکومت میں شرکت کا آغاز تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو نجران کا امیر اور والی مقرر کیا بلکہ حضرت عتاب بن اسید الاموی کو فتح مکہ کے بعد وہاں کا گورنر اور والی مقرر کیا حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"اَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَاسْتَعْمَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى مَكَّةَ لَمَّا سَارَ

❶ الطبقات الکبریٰ: ج 3 ص 342.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِلٰی حُنَیْنٍ وَاسْتَمَرَّ وَقِیْلَ اِنَّمَا اِسْتَعْمَلَهُ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ ---- اَقَرَّهُ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰی مَكَّةَ اِلٰی اَنْ مَاتَ ---- وَكَانَ صَالِحًا فَاضِلًا وَكَانَ عُمُرُهُ حِیْنَ اُسْتُعْمِلَ نَیِّفًا وَعِشْرِیْنَ سَنَةً ---- سَمِعْتُ عَتَّابَ بْنَ اُسَیْدٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَصَبْتُ فِیْ عَمَلِیْ هٰذَا الَّذِیْ وَلَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا ثَوْبَیْنِ مُعَقَّدَیْنِ كَسَوْتُهُمَا مَوْلَایَ كَیْسَانَ ." ❶

"یعنی آپ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے حنین جاتے وقت ان کو مکہ میں اپنا گورنر بنایا اور اسی پر مقرر رہے یہ بھی کہا گیا کہ ان کو طائف سے واپسی پر والی مکہ بنایا گیا ...... اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو اپنی وفات تک اسی عہدہ پر باقی رکھا ...... (راوی کہتا ہے) میں نے حضرت عتاب بن اسید کو سنا کہ آپ بیت اللہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے فرمایا: اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے مجھے والی بنایا تو صرف یہ دو کپڑے لیے جو میں نے اپنے غلام کو پہنائے ہیں۔"

اس سے نہ صرف کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان "طلقاء" اور بنوامیہ کے افراد کو شریک حکومت بنایا بلکہ ان کا کردار بھی یہ ہے کہ قومی خزانہ سے اپنے لیے کوئی ادنی چیز کا استعمال بھی درست نہ سمجھا بلکہ ان کے کردار کا یہ پہلو بھی بڑا دلچسپ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں:

"عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِسْتَعْمَلَ عَتَّابَ بْنَ اُسَیْدٍ عَلٰی مَكَّةَ وَكَانَ شَدِیْدًا عَلَی الْمُرِیْبِ وَلَیِّنًا عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَكَانَ

❶ الاصابہ: ج 4 ص 212.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَعْلَمُ مُتَخَلِّفًا عَنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ فَقَالَ اَهْلُ مَكَّةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَعْمَلْتَ عَلٰى أَهْلِ اللّٰهِ اَعْرَابِيًّا جَافِيًا فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اِنَّهٗ اَتٰى بَابَ الْجَنَّةِ فَاَخَذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَقَعْقَعَهَا حَتّٰى فُتِحَ لَهٗ وَدَخَلَ.“ [1]

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو مکہ کا گورنر بنایا آپ منافقین پر سخت اور اہل ایمان کے لیے نرم تھے اور کہا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم جس کے متعلق بھی مجھے معلوم ہوا کہ اس نے نماز باجماعت ادا نہیں کی میں اس کی گردن اُڑا دوں گا کیونکہ جماعت سے پیچھے کوئی منافق ہی رہ سکتا ہے۔ چنانچہ اہل مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم اللہ کے گھر رہنے والوں پر ایک سخت گیر دیہاتی کو گورنر بنا دیا تو فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ جنت کے دروازہ پر آئے، دروازہ پر دستک دی دروازہ کھولا گیا اور وہ جنت میں داخل ہو گئے۔“

یہ ہے بنو امیہ کے ان مسلمۃ الفتح کا کردار جن کو ”طلقاء“ ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے اور یہ تحقیق ہے اس ابن حجر رحمہ اللہ کی جن کی تحقیق کو بالخصوص بنو امیہ کے حق میں موصوف دانش صاحب بڑی اہمیت دیتے بلکہ اتھارٹی مانتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے شکوہ پر حضرت عتاب رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینا دانش فرنگ رکھنے والوں کے لیے تازیانہ عبرت ہے۔

پھر یہی نہیں اگر یہ ”طلقاء“ واقعتاً ”زیرو“ ہیں تو پھر ان دیگر جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم

[1] الاصابہ: ج 4 ص 212.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ مولود کعبہ حکیم بن حزام بھی ہیں اور معلوم ہے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور سادات قریش میں تھے اور بدر میں مسلمانوں سے برسرِ پیکار تھے بلکہ بعد میں جب قسم اُٹھاتے تو فرماتے:

"لَا وَالَّذِیْ نَجَّانِیْ یَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْقَتْلِ." ❶

"اس ذات پاک کی قسم جس نے مجھے بدر کے دن قتل ہونے سے بچایا۔"

آپ بیت اللہ کے اندر عام الفیل کو پیدا ہوئے گویا آنحضرت ﷺ کے ہمعصر تھے۔ آپ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے جن کے متعلق امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اَسْلَمُوْا وَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ"

"وہ مسلمان ہوئے اور ان کا اسلام خوب رہا"

جس کا ایک نمونہ یہ بھی ہے کہ عروہ رحمہ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ وَحَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ وَبُدَیْلَ بْنَ وَرْقَاءَ اَسْلَمُوْا وَبَایَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَهُمْ اِلٰی اَهْلِ مَکَّةَ یَدْعُوْنَهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ." ❷

"جب حضرت ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ان کو اہل مکہ کی طرف دعوت اسلام دینے کے لیے بھیجا۔"

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ آپ کی ایک آنکھ غزوہ طائف میں اور دوسری آنکھ غزوہ یرموک میں جاتی رہی اور یہ غازی اسلام:

"وَکَانَ یَوْمَئِذٍ قَدْ حَسُنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اِیْمَانُهٗ فَاِنَّهٗ کَانَ یَوْمَئِذٍ یُحَرِّضُ عَلَی الْجِهَادِ ...... وَکَانَ یَصِیْحُ یَا نَصْرَ اللّٰهِ اِقْتَرِبْ

❶ سیر: ج 3 ص 44۔ ❷ السیر: ج 3 ص 48۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ يَقِفُ عَلَى الْكَرَادِيْسِ يَذْكُرُ ، وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ ، اَللّٰهُ اِنَّكُمْ اَنْصَارُ الْاِسْلَامِ وَدَارَةُ الْعَرَبِ وَهٰؤُلَاءِ اَنْصَارُ الشِّرْكِ وَدَارَةُ الرُّوْمِ - اَللّٰهُمَّ هٰذَا يَوْمٌ مِنْ اَيَّامِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ نَصْرَكَ . "❶

"اس (یرموک کے) دن ان کا ایمان کیا خوب رہا کہ وہ لوگوں کو جہاد پر اُکسا رہے تھے اور چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ: اے اللہ کی مدد قریب آجاؤ اور گھوڑے پر سوار ہو کر لشکر کو یہ کہتے ہوئے یاد دلا رہے ہیں کہ: اللہ اللہ تم تو اسلام کے مددگار اور سپاہی ہو تم عرب کا ہالہ اور قلعہ ہو جب کہ دشمن شرک کے سپاہی اور روم کا قلعہ ہیں۔ اے اللہ، یہ تیرے دنوں میں سے ایک دن ہے اللہ اپنی مدد نازل فرما۔"

حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے کہ غزوہ طائف میں جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی ایک آنکھ زخمی ہوگئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر فرمایا:

"هٰذِهٖ عَيْنِىْ اُصِيْبَتْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَرُدَّتْ عَلَيْكَ وَاِنْ شِئْتَ فَالْجَنَّةَ ؟ قَالَ الْجَنَّةَ . "❷

"میری یہ آنکھ اللہ کی راہ میں زخمی ہوگئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو میں دعا کرتا ہوں۔ آنکھ پہلے کی طرح درست ہو جاتی ہے اگر چاہو تو (اس کے بدلے) جنت لے لو، فرمایا: جنت چاہیے۔"

امام طبری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے جنگ یرموک میں آپ کی بیٹی جویریہ بھی اپنے خاوند کے ساتھ شریک غزوہ تھی اور

"اُصِيْبَتْ يَوْمَئِذٍ عَيْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ فَاَخْرَجَ السَّهْمَ مِنْ عَيْنِهٖ

❶ السیر: ج 2 ص 106۔ ❷ الاصابہ: ج 3 ص 94۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبُوْ حَثْمَةَ" ❶

"اس دن حضرت ابوسفیان کی آنکھ شہید ہوگئی تو اس میں لگا تیر حضرت ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نے نکالا۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ یہ ذکر کرنے بعد فرماتے ہیں:

"فَإِنْ صَحَّ هٰذَا عَنْهُ فَإِنَّهُ يُغْبَطُ بِذٰلِكَ وَلَا رَيْبَ أَنَّ حَدِيْثَهُ عَنْ هِرَقْلَ وَكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَدُلُّ عَلٰى إِيْمَانِهِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ." ❷

"اگر یہ صحیح ہے تو بلا شبہ ان کا یہ کردار بڑا قابل رشک ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ الحمد اللہ حدیث ہرقل اور آنحضرت ﷺ کا خط ان کے ایمان کی دلیل ہے۔"

فتح مکہ کے دن مسلمان ہونے والوں ہی میں سے حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو نہ صرف کہ آنحضرت ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں بلکہ آپ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے دونوں کو دودھ پلایا ہے اور ان کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا:

"سَيِّدُ فِتْيَانِ الْجَنَّةِ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" ❸

"ابوسفیان بن حارث جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کے متعلق یہ لکھا ہے کہ:

"كَانَ أَبُوْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ مِمَّنْ يُؤْذِي النَّبِيَّ ﷺ وَيَهْجُوْهُ

❶ الطبری: ج 4 ص 36۔ ❷ السیر: ج 2 ص 107۔

❸ مستدرك حاكم: ج 3 ص 285، رقم: 5112 الاصابه: ج 7 ص 86۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ وَإِلَى ذٰلِكَ أَشَارَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي قَصِيدَتِهِ الْمَشْهُورَةِ هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ .... وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذٰلِكَ الْجَزَاءُ. "❶

"حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ (اسلام لانے سے قبل) ان لوگوں میں سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے اور ان کی ہجو کرتے تھے اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنا مشہور قصیدہ کہتے ہوئے ان ہی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی تو میں نے ان کی طرف سے جواب دیا اور اس پر اللہ کے ہاں (میرے لیے) جزا ہے۔"

بلکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ایذا رسانی سے اس قدر رنجیدہ خاطر تھے کہ جب یہ راستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو:

"فَانْزَعَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْرَضَ عَنْهُ لِأَنَّهُ بَدَتْ مِنْهُ أُمُورٌ حَتّٰى أَذِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ. "❷

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کراہت کا اظہار فرمایا اور رخ انور دوسری طرف پھیر لیا کیونکہ اس کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متعدد مرتبہ مختلف انداز میں تکلیف پہنچ چکی تھی۔"

مگر جب اُنہوں نے سرِ تسلیم خم کر کے اسلام قبول کر لیا اور حسنِ اسلام کا مظاہرہ کیا کہ جنگ حنین میں جب لوگ ادھر اُدھر بھاگے تو یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام تھامے ڈٹے رہے اور پھر نہ صرف ان کو جنت کی بشارت ملی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ الاصابہ: ج 7 ص 86 ۔ ❷ سیر: ج 1 ص 203 ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"أَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ خَلَفًا مِنْ حَمْزَةَ ." ❶

"مجھے امید ہے کہ یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بدل ہوں گے۔"

تنبیہ:

ہم اس پوزیشن پر تو نہیں کہ ہم موصوف دانش صاحب کی طرح حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کو ان کی اس ایذا رسانی پر طعنہ دیں مگر یہ کہنا چاہتے ہیں جن کو وہ طعنہ دے رہے ہیں کہ۔

"جو لوگ غلبہ اسلام ہو جانے کے بعد مسلسل بائیس تئیس سال تک مسلمانوں کو پریشان کرتے رہے۔"

ان کے متعلق شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمُعَاوِيَةُ لَمْ يُعْرَفْ عَنْهُ قَبْلَ الْإِسْلَامِ أَذًى لِلنَّبِيِّ ﷺ لَا بِيَدٍ وَلَا بِلِسَانٍ ، فَإِذَا كَانَ مَنْ هُوَ أَعْظَمُ مُعَادَاةً لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنْ مُعَاوِيَةَ قَدْ حَسُنَ إِسْلَامُهُ ، وَصَارَ مِمَّنْ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ، فَمَا الْمَانِعُ أَنْ يَكُوْنَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ كَذٰلِكَ ." ❷

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق معلوم نہیں کہ انہوں نے اسلام لانے سے قبل (دورِ جاہلیت میں) کبھی اپنے ہاتھ یا زبان سے جناب نبی اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہو۔ جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت نبی اکرم ﷺ سے زیادہ دشمنی رکھنے والے جب وہ اسلام لائے اور اچھے اسلام کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس رسول ﷺ سے محبت کرنے والے بن گئے اور وہ اللہ اور رسول ﷺ کے محبوب بن گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایسا ہونے میں کیا

❶ سیر: ج 1 ص 204 . ❷ منهاج السنة: ج 4 ص 429 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکاوٹ ہے۔"

شیخ الاسلام مزید فرماتے ہیں:

"وَلَا يُعْرَفُ عَنْهُ وَلَا عَنْ أَخِيهِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُمَا آذَيَا النَّبِيَّ ﷺ كَمَا كَانَ يُؤْذِيهِ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ" ❶

"حضرت معاویہ اور ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم سے دیگر مشرکین کی طرح نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دینا ثابت نہیں۔"

حضرت ابوسفیان اور ان کے خاندان کے اسی رویہ کی بنا پر اہلِ مکہ پر قحط سالی کے وقت حضرت ابوسفیان ہی کو ہمت ہوئی کہ آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر قحط سالی کے ختم ہونے کی دعا کروائی۔

اب حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کی مذکورہ تکلیف اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جنگی مہمات کو دیکھتے ہوئے کہنا چاہیے کہ یہ حضرات ایسے جرم سے بڑی حد تک محفوظ رہے ورنہ تو موصوف کے تبصرہ کا مصداق ان حضرات کی نسبت وہ حضرات ہیں جن کو وہ بھی یقیناً "ہیرو" ہی سمجھتے ہیں تو ان کے ہیرو بن جانے پر اعتراض کیوں؟

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

پھر حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ بھی ان ہی لوگوں میں سے ہیں جو فتح مکہ کے موقع پر ہی مسلمان ہوئے ان کے فرار کا واقعہ مشہور ہے مگر واپس آکر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ آپ اپنے والد کی طرح اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ اور مسلمانوں کے سخت ترین دشمنوں میں سے تھے لیکن جب مسلمان ہو گئے اور خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

❶ ایضاً: ص439۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُهَاجِرِ" ❶

''خوش آمدید اس مہاجر سوار کو خوش آمدید''

آنجناب ﷺ کی طرف سے ان کی یہ عزت افزائی بھی ہوئی کہ بنو ہوازن کے صدقات کی وصولی پر ان کو مقرر فرمایا گیا پھر آپ مرتدین کے خلاف بھی برسرِ پیکار رہے تا آنکہ معرکہ یرموک میں جامِ شہادت نوش کیا۔

علاوہ ازیں بھی بہت سے اموی حضرات کو حکومتی اور انتظامی عہدوں پر فائز کیا گیا۔ مثلاً حضرت یزید بن ابوسفیان کو عامل تیماء، حضرت خالد بن سعید کو عامل صنعاء حضرت عمرو بن سعید کو تبوک، خیبر کا عامل مقرر کیا گیا جبکہ حضرت حکیم بن سعید کو وادی القریٰ کا عامل، حضرت ابان بن سعید کو عامل بحرین بنایا گیا۔

پھر حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ جیسے بہت سے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ان ہی حضرات میں شامل ہیں جو فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے کیا یہ سب بلکہ نعوذ باللہ ان کے بعد مسلمان ہونے والے بھی اسی طبقہ میں شامل ہوں گے جن کو نہ صرف معاملات حکومت اور انتظامی امور سے الگ تھلگ رکھا جائے گا بلکہ یہ طعنہ بھی دیا جائے گا کہ ان لوگوں نے یا ان کے آباء و اجداد نے اسلام دشمنی میں پیغمبر اسلام ﷺ کو تکالیف پہنچائیں اور مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر صرف اموی صحابہ رضی اللہ عنہم کو نشانہ بنانا کہاں کا انصاف ہے؟

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو اس پر محمول کرنا یوں بھی درست نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جملہ سے استحقاق خلافت کا نہیں بلکہ ترجیح و تفضیل کا اشارہ دے رہے ہیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بقول ابن بطال رحمہ اللہ ایک طرف تو آنحضرت ﷺ کی طرح خلیفہ کی نامزدگی کر دی کہ چھ آدمی خلافت کے لیے نامزد کر دیئے دوسری طرف حضرت

❶ الاصابہ: ج 4 ص 258.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح عدم تعین کا راستہ اختیار کیا یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اس معاملہ سے الگ رکھا حالانکہ وہ معیار پر پورا اترتے تھے اسی لیے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَهٰذَا مَصِيرٌ مِنْهُ إِلَى اعْتِبَارِ تَقْدِيمِ الْأَفْضَلِ فِي الْخِلَافَةِ" ❶

"یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے خلافت میں افضلیت کے معیار کا ذکر رہے ہیں کہ افضل مقدم ہوگا۔"

گویا اصحابِ بدر اور اصحابِ احد رضی اللہ عنہم کو جو افضلیت حاصل ہے اس کے پیشِ نظر ان کو امور خلافت میں اولیت حاصل ہے اور یہ بھی عام نہیں بلکہ اس کے بعد بھی کچھ ترجیحات ہیں جو بعض حضرات کو اس سے مستثنیٰ کرتی ہیں مثلاً "اَلْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ" سے غیر قریشی صحابہ رضی اللہ عنہم بدری وغیرہ ہونے کے باوجود معاملہ خلافت سے باہر ہیں تو یہ زیادہ سے زیادہ محض ترجیح کا معاملہ ہے جس کا انطباق یہاں ہوتا ہے۔

ایک اور پہلو

مذکورہ تفصیل سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس اثر کی کوئی اسنادی اور معنوی حیثیت نہیں تو پھر اس کی جزئیات پر تبصرہ چنداں ضروری نہیں رہتا لیکن اتماما للفائدہ اور اکمالا للبحث مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس پہلو سے بھی موصوف کے مدعا کی حقیقت کو قارئین کے سامنے بے نقاب کیا جائے۔

بلاشبہ موصوف نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ایک پس منظر وہ آیت بھی ہے جس میں کہا گیا ہے:

﴿لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

❶ الفتح: ج 13 ص 257۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴾ (الحدید : 10)

''تم میں سے فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے ان سے بلند درجہ ہیں جنہوں نے (فتح کے) بعد خرچ کیا اور جہاد کیا اور سبھی سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی (جنت) کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے باخبر ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فتح سے پہلے خدمات انجام دینے والوں اور بعد میں خدمات انجام دینے والوں میں جو فرق ذکر کیا ہے اس کو بنیاد بنا کر بعض کورفہم اور کج رو حضرات نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ بعد والے فتح سے قبل والوں کے مطلقا برابر نہیں ہو سکتے اور یہیں سے بعد والوں کی توہین و تنقیص کے سوتے پھوٹتے ہیں۔

علماء کرام کے اس فتح کے تعین میں اختلاف کے باوجود کہ اس سے مراد صلح حدیبیہ ہے کہ فتح مکہ، یہ بات بہرحال واضح ہے کہ یہ تفاوت مدارج اور حفظ مراتب کی بات ہے جس کا پس منظر سبقت و خدمت ہے مگر جس طرح حفظ مراتب کو نظر انداز کرنا زندیقیت ہے اسی طرح اس بنا پر دوسروں کی تنقیص بھی زندیقیت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے تقابل کو ناپسند فرمایا ہے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی معاملہ میں اختلاف ہوا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا:

''تَسْتَطِيْلُوْنَ عَلَيْنَا بِأَيَّامٍ سَبَقْتُمُوْنَا بِهَا''

''تم ہم پر اپنی سبقت ایمان کی بنا پر برتری جتلاتے ہو۔''

تو یہ بات جب آنحضرت ﷺ تک پہنچی تو فرمایا:

''دَعُوْا لِيْ أَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَنْفَقْتُمْ مِثْلَ أُحُدٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَوْ مِثْلَ الْجِبَالِ ذَهَبًا مَا بَلَغْتُمْ اَعْمَالَهُمْ"❶

''میری وجہ سے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مت کچھ کہو اللہ کی قسم اگر تم احد پہاڑ یا پہاڑوں جتنا سونا خرچ کرو تو ان کے اعمال کو نہیں پہنچ سکتے۔''

گویا مشرف باسلام ہونے اور شرفِ صحبت پانے کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس قسم کی برتری اور افضلیت میں تقابل درست نہیں یعنی فی نفسہ سبقت و خدمت میں اگرچہ ان کو برتری اور افضلیت حاصل ہے لیکن اس کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ ان کے درمیان اس تفاضل کو ان میں تفاخر کے لیے یا ان کی تنقیص و تحقیر کے لیے استعمال کیا جائے۔

اس مسئلہ کو ہم اس حدیث کے تناظر میں بھی دیکھ سکتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

"لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى"❷

''کسی کے لیے مجھے حضرت یونس علیہ السلام پر فضیلت دینا درست نہیں۔''

تو اس میں کیا شک و شبہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یونس علیہ السلام ہی کیا تمام حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ ہیں لیکن ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام میں جو تفاوتِ مراتب ہے اس کی بنا پر کون اعلیٰ اور کون ادنیٰ کی بحث چھیڑ لیں جس سے کسی دوسرے کی تحقیر و تنقیص کا عندیہ ملتا ہو، بالکل اسی طرح حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم نفسِ ایمان و اسلام کے ساتھ شرفِ صحبت میں برابر ہیں تاہم ان کے ایمان و اعمال میں جو تفاوت مراتب ہے اس کے اعتراف کا یہ نتیجہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ ہم کسی کو اعلیٰ اور کسی کو ادنیٰ کہتے ہوئے کسی کی تحقیر و تنقیص کے مرتکب ٹھہریں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آخر میں کہا ہے:

❶ احمد: ج 3 ص 266، رقم 3839، ابن کثیر: ج 4 ص 327۔

❷ بخاری: 3395، مسلم: 2376۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ﴾ (النساء : 95)

گویا نتیجہ کار نفس الامر میں سبھی برابر ہیں۔ اسی لیے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"يَعْنِي الْمُنْفِقِيْنَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَ بَعْدَهٗ كُلُّهُمْ لَهُمْ ثَوَابٌ عَلٰى مَا عَمِلُوْا وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمْ تَفَاوُتٌ فِيْ تَفَاضُلِ الْجَزَاءِ ----- وَاِنَّمَا نَبَّهَ بِهٰذَا لِئَلَّا يُهْدَرَ جَانِبُ الْآخَرِ بِمَدْحِ الْأَوَّلِ دُوْنَ الْآخِرِ فَيَتَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ ذَمَّهٗ فَلِهٰذَا عَطَفَ بِمَدْحِ الْآخِرِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ مَعَ تَفْضِيْلِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ" ❶

"گویا فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور بعد میں خرچ کرنے والے سبھی اپنے عمل کا ثواب پائیں گے اگرچہ اجر و ثواب میں ایک دوسرے پر فضیلت میں ان کے درمیان تفاوت ہے...... اور اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ساتھ تنبیہ کی ہے کہ ایک کی تعریف کرتے ہوئے دوسرے کی حق تلفی اور تنقیص نہ ہو اور کوئی شخص اس سے دوسرے کی مذمت خیال نہ کر بیٹھے اسی لیے دوسرے کی مدح و ثناء کو پہلے پر عطف کے طور پر لایا گیا حالانکہ پہلے کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہے۔"

علامہ ابن عاشور رحمہ اللہ بڑی وضاحت سے لکھتے ہیں:

"وَهٰذِهِ الْآيَةُ أَصْلٌ فِيْ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْفَضْلِ فِيْمَا فُضِّلُوْا فِيْهِ، وَاَنَّ الْفَضْلَ ثَابِتٌ لِلَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا بَعْدَ الْفَتْحِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ ، وَبِئْسَ مَا يَقُوْلُهٗ بَعْضُ الْمُؤَرِّخِيْنَ مِنْ عِبَارَاتٍ تُؤْذِنُ بِتَنْقِيْصِ مَنْ أَسْلَمُوْا بَعْدَ الْفَتْحِ مِنْ قُرَيْشٍ مِثْلَ كَلِمَةِ "اَلطُّلَقَاءِ" وَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ حَزَازَاتٍ فِيْ

❶ تفسیر ابن کثیر: ج 4 ص 329.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النُّفُوسِ قَبَلِيَّةٍ أَوْحِزْبِيَّةٍ، ﴿وَاللّٰهُ يَقُولُ وَلَا تَلْمِزُوٓا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ .)) ❶

''اہل فضیلت کے فضل وشرف کے تفاوت میں یہ آیت بنیاد ہے اور یہ کہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والے اہل مکہ یا کوئی اور ہیں تو ان کا فضل وشرف ثابت ہے۔ چنانچہ بعض مؤرخین بہت برا کہتے ہیں جن کی عبارتوں سے فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والے قریش کی تنقیص وتوہین مترشح ہوتی ہے جیسا کہ لفظ'' الطلقاء '' (آزادشدہ) ان کے حق میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کا پس منظر ان کے دلوں میں قبائلی رنجش اور گروہی تعصب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اپنے (ساتھیوں) پر طعن نہ کرو اور نہ آپس میں برے القاب سے پکارو، ایمان کے بعد برے نام سے (کسی کو) یاد کرنا فسق ہے جو توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔''

بایں صورت ان کا خلافت وحکومت میں آنا یا نہ آنا تو رہا اپنی جگہ لیکن ان کو ''اَلطُّلَقَاء'' کا طعنہ دینا ان کی تنقیص وتحقیر ہے ہوسکتا ہے کسی کی دانش اسے یہ کہنے پر مجبور کرے کہ کیا یہ حق اور سچ نہیں؟ مگر سوچنا تو یہ ہے کہ کیا ہر حق اور سچ کہنے یا ہر جگہ کہنے کے قابل ہوتا ہے اگر یہ اصول ہی اپنا لیا جائے تو پھر شریعت کی لغت سے ''غیبت'' کو نکال دینا چاہیے، چنانچہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں ان کے ماضی کو سامنے رکھ کر ایسے الفاظ کا استعمال اور اس انداز سے ان کو خطاب کی اجازت دانش مغرب تو دے سکتا ہے دانش اسلام واخلاق نہیں دے سکتی کہ وہ اس پستی یا کمینگی تک پہنچ جائے جہاں اپنے ان گزرے ہوئے بھائیوں کا گوشت کھائے جو ان کے محسن بھی ہیں۔

❶ تفسیر التحریر والتنویر: ج 27 ص 376 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذہنی پستی اور اخلاقی کمینگی کی اس حد کو عبور کرنے والوں کو آنحضرت ﷺ کا یہ جملہ ضرور یاد رکھنا چاہیے جو ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو "اِنَّهَا اِمْرَاَةٌ قَصِيْرَةٌ" کہنے پر فرمایا:

"لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ" ❶

"تم نے ایسی بات کہی ہے اگر سمندر میں ملا دی جائے تو وہ کڑوا ہو جائے۔"

مگر جو مرشد اصولی طور پر یہ لکھے:

"یہ جملہ ان بہت سے شواہد کے ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ بے خطا نہیں تھے، ان سے بھی بشری کمزوریوں کی بنا پر خطائیں سرزد ہو سکتی تھیں اور عملاً ہوئیں اور ان کے احترام کی جو تعلیم اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے کم از کم اس کا تقاضا ہرگز یہ نہیں ہے کہ ان میں سے کسی سے اگر کوئی غلط کام سرزد ہو تو اس کا ذکر نہ کیا جائے ورنہ ظاہر ہے کہ اگر اس کا تقاضا یہ ہوتا تو نہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ان کا ذکر کرتا اور نہ صحابہ کرام اور تابعین اور محدثین و مفسرین اپنی روایات میں ان کی تفصیلات بیان کرتے۔" ❷

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"تاہم یہ واقعہ جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم کے معترضین کی تائید نہیں کرتا اسی طرح ان لوگوں کے خیالات کی تائید بھی نہیں کرتا جو صحابہ کی عقیدت میں غلو کر کے اس طرح کے دعوے کرتے ہیں کہ ان سے کبھی کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی یا ہوئی بھی ہو تو اس کا ذکر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی غلطی کا ذکر کرنا اور اسے غلطی کہنا ان کی توہین ہے اور اس سے ان کی عزت و وقعت دلوں میں باقی نہیں رہتی اور اس کا ذکر ان آیات و احادیث کے خلاف ہے جن

❶ ابو داؤد کتاب الادب، رقم 4875. ❷ تفہیم القرآن: ج 5 ص 426.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں صحابہ کے مغفور اور مقبول بارگاہ الٰہی ہونے کی تصریح ہے یہ ساری باتیں سراسر مبالغہ ہیں جن کے لیے قرآن و حدیث میں کوئی سند موجود نہیں۔ یہاں ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس غلطی کا ذکر کیا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہ کی ایک کثیر تعداد سے صادر ہوئی تھی اس کتاب میں کیا ہے جسے قیامت تک ساری امت کو پڑھنا ہے اور اسی کتاب میں کیا ہے جس میں ان کے مغفور اور مقبول بارگاہ ہونے کی تصریح کی گئی ہے پھر حدیث و تفسیر کی تمام کتابوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر بعد کے اکابر اہل سنت تک نے اس غلطی کی تفصیلات بیان کی ہیں کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر انہی صحابہ کی وقعت دلوں سے نکالنے کے لیے کیا ہے جن کی وقعت وہ خود دلوں میں قائم فرمانا چاہتا ہے؟ اور کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور محدثین و مفسرین نے اس قصے کی ساری تفصیلات اس شرعی مسئلہ سے ناواقفیت کی بنا پر بیان کر دی جو یہ غالی حضرات بیان کیا کرتے ہیں؟ کیا فی الواقع سورہ جمعہ پڑھنے والے اور اس کی تفسیر کا مطالعہ کرنے والے لوگوں کے دلوں سے صحابہ کی وقعت نکل گئی ہے؟ اگر ان میں سے ہر سوال کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو وہ سب بے جا اور مبالغہ آمیز باتیں غلط ہیں جو احترام صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام سے بعض لوگ کیا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام کوئی آسمانی مخلوق نہ تھے بلکہ اسی زمین پر پیدا ہونے والے انسانوں میں سے تھے۔'' ❶

ہم نے یہ مکمل اقتباس اس لیے نقل کیا ہے کہ کوئی یہ تاثر نہ دے سکے یا لے سکے کہ شاید سیاق و سباق سے کاٹ کر بات نقل کی گئی ہے اور یہ کہ ہر شخص کو یہ سمجھنا آسان

❶ تفہیم القرآن: ج 5 ص 503-504۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رہے کہ

"مرشد مودودی" حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق کیا نقطہ نظر رکھتے ہیں محل بحث کے تعلق سے موصوف سمجھتے ہیں کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی بشری لغزشوں کا ذکر اس کے احترام کے منافی نہیں اور نہ ہی ان کے اکرام و احترام کا یہ تقاضا ہے کہ ان لغزشوں کا ذکر نہ کیا جائے اور اس دعویٰ کی تائید میں اُنہوں نے صغری کبری بنا کر جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ ان کی دانشوری کی نرالی مثال ہے جس پر شیطان حسرت کرتا ہوگا کہ مجھے یہ منطق کیوں نہ سوجھی۔

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ:

﴿يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ﴾ (البقرۃ: 26)

یعنی قرآن پاک کی یہ آیات بینات ہی بہت سے لوگوں کی گمراہی کا سبب اور بہت سے لوگوں کی ہدایت کا سبب بنتی ہیں۔

اب قرآن و احادیث میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جن واقعات کے ذکر سے موصوف استدلال کر رہے ہیں ان کے متعلق دیکھنا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کو اسی محل استدلال میں ذکر کیا ہے جس کی طرف موصوف اشارہ کر رہے ہیں کیونکہ ہر بات کا حکم اس کے سیاق وسباق اور محل ورود سے متعلق ہوتا ہے ورنہ تو کل کلاں اس دانش ابلیس کا کوئی علمبردار اُٹھے گا اور یہی بات حضرات انبیاء علیہم السلام کے متعلق کہے گا اور پھر حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی بھی محفوظ نہ رہے گا اور اپنے دفاع میں یہ پھبتی کسے گا کہ یہ حضرات کوئی آسمانی مخلوق نہ تھے بلکہ اسی زمین پر پیدا ہونے والے انسانوں میں سے تھے۔ بلکہ کہنے والوں نے اسی بنا پر تو عصمت انبیاء علیہم السلام کا انکار کیا ہے اور تحریک انکار حدیث کے لبادہ میں قرآن کریم پر حرف گیری کرنے والے فکر مودودیت کے ہمنوا یہی کچھ تو کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقیناً عصمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا دعویٰ کسی کو بھی نہیں لیکن عدمِ عصمت کے نام پر عدمِ عظمت کی تحریک بھی الحاد و زندیقیت کا مظہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ان واقعات کو اس لیے بیان نہیں کیا کہ ان کے اکرام و احترام سے کھیلا جائے ورنہ ان واقعات سے کہیں بڑھ کر ان کے ایمان و ایقان، وفا و ایفاء، فلاح و نجاح، صدق و زکاء، تقویٰ و طہارت، رضا و لقاء کے ساتھ بشارت جنت کا ذکر نہ ہوتا۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق خود فرمادیا:

﴿وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ﴾ (آل عمران : 152)

اور

﴿وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ﴾ (آل عمران : 155)

''کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا۔''

بلکہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم دیا۔

﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ﴾

(آل عمران : 159)

''ان سے درگزر کیجئے اور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں اور انہیں شریکِ مشورہ کیجیے۔''

پھر یہی نفوسِ قدسیہ اس بشارت کے اولیں مصداق ہیں کہ ﴿إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ﴾ (النساء : 22) ان کے سابقہ سب گناہ معاف ہیں بلکہ وہ مستحق و مظہر ہیں ﴿فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ (الفرقان : 70) (اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف ہی نہیں کیے بلکہ ان کو نیکیوں میں بدل دیا ہے۔) کے اسی پس منظر میں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں ہدایت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے درگزر کرو اور میری نسبت سے ان کا خیال رکھو حتی کہ فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ" ❶

''تم میں سے کوئی بھی میرے صحابی کی شکایت مجھ سے نہ کرے میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل صاف ہو۔''

یہ بات بھی پہلے ذکر کی جا چکی ہے کہ ''سب'' کا ایک معنی عیب جوئی اور ایسی باتوں کا ذکر بھی ہے جس سے کسی کی تنقیص اور دلآزاری ہو تو آنحضرت ﷺ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو سب وشتم سے منع فرمایا۔ مگر بقول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

"اُمِرُوْا اَنْ یَسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَسَبُّوْهُمْ" ❷

''یعنی لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار کرو مگر اُنہوں نے برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔''

جب علی العموم آنحضرت ﷺ کی ہدایت ہے کہ:

"اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْهِمْ" ❸

''اپنے مرنے والے (بھائیوں) کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

"وَاِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا" ❹

تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم تو سب سے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کی خوبیاں بیان کی جائیں اور ان کی بشری لغزشوں پر گفتگو نہ کی جائے بالخصوص کہ وہ مغفور لھم ہیں اسی لیے

❶ ابو داؤد: رقم 4860، ترمذی رقم 3896۔

❷ جامع الاصول: رقم: 6366۔ ❸ ابو داؤد: 4900، ترمذی: 1019۔

❹ المعجم للطبرانی: ج 2 ص 96، رقم: 1428 صحیح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمِنَ السُّنَّةِ ذِكْرُ مَحَاسِنِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلِّهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَالْكَفُّ عَنْ ذِكْرِ مَسَاوِيْهِمْ وَالْخِلَافِ الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنَهُمْ فَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ ..... ثُمَّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ خَيْرُ النَّاسِ وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَذْكُرَ شَيْئًا مِنْ مَسَاوِئِهِمْ وَلَا يَطْعَنَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ بِعَيْبٍ وَلَا بِنَقْصٍ"❶

"سنت اور اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم کی خوبیاں ذکر کی جائیں اور ان کی لغزشوں اور باہمی اختلاف سے خاموشی اختیار کی جائے جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم یا ان میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہتا ہے وہ بدعتی ہے .... پھر خلفاء اربعہ کے بعد سب صحابہ رضی اللہ عنہم تمام لوگوں سے بہتر ہیں کسی کی لغزش کا ذکر جائز نہیں اور نہ ہی کسی پر عیب اور نقص سے طعن کرنا جائز ہے۔"

امام ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَيَعْرِفُوْنَ حَقَّ السَّلَفِ الَّذِيْنَ اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ ﷺ وَيَأْخُذُوْنَ بِفَضَائِلِهِمْ وَيُمْسِكُوْنَ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ صَغِيْرِهِمْ وَكَبِيْرِهِمْ وَيُقَدِّمُوْنَ اَبَابَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَيُقِرُّوْنَ بِأَنَّهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ وَاَنَّهُمْ اَفْضَلُ النَّاسِ كُلِّهِمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ."❷

---

❶ طبقات حنابلہ لابی یعلی: ج 1 ص 30 رقم: 9، حادی الارواح: ص 291.

❷ حادی الارواح: ص 14.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یعنی اہلسنت اپنے اُن سلف کا حق پہنچاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لیے منتخب کیا اور وہ ان کے فضائل کو تسلیم کرتے ہیں اور اُن میں سے کسی بھی بڑے چھوٹے میں جو اختلاف واقع ہوا اُس سے خاموش رہتے ہیں اور وہ حضرت ابو بکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی کو مقدم رکھتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین ہیں اور یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں۔"

حضرت امام میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ثَلَاثٌ اُرْفُضُوْهُنَّ: مَا شَجَرَ بَيْنَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنُّجُوْمَ وَالنَّظَرَ فِي الْقَدْرِ." ❶

یعنی تین چیزوں کو پھینک دو، مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم، ستارہ پرستی اور تقدیر پر بحث خیال رہے نصوص شریعت کا مطالعہ کیا جائے تو مجموعی طور پر معلوم ہوگا کہ ان تین چیزوں کے مرتکب اور یقین رکھنے والوں کو دائرہ ایمان سے خارج اور کافر قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ان چیزوں میں مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر اس کی سنگینی کو سمجھنے کے لیے کافی ہے اور اسی تناظر میں اُئمہ سنت اور علماء امت نے مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذکر سے منع کیا ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"يَا بَقِيَّةُ: اَلْعِلْمُ مَا جَاءَ عَنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَمَا لَمْ يَجِيْءُ عَنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَيْسَ بِعِلْمٍ يَا بَقِيَّةُ! لَا تَذْكُرْ

❶ الابانة لابن بطه: ج 1 ص 451، جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر: ج 1 ص 11.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمِّدٍ نَبِیِّكَ ﷺ اِلَّا بِخَیْرٍ وَلَا اَحَدًا مِنْ اُمَّتِكَ، وَاِذَا سَمِعْتَ اَحَدًا یَقَعُ فِیْ غَیْرِہٖ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ اِنَّمَا یَقُوْلُ: اَنَا خَیْرٌ مِنْهُ"❶

"اے بقیہ: علم وہی ہے جو جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے آئے جو ان کی طرف سے نہیں وہ علم نہیں، بقیہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا ذکر بھلائی اور اچھائی کے بغیر مت کرو بلکہ امت کے کسی آدمی کا ذکر بھی بھلائی کے علاوہ نہ کرو اگر کسی کو ایسا کرتے سنو تو سمجھو وہ خود کو ان سے بہتر سمجھتا ہے۔"

امام احمد رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے:

"اَجْمَعَ تِسْعُوْنَ رَجُلًا مِنَ التَّابِعِیْنَ وَأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ أَئِمَّةِ السَّلَفِ وَفُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ ...... عَلَى الْكَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَیْنَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ...... فَهٰذِهِ السُّنَّةُ اِلْزَمُوْهَا تَسْلَمُوْا، اَخْذُهَا هُدًى وَتَرْكُهَا ضَلَالَةٌ"❷

"نوے تابعین کرام اور مسلمانوں کے جلیل القدر اماموں اور سلف صالحین نیز تمام ممالک کے فقہاء کا اجماع ہے کہ .... حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے باہمی مشاجرات پر سکوت کیا جائے یہ (سکوت اور ان کے لیے رحمت کی دعا) سنت ہے اس کو لازم بنا لو سلامت رہو گے کیونکہ اس کو اختیار کرنا ہدایت ہے جبکہ اس کو چھوڑنا گمراہی ہے۔"

فتنہ خلقِ قرآن میں خلیفہ واثق باللہ کے پاس امام عباس مشکویہ الھمدانی کو لایا گیا

❶ جامع بیان العلم و فضله لابن عبدالبر: ج 1 ص617.

❷ طبقات حنابله لابی یعلی: ج 1 ص130 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ان سے ان کے عقیدہ کے متعلق پوچھا اُنھوں نے عقیدہ اہلسنّت کو بڑی تفصیل سے بیان کیا جس میں فرمایا:

”اِنَّ مِنْ صِفَةِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ مُخْلِصًا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ---- وَأَنْ نَشْهَدَ لِلْعَشْرَةِ الَّذِيْنَ شَهِدَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قُرَيْشٍ بِالْجَنَّةِ---- وَاَنْ تَقُوْلَ بِلِسَانِكَ وَتَعْلَمَ يَقِيْنًا بِقَلْبِكَ أَنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَالْكَفُّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ“ [1]

پانچویں صدی میں عباسی خلیفہ القائم بامر اللہ ابوجعفر بن القادر باللہ نے عقائد اہلسنّت پر ایک محضر نامہ تیار کیا جس میں لکھا:

”اِنَّ هٰذَا اِعْتِقَادُ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَنْ خَالَفَهٗ فَقَدْ فَسَقَ وَ كَفَرَ وَهُوَ ---- يَجِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ اَنْ يَعْلَمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ---- وَيَجِبُ اَنْ يُحِبَّ الصَّحَابَةَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كُلِّهِمْ وَنَعْلَمَ اَنَّهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَّ خَيْرَهُمْ كُلِّهِمْ وَاَفْضَلَهُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہم وَيَشْهَدُ لِلْعَشْرَةِ (اَلْمُبَشَّرَةِ) بِالْجَنَّةِ وَيَتَرَحَّمُ عَلٰى اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ سَبَّ سَيِّدَتَنَا عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَلَا حَظَّ لَهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَلَا

[1] الابانہ لابن بطہ: ج 2 ص 417 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ فِيْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ اِلَّا خَيْرًا وَلَا يَدْخُلُ فِيْ شَيْءٍ شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَيَتَرَحَّمُ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ... رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر: 10) وَقَالَ فِيْهِمْ ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ﴾ (الحجر: 47)۔"[1]

"یہ عباسی خلفاء ہیں جو ہمیں بزبانِ حال و مقال بتا رہے ہیں کہ اہل سنت کا عقیدہ توحید و رسالت کے بعد حضرات صحابہ بالخصوص خلفاءِ اربعہ اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم سے محبت و احترام ہے اور یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بالترتیب خلفاءِ اربعہ افضل ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نہ صرف کہ ہماری طرف سے دعائے مغفرت و رحمت کے حق دار ہیں بلکہ ان کے سب و شتم کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قرآن کریم کی نصوص ان کو باہم محبت کرنے والے بھائی بھائی قرار دیتی ہیں لہٰذا ان کے باہمی مشاجرات پر خاموش رہنا چاہیے۔"

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام ہمدانی کے بیان کردہ اس عقیدہ اہلسنّت والجماعت کے متعلق فرماتے ہیں:

"يَنْبَغِيْ اَنْ نَكْتُبَ هٰذَا عَلٰى اَبْوَابِ مَسَاجِدِنَا وَنُعَلِّمَهٗ اَهْلَنَا وَاَوْلَادَنَا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى ابْنِهٖ صَالِحٍ، فَقَالَ: اُكْتُبْ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاجْعَلْهُ فِيْ رَقٍّ اَبْيَضَ وَاحْتَفِظْ بِهٖ وَاعْلَمْ اَنَّهٗ خَيْرُ حَدِيْثٍ كَتَبْتَهٗ اِذَا لَقِيْتَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَلْقَاهُ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ"[2]

---

[1] المنتظم لابن الجوزی: ج 15 ص 281 ۔ [2] الابانہ لابن بطہ: ج 2 ص 417 ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہ عقیدہ اس قابل ہے کہ ہم اسے اپنی مسجدوں کے دروازوں پر لکھیں اور چسپاں کریں اور اسے اپنے اہل خانہ اور بچوں کو سکھائیں پھر اپنے بیٹے صالح کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ بات کسی سفید کاغذ پر لکھ کر محفوظ کر لو اور یاد رکھو یہ سب سے بہتر بات ہے جو تم نے لکھی، کل جب تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملو گے تو سنت و جماعت پر ملو گے۔"

مشہور مالکی فقیہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن القیر وانی رحمہ اللہ مسلمانوں کے عقیدہ کے ضمن میں فرماتے ہیں:

"وَأَلَا يُذْكَرَ أَحَدٌ مِنْ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ إِلَّا بِأَحْسَنِ ذِكْرٍ وَالْإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، وَأَنَّهُمْ أَحَقُّ النَّاسِ أَنْ يُلْتَمَسَ لَهُمْ أَحْسَنُ الْمَخَارِجِ وَيُظَنَّ بِهِمْ أَحْسَنُ الْمَذَاهِبِ." [1]

"اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کا ذکر اچھے طریقہ کے بغیر نہ کیا جائے اور ان کے باہمی مشاجرات پر خاموشی اختیار کی جائے کیونکہ وہ سب لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے لیے اچھی تعبیر کی جائے اور ان سے اچھے موقف کا حسن ظن رکھا جائے۔"

امام ابوعبداللہ بن بطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمِنْ ذٰلِكَ: نَكُفُّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَهِدُوْا الْمَشَاهِدَ مَعَهُ وَ سَبَقُوْا النَّاسَ بِالْفَضْلِ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمْ وَأَمَرَكَ بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ وَالتَّقَرُّبُ إِلَيْهِ لِمَحَبَّتِهِمْ وَفَرَضَ ذٰلِكَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ وَهُوَ يَعْلَمُ مَا سَيَكُوْنُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ سَيَقْتَتِلُوْنَ وَإِنَّمَا فُضِّلُوْا عَلٰى سَائِرِ

[1] الابانہ: ص 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْخَلْقِ لِاَنَّ الْخَطَاءَ الْعَمَدَ قَدْ وُضِعَ عَنْهُمْ وَكُلُّ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مَغْفُورٌ لَهُمْ . "❶

"اور اسی طرح ہم مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر سکوت کرتے ہیں بلا شبہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور شرف و فضل میں سب لوگوں پر سبقت لے گئے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا اور تمہیں ان کے لیے دعائے مغفرت کا حکم دیا ہے اور ان کی محبت سے اپنے تقرب کا کہا ہے اور یہ سب کچھ اس نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے فرض کیا ہے اور وہ بہتر جانتا تھا کہ یہ آپس میں لڑیں گے اور ان کو تمام لوگوں پر فضیلت دی گئی کیونکہ ان کی خطاء عمداً بھی معاف ہے اور جو کچھ ان کے باہمی مشاجرات ہیں وہ معاف ہیں۔"

امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ ابن بطہ مزید فرماتے ہیں:

"فَإِنَّ أَهْلَ الْاِثْبَاتِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ ...... مُجْمِعُوْنَ عَلٰى اِمَامَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہم وَعَلٰى تَقْدِيْمِ الشَّيْخَيْنِ وَ عَلٰى اَنَّ الْعَشَرَةَ فِي الْجَنَّةِ جَزْمًا وَحَتْمًا لَا شَكَّ فِيْهِ وَمُجْمِعُوْنَ عَلَى التَّرَحُّمِ عَلٰى جَمِيْعِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ وَلِاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ ، وَالْكَفِّ عَنْ ذِكْرِهِمْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَالْاِمْسَاكِ وَتَرْكِ النَّظْرِ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ --- لَمْ يَزَلِ النَّاسُ مُذْ بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى وَقْتِنَا هٰذَا مُجْمِعُوْنَ عَلَيْهِ فِيْ شَرْقِ الْاَرْضِ وَغَرْبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا يَرْوِيْهِ الْعُلَمَاءُ رُوَاةُ الْآثَارِ

❶ الابانہ: ص 268

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَصْحَابُ الْاَخْبَارِ، وَيَعْرِفُهُ الْاُدَبَاءُ وَالْعُقَلَاءُ وَيُجْمِعُ عَلَى الْإِقْرَارِ بِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسْوَانُ وَالشَّيْبُ وَالشُّبَّانُ وَالْاَحْدَاثُ وَالصِّبْيَانُ فِي الْحَاضِرَةِ وَالْبَادِيَةِ وَالْعَرَبِ وَالْعَجَمِ لَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ وَلَا يُنْكِرُهُ وَلَا يَشُذُّ عَنِ الْإِجْمَاعِ مَعَ النَّاسِ فِيهِ اِلَّا رَجُلٌ خَبِيثٌ زَائِغٌ مُبْتَدِعٌ، مَحْقُوْرٌ مَهْجُوْرٌ مَدْحُوْرٌ يَهْجُرُهُ الْعُلَمَاءُ وَيَقْطَعُهُ الْعُقَلَاءُ اِنْ مَرِضَ لَمْ يَعُوْدُوْهُ وَاِنْ مَاتَ لَمْ يَشْهَدُوْهُ۔ "❶

"بلا شبہ اہل سنت والجماعت کے ثقہ اور قابل اعتماد علماء کا حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی امامت وخلافت پر اجماع ہے اور اس بات پر بھی کہ شیخین (سب پر) مقدم ہیں اور عشرہ مبشرہ بلا شبہ یقیناً لازمی جنتی ہیں اور بات پر بھی متفق ہیں کہ تمام حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور ازواج مطہرات نیز نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد اور اہلبیت پر رحمت ومغفرت کی دعا کی جائے اور ان کے باہمی مشاجرات وتنازعات پر خاموش رہتے ہوئے خود کو باز رکھا جائے .... اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کر آج تک مشرق ومغرب، بر وبحر، میدانوں یا چٹانوں میں رہنے والے تمام (اہلسنّت) اس پر متفق ہیں اور اسی عقیدہ کو آثار و اخبار اور روایات و احادیث بیان کرنے والوں نے روایت کیا ہے اور سبھی ادباء وعقلاء اسے جانتے ہیں اور اس کا تمام مرد وخواتین، بوڑھے اور جوان چھوٹے اور بڑے، دیہاتی اور شہری، عربی وعجمی اس کا اقرار واعتراف کرتے ہیں اور کوئی بھی اس کا مخالف ہے نہ انکار کرتا ہے اور لوگوں کے اس اجماع سے صرف کوئی

❶ الابانہ: ج 1 ص 233.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیث یا جادہ مستقیم سے منحرف بدعتی اور علماء وعقلاء کے نزدیک مردود، راندہ درگاہ اور ناقابل توجہ، حقیر شخص ہی الگ رہے گا اور ایسا شخص بیمار پڑ جائے تو وہ (اہلسنت) اس کی تیمارداری نہیں کرتے مر جائے تو جنازہ نہیں پڑھتے۔"

شیخ الاسلام ابوعثمان اسماعیل رحمہ اللہ الصابونی لکھتے ہیں:

"وَيَرَوْنَ -أَيْ أَهْلُ السُّنَّةِ- اَلْكَفَّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَطْهِيْرَ الْأَلْسِنَةِ عَنْ ذِكْرِ مَا تَضَمَّنَ عَيْبًا لَهُمْ وَنَقْصًا فِيْهِمْ وَيَرَوْنَ التَّرَحُّمَ عَلٰى جَمِيْعِهِمْ وَالْمُوَالَاةَ لِكَافَّتِهِمْ وَكَذٰلِكَ يَرَوْنَ تَعْظِيْمَ قَدْرِ أَزْوَاجِهِ رضی اللہ عنہن وَالدُّعَاءَ لَهُنَّ وَمَعْرِفَةَ فَضْلِهِنَّ وَالْإِقْرَارَ بِأَنَّهُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ." [1]

"یعنی اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے باہمی مشاجرات پر خاموش رہ کر اپنی زبانوں کو اس سے محفوظ رکھا جائے کہ اس ضمن میں ان کے عیب یا نقص کا ذکر نہ ہو اور ان سب کے لیے رحمت کی دعا کی جائے ان تمام سے محبت وعقیدت کا اظہار ہو اسی طرح ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تکریم وتعظیم کے ساتھ ان کے فضل وشرف کا اعتراف اور یہ اقرار کہ وہ اُمہات المومنین ہیں یہ سب کچھ اہل سنت کا اعتقاد ہے۔"

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نُحِبُّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نُفْرِطُ فِيْ حُبِّ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَا نَتَبَرَّأُ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ، وَنُبْغِضُ مَنْ يُبْغِضُهُمْ وَبِغَيْرِ الْخَيْرِ يَذْكُرُهُمْ وَلَا نَذْكُرُهُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ وَحُبُّهُمْ دِيْنٌ وَإِيْمَانٌ

[1] عقيدة السلف، مجموعة الرسائل المنيرية: ج 1 ص 129.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِحْسَانٌ وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ وَنِفَاقٌ وَطُغْيَانٌ . "❶

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کی محبت میں غلو و افراط نہیں کرتے اور نہ ہی کسی سے اظہار برأت کرتے ہیں اور جو ان سے بغض رکھتا ہے اور خیر و بھلائی سے ان کا ذکر نہیں کرتا ہم اس سے بغض رکھتے ہیں اور ہم ان کا ذکر خیر اور بھلائی سے کرتے ہیں جبکہ ان سے محبت دین، ایمان اور احسان ہے اور ان سے بغض کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔''

امام ابو العباس احمد بن محمد قسطلانی الشافعی کہتے ہیں:

"وَمِمَّا يُجِبُ أَيْضاً: اَلْإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ أَيْ وَقَعَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْإِخْتِلَافِ وَالْاَضْرَابُ عَنْ أَخْبَارِ الْمُؤَرِّخِينَ وَجَهَلَةِ الرُّوَاةِ وَضُلَّالِ الشِّيْعَةِ وَالْمُبْتَدِعِينَ الْقَادِحَةِ فِي أَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوْا، وَأَنْ يُلْتَمَسَ لَهُمْ مِمَّا نُقِلَ مِنْ ذٰلِكَ فِيمَا كَانَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْفِتَنِ أَحْسَنُ التَّأْوِيلَاتِ وَيُخْرِجَ لَهُمْ أَصْوَبُ الْمَخَارِجِ إِذْهُمْ أَهْلُ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِي مَنَاقِبِهِمْ وَمَعْدُوْدٌ فِي مَآثِرِهِمْ مِمَّا يَطُوْلُ إِيْرَادُ بَعْضِهِ وَمَا وَقَعَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْمُنَازَعَاتِ وَالْمُحَارَبَاتِ فَلَهُ مَحَامِلُ وَتَأْوِيلَاتٌ . "❷

''یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اہلسنّت کے عقائد میں یہ بھی

❶ شرح عقیدہ طحاویہ: ص 467

❷ المخلصيات لابی طاهرا لمخلص: ج 1 ص232 ، رقم: 312 بحواله من هو معاويه ص 33 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے ان کے باہمی اختلافات یا محاربات پر خاموش رہا جائے اور اس سلسلہ میں مورخین اور جاہل راویوں یا گمراہ شیعہ اور اہل بدعت کی ایسی باتوں کو نظر انداز کر دیا جائے جن سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کے متعلق بھی تنقیص کا پہلو نکلتا ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر ہو تو (ان کی برائی بیان کرنے سے) باز رہو اور یہ کہ ان کے باہمی اختلافات کی بہترین تاویل کی جائے اور درست راستہ تلاش کیا جائے کیونکہ سبھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے بے شمار فضائل و مناقب مذکور ہیں اور ان کے باہمی اختلافات کے بھی بہت سے محمل اور تاویلات کی گئی ہیں۔"

امام حرب بن اسماعیل الکرمانی کہتے ہیں میں نے سنا کہ عبداللہ بن سوار عنبری نے فرمایا:

"اَلسُّنَّةُ عِنْدَنَا وَمَا أَدْرَكْنَا عَلَيْهِ حَمَّادًا وَحَمَّادًا وَالنَّاسَ الَّذِيْنَ يُقْتَدَى بِهِمْ: تَقْدِيْمُ أَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ وَالْحُبُّ لِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْعًا، وَالْكَفُّ عَنْ ذِكْرِ مَسَاوِئِهِمْ وَعَظِيْمُ الرَّجَاءِ (لَهُمْ) بِصُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْإِيْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ." [1]

"ہمارے ہاں سنت اور جس پر حماد بن سلمہ اور حماد بن سلیمان نیز دیگر قابل تقلید لوگوں کو پایا وہ یہی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مقدم اور اول قرار دیا جائے پھر حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہما ہیں اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا اور ان کی غلطیوں پر خاموش رہنا اور محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر ان کے لیے بہتری کی اُمید رکھنا اور یہ کہ ایمان قول و عمل سے تعبیر ہے۔"

[1] کتاب السنة للکرمانی :ص 270 ، رقم : 508

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن عکاشہ الکرمانی فرماتے ہیں:

"أُصُوْلُ أَهْلِ السُّنَّةِ الْمَأْخُوْذُبِهٖ مِنَ الْمَتْرُوْكِ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ رحمہ اللہ بْنُ عُيَيْنَةَ رحمہ اللہ ------ وَإِسْحَاقُ رحمہ اللہ بْنُ رَاهْوَيْهِ رحمہ اللہ وَغَيْرُهُمْ مِنَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ----- قَالُوْا: اَلسُّنَّةُ اَلرِّضَاءُ بِقَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْاِسْتِسْلَامُ لِأَمْرِهٖ ----- وَالْكَفُّ عَنْ مَسَاوِئْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَّ اَفْضَلَهُمْ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ."[1]

"اہل سنت کے ایسے اصول وعقائد جس پر عمل ہے اور جن پر حضرت امام سفیان بن عیینہ .... اور امام اسحاق بن راہویہ جیسے اہل سنت و الجماعت کا اجماع ہے ان میں سے سنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر اظہار رضا کیا جائے اور اس کے حکم پر سر تسلیم خم کیا جائے ....اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی خطاؤں پر خاموش رہا جائے اور یہ کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے افضل ترین حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔"

امام ابونعیم اصبھانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فَالْاِمْسَاكُ عَنْ ذِكْرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذِكْرِ زَلَلِهِمْ وَنَشْرُ مَحَاسِنِهِمْ وَمَنَاقِبِهِمْ وَصَرْفُ أُمُوْرِهِمْ اِلٰى اَجْمَلِ الْوُجُوْهِ مِنْ اَمَارَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّبِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اَلَّذِيْنَ مَدَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَالَّذِيْنَ جَاؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

[1] تاریخ دمشق: ج 29 ص 454.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔۔۔ اَلْآيَةَ مَعَ مَا اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِكْرَامِ أَصْحَابِهِ وَأَوْصَى بِحَقِّهِمْ وَصِيَانَتِهِمْ وَاِجْلَالِهِمْ ." ❶

"جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی لغزشوں سے خاموش رہنا اور ان کی خوبیوں اور اچھائیوں کو بیان کرنا اور ان کے معاملات کی اچھی توجیہ اور تعبیر کرنا ان مومنوں کی علامات میں سے ہے جنہوں نے احسان سے ان کی پیروی کی اور ان کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے کہ: اور جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار: ہمیں اور ہم سے پہلے اہل ایمان کو بخش دے .... اور جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اکرام و احترام کا حکم دیا ہے اور ان کے حقوق کے تحفظ اور ان کی عظمت کو ملحوظ رکھنے کی وصیت کی ہے۔"

امام ابو حامد الغزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَاعْتِقَادُ أَهْلِ السُّنَّةِ تَزْكِيَةُ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِمْ كَمَا أَثْنَى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَرَسُوْلُهُ ﷺ وَمَاجَرٰى بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہما كَانَ مَبْنِيًّا عَلَى الْاِجْتِهَادِ ." ❷

"اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزگی کا اقرار ہو اور سب کی اس طرح تعریف کی جائے جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے کی، جبکہ حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان ہونے والے اختلاف کو اجتہاد پر مبنی سمجھا جائے۔"

---

❶ كتاب الامامة والردعلى الرافضة: ص 373.

❷ احياء العلوم: ج 1 ص 120 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمِنْ تَوْقِيْرِهٖ ﷺ وَبِرِّهٖ تَوْقِيْرُ أَصْحَابِهٖ وَبِرُّهُمْ وَمَعْرِفَةُ حَقِّهِمْ وَالْاِقْتِدَاءُ بِهِمْ وَحُسْنُ الثَّنَاءِ عَلَيْهِمْ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَالْاِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ---- وَلَا يُذْكَرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ بِسُوْءٍ وَلَا يُغْمَضُ عَلَيْهِ أَمْرٌ بَلْ يُذْكَرُ حَسَنَاتُهُمْ وَفَضَائِلُهُمْ وَحَمِيْدُ سِيَرِهِمْ وَيُسْكَتُ عَمَّا وَرَاءَ ذٰلِكَ ." ❶

"یعنی آنحضرت ﷺ کی توقیر و تعظیم اور آپ ﷺ سے حسن سلوک کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توقیر و تکریم کی جائے اور ان کے لیے بخشش کی دعا کی جائے اور ان کے باہمی اختلافات پر خاموشی اختیار کی جائے .... اور کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کی برائی بیان نہ کی جائے اور نہ کسی معاملہ میں ان پر عیب لگایا جائے بلکہ ان کی نیکیوں اور فضائل و مناقب اور حسن سیرت کا بیان ہو باقی سب امور سے خاموشی اختیار کی جائے۔"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَاتَّفَقَ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى وُجُوْبِ مَنْعِ الطَّعْنِ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِسَبَبِ مَا وَقَعَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ عَرَفَ الْمُحِقَّ مِنْهُمْ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يُقَاتِلُوْا فِيْ تِلْكَ الْحُرُوْبِ إِلَّا عَنْ اِجْتِهَادٍ وَقَدْ عَفَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْمُخْطِيءِ فِي الْاِجْتِهَادِ بَلْ ثَبَتَ أَنَّهُ يُؤْجَرُ أَجْرًا وَاحِدًا، وَأَنَّ الْمُصِيْبَ يُؤْجَرُ أَجْرَيْنِ ." ❷

"اہل سنت کا اتفاق ہے کہ حضرات صحابہ کے باہمی مشاجرات کی بنا پر کسی کو

❶ الشفاء: ج 2 ص 41. ❷ الفتح: ج 13 ص 37 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طعن کرنا قطعاً منع ہے اگرچہ معلوم بھی ہو جائے کہ حق پر کون تھا کیونکہ ان کے باہمی مشاجرات اجتہادی تھے اور اللہ تعالیٰ نے اجتہاد میں غلطی کرنے والے کو معاف کیا ہے بلکہ یہ بھی ثابت ہے کہ اسے ایک اجر ملے گا جبکہ حق والے کو دوہرا اجر ملے گا۔"

علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَاعْتِقَادُ أَهْلِ السُّنَّةِ تَزْكِيَةُ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم وُجُوْبًا بِإِثْبَاتِ اللّٰهِ لِكُلٍّ مِنْهُمْ وَالْكَفُّ عَنِ الطَّعْنِ فِيهِمْ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِمْ كَمَا أَثْنَى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى ---- وَمَاجَرٰى بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہما مِنَ الْحُرُوْبِ كَانَ مَبْنِيًّا عَلَى الْاِجْتِهَادِ لَامُنَازَعَةَ فِي الْإِمَامَةِ."[1]

"اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ تمام حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو لازمی طور پر پاکیزہ سمجھا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکی بیان کی ہے اور ان کے متعلق طعن و تشنیع سے اجتناب کیا جائے اور ان کی تعریف کی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے.......... البتہ حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مابین جو لڑائیاں ہوئیں وہ اجتہاد پر مبنی تھیں نہ کہ حکومت یا امارت پر اختلاف کی بنا پر تھیں۔"

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إِعْلَمْ اَنَّ الَّذِىْ أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ أَنَّهُ يُجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ تَزْكِيَةُ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ بِإِثْبَاتِ الْعَدَالَةِ لَهُمْ

[1] المسامره بشرح المسايرة: ج 2 ص 132 بحواله مشاجرات صحابه للشيخ اثرى حفظه الله: ص 84.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْكَفُّ عَنِ الطَّعْنِ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِمْ . "❶

''معلوم رہے کہ اہلسنّت والجماعت کا جس بات پر اجماع واتفاق ہے وہ یہ (بھی) ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عادل قرار دے اور ان پر طعن و تشنیع سے باز رہے اور ان کی مدح و ثنا اور تعریف کرے۔''

جلیل القدر مفسر امام القرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَقَدْ تَعَبَّدْنَا بِالْكَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَأَلَّا نَذْكُرَهُمْ إِلَّا بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ، لِحُرْمَةِ الصُّحْبَةِ وَلِنَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ سَبِّهِمْ وَأَنَّ اللّٰهَ غَفَرَلَهُمْ وَأَخْبَرَ بِالرِّضَا عَنْهُمْ . "❷

''ہم اس بات کے شرعاً پابند ہیں کہ ان کے باہمی اختلافات و مشاجرات پر خاموش رہیں اور ان کا اچھے انداز کے علاوہ ذکر نہ کریں کیونکہ شرف صحبت کی حرمت کا یہی تقاضا ہے اور اس لیے بھی کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں برا بھلا کہنے سے منع کیا ہے، بالخصوص کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا اور ان سے اپنی رضا مندی کا اعلان کیا ہے۔''

امام حرب بن اسماعیل الکرمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" وَمِنَ السُّنَّةِ الْوَاضِحَةِ الْبَيِّنَةِ الثَّابِتَةِ الْمَعْرُوفَةِ ذِكْرُ مَحَاسِنِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلِّهِمْ أَجْمَعِيْنَ ، وَالْكَفُّ عَنْ ذِكْرِ مَسَاوِئِهِمْ ، وَالَّذِيْ شَجَرَ بَيْنَهُمْ فَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَحَدًا مِنْهُمْ ، (أَوْ تَنَقَّصَهُ) أَوْ طَعَنَ

❶ الصواعق المحرقة: ص 208 .

❷ تفسير القرطبي: ج 16 ص 306.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ ، أَوْ عَرَّضَ بِعَيْبِهِمْ ، أَوْ عَابَ أَحَدًا مِنْهُمْ بِقَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ ، أَوْ دِقٍّ أَوْ جُلٍّ ، مِمَّا يَتَطَرَّقُ بِهِ إِلَى الْوَقِيعَةِ فِي أَحَدٍ مِنْهُمْ ، فَهُوَ مُبْتَدِعٌ ، رَافِضِيٌّ ، خَبِيثٌ ، مُخَالِفٌ ، لَا قَبِلَ اللَّهُ صَرْفَهُ ، وَلَا عَدْلَهُ ، بَلْ حُبُّهُمْ سُنَّةٌ ، وَالدُّعَاءُ لَهُمْ قُرْبَةٌ ، وَالِاقْتِدَاءُ بِهِمْ وَسِيلَةٌ وَالْأَخْذُ بِآثَارِهِمْ فَضِيلَةٌ---- لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَذْكُرَ شَيْئًا مِنْ مَسَاوِئِهِمْ ، وَلَا يَطْعَنَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ بِعَيْبٍ ، وَلَا بِنَقْصٍ ، وَلَا وَقِيعَةٍ .“ [1]

واضح اور معروف ثابت شدہ سنت میں سے ہے کہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم کی خوبیاں ذکر کی جائیں اور ان کی غلطیوں یا باہمی مشاجرات پر خاموش رہا جائے ، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ یا ان میں سے کسی ایک کو سب وشتم کیا یا ان میں نقص وطعن کیا یا ان کے عیب پر تعریض کی یا چھوٹا بڑا اور تھوڑا یا زیادہ عیب لگایا جو ان پر سب وشتم کا سبب ہو تو ایسا شخص بدعتی اور خبیث قسم کا مخالفِ اسلام رافضی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کرے گا جبکہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت سنت ہے اور ان کے لیے دعا باعثِ قربت ہے اور ان کی اقتداء وسیلہ جبکہ ان کے نقشِ قدم پر چلنا سیرت ہے لہٰذا کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ ان کی کوئی برائی بیان کرے یا ان میں سے کسی پر طعن اور عیب لگائے یا تنقیص کرے اور سب وشتم کرے۔

علماءِ امت کی ان تصریحات اور توضیحات سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ ہم شرعاً اور اخلاقاً حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نہ صرف بشری لغزشوں پر خاموشی کے پابند ہیں اور ان کی خطاؤں کا تذکرہ نہ کریں بلکہ ان کے محاسن ومناقب اور خوبیوں کے تذکرہ کے بھی پابند ہیں اور اس کا پس منظر اور فلسفہ وحکمت صرف یہی نہیں کہ یوں ہم قربات و

[1] کتاب السنہ :ص 45-44.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صالحات سے اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے حقدار بنتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے حقوق و آداب سے بالواسطہ عہدہ برآ ہوتے ہیں بلکہ ان محسنین کے احسان کا کسی حد تک بدلہ چکانے کے ساتھ ان کی محبت وعقیدت کی شمع سے اپنے قلوب واذھان کی کدورتوں اور کثافتوں کو دور کر سکتے ہیں بلکہ اپنے قلوب واذھان کو ایمان وایقان سے منور ومعطر بھی کر سکتے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والوں کی جو صفت متقدمین کے لیے استغفار بتائی ہے اس میں یہ الفاظ خصوصیت سے توجہ کے مستحق ہیں کہ:

﴿وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (الحشر : 10)

''اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے بغض وکینہ پیدا نہ کرنا۔''

یہاں ایمان والو سے اولیں مراد ومصداق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کی برائیاں اور نقائص وعیوب یا بشری لغزشوں کا تذکرہ ان کے متعلق حقد وحسد اور کینہ و کدورت کا مظہر ہے جبکہ ان سے محبت وعقیدت اور ان کا ذکر جمیل ان کے متعلق قلوب واذھان کی سلامتی کا مظہر ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور حضرات مہاجرین رضی اللہ عنہم پر طعن کرنے لگا، آپ نے پوچھا کیا تم پہلے طبقہ مہاجرین سے ہو؟ اس نے کہا نہیں، تو فرمایا: دوسرے طبقہ انصار سے ہو؟ کہا نہیں، تو پھر فرمایا تیسرے طبقہ سے ہو؟ کہا جی ہاں امید ہے کہ ان میں سے ہوں تو فرمایا:

''لَا وَاللّٰهِ لَيْسَ مِنْ هٰؤُلَآءِ مَنْ سَبَّ هٰؤُلَآءِ'' [1]

''نہیں، اللہ کی قسم جو شخص ان (مہاجرین، انصار) کو برا بھلا کہتا ہے وہ ان (بعد والوں) سے نہیں ہوسکتا۔''

اسی قسم کی روایت حضرت محمد بن علی بن الحسین رحمہ اللہ سے بھی ہے کہ ان کے پاس کچھ عراقی آئے اور حضرات شیخین کریمین اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو برا کہنے لگے تو اسی

[1] روح المعانی :ج 28 ص 55.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح ان سے سوالات کیے اور آخر میں فرمایا:

"قَدْ تَبَرَّأْتُمْ مِنْ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَسْتُمْ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ - وَالَّذِيْنَ جَاؤُامِنْ بَعْدِهِمْ ---- قُوْمُوْا فَعَلَ اللّٰهُ بِكُمْ وَفَعَلَ ." ❶

"تم ان دونوں پہلے طبقات یعنی مہاجرین و انصار سے جب اظہار برأت کرتے ہو اور ان میں سے نہیں ہو تو پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ تم تیسرے طبقہ سے بھی نہیں ہو جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔ جو ان کے بعد آئے .... یہاں سے چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ جو کرے سو کرے۔"

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هٰذِهِ الْاٰيَةُ دَلِيْلٌ عَلٰى وُجُوْبِ مَحَبَّةِ الصَّحَابَةِ لِاَنَّهٗ جَعَلَ لِمَنْ بَعْدَهُمْ حَظًّا فِي فَيْءٍ مَا اَقَامُوْا عَلٰى مَحَبَّتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَالْاِسْتِغْفَارِلَهُمْ وَاَنَّ مَنْ سَبَّهُمْ أَوْوَاحِدًا مِنْهُمْ أَوْاِعْتَقَدَ فِيْهِ شَرًّا اَنَّهٗ لَاحَقَّ لَهٗ فِي فَيْءٍ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ مَالِكٍ وَغَيْرِهٖ قَالَ مَالِكٌ مَنْ كَانَ يَبْغِضُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَوْكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ عَلَيْهِمْ غِلٌّ ، فَلَيْسَ لَهٗ حَقٌّ فِيْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ جَاؤُامِنْ بَعْدِهِمْ ---" ❷

یہ آیت دلیل ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت واجب اور لازمی ہے کیونکہ بعد والوں کے لیے مال فے میں تبھی حصہ ہے جب وہ ان کی محبت اور دوستی پر قائم رہیں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں اور جو ان کو برا بھلا کہے یا کسی ایک کو، اور اس کے متعلق کسی برائی کا اعتقاد رکھے اس کا مال فے میں کوئی حصہ نہیں۔ امام مالک وغیرہ سے یہی

❶ تفسیر القرطبی: ج 18 ص 33۔ ❷ ایضاً۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منقول ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا ہے: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے بھی بغض رکھتا ہے یا اس کے دل میں ان کے متعلق کوئی کدورت ہے اس کا مسلمانوں کے مال فے میں کوئی حق نہیں پھر یہی آیت ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ﴾ (الحشر: ١٠) تلاوت فرمائی۔

بہر حال یہ ایک فطری اور طبعی عمل ہے جس کا کوئی سلیم الفطرت اور صحیح العقل انکار نہیں کر سکتا کہ برائی کرنے سے نفرت اور اچھائی بیان کرنے سے محبت وعقیدت پیدا ہوتی ہے اس لیے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی برائی بیان کرنے سے منع کر دیا گیا اور ان کی خوبیوں اور محاسن ومناقب بیان کرنے کی ترغیب دلائی گئی اس پس منظر میں مشہور تابعی امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمَنْ أَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ وَمَنْ اِنْتَقَصَ أَحَدًا مِنْهُمْ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ مُخَالِفٌ لِلسُّنَّةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِ وَأَخَافُ اَنْ لَا يَصْعَدَ لَهٗ عَمَلٌ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ قَلْبُهٗ سَلِيْمًا." [1]

"جو شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی عمدہ تعریف کرتا ہے وہ نفاق سے پاک ہے اور جو ان میں سے کسی ایک کی تنقیص کرتا ہے وہ بدعتی ہے اور سنت نیز سلف صالح کا مخالف ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس کا کوئی عمل آسمان پر نہ جائے یعنی قبول ہی نہ ہو یہاں تک کہ وہ ان سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت نہ کرے اور ان کے متعلق اس کا دل صاف نہ ہو۔"

حضرت عوام بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَدْرَكْتُ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ صَدْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اُذْ

[1] الشفاء: ج 2 ص 42، مشاجرات للشیخ الاثری حفظه الله ص 56.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُرُوْا مَحَاسِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ تَأْتَلِفُ عَلَيْهِمُ الْقُلُوْبُ، وَلَا تَذْكُرُوْا الَّذِيْ شَجَرَبَيْنَهُمْ (مَسَاوِئَهُمْ) تَحَرَّشُوا النَّاسَ عَلَيْهِمْ.“ ❶

”میں نے امت کے پہلے جن بزرگوں کو پایا ہے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے محاسن و مناقب اور خوبیاں بیان کیا کرو ان پر دل محبت والفت سے اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے باہمی مشاجرات اور اختلافات (غلطیوں یا کوتاہیوں) کو بیان نہ کیا کرو اس سے لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانا اور انگیخت دینا ہے۔“

اسی تناظر میں علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَيَحْرُمُ عَلَى الْوَاعِظِ وَغَيْرِهِ رِوَايَةَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ وَحِكَايَاتِهِ وَمَاجَرٰى بَيْنَ الصَّحَابَةِ مِنَ التَّشَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ فَإِنَّهُ يَهِيْجُ عَلٰى بُغْضِ الصَّحَابَةِ وَالطَّعْنِ فِيْهِمْ وَهُمْ أَعْلَامُ الدِّيْنِ تَلَقَّى الْأَئِمَّةُ الدِّيْنَ عَنْهُمْ رِوَايَةً وَنَحْنُ تَلَقَّيْنَاهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ دِرَايَةً فَالطَّاعِنُ فِيْهِمْ مَطْعُوْنٌ فِيْ نَفْسِهٖ وَدِيْنِهٖ.“ ❷

”کسی بھی واعظ وغیرہ (قلمکار) کے لیے حرام ہے کہ وہ سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت اور اس سے متعلق حکایات کو ذکر کرے یا حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں جو مشاجرات اور اختلافات رہے ان کا تذکرہ کرے کیونکہ ایسا کرنے سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق دل میں بغض اور ان پر طعن

---

❶ السنہ للکرمانی: ص 251، جامع بیان العلم وفضلہ: ج 2 ص272، ط، دارابن الجوزی، الشریعہ: 1891، السنہ للخلال، رقم: 829، الابانہ، رقم: 220

❷ الصواعق المحرقۃ: ص 223.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے جذبات ابھرتے ہیں جبکہ وہ دین کے عظیم محسن ہیں جن کے ذریعہ اُئمہ کو دین کی نعمت پہنچی اور پھر ہم نے اُئمہ کے ذریعہ اسے درایت سے لیا چنانچہ ان حضرات پر طعن و تشنیع کرنے والا خود اپنے نفس اور دین کے اعتبار سے مطعون ہے۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"كَانَ مِنْ مَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ الْإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ فَإِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ فَضَائِلُهُمْ وَوَجَبَتْ مُوَالَاتُهُمْ وَمَحَبَّتُهُمْ وَمَا وَقَعَ مِنْهُ مَايَكُوْنُ لَهُمْ فِيهِ عُذْرٌ يَخْفَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَمِنْهُ مَاتَابَ صَاحِبُهُ مِنْهُ ، وَمِنْهُ مَايَكُوْنُ مَغْفُوْرًا ، فَالْخَوْضُ فِيمَا شَجَرَ يُوْقِعُ فِي نُفُوْسِ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ بُغْضًا وَذَمًّا ، وَيَكُوْنُ فِي ذٰلِكَ هُوَ مُخْطِئًا بَلْ عَاصِيًا فَيَضُرُّ نَفْسَهُ وَمَنْ خَاضَ مَعَهُ فِي ذٰلِكَ كَمَاجَرٰى لِأَكْثَرِ مَنْ تَكَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّهُمْ تَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهُ ، إِمَّا مِنْ ذَمِّ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ الذَّمَّ وَإِمَّا مِنْ مَدْحِ أُمُوْرٍ لَا تَسْتَحِقُّ الْمَدْحَ وَهٰذَا كَانَ الْإِمْسَاكُ طَرِيْقَةَ أَفَاضِلِ السَّلَفِ ."[1]

"مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق اہلسنت کا مذہب خاموشی اختیار کرنا ہے کیونکہ ان کے فضائل و مناقب ثابت ہیں اور ان سے دوستی اور محبت لازمی اور واجب ہے اور ان سے جو واقعات صادر ہوئے ہیں ان کے بارے ان کے نزدیک ایسے عذر ہوں گے جو اکثر لوگوں سے مخفی ہیں اور ان میں سے بعض نے توبہ کر لی ہوگی اور بعض مغفور ہیں جبکہ ان کے باہمی مشاجرات و

[1] منهاج السنة : ج 4 ص 449 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلافات میں بحث و تمحیص کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت سے لوگوں کے دلوں میں ان کے خلاف بغض و عداوت اور مذمت ابھرے گی اور یوں وہ شخص خطا کار بلکہ گنہگار ہوگا اور اپنے ساتھ اس کو بھی نقصان سے دو چار کرے گا جو اس کے ساتھ اس بارے میں بحث و تمحیص کرے گا جیسا کہ اکثر کلام کرنے والوں کے بارے میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ وہ عموماً ایسی باتیں کہتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرتے ہیں جو فی الواقع مستحق ذم نہیں ان کی مذمت کرتے ہیں اور جو قابل تعریف نہیں ان کی تعریف کرتے ہیں اسی لیے سلف صالح کا طریقہ یہی رہا ہے اس بارے میں گفتگو ہی نہ کی جائے۔"

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"کَلامُ الْاَقْرَانِ اِذَا تَبَرْهَنَ لَنَا اَنَّهُ بِهَوٰی وَعَصَبِيَّةٍ لَا يُلْتَفَتُ اِلَيْهِ بَلْ يُطْوٰی وَلَا يُرْوٰی ، كَمَا تَقَرَّرَ عَنِ الْكَفِّ عَنْ كَثِيْرٍ مِمَّا شَجَرَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ وَقِتَالِهِمْ رضی اللہ عنہم وَمَازَالَ يَمُرُّبِنَا ذٰلِكَ فِي الدَّوَاوِيْنِ وَالْكُتُبِ وَالْاَجْزَاءِ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ ذٰلِكَ مُنْقَطِعٌ وَضَعِيْفٌ وَبَعْضُهُ كَذِبٌ ، وَهٰذَا فِيْمَا بِاَيْدِيْنَا وَبَيْنَ عُلَمَائِنَا ، فَيَنْبَغِيْ طَيُّهُ وَاِخْفَاءُهُ بَلْ اِعْدَامُهُ لِتَصْفُوَ الْقُلُوْبُ وَتَتَوَفَّرَ عَلٰی حُبِّ الصَّحَابَةِ وَالتَّرَضِّيْ عَنْهُمْ وَكِتْمَانُ ذٰلِكَ مُتَعَيِّنٌ عَنِ الْعَامَّةِ وَآحَادِ الْعُلَمَاءِ ." [1]

"یعنی معاصرین کے ایک دوسرے پر کلام میں جب ثابت ہو جائے یہ محض عصبیت اور خواہش پرستی کی بنا پر ہے تو اس کی طرف توجہ نہ کی جائے بلکہ

[1] السیر: ج 10 ص 92 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو بیان کرنے کی بجائے لپیٹ دیا جائے جیسا کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے باہمی مشاجرات اور جنگ و جدال کے متعلق طے ہے کہ ان پر خاموش رہا جائے۔ چنانچہ آج تک مختلف کتب اور اجزاء میں یہ بات ہمارے سامنے ہے جن کی اکثر روایات و حکایات منقطع، ضعیف بلکہ جھوٹی ہیں جن کو پوشیدہ رکھنا اور لپیٹ دینا بلکہ ختم کر دینا چاہیے تاکہ ہمارے دل حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق صاف رہ سکیں اور وہ ان کی محبت اور ان کے لیے دعاو رضا سے سرشار رہیں جبکہ ایسی باتوں کا عام آدمی یا سطحی قسم کے علماء سے چھپانا تو لازم ہے۔''

علامہ عبدالعزیز فرہاروی نے لکھا ہے:

''ذَكَرَ كَثِيرٌ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ اَنَّ ذِكْرَهُ حَرَامٌ مُخَافَةَ اَنْ يُؤَدِّيَ اِلٰى سُوْءِ الظَّنِّ بِبَعْضِ الصَّحَابَةِ وَيَعْضُدُهُ الْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ: لَا يُبَلِّغُنِي اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَخْرَجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ'' ❶

''بہت سے محققین نے کہا ہے کہ ان (مشاجرات یا صحابہ کی بشری لغزشوں) کا ذکر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق سوء ظن کا سبب بنتا ہے لہٰذا ایسا کرنا حرام ہے اور یہ مرفوع حدیث اس کی تائید کرتی ہے کہ مجھے تم میں سے کسی کی طرف سے میرے صحابہ کے متعلق کوئی نامناسب بات نہ پہنچے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو صاف دل سے آؤں۔''

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَاتَّفَقَ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى وُجُوْبِ الْكَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

❶ الناهيه: ص 5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْاِمْسَاكِ عَنْ مَسَاوِيْهِمْ وَاِظْهَارِ فَضَائِلِهِمْ وَمَحَاسِنِهِمْ وَتَسْلِيْمِ اَمْرِهِمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مَاكَانَ جَرٰى مِنْ اِخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ وَمُعَاوِيَةَ عَلٰى مَاقَدَّمْنَا بَيَانَهٗ" ❶

"سب اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باہمی مشاجرات اور ان کی لغزشوں پر خاموشی اختیار کرنا اور ان کے فضائل اور خوبیوں کو بیان کرنا اور حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے مابین جو اختلاف ہوا اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا واجب ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔"

ان تصریحات کے بعد بھی یہ کہنا کہ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی لغزشوں کا تذکرہ جائز ہے نہ ایسا کرنے سے ان سے محبت میں فرق آتا ہے یہ نہ صرف دھوکہ دہی بلکہ خود فریبی ہے اسی لیے جب مرشد یہ کہے کہ:

ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ، عتبہ کے بیٹے اور ہند جگر خوار کے سگے بھائی ابوحذیفہ۔ ❷

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"وہ لکھتا ہے کہ ایک دفعہ عتبہ بن ربیعہ (ابوسفیان کے خسر، ہند جگر خوار کے باپ نے سردارانِ قریش سے کہا۔" ❸

تو چیلے دانش صاحب کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو "رعونت" پسند اور "احسان فراموش" کہنا کچھ عجیب نہیں۔

ان توضیحات کے بعد مولانا مودودی یا کسی اور کے اس خیال لا مآل میں کیا

❶ غنية الطالبين: ج 1 ص 79 . ❷ تفهيم القرآن: ج3 ص 53

❸ تفهيم القرآن: ج 3 ص 145 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معقولیت رہ جاتی ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی بشری لغزشوں کا بیان اور تذکرہ منع ہے نہ ان کے اظہار سے محبت وعقیدت میں فرق آتا ہے اور نہ ایسا کرنے میں ان کی توہین وتنقیص کا کوئی پہلو ہے بلکہ ایسا تصور غلو وافراط پر مبنی ہے۔

قرآن وسنت اور علماء سلف نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و خدمت کے تناظر میں امت کو ان سے محبت وعقیدت کی جو ہدایات دی ہیں ان کے بعد مولانا مودودی اور ان جیسے دیگر دانشوروں کے ان خیالات پر ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ:

﴿فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝﴾

(الحج : 46)

یعنی ان کی آنکھیں اندھی نہیں سینوں میں پڑے دل اندھے ہیں۔ اس موضوع پر استاذ محترم محقق العصر حضرت السلام مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی شاہکار کتاب "مشاجرات صحابہ اور سلف کا موقف" ضرور پڑھیے۔

اخلاقی ونفسیاتی پہلو

اس مسئلہ کا یہی شرعی اور علمی پہلو نہیں بلکہ اس کا دوسرا پہلو اخلاقی اور نفسیاتی بھی ہے کہ اگر کسی کے والدین یا عقیدت ومحبت کے رشتہ کو برا بھلا کہا جائے تو یہ کرنا نہ اخلاقی طور پر درست ہے بلکہ نفسیاتی اعتبار سے بھی مضر ہے۔

اسی تناظر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ﴾

(الانعام : 108)

"اور تم ان کو گالی مت دو جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی میں لاعلمی سے اللہ کو گالی دیں گے۔"

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، يَسُبَّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَشْتِمُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ " ❶

''یعنی بڑے گناہوں میں سے ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ: کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں! جب وہ دوسرے کے والدین کو گالی دیتا ہے، تو وہ بھی اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔''

یعنی وہ خود اپنے والدین کو گالی دیئے جانے کا سبب بنتا ہے تو گویا خود اپنے والدین کو گالی دیتا ہے، اسی آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ سے علماء نے ''سد ذرائع'' کا اصول اخذ کیا ہے چنانچہ جب حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ان مشاجرات و اختلافات یا ان کی لغزشوں کو بیان کرنا ان سے نفرت و کدورت کا ذریعہ بنتا ہے تو پھر سد ذریعہ کے طور پر ایسا کرنا منع ہے امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَفِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ---- دَلِيْلٌ عَلٰى وُجُوْبِ الْحُكْمِ بِسَدِّ الذَّرَائِعِ ---- وَفِيْهَا "دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُحِقَّ قَدْ يَكُفُّ عَنْ حَقٍّ لَهُ إِذَا اَدّٰى اِلٰى ضَرَرٍ يَكُوْنُ فِي الدِّيْنِ" ❷

اس آیت میں سد ذرائع پر عمل کے واجب ہونے پر دلیل ہے اور دلیل ہے کہ حقدار کو حق دینے سے اگر دین میں ضرر و خلل واقع ہو تو اس کو حق سے محروم رکھا جائے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سابقہ تصریحات کی روشنی میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق متنازع گفتگو کا کیا نفسیاتی و اخلاقی حکم ہے جبکہ ہماری اپنی پوزیشن

❶ الترمذی ، رقم: 1902 ، صحیح۔ ❷ احکام القرآن: ج 7 ص 62۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ کوئی شخص ہمارے سامنے ہمارے والدین کی کسی لغزش سے ان کو یاد کرے یا ہم کو اس نسبت سے مخاطب ہو تو ہم غیرت کی بنا پر مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں، کسی کے پیر مرشد اور استاذ یا لیڈر کو اس طرح مخاطب کرکے برے سنگین نتائج کا تجربہ کیجئے دور مت جایئے شاید عبداللہ دانش صاحب بھی گوارا نہ کریں گے ان کے والد مرحوم کی کسی اخلاقی کمزوری کی بنا پر ان کو برا کہا جائے باوجودیکہ موصوف کو معلوم ہے کہ میرے والد مرحوم ان بشری لغزشوں سے صرف محفوظ نہ تھے بلکہ ملوث بھی تھے یا ان کو کوئی کہے کہ یہ عبداللہ دانش صاحب فلاں مدرسہ سے پڑھے ہیں آج کل امریکہ میں دعوت وتبلیغ کا کام کرتے ہیں اور موصوف برے کردار کی وجہ سے نیویارک کی پولیس نے گرفتار کیا اور جیل میں ڈالا گیا تو کیا خیال ہے ایسا کہنے سے موصوف کی یا ان کے والد مرحوم کی توہین وتنقیص نہ ہوگی؟ اور کیا یہ خود ان کی عزت افزائی ہے؟ ان کے متعلق یا ان کے والد کے متعلق جذبات محبت کو ٹھیس پہنچے گی کہ نہیں؟ اور اس لغزش کے بیان واظہار سے موصوف اور ان کے والد کے متعلق قلبِ سلیم میں نفرت اجاگر ہوگی کہ نہیں؟

اسی طرح فرض کیجیے کوئی شخص مرشد مودودی صاحب کے اہل خانہ کے متعلق ایسے سوالات اُٹھائے تو آپ پر کیا بیتے گی تو کیا خیال ہے اس سے موصوف کو مودودی صاحب مرحوم کی تحقیر وتنقیص ہوگی یا نہیں؟ اس اظہار حقیقت سے ان کے متعلق جذبات محبت کو ٹھیس پہنچے گی کہ نہیں یا کیا ان کے متعلق دلوں میں نفرت پیدا ہوگی کہ نہیں؟

ظاہر ہے ایسی باتوں کو جب کسی شرعی واخلاقی ضرورت اور تقاضائے حکمت کے بغیر بیان کیا جائے گا تو خطرناک نتائج ضرور برآمد ہوں گے، لہٰذا اخلاقی ونفسیاتی طور پر ایسی کسی حرکت کو قبول اور برداشت نہیں کیا جا سکتا جب غیر معصوم اور غیر محفوظ اپنے تعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داروں کے متعلق ہمارے یہ حساس اور نازک جذبات ہیں تو جن حضرات سے محبت وعقیدت کا رشتہ تمام دنیاوی رشتوں سے مقدس اور نازک و حساس ہے اور وہ اپنی حیثیت میں دین وایمان کی بنیاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مغفرت کا اعلان کر کے ان کے لیے اپنی محبت و رضا کو لازم قرار دیا ہے اور پیغمبر ﷺ نے ان کی لغزشوں کو بیان کرنے سے روک کر نیکیوں کے ذکر کا حکم دیا ہے۔ تو ان کی بشری لغزشوں کو جب بیان کیا جائے گا تو یقیناً ان کی توہین وتنقیص بھی ہوگی اور جس اکرام واحترام کے ہم پابند ہیں اس کی مخالفت ہوگی اور سننے والوں کے دلوں میں ان حضرات کے متعلق نفرت بھی ابھرے گی اور اُن کے متعلقین ومتوسلین کے جذبات محبت وعقیدت بھی مجروح ہوں گے۔ خود آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ایسی کسی بھی گفتگو کو اپنی ایذاء سے تعبیر فرمایا ہے۔ لہٰذا فتح مکہ پر مسلمان ہونے والے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو طلقاء کا طعنہ دینا اور پھر ان کے زمانہ کفر کی اسلام دشمنی پر انہیں ملامت کرنا سب وتنابز کی بدترین صورت ہے۔

ذرا تصور کیجیے فتح مکہ کی حد عبور کرنے سے پہلے جو حضرات مسلمان ہوئے اور اُنہوں نے اپنے زمانہ کفر میں اسلام دشمنی میں سنگین اقدامات کیے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا حتی کہ ان کو شہید کیا تو کیا نعوذ باللہ ان کو بھی ایسا ہی طعنہ دیا جائے گا اور اگر ایسا ہے تو پھر چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ شاید کوئی بھی اس طعن وملامت سے محفوظ نہ رہ سکے، بلکہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس طعن ونقد کا نشانہ بنیں گے اور سبائیت کا یہی ایجنڈا ہے جسے مودودی صاحب کے متوالے ''دانش فرنگ'' سے یوں پورا کر رہے ہیں۔

پھر یہ بھی عجیب تحقیق وانصاف ہے کہ ''الطلقاء'' سے صرف بنو امیہ کو تعبیر کیا جائے اور دیگر قریشیوں سے صرف نظر کر لیا جائے حالانکہ آپ دیکھ چکے ہیں کہ ان طلقاء میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت سے قریشی بھی ہیں بلکہ وہ بھی جن کی ایذاء رسانی کا آنحضرت ﷺ نے شکوہ کیا جبکہ اس کے برعکس حضرت ابوسفیان یا ان کے اہل خانہ سے ایسی شکایت منقول نہیں تو کیا یہی دانشمندانہ انصاف ہے۔

برسبیلِ تذکرہ

اس بحث میں برسبیلِ تذکرہ ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں مولانا مودودی نے ''بشری لغزشوں'' کے نام پر ہی اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہرزہ سرائی کرتے ہوئے اُنہیں ''زبان دراز'' کہا ہے اور اپنی علمی سطحیت یالغت دانی بلکہ لغت پرستی کا ثبوت دیتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول ''لَا تُرَاجِعِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ '' سے استدلال کیا ہے اور فرمایا ہے:

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی بیٹی سے یہ کہنا کہ ''لَا تُرَاجِعِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ '' صاف طور پر اس معنی میں ہے کہ حضور ﷺ سے زبان درازی نہ کیا کر۔ اس ترجمے کو بعض لوگ غلط کہتے ہیں اور ان کا اعتراض یہ ہے کہ مراجعت کا ترجمہ پلٹ کا جواب دینا یا دو بدو جواب دینا تو صحیح ہے مگر اس کا ترجمہ ''زبان درازی'' صحیح نہیں ہے۔ لیکن یہ معترض حضرات اس بات کو نہیں سمجھتے کہ اگر کم مرتبے کا آدمی اپنے سے بڑے مرتبے کے آدمی کو پلٹ کر جواب دے یا دو بدو جواب دے تو اسی کا نام زبان درازی ہے .... بعض دوسرے لوگ ہمارے اس ترجمے کو سوءِ ادب قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ سوءِ ادب اگر ہو سکتا تھا تو اس صورت میں جبکہ ہم اپنی طرف سے اسی طرح کے الفاظ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق استعمال کرنے کی جسارت کرتے ہم نے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ کا صحیح مفہوم ادا کیا ہے اور یہ الفاظ اُنہوں نے اپنی بیٹی کو اس کے قصور پر سرزنش کرتے ہوئے استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیے ہیں اسے سوءادب کہنے کے معنی یہ ہیں کہ یا تو باپ اپنی بیٹی کو ڈانٹتے ہوئے ادب سے بات کرے یا پھر اس کی ڈانٹ کا ترجمہ کرنے والا اپنی طرف سے اس کو باادب کلام بنا دے۔'' ❶

مولانا مودودی موصوف نے اپنے اس بیان میں جس قسم کی فکری و علمی لغزشوں کا ارتکاب کیا ان کا بظاہر پس منظر یہی ہے کہ وہ چونکہ اپنا ایک مخصوص ذہن بنا کر نتیجہ اخذ کرنا چاہتے تو پھر اس نتیجہ کو سہل الحصول بنانے کے لیے ایک صغری کبری تراشتے ہیں جو بناء الفاسد علی الفاسد کا مظہر ہوتا ہے اور یہیں سے موصوف جادہ مستقیم سے ہٹ جاتے ہیں مثلاً دیکھیے:

[1]:...... ''لَا تُرَاجِعِيْ '' کا معنی ''زبان درازی'' کرنا لغت کے اعتبار سے ہی غلط ہے کسی بھی لغت والے نے یہ معنی و مفہوم بیان نہیں کیا سبھی علماء لغت متفق ہیں کہ اس کا معنی ایک چیز کو دوہرانا، تکرار اور مراجعت کرنا ہے یا کسی معاملہ پر دوبارہ گفتگو کرنا ہوتا ہے چنانچہ امام ابن منظور نے لکھا ہے:

''رَاجَعَهُ الْكَلَامَ مُرَاجَعَةً ...... حَاوَرَهُ إِيَّاهُ'' ❷

المعجم الوسیط اور المنجد میں بھی ہے:

''رَاجَعَ الْكَلَامَ : جَعَلَهُ يُعِيْدُهُ وَحَاوَرَهُ إِيَّاهُ''

یعنی اپنی کلام کے دوہرانے اور باہمی مکالمہ پر ''راجع'' کا اطلاق ہوتا ہے چنانچہ المنجد میں ہے:

رَاجَعَهُ فِي الْأَمْرِ۔ دوسرے سے معاملہ میں بات چیت کرنا، الکلام: دوبارہ گفتگو کرنا۔

چنانچہ خود مولانا موصوف نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جس روایت کا حوالہ دیا ہے اس

❶ تفہیم القرآن ج :6 ص25 ۔ ❷ لسان العرب : ج 8 ص116 ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے متعلق اسی روایت میں کہتے ہیں:

"فَغَضِبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي."

میں ایک دن ان پر ناراض ہوا تو اس نے مجھ سے تکرار کیا تو میں نے اس کے تکرار کو ناپسند کیا بلکہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قریش (مہاجرین) کی خواتین میں یہ انداز انصار کی خواتین سے متاثر ہو کر پیدا ہوا تو اگر ان الفاظ کا یہی معنی و مفہوم ہو تو پھر کہنا چاہیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی بھی "زبان دراز" تھی بلکہ انصار کی بیویاں بھی ایسے ہی "زبان دراز" تھیں، جن سے متاثر ہو کر مہاجرین کی بیویاں بھی زبان دراز بن گئیں یہی نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے بقول: "إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ" کہنا پڑے گا کہ تمام ازواجِ مطہرات بھی "نعوذ باللہ" زبان دراز تھیں۔ بالخصوص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا واقعہ امامت میں فرماتی ہیں: "لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ" بلکہ جمع قرآن کے واقعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جو گفتگو کی اس میں بھی ہے "فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي" تو کیا نعوذ باللہ اس لفظ کی روشنی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی زبان دراز تھے۔

اگر ایسا ہی ہے اور مولانا موصوف کے ترجمہ و مفہوم سے یہی معلوم ہوتا ہے تو پھر صرف حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہی موصوف مودودی صاحب کی اس "زبان درازی" کا نشانہ کیوں؟ کیا یہ حُبِ علی کے نام پر بغضِ عمر تو نہیں؟

یہاں یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ کیا لغت عرب یا عرف عرب میں "زبان درازی" کی تعبیر کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے یا کوئی اور؟ ظاہر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فصیح اللسان صاحبِ زبان تھے تو ان سے توقع نہیں کی جاسکتی ہے کہ وہ اس مفہوم کی ادائیگی کے لیے غیر مانوس یا لحن کا مصداق لفظ استعمال کریں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم کی ادائیگی اور تعبیر کے لیے لفظ ''طویل اللسان'' ''طلیق اللسان'' وغیرہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں چنانچہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلق حضرت امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُوْلِ لِسَانِهَا عَلٰی اَحْمَائِهَا'' ❶

''یعنی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو دوسری جگہ عدت گزارنے کی اجازت اس لیے دی گئی کہ وہ اپنے خاوند کے مرد رشتہ داروں سے زبان درازی کرتی تھیں۔''

حضرت سعید بن المسیب کا یہ تأثر اگرچہ محل نظر ہے ہمیں صرف یہ ذکر کرنا ہے کہ زبان درازی کے لیے ''طول لسان'' استعمال ہوتا ہے نہ کہ ''رَاجَعَهُ''

بعض علماء نے۔'' لَسِنَةً '' بھی لکھا ہے اور مذکورہ اثر میں ''وَاسْتَطَالَتْ عَلٰی اَحْمَائِهَا'' کے الفاظ بھی ذکر کیے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہی معنی اور مفہوم تھا تو پھر اس کے لیے۔''لَا تُرَاجِعِیْ '' کا لفظ نہیں بلکہ۔ لَا طَوِّلِیْ لِسَانَكِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ جیسے الفاظ استعمال کرنے چاہییں تھے۔ بہرحال واضح ہے کہ مولانا مودودی صاحب کا اپنے مفہوم کو ''صحیح'' کہنا صحیح نہیں۔

[2]:...... یہاں یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کے نکاح سے پہلے مطلقہ تھیں جب ان کو طلاق ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے نکاح کے لیے حضرت ابوبکر صدیق اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے رابطہ کیا لیکن ان دونوں نے معذرت کر لی۔ جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رنجیدہ خاطر ہو کر آنحضرت ﷺ سے شکایت کی جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یَتَزَوَّجُ حَفْصَةَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْ عُثْمَانَ وَیَتَزَوَّجُ عُثْمَانُ مَنْ

---

❶ مشکوۃ: ج 2 ص 288 بحوالہ شرح السنہ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

هِيَ خَيْرٌ مِنْ حَفْصَةَ "

"حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ نکاح کرے گا جو عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہے اور عثمان (رضی اللہ عنہ) اس سے نکاح کرے گا جو حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے بہتر ہے۔"

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ پھر جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا:

"لَا تَجِدْ عَلَيَّ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ قَدْ ذَكَرَ حَفْصَةَ فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّهُ لَوْ تَرَكَهَا لَتَزَوَّجْتُهَا . " ❶

"آپ مجھ سے خفا نہ ہوں جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا ورنہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نکاح نہ کرتے تو میں کر لیتا۔"

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر فی الواقع حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ایسی ہی ہوتیں جیسا کہ موصوف مولانا صاحب تاثر دے رہے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نکاح کرتے اور نہ ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سے نکاح کا کہتے۔

یہی نہیں کہ دنیا ہی میں نکاح کیا بلکہ احادیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تو حضرت جبریل امین علیہ السلام نے رجوع کا کہتے ہوئے فرمایا:

"إِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ " ❷

"یہ اکثر روزہ سے رہتی ہیں اور شب زندہ دار ہیں اور جنت میں بھی آپ

---

❶ ابنِ سعد: ج 8 ص 82 .
❷ ابو داؤد رقم: 2283 ، صحیح .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بیوی ہیں۔''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کر لیا۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و جنت میں زوجہ، اُم المؤمنین فی الدنیا والآخرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ مسموم اور منفی تاثر حقائق و واقعات کے خلاف اور بغضِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا مظہر ہے۔

[3]:...... پھر موصوف نے یہ صغری کبری تو بنا لیا کہ چھوٹا بڑے سے بات کرے تو یہ حکم ہوتا ہے لیکن یہ منطق سمجھ نہ آئی کہ یہ الفاظ باپ بیٹی کو کہہ رہا ہے تو بڑا ہونے کے ناطہ سے وہ چھوٹے کی بات کو بڑے کے حق میں ان الفاظ سے تعبیر کرتا ہے تو اسے حق پہنچتا ہے مگر کیا جو بات چھوٹے نے بڑے کے ساتھ کی، وہ بھی اسی حکم کی متحمل ہے؟ ایسا ہرگز نہیں احادیث وروایات میں اس واقعہ کی تفصیلات موجود ہیں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں جو چھوٹے کی طرف سے بڑے کے حق میں اس معنی کا محتمل ہو پھر اس لفظ کا معنی۔ زبان دراز۔ کرنا بالفاظ مولانا موصوف۔ ایک غبی آدمی۔ ہی ایسا کر سکتا ہے۔

[4]:...... پھر یہ بات بڑی عجیب کہی کہ'' ہم نے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ کا صحیح مفہوم ادا کیا ہے'' یہاں موصوف کا ان الفاظ پر'' معنی'' کے اطلاق کے بعد'' مفہوم'' کا اطلاق صرف اپنے ضمیر کا بوجھ ہلکا کرنے یا قاری کے جذبات کو قدرے سرد کرنے کے لیے ہے ورنہ مفہوم کے لبادہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ کی تعبیر لفظ ومعنی کے اعتبار سے نہ صرف ''مَا لَا یَرْضَی بِهِ الْقَائِلُ'' کی مصداق ہے بلکہ باطل محض ہے۔

[5]:...... اور یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ'' سوء ادب'' کے تناظر میں نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائے بلکہ اس تناظر میں ہیں کہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرنا جو ضرورت ہو مجھے بتانا۔ جیسا کہ خود موصوف نے بھی ذکر کیا ہے۔ لہٰذا اس کے باوجود آپ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ گفتگو کیوں کی؟ پھر اگر یہ ''سوء ادب'' پر سرزنش تھی تو ذرا غور کیجیے کہ یہ سوء ادب کیوں کر ہے؟ کیا ان الفاظ کی نسبت باپ بیٹی سے ہے یا میاں بیوی سے ہے۔ ظاہر ہے اس گفتگو کی نسبت باپ بیٹی سے ہے تو پھر باپ کے الفاظ کو سوء ادب پر محمول کرنا کہاں کا ''ادب'' ہے اور یہ مفہوم کیسے متعین کر لیا گیا کہ ''باپ بیٹی کو ڈانٹتے ہوئے بھی ادب سے بات کرے حالانکہ یہی نتیجہ خود موصوف کے بیت عنکبوت کو ختم کرنے کے لیے کافی ہے۔

[6]:...... اس موقع پر ایک لمحہ کے لیے اس واقعہ کو جہاں ہم۔ پیغمبر اور امتی۔ کے پس منظر میں دیکھتے ہیں وہاں اسے۔ خاوند اور بیوی۔ کے پس منظر میں دیکھنے کی بھی ضرورت ہے بلاشبہ بیوی بھی خاوند کے اکرام و احترام کی پابند ہے پھر جب خاوند بھی سرور کائنات ﷺ ہوں تو یہ تقاضائے ادب اور بھی بڑھ جاتا ہے لیکن اس کے باوجود قرآن کریم کا سیاق و سباق اور نسق کلام ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر ﷺ نے اسے خاوند اور بیوی کے مابین معاملہ کے پس منظر میں دیکھ کر یہ ہدایات جاری کی ہیں جس کا قرینہ بعد کی آیات بھی ہیں۔

[7]:...... یہ بھی کہ اگر الفاظ کی اسی طرح من مانی تعبیر یا من پسند مفہوم متعین کیا جانے لگا تو پھر شاید کوئی بھی محفوظ نہ رہے بلکہ تعدد ازواج کے حوالہ سے اسی قسم کی من مانی تعبیر اور من پسند مفہوم متعین کر کے متعصب اور فتنہ پرور مسلموں نے اسلام اور پیغمبر اسلام پر اعتراضات کیے اور کر رہے ہیں۔ چنانچہ ماضی میں ایسے ہی ایک ہندو پنڈت نے رسوائے زمانہ کتاب رنگیلا رسول لکھی۔ جس میں اس قسم کے من مانی تعبیر اور من پسند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم متعین کیے گئے جس طرح کہ مودودی صاحب کر رہے ہیں جس کا جواب فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم لکھا۔ غازی علم الدین شہید نے شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنم رسید کیا۔

تو پھر ایمانداری سے بتایئے ایسا کہنے والا اگر کوئی غیر مسلم ہو تو وہ گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر قابل گردن زدنی قرار پائے بلکہ مسلمان ہو تو وہ حکم ارتداد سے گردن زدنی کے قابل بنے لیکن مولانا مودودی یا ان کا کوئی عقیدت مند یہ اصول یا منطق وضع کر کے گستاخی اور توہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا گستاخی صحابہ و ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی توہین کا راستہ ہموار کرے وہ مفکر اسلام ، دانشور، ترجمان اسلام اور نہ جانے کن کن القابات کا مستحق بنے۔ تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ جبکہ ہم پہلے سب وشتم کے مفہوم کو واضح کر چکے ہیں اور یقیناً ایسا تاثر اسی ایذاء اور سب وشتم کا حکم رکھتا ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

[8]:......اور پھر مولانا موصوف کے اس اعتراف کے باوجود کہ!

اس سے معلوم ہوا کہ قصور صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہی کا نہ تھا بلکہ دوسری ازواج مطہرات بھی کچھ نہ کچھ قصور وار تھیں اس لیے ان دونوں کے بعد اس آیت میں باقی سب ازواج کو بھی تنبیہ فرمائی گئی ، قرآن مجید میں اس قصور کی نوعیت پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ ❶

اس قصور کی ذمہ دار حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو قرار دے کر ان کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ کے معنی ''زبان دراز'' کرنا۔

﴿يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهِ﴾ (المائدۃ : ۱۳) کا مظہر ہے اور یہ محض ان کے اس خبث باطن کی علامت ہے جس کی طرف ہم نے پہلے اشارہ کیا ہے۔ نیز یہ کہ

❶ تفہیم القرآن : ج 6 ص 26 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جملہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے صرف ایک کو "زبان دراز" کہنا قطعاً انصاف نہیں۔ شاید موصوف ان کے نام پر تمام کے خلاف یہی تاثر دے کر کچھ پردہ نشینوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔

بہرحال موصوف جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق "بشری لغزشوں" کے نام پر جس طرح ان نفوسِ قدسیہ کے خلاف زہر اگلتے ہیں اسی طرح یہاں بھی فرماتے ہیں:

یہ ازواج اگرچہ معاشرے کی بہترین خواتین تھیں مگر بہرحال تھیں انسان ہی، اور بشریت کے تقاضوں سے نہ مبرا نہ تھیں۔ ❶

موصوف کی ﴿ يَلْوُنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ ﴾ (آل عمران: ۷۸) کے تحت چابکدستی ملاحظہ فرمائیں کہ "بہترین خواتین"، کی عزت کو "انسانیت اور بشریت کے تقاضوں" کے نام پر کس طرح خاک میں ملایا جا رہا ہے ایسے ہی لوگوں کے متعلق مار آستیں کہا گیا ہے۔

بہرحال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق جو کچھ موصوف دانش صاحب نے کہا اور بشری لغزشوں کے بہانہ اُنہوں نے مولانا مودودی کی جگالی کی خود مولانا مودودی کے اس بیان کے بعدان پر۔ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ کہنا بے جانہ ہوگا ہم اس پر تفصیلاً کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی لیکن یہ پوچھنے میں تو حق بجانب ہیں کہ مولانا صاحب: اگر یہی الفاظ انسان ہونے کی بنا پر اور بشری تقاضوں سے مبرا نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی والدہ محترمہ کے متعلق کہے جائیں تو کیا خیال ہے؟ یہ سوء ادب تو نہ ہوگا؟ اور پھر حلقہ مودودیت سے بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ تمہارے "نازک مزاج شاہاں" پر مولانا موصوف کی اہلیہ کے متعلق ان الفاظ کا استعمال ناگوار نہ گزرے گا؟ ممکن ہے وہ "حب علی نہیں بغض معاویہ" میں یہ کڑوی گولی نگل لیں مگر ہمارا ضمیر تو قطعاً برداشت

❶ تفہیم القرآن: ج 6 ص 27.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا کہ ہماری روحانی ماں کے متعلق کوئی یہ الفاظ کہے تو جب کوئی بد باطن اپنے خبث کا اظہار کرتے ہوئے ''معاشرے کی بہترین خواتین'' ہماری ان روحانی ماؤں۔ جن پر ہم اپنی ہزار ہا نسبی مائیں قربان کر دیں۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرے تو ہمارا ایمان و ایقان اسے برداشت کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دے گا۔

ہیرو کس نے بنایا؟

اس موقعہ پر اس سوال کا جواب تلاش کرنا بھی ضروری ہے کہ اگر فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والے یہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم زیرو تھے تو پھر ان کو ہیرو کس نے بنایا؟ بلاشبہ عزت و ذلت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ اپنی قدرت غالبہ و مشیت کاملہ اور حکمت بالغہ کے تحت جسے چاہیے عزت دے اور جسے چاہیے اس سے محروم رکھے کہ۔

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ؗ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (آل عمران : 26)

''کہہ دیجیے! اے میرے پروردگار، بادشاہی کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے تیرے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

جب عزت و ذلت یا کسی کے ہیرو اور زیرو بننے کی اصل بنیاد یہی ہے تو کہنا چاہیے کہ ان حضرات کو جو عزت ملی وہ قدرت باری تعالیٰ اور حکمت باری تعالیٰ کا مظہر تھی ہم اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر بحث تو نہیں کرتے مگر بعد ازاں ان کو جن اعزازات سے نوازا گیا اس پر کہہ سکتے ہیں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁:...... پھر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرنا چاہیے کہ اس نے ان حضرات کو بھی ﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾ (التوبۃ : ۱۰۰) کے ساتھ شامل کر کے انعامات و اکرامات اور اعزازات سے نواز کر زیرو سے ہیرو کیوں بنایا؟ اور اللہ تعالیٰ ہی سے پوچھنا چاہیے کہ اس نے ﴿وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ (الحدید : ۱۰) کا اعلان فرما کر ان زیرو حضرات کو ہیرو کے ساتھ وکٹری سٹینڈ پر کیوں کھڑا کیا؟

❁:...... پھر یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بتائے کہ اس نے ﴿بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ﴾ (حم السجدۃ : ۳۴) کے زیرو پوائنٹ سے اُٹھا کر ان حضرات کو ﴿كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ﴾ (حم السجدۃ : ۳۴) کے ہیرو پوائنٹ پر کیوں پہنچایا اور ﴿عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً﴾ (الممتحنۃ : ۷) کیوں فرمایا؟

❁:...... پھر اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا چاہیے کہ اُنھوں نے تعلق مصاہرت قائم کر کے ان زیرو حضرات کے ہیرو بننے کی بنیاد کیوں رکھی؟

❁:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سوال کرنا چاہیے کہ اُنھوں نے "مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سَفْیَانَ فَهُوَ آمِنٌ" جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہو گیا اسے بھی پناہ۔ کا اعزاز دے کر زیرو کو ہیرو کیوں بنایا؟

❁:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بتا سکتے ہیں کہ عتاب بن اسید کو مکہ اور ابوسفیان کو نجران کا گورنر اور والی مقرر فرما کر ان زیرو حضرات کو ہیرو کیوں بنایا؟

❁:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے پوچھیں جنگ احد میں مسلمانوں کی فتح کو شکست میں بدل کر ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لہولہان کرنے کا ذمہ دار خالد بن ولید جیسا زیرو آخر۔ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ. کے لقب سے ہیرو کیوں بنا دیا گیا؟

❁:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے دریافت کرنا چاہیے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو "کاتب وحی" رکھ کر زیرو سے ہیرو کیوں بنا ڈالا؟

:...... حضور اکرم ﷺ ہی سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اُنہوں نے "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا" فرما کر ان حضرات کو زیرو سے ہیرو کیوں کر دیا؟

:...... پھر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما ہی سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اُنہوں نے ان زیرو لوگوں کو شام وغیرہ کی امارت اور گورنری دے کر ہیرو کیوں بنایا؟

:...... ان حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم خصوصاً حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے سوال ہو سکتا ہے کہ اُنہوں نے ان زیرو حضرات کی بیعت کر کے ہیرو کیوں بنایا؟

:...... پھر ان زیرو حضرات کے فرزند عبدالرحمٰن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے "یعسوب قریش" قریش کا سردار کہہ کر ہیرو کیوں بنایا؟

اگر قرآن و سنت اور تاریخ سے اس سوال کا جواب تلاش کریں تو ان حضرات کو زیرو سے ہیرو بنانے کا جرم کسی مہ و کہ نے نہیں کیا، ان کو زیرو سے ہیرو بنانے میں کسی ایجنسی کا ہاتھ نہیں تھا، اُنہیں مودودی صاحب کی طرح کسی پراپیگنڈہ کی بنا پر "ایوارڈ" نہیں ملا۔

اور نہ کسی قسم کی نیرنگی دوراں کا کرشمہ تھا بلکہ یہ تو انتخاب قدرت تھا جس کا ظہور و وقوع آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کی حقانیت و صداقت میں ان زیرو ہاتھوں پر ہوا تو وہ ہیرو بن گئے۔ اور پھر ان کے عمل و کردار نے ثابت کیا کہ یہ زیرو سے ہیرو بنائے جانے کے ہی قابل تھے کہ "فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ"

مگر فیصلہ قدرت پر یہ اعتراض بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ سبائیت قدیمہ نے حضرت طالوت علیہ السلام کی نامزدگی پر کیا تھا کہ ﴿أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا﴾ (البقرۃ: ۲۴۷) یہ زیرو، ہیرو کیسے بن گیا مگر فرمایا ﴿وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ﴾ (البقرۃ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲٤۷) اللہ جس کو چاہے بادشاہت دے کر ہیرو بنا دے تو مودودیت کی زبان پر سبائیت کا یہ اعتراض کوئی باعث تعجب نہیں البتہ!

جس فیصلہ قدرت نے بعض کو ﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾ بنایا اسی قدرت کے فیصلہ سے یہ زیرو، ہیرو بنے اور اس فیصلہ قدرت پر کسی کو حیرت اور تعجب ہے تو پھر۔

﴿فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ﴾ (الحج : 15)

''آسمان کی طرف رسی لٹکا کر اسے کاٹ لے (خودکشی کر لے) تو دیکھے اس کی کوشش کیا رنگ لاتی ہے۔''

خلافت سے ملوکیت

موصوف جناب عبداللہ دانش صاحب کو یہ بھی شکوہ بلکہ شکایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور سے ہی وہ تبدیلی شروع ہوئی جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت سے ملوکیت قرار دیا ہے بلکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہی تاریخ اسلام میں یہ پہلا قدم اُٹھا کر روحِ اسلام کو پامال کیا اور پھر بعدازاں جو کچھ بھی ہوا وہ اس تبدیلیِ نظام کی بنا پر ہوا، اس ضمن میں موصوف کے ارشادات سنیئے فرماتے ہیں:

[1]:......علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے دستبردار ہونے سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ وَهُوَ اَوَّلُ الْمُلُوْكِ. بادشاہی نظام کے پہلے بادشاہ قرار پائے .... جب اہل سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معصوم عن الخطاء نہیں مانتے تو واضح ہو گیا کہ خلافت علی منہاج النبوۃ کو ختم کر کے اس کی جگہ بادشاہی نظام رائج کرنا روحِ اسلام کے خلاف عمل تھا جس کی سزا ہم آج تک بھگت رہے ہیں۔

(شرح اربعین: ص 62-56)

[۲]:......اسی لیے امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں اپنی جان دے کر قیامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک کے لیے ملوکیت (استبداد) کے اصول کو باطل کر دیا یعنی اپنی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ملوکیت کا دشمن ہے اسی لیے اقبال کی تعلیم یہ ہے کہ لَا مَلُوْکِیَّةَ فِی الْاِسْلَامِ . (ایضا: ص 71)

[3]:...... حسین رضی اللہ عنہ کا قتل دراصل نرالا اس لیے ہوا کہ ان کا مقصد شہادت دیگر تمام شہداء سے نہایت ہی بلند تر تھا اور وہ تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام نبوت و خلافت راشدہ کو اغوا کاروں نے ملوکیت و بادشاہی میں بدل ڈالا۔ (ایضا: ص 85)

[4]:...... مگر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ خلافت و ملوکیت میں کیا فرق ہے؟ خلافت راشدہ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اور ملوکیت بندوں پر عذاب الٰہی ہوتا ہے۔ (ایضا: ص 86)

[5]:...... اسی طرح امام حسین رضی اللہ عنہ بھی جب خلافتِ راشدہ کو بادشاہی میں بدلتا دیکھ رہے تھے تو بے تاب ہوتے رہتے تھے کہ میرے نانا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیئس برس شب و روز محنت کر کے جو سلامتی کا نظام ہمیں قائم کر کے دیا تھا یہ پھر اسی قیصر وکسریٰ کی جاہلی شہنشاہیت کی طرف پلٹ کر جا رہا ہے۔ (ایضا: ص 252)

موصوف کے ارشادات سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1: ملوکیت کا آغاز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ان کا یہ اقدام روحِ اسلام کے منافی تھا۔

2: ملوکیت ظلم و استبداد کا نام ہے اور اسلام ملوکیت کا دشمن ہے۔

3: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی خلافت کے اغوار کار تھے جنہوں نے خلافت کو ملوکیت میں بدلا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا مقصد اس مغویہ خلافت کی بازیابی اور آزادی تھا۔

4: خلافت رحمت ہوتی ہے جبکہ ملوکیت عذاب اور زحمت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ملوکیت، قیصری و کسریٰ کی جاہلی شہنشاہیت کا اعادہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئس سالہ محنت کو ضائع کرنا تھا۔

موصوف کے ان نکات کی حقیقت سمجھنے سے پہلے خلافت و ملوکیت کی حقیقت کو قرآن وسنت کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے چنانچہ جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو نظام حکومت کو چلانے کے ضمن میں دو الفاظ بلکہ اصطلاحات کا استعمال ملتا ہے خلیفہ اور الملک، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا لفظ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق استعمال فرمایا کہ:

﴿ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ﴾ (البقرۃ: 30)

''میں زمین پر (اپنا) خلیفہ (جانشین) بنانے والا ہوں۔''

یہی لفظ اپنے وسیع تر مفہوم میں بھی استعمال ہوا ہے کہ ﴿ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ ﴾ (الاعراف: ۱۶۹) بھی ہے اور ﴿ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ﴾ (الاعراف: ۱۵۰) بھی ہے اور ﴿ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴾ (الزخرف: ۶۰) بھی ہے اور ﴿ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ ﴾ (الانعام: ۱۳۳) بھی ہے اور ﴿ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ ﴾ (النور: ۵۵) بھی ہے مگر اس خلافت ارض میں اصطلاح کے تناظر میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد یہ لفظ حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں بھی استعمال ہوا ہے چنانچہ فرمایا:

﴿ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ ﴾ (ص: 26)

''اے داؤد ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔''

اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفہ جانشین کے معنی میں بطور اصطلاح استعمال ہوا مگر اس معنی کے لیے یہ واحد لفظ یا اصطلاح نہیں بلکہ اسی مفہوم کو لفظ ملک بھی ادا کرتا ہے چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسی خلافت کو حاصل کرنے کے لیے جب اللہ تعالیٰ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کی تو فرمایا:

﴿ وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِي ۚ ﴾ (ص : 35)

اور کہیں فرمایا: اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے۔

﴿ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ ﴾

(یوسف : 101)

''میرے پروردگار تو نے مجھے بادشاہت دی اور باتوں کی تاویل سکھائی۔''

اسی معنی میں اس لفظ کو دوسری جگہ یوں استعمال کیا گیا ہے۔

﴿ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ ﴾

(البقرۃ : 246)

''جب بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا کوئی بادشاہ بنا دیجئے جس کے تحت ہم جہاد کریں۔''

تو فرمایا:

﴿ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ ﴾ (البقرۃ : 247)

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔''

جب اُنھوں نے اس بادشاہی پر اعتراض کیا تو فرمایا:

﴿ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ ﴾ (البقرۃ : 247)

''اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا ملک دیتا ہے اور اللہ وسیع اور علم والا ہے۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے اسی قصہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ ﴾

(البقرۃ : 251)

''اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور (اللہ نے) اسے بادشاہی اور حکمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی اور جو چاہا سکھایا۔"

اب یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ یہاں طالوت کی بادشاہت سے مراد صرف امارت لشکر ہے کیونکہ اصل مقصد تو خلافت و ملوکیت میں بنیادی ترادف ہے ورنہ اللہ تعالیٰ حضرت داؤد کے لیے ملوکیت کا لفظ استعمال نہ کرتے کیونکہ دوسری جگہ ان کے لیے خلیفہ کا لفظ استعمال ہوا ہے تو گویا یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے ﴿وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ﴾ (البقرۃ: ۲۵۱) کہنا اور دوسری جگہ ﴿اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ﴾ (ص: ۲۶) بتانا ظاہر کرتا ہے کہ یہاں بنیادی سیاسی اصطلاح کے طور پر دونوں مترادف ہیں۔

اور یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ خلافت و ملوکیت میں ایسا تضاد نہیں کہ اس کو ظلم و استبداد کا نظام قرار دے کر روح اسلام کے منافی سمجھا جائے اگر ایسا ہوتا تو قرآن کریم میں اس لفظ کو ہی استعمال نہ کیا جاتا بلکہ خود احادیث مبارکہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے چنانچہ جن احادیث مبارکہ میں استخلاف کا ذکر ہے ان کے مختلف الفاظ اسی بات کی غمازی کرتے ہیں مثلاً حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یَکُوْنُ اِثْنَا عَشَرَ أَمِیْرًا ثُمَّ قَالَ کَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَسَأَلْتُ أَبِیْ مَا قَالَ؟ فَقَالَ: أَبِیْ کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ" ❶

"بارہ امیر ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بولے جو میں نہ سمجھ سکا، تو میں نے اپنے والد سے پوچھا: کیا فرمایا ہے تو اُنہوں نے بتایا کہ: سب قریشی ہوں گے۔"

بعض روایات کے الفاظ ہیں:

"لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزًا اِلَی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ" ❷

❶ بخاری: 7222 مسلم: 1821 بلفظه۔ ❷ مسلم، رقم: 376

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"دین تب تک مستحکم و غالب رہے گا جب تک بارہ خلیفہ ہوں گے اور وہ قریشی ہوں گے۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس پر فرماتے ہیں:

"وَلَيْسَ الْمُرَادُ اَنْ يَكُوْنُوْنَ اِثْنَى عَشَرَ نَسْقًا بَلْ لَابُدَّ مِنْ وُجُوْدِهِمْ وَلَيْسَ الْمُرَادُ الْأَئِمَّةَ الْاِثْنَى عَشَرَ الَّذِيْنَ يَعْتَقِدُ فِيْهِمُ الرَّافِضَةُ ---- فَإِنَّ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ اَنْفَعُ مِنْ عَلِيٍّ وَابْنِهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ تَرَكَ الْقِتَالَ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ وَاخْمَدَ نَارَ الْفِتْنَةِ وَسَكَنَ رُحَى الْحَرْبِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْبَاقُوْنَ مِنْ جُمْلَةِ الرَّعَايَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حُكْمٌ عَلَى الْاُمَّةِ فِيْ اَمْرٍ مِنَ الْاُمُوْرِ"❶

اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ خلفاء مسلسل ہوں گے بلکہ یہ ہے کہ وہ ضرور آئیں گے اور ان سے شیعہ و روافض کے بارہ امام مراد نہیں کیونکہ ان میں سے حضرت علی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما، جنہوں نے لڑائی چھوڑ کر حکومت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی اور فتنہ کی آگ کو بجھا دیا کہ مسلمانوں میں لڑائی ختم ہوگئی جبکہ باقی میں کوئی نفع تھا وہ صرف عام رعایا کی طرح تھے جن کا اُمت کے کسی معاملہ میں حکم نہ چلتا تھا۔

بعض روایات کے الفاظ ہیں:

"اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا بَعْدَ ذٰلِكَ"❷

"خلافت تیس سال ہے رہے گی پھر بادشاہت ہوگی۔"

جبکہ بعض روایات کے الفاظ یوں بھی ہیں:

"إِنَّ اللّٰهَ بَدَأَ هٰذَا الْاَمْرَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً وَكَائِنًا خِلَافَةً وَرَحْمَةً

❶ البدایہ: ج 1 ص 153-154۔ ❷ ترمذی: 2226، ابو داؤد: 4647۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكَائِنًا مُلْكًا عَضُوضًا وَكَائِنًا عَنْوَةً وَجَبَرِيَّةً وَفَسَادًا" ❶

"اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کو شروع کیا تو پہلے نبوت و رحمت ہے پھر خلافت ورحمت ہوگی پھر شان وشوکت اور حرمت ہوگی پھر ظالم بادشاہت ہوگی اور امت میں فساد بپا ہوگا۔"

ان تمام جملہ روایات کے الفاظ سے ایک تو یہ واضح ہوتا ہے کہ خلافت تیس سال رہے گی پھر بادشاہت یعنی ملوکیت شروع ہوگی۔ بلکہ بعض نے تو صرف خلافت عثمانی تک کی خلافت نبوت قرار دی ہے چنانچہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ثمامہ بن عدی القرشی رضی اللہ عنہ جو صنعاء کے امیر (گورنر) تھے ان کے متعلق آتا ہے:

"فَلَمَّا جَاءَ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى فَأَطَالَ الْبُكَاءَ، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: اَلْيَوْمَ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ أَوْقَالَ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَصَارَتْ مُلْكًا وَجَبَرِيَّةً مَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ" ❷

"جب اُنہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو رونے لگے اور کافی دیر تک روتے رہے بالآخر سنبھلے تو فرمایا: امت محمدیہ سے نبوت یا کہا کہ خلافت نبوت چھن گئی اور ملوکیت و جبریت کا دور شروع ہوگیا جو کسی چیز پر غالب آئے گا اسے کھالے گا۔"

بہرحال اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی علی منہاج النبوت تھی جو احادیث میں مذکورہ مدت کے اندر ہے۔

دوسرا یہ کہ محض ملوکیت کوئی روح اسلام کے خلاف نہیں بلکہ اس کا کردار اصل معیار ہے ورنہ خلافت کے نام پر موہومہ ملوکیت سے بھی برا کردار ہوسکتا ہے جبکہ

❶ ابو داؤد طیالسی، رقم: 225، نهاية البدايه ج 1 ص 16

❷ تاريخ دمشق: ج 6 ص 412۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملوکیت میں نمائشی خلافت سے اچھا کام بھی ہو سکتا ہے۔

بہر حال خلافت کے بعد ملوکیت کا پہلا دور زحمت ہوگا جس کے بعد دور ملوکیت شان و شوکت اور عظمت و حرمت کا دور ہوگا پھر اس کے بعد کا دور ملوکیت ظلم و استبداد ہوگا۔

یہ چار مراحل بتائے گئے ہیں جن میں بتدریج تنزل کی طرف اشارہ ضرور ہے مگر ایسا نہیں کہ تمام ادوار کا بلا استثنیٰ ایک ہی حکم ہو بلکہ خلافت کے تیس سال مکمل ہونے کے بعد بھی سلسلہ خلافت جاری رہا لیکن اس اولیں دور خلافت سے اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا چنانچہ بعض روایات کے الفاظ ہیں۔

"سَيَكُوْنُ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً" [1]

"میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔"

اب ان بارہ خلفاء کو بارہ امام مراد لیں یا بعد کے حکمران، لیکن یہ تو متحقق ہے کہ ان کے دور حکومت کو بھی خلافت سے تعبیر کرتے ہوئے ان کو خلیفہ کہا گیا، لہٰذا اس لفظی نزاع میں الجھے بغیر اس سادہ حقیقت کے ادراک میں کوئی علمی و اخلاقی مانع نہیں کہ اگر خلافت اور ملوکیت میں لفظی فرق ہے تو یہ نہیں کہ خلافت وہی ہو جو تیس سال تک رہی اور نہ ہی ہر ملوکیت وہ ہے جو ظلم و استبداد سے تعبیر ہے چنانچہ بنو امیہ کے حکمرانوں کو بھی بنو عباس کے حکمرانوں کی طرح تاریخ اسلامی میں خلفاء سے موسوم کیا جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ ان میں تاریخ کے متنازع کردار یزید کو چھوڑ کر شاید کوئی خلیفہ ایسا نہیں جو ملوکیت موہومہ و مذمومہ کا مصداق و مظہر ہو بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بھی تو اس دور ملوکیت میں خلیفہ راشد کہلائے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے تو لکھا ہے:

"وَلٰكِنَّ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةَ الْاِثْنٰی عَشَرَ وُجِدَ مِنْهُمُ الْأَئِمَّةُ الْاَرْبَعَةُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ وَابْنُهُ الْحَسَنُ

[1] دلائل النبوہ: ج 7 ص 223، رقم: 2684۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بْنُ عَلِيٍّ اَيْضاً وَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ كَمَا هُوَ عِنْدَ كَثِيْرٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَجَمْهُوْرِ الْأُمَّةِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَكَذٰلِكَ وُجِدَمِنْهُمْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ"❶

"البتہ ان بارہ اماموں اور خلفاء میں سے چار تو یہ ہیں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور ان میں سے الحمد اللہ اکثر ائمہ اور جمہور امت کے ہاں عمر بن عبدالعزیز بھی ہیں اور اسی طرح کچھ خلفاء بنوعباس بھی ہیں۔"

بہر حال اگر تسلیم کر لیا جائے کہ خلافت تیس سال تک رہی جیسا موصوف دانش صاحب لکھتے ہیں۔ آگے علامہ البانی رحمہ اللہ راوی حدیث سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیل لکھتے ہیں:

1: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو (2) سال

2: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس (10) سال

3: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ (12) سال

4: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ (6) سال

یعنی 2+10+12+6: کل 30 سال (شرح اربعین، ص: 55)

مدت خلافت کا یہ تعین اگرچہ محل نظر ہے اگر اسے علی وجہ التقریب تسلیم کر لیا جائے تو سوال ہے کہ ان تیس (30) سال کے بعد اگر واقعتاً وہی ملوکیت شروع ہوئی جو نہ صرف کہ قیصری و کسریٰ کی جاہلی شہنشاہی تھی بلکہ روحِ اسلام کے بھی منافی تھی اور وہیں سے ظلم و استبداد کے نظام کا آغاز ہوا تو پھر اس کا بانی کون ہے؟ ظاہر ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو اعلانِ خلافت نہیں کیا وہ تو قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کر

❶ نهاية البدايہ: ج 1 ص 18.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے تو اس موقع پر اگر ان سے ثابت بھی ہو کہ اُنہوں نے خلافت کے لیے بیعت لی تو دوسری طرف سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے باقاعدہ بیعت خلافت لی، تو ان کی خلافت بھی کیا ملوکیت کا مظہر ہے؟ اگر ہے تو پھر کیا وہ بھی موصوف کے بقول ان تمام قباحتوں کا سبب ہیں جن کی طرف موصوف نے ملوکیت کے ضمن میں اشارہ کیا ہے۔

پھر کیا حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے دستبردار ہونے کے بعد جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ متفقہ خلیفہ بن گئے اور آپ کے بقول ملوکیت کا آغاز ہو گیا بلکہ ملوکیت مستحکم ہو گئی تو کیا اس شہنشاہ کے حق میں دستبردار ہو کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ ملوکیت لانے اور اس کو مستحکم کرنے میں شامل ہیں کہ نہیں؟ اور اگر تھے اور یقیناً تھے تو پھر روح اسلام کے خلاف شہنشاہت جاہلی کی بنا پر جو عذاب امت پر واقع ہوا اس میں حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بھی شریک ہیں کہ نہیں؟

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے والے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک طرف رکھیے مگر ان صاحبزادگان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے متعلق سوچیے کہ اس ملوکیت کے متعلق آنجناب نے جو تاثر دیا ہے کیا یہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اس سے مستثنیٰ اور محفوظ ہیں کہ نہیں؟

کیا یہ حضرات بھی ظلم و استبداد کے اس نظام کی بنیاد رکھ کر خلافت کے اغوا کاروں میں شامل تھے کہ نہیں؟ حیرت ہے کہ محض ملوکیت کے نام سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وہ لوگ موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں اور اپنے خبث باطن کے اظہار میں ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنا رہے ہیں جو ملوکیت کی بیان کردہ اپنی ہی تعریف کے مطابق اسی ملوکیت کی تائید و تعریف کرتے ہیں کہ اگر خلافت کے انقطاع کے بعد ملوکیت شروع ہوئی جس کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے آغاز ہوا پھر اگر باپ کے بعد بیٹے کی حکومت کا نام ملوکیت ہے تو بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ ملوکیت کے بانی ٹھہرے بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیرت ہے اس ضمن میں وہ لوگ بھی ملوکیت کو برا بھلا کہہ رہے ہیں جن کا مذہب ہی ملوکیت پر قائم ہے۔

بالفرض موصوف کے مطابق اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہی تاریخ اسلام کے اوّلین بادشاہ ہیں تو پھر غیر جانبداری سے اور منصفانہ طور پر یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ کیا فی الواقع ان کا دور ''ملک عضوض'' کا مصداق ہے یا ''ملک رحمۃ'' کا مظہر ہے۔

چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت وحکومت کی جو چہار سو وسعتوں کو سمیٹ رہی تھی فتوحات نے دشمنِ اسلام کو دم دبا کر بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا اور ان کے بیس سالہ دورِ حکومت میں عوام امن واستقرار سے خوشحالی وترقی کی منزلیں طے کر رہے تھے۔ عدل وانصاف کا ایک مثالی نظام قائم تھا اس کے ساتھ قرآنی نص ﴿ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ ﴾ (النور: ۵۵) میں استخلاف کا ایجنڈا پوری آب وتاب کے ساتھ پورا ہوتے نظر آرہا تھا اسی دور کے متعلق سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ لَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ غَازِيَةٌ وَلَا صَائِفَةٌ حَتَّى اِجْتَمَعُوْا عَلَى مُعَاوِيَةَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ فَاَغْزَى الصَّوَائِفَ وَشَتَّاهُمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ'' ❶

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سانحہ شہادت کے بعد لوگوں کے لیے کوئی جہادی مہم اور لشکر کشی باقی نہ رہی تا آنکہ 40ھ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر اتفاق ہوا تو اُنہوں نے روم کی طرف جہادی مہمات روانہ کیں۔''

قاضی اطہر مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں زیاد بن ابوسفیان اور ان کے دونوں بیٹے عبید بن زیاد اور عباد بن زیاد نے اپنے اپنے دور امارت وحکومت میں

❶ تاریخ اسلام للذھبی: عھد معاویہ ص 22 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں متعدد غزوات و فتوحات کے ذریعہ اس ملک میں اسلام کی بہترین خدمات انجام دیں حالانکہ عبداللہ بن زیاد کا کردار واقعہ کربلا کے سلسلہ میں نہایت غیر مناسب رہا۔ ❶

اگر ہم خلافت بنوامیہ کے دور میں اشاعت اسلام اور اس کے استقرار و استحکام کا جائزہ لیں تو بھی معلوم ہوگا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور ملک رحمت تھا یا ملک عضوض؟

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بنوامیہ کے مجموعی دورِ خلافت پر فرماتے ہیں:

"فَإِنَّهُ مَنْ تَأَمَّلَ أَحْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ خَلَافَةِ بَنِيْ أُمَيَّةَ ، فُضْلًا عَنْ زَمَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ ، عَلِمَ أَنَّ أَهْلَ ذٰلِكَ الزَّمَانِ كَانُوْا خَيْرًا وَأَفْضَلَ مِنْ أَهْلِ هٰذَا الزَّمَانِ ، وَأَنَّ الْإِسْلَامَ كَانَ فِيْ زَمَنِهِمْ أَقْوٰى وَأَظْهَرَ" ❷

"جو شخص خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے قطع نظر بنوامیہ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کے حالات پر غور کرے گا وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ وہ آج کے دور والوں کی نسبت اپنے دور کے بہترین اور افضل ترین لوگ تھے اور یہ کہ اس دور (خلافت) میں اسلام مضبوط اور غالب تھا۔"

چنانچہ قاضی اطہر مبارکپوری کے الفاظ میں خلافت بنوامیہ کے حالات سنیئے:

خلافت راشدہ کا دور نبوت و رسالت کا پرتو تھا۔ اس کے بعد اموی دور آیا جو خیر القرون میں شامل تھا۔ اس میں خلافت راشدہ کے فیوض و برکات ہر طرف عام تھے، سندھ سے لے کر افریقہ تک اسلام اور مسلمانوں کی شان و شوکت برپا تھی۔ امویوں نے مغرب میں فرانس کے دروازے تک، مشرق میں دیوارِ چین تک، شمال میں قسطنطنیہ کی فصیلوں تک اور جنوب میں افریقہ کے وسطی ریگستانوں تک فتوحات حاصل کیں۔

---

❶ خلافت امویہ اور ہندوستان: ص 33۔ ❷ منهاج السنة: ج 7 ص 458۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس دور میں مجاہدینِ اسلام کے دم قدم سے ایشیا، یورپ اور افریقہ میں اسلام کی رونق عام ہوئی اور مفتوحہ ممالک کے ہر شہر و قریہ میں صحابہ و تابعین اور تبع تابعین نے علوم اسلام کی ترویج کی۔ ہر طرف کتاب و سنت کی روح اپنی پوری بشاشت و تازگی اور توانائی کے ساتھ مسلمانوں میں یقین و عمل پیدا کر رہی تھی۔

الغرض اموی دور سراسر اسلامی دور تھا اور اس کے خلفاء اسلامی احکام اور حدود و قصاص کے نفاذ اور غزوات و جہاد کے اجراء اور عمال و حکام کے عزل و نصب میں خلافتِ راشدہ کے پیرو تھے۔ یہ درست ہے کہ ان میں بعض امرا، خلفاء اپنے ذاتی اعمال میں غیر معیاری تھے مگر جہاں تک اسلامی طرزِ حکومت و خلافت کا تعلق ہے مجموعی اعتبار سے وہ اس کے نمونہ و ترجمان تھے۔ علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں اموی دور کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

"كَانَتْ سُوْقُ الْجِهَادِ قَائِمَةً فِي بَنِي أُمَيَّةَ لَيْسَ لَهُمْ شُغْلٌ اِلَّا ذٰلِكَ ـ قَدْ عَلَتْ كَلِمَةُ الْاِسْلَامِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا ، وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا ، وَقَدْ اَذَلُّوا الْكُفْرَ وَاَهْلَهٗ وَامْتَلَأَتْ قُلُوْبُ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رُعْبًا، لَا يَتَوَجَّهُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى قُطْرٍ مِنَ الْاَ قْطَارِ اِلَّا اَخَذُوْهُ ، وَكَانَ فِيْ عَسَاكِرِهِمْ وَجُيُوْشِهِمْ فِي الْغَزْوِ اَلصَّالِحُوْنَ وَالْاَوْلِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِيْنَ ، فِيْ كُلِّ جَيْشٍ مِنْهُمْ شِرْذِمَةٌ عَظِيْمَةٌ يَنْصُرُ اللّٰهُ بِهِمْ دِيْنَهٗ" [1]

"بنو امیہ کے دورِ خلافت میں جہاد کا بازار گرم رہا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ ان کو کوئی کام ہی نہ تھا مشرق و مغرب اور بحر و بر میں اسلام کا کلمہ بلند تھا۔

[1] البدایہ و النہایہ: ج 9 ص 87۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنہوں نے کفر اور اہل کفر کو یوں رام کر لیا تھا۔ مشرکوں کے دل مسلمانوں کے رعب و داب سے لرزتے تھے جس سمت میں بھی مسلمان رُخ کرتے تو اسے فتح کر لیتے غزوات میں ان کے ہر لشکر کے ساتھ کبار تابعین کے صلحاء، اولیاء وعلماء کی بڑی جماعت ہوا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی وجہ سے اپنے دین کی نصرت کرتا تھا۔“

یہ تصریح اموی دورِ خلافت کا آئینہ ہے اور اس دور کے تمام خدوخال موجود ہیں، اس کا وجود خیر القرون میں تھا اس لیے اسے نبوت اور خلافت علی منہاج النبوت کی برکتیں حاصل تھی اور اموی خلفاءِ اسلام کی روح کی بقاء و حفاظت، کتاب وسنت کی ترویج و اشاعت، جہاد و حدود کے قیام اور اسلام و عربیت کی صیانت میں پیش پیش تھے۔ اُنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو اغیار و اجانب کے غیر اسلامی ماحول سے بچایا، اور ان کے فکری وتمدنی اثرات کے شر سے خود محفوظ رہ کر اپنے دور کو بھی محفوظ رکھا۔ وہ عجم و عجمیت سے بے حد خائف رہتے تھے اور عجمی اثر ونفوذ کے ہر سوراخ کو بند کرتے تھے، اسی لیے نبوت وخلافتِ راشدہ کے بعد اموی دور اسلام کے حق میں بہترین زمانہ مانا گیا ہے اور مجموعی اعتبار سے یہ دور بعد کے تمام ادوار کے مقابلہ میں خیر القرون کہلانے کا مستحق ہے۔ دینی عصبیت وعزیمت اور عربی ثقافت ونخوت اموی خلفاء کے دل و دماغ میں رچی بسی تھی اور وہ اپنے قصور ومحلات کے حجروں سے لے کر غزوات و فتوحات کے میدانوں تک میں اسی نظریے کے مطابق کام کرتے تھے۔

اُموی دور میں دین کے ظہور وغلبہ اور اسلامی شان وشوکت کا اثر عباسی دور کے ابتداء تک باقی رہا، چنانچہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے دوسری صدی کے اخیر کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

”كَانَ الْإِسْلَامُ وَاَهْلُهُ فِيْ عِزٍّ تَامٍّ وَ عِلْمٍ عَزِيْزٍ ، اَعْلَامُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْجِهَادِ مَنْشُوْرَةٌ ، وَالسُّنَنُ مَشْهُوْرَةٌ ، وَالْبِدَعُ مَكْبُوْبَةٌ وَالْقَوَّالُوْنَ بِالْحَقِّ كَثِيْرُوْنَ ، وَالْعُبَّادُ مُتَوَافِرُوْنَ ، وَالنَّاسُ فِيْ بَهِيَةٍ مِنَ الْعَيْشِ بِالْاَمْنِ وَكَثْرَةِ الْجُيُوْشِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مِنْ اَقْصَى الْمَغْرِبِ وَجَزِيْرَةِ الْاَنْدُلُسِ وَاِلٰى قَرِيْبِ مَمْلَكَةِ الْخَطَاوَ بَعْضِ الْهِنْدِ وَاِلَى الْحَبَشَةِ"❶

اس دور میں اسلام اور مسلمان عزت و احترام کی پوری قدروں میں مالا مال تھے۔ ان میں علم کی کثرت و تازگی تھی، ہر طرف جہاد کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ سنتوں کا رواج عام تھا۔ بدعات سرنگوں تھیں۔ حق و صداقت کی آواز بلند کرنے والے کثیر تعداد میں تھے۔ عباد و زہاد کی کثرت تھی عوام امن و امان کی زندگی کے مزے لے رہے تھے۔ مغرب اقصیٰ اور اندلس سے لے کر خطا، ہندوستان اور حبشہ تک جیوش محمدیہ کا سیل رواں تھا اور غزوات وفتوحات کی سرگرمیاں ہر طرف عام تھیں۔

یوں تو اُمویوں کے دور میں ایشیاء، یورپ اور افریقہ کے اکثر و بیشتر ممالک فتح ہو کر دارالسلام بنے اور ان کے ہر خلیفہ نے اپنے دور کے حالات وظروف کے مطابق غزوات وفتوحات اور دینی و ملی خدمات میں حصہ لیا۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ ان میں خلیفہ ولید بن عبدالملک کا دور (86ھ تا 96ھ) فتوحات اور اشاعتِ اسلام کے اعتبار سے وہی حیثیت رکھتا ہے جو خلافتِ راشدہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور کو حاصل تھی۔ ولید کے زمانہ میں جو فتوحات ہوئیں وہ اپنی وسعت وافادیت میں عہد عثمانی کی فتوحات کے بعد دوسرے درجہ میں تھیں جیسا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے العبر فی خبر من غبر میں لکھا ہے۔

"وَرُزِقَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ سَعَادَةً عَظِيْمَةً فَاَنْشَأَ جَامِعَ دِمَشْقَ وَفُتِحَتْ فِيْ اَيَّامِهِ الْهِنْدُ وَالتُّرْكُ وَالْاَنْدُلُسِ"❷

❶ تذکرۃ الحفاظ: ج 1 ص 224۔ ❷ العبرج: ج 1 ص 114۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ولید بن عبدالملک سعادت عظمیٰ سے نوازا گیا چنانچہ اس نے جامع دمشق تعمیر کی اور اس کے زمانہ میں ہندوستان، ترکستان اور اندلس فتح ہوئے۔"

پھر آگے چل کر 93ھ کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے تصریح کی ہے:

"كَانَتِ الْفُتُوحُ بِأَرْضِ الْمَغْرِبِ وَالْأَنْدُلُسِ وَالرُّوْمِ وَبِأَرْضِ الْهِنْدِ وَلَمْ يَفْتَحِ الْمُسْلِمُوْنَ مُنْذُ خِلَافَةِ عُثْمَانَ مِثْلَ هٰذِهِ الْفُتُوْحِ الَّتِيْ جَرَتْ بَعْدَ التِّسْعِيْنَ شَرْقًا وَغَرْبًا فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" ❶

"اس زمانہ میں ارض مغرب، اندلس، روم اور سرزمین ہند میں فتوحات ہوئیں۔ 90ھ کے بعد مشرق و مغرب میں جیسی شاندار فتوحات ہوئیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے بعد سے مسلمانوں نے ویسی فتوحات کی تھیں۔ والحمد للہ۔" ❷

خلافت اموی کے ان کارہائے نمایاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا اوّلین دور یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور نہ صرف ان کارناموں کی بنیاد بنا بلکہ وہ اپنی تمام تر دینی و سیاسی اور اخلاقی اقدار میں سب سے اعلیٰ اور ارفع تھا جسے خلافت علیٰ منہاج النبوت نہ بھی کہا جائے تو ملک رحمت کا اتم ترین مظہر اور اکمل ترین مصداق تھا اور یقیناً امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت بالنص اس کی مصداق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اُمِ حرام رضی اللہ عنہا میں

"عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ" ❸ میں مذکورہ ملوکیت کا مصداق و مظہر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ہی بنی۔

❶ العبر: ج 1 ص 114. ❷ خلافت بنو امیہ اور ہندوستان ص: 32-29.

❸ بخاری، رقم: 2894

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان واقعات و حالات کے بعد بھی کوئی اسے شہنشاہت جاہلی سے تعبیر کرے یا اسے روح اسلام کے خلاف کہہ کر ظلم و استبداد سے موسوم کرے اور عذاب کہے تو بادنی تغیر بقول موصوف۔ لیکن ہمارے لوگوں کی عقل کہاں گھاس چرنے چلی گئی کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بغض و عداوت کا زہر منہ سے اگلتے پھرتے ہیں؟

فائدہ: ......اس موقعہ پر ضمناً ہم یہ عرض کرنا بھی مناسب سمجھتے ہیں اہلِ بیت پر مظالم کی وضعی داستانوں سے جس طرح بنو امیہ پر مظالم کیے گئے ان میں سرفہرست یہ بھی ہے کہ تاریخ میں دسیسہ کاری سے اس خاندان کا چہرہ یوں مسخ کیا گیا کہ ﴿ظُلُمٰتٌۢ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ﴾ (النور : ٤٠)

میں ان کی جملہ دینی و سیاسی اور ملی خدمات کذب و افترا کی گرد میں دب کر رہ گئی ہیں ورنہ حقیقت ہے کہ انفرادی و اجتماعی خدمات کے اعتبار سے بنو عباس کے مقابلہ میں بنو امیہ کی خدمات کا پلڑا بہت بھاری ہے۔ معلوم رہے کہ بنو عباس کے دور میں تدوین علم کا بہت کام ہوا مراکز علمیہ قائم اور آباد ہوئے مگر اس میں نہ صرف محدثین و مجتہدین کی ذاتی خدمات کا عمل دخل رہا بلکہ من وجہ یہ کام بھی ان خدمات کا نتیجہ تھا جو بنو امیہ نے انجام دیں۔ عمر بن عبدالعزیز تدوین حدیث کا حکم نہ دیتے تو شاید اس کی تکمیل محدثین کے ہاتھوں نہ ہو پاتی۔

اگر ان کی فتوحات کا سلسلہ نہ ہوتا اور حکومت اسلامیہ کو داخلی و خارجی استقرار و استحکام نہ ملتا تو شاید یہ خدمات بھی انجام نہ پاسکتیں اگر بنو امیہ کے نوے (90) سالہ دور حکومت کا بنو عباس کے ایک سو دس (110) سالہ بلکہ اس سے بھی طویل دور حکومت سے تقابل کیا جائے تو دینی و مذہبی، سیاسی و تمدنی اور معاشرتی و معاشی طور پر جو فرق نمایاں ہوتا ہے اس میں مجموعی طور پر بنو امیہ کے خلفاء کا کردار بجا طور پر عمر بن عبدالعزیز کے کردار کی طرح راجح نظر آتا ہے، مگر افسوس ہے کہ اسلام اور مسلمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف جو سازش یہودیت نے شروع کی کہ ان کے کردار کو مسخ کر دیا جائے وہی سازش ایک نئے عنوان سے رفض و تشیع سے ہوتی ہوئی مودودیت کی صورت میں عیاں ہے اور نہ معلوم برگد کے شجرہ خبیثہ کے پناہ دینے تک یہ سازشی عناصر کیا گل کھلاتے رہیں گے لہٰذا ضرورت ہے کہ ان دونوں ادوار کا صحت و ثقاہت اور امانت و دیانت کے معیار پر تجزیہ کر کے تاریخ پر روا رکھے جانے والے اس ظلم کا پردہ چاک کیا جائے اور ابومخنف جیسے یہودی ایجنٹوں کی کارستانیوں کی نقاب کشائی ہو اور ان مصنوعی اور حقیقی اسباب و عوامل کا جائزہ لیا جانا چاہیے جن کی بنا پر تاریخ اسلامی کو مسخ کیا گیا اور دیکھا جانا چاہیے کہ خلفاء بنوامیہ کے انتظامی اقدامات کا پس منظر کیا تھا؟

اہل بیت کی مظلومیت میں ان کا کتنا عمل دخل تھا؟ اور حرہ جیسے واقعات کیوں رونما ہوئے؟ حبِ اہل بیت کی آڑ میں اشتر نخعی جیسوں کو ہیرو بنانے والوں کے کیا مقاصد تھے؟ بنوعباس کا دور تدوین علم کا دور تھا تو تدوین تاریخ میں اس خاندان کے کیا اثرات مرتب ہوئے کہ بنوامیہ کو پس منظر میں دھکیل دیا گیا بلکہ بدنام کیا گیا؟ رفض و تشیع کی تحریک نے اس تاریخی مواد کو کس قدر پراگندہ کیا؟ اس دور کی اسلامی تاریخ میں من گھڑت داستانوں کو جگہ کیسے ملی؟ حتی کہ وضع الحدیث کا فتنہ بہترین علمی شغل قرار پا گیا، یہ اور اس جیسے دیگر سوالات کا جواب وقت کی اہم ضرورت ہے جس پر اہلسنت کو توجہ دینی چاہیے۔ بہرحال عباسی خلیفہ ابوجعفر المنصور نے کہا ہے:

"اَلْخُلَفَاءُ اَرْبَعَةٌ: اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ (رضی اللہ عنہم) وَالْمُلُوْكُ اَرْبَعَةٌ: مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ وَهِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ وَاَنَا" ❶

"خلفاء چار ہیں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم

❶ البدایہ: ج 10 ص 122۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ بادشاہ بھی چار ہی ہیں ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ، عبدالملک بن مروان ، ہشام بن عبدالملک اور میں ۔"

عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے ایک مرتبہ مشہور محدث ابوبکر بن عیاش الکوفی کو بلایا جب وہ آئے تو اُن کے ساتھ امام وکیع بھی تھے ہارون الرشید نے امام ابوبکر عیاش رحمہ اللہ کو اپنے قریب بلا کر پوچھا:

"قَدْ أَدْرَكْتَ أَيَّامَ بَنِي أُمَيَّةَ وَأَيَّامَنَا ، فَأَيُّنَا خَيْرٌ؟ قَالَ أَنْتُمْ أَقْوَمُ بِالصَّلَاةِ ، وَأُولٰئِكَ كَانُوْا أَنْفَعَ لِلنَّاسِ"

"تم نے بنی امیہ کا دور بھی پایا ہے اور ہم بنو عباس کا دور بھی دیکھا ہے ، ہم میں سے کون بہتر ہے۔"

اُنہوں نے جواب دیا:

"تم نماز کے زیادہ پابند ہو اور وہ لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ مند تھے ۔"

"فَأَجَازَهُ الرَّشِيْدُ بِسِتَّةِ آلَافِ دِيْنَارٍ وَصَرَفَهُ وَأَجَازَ وَكِيْعًا بِثَلَاثَةِ آلَافٍ" [1]

"ہارون الرشید نے ان کا یہ منصفانہ اور بے لاگ تجزیہ اور تبصرہ سن کر انہیں چھ ہزار دینار دے کر واپس لٹایا اور امام وکیع کو بھی تین ہزار دینار دیئے۔"

یہ عباسی خلفاء ہیں جن کے دورِ خلافت کو موصوف دانش صاحب اور ان کا قبیلہ تحقیق اموی خلفاء پر ترجیح اور فوقیت دیتے ہوئے اموی خلفاء کے خلاف ادھار کھائے بیٹھے ہیں مگر وہ ایک دوسرے کے متعلق کیا جذبات اور اعتراف خدمات رکھتے ہیں ، اس کی ایک جھلک عباسی خلیفہ ابوجعفر المنصور کے اس قول میں بخوبی نظر آتی ہے کہ وہ اپنے سے پہلے گزرنے والے عباسی خلیفہ بلکہ خلافتِ عباسیہ کے بانی کو (اچھے اور کامیاب)

[1] السیر: ج 8 ص 498.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہوں میں شمار کرنے کی بجائے اموی خاندان کے تین حکمرانوں کا ذکر کر کے اُن کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور ہارون الرشید اموی دور کو عباسی دور پر ترجیح دینے پر خاموش ہی نہیں رہتا بلکہ ترجیح دینے والے کو انعام سے نوازتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس تبصرہ کو درست سمجھتا تھا۔

الغرض حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ الفاظ احادیث کی روشنی میں خلیفہ بھی تھے اور امام بھی نیز بادشاہ بھی اور حکمران بھی ان میں سے جو بھی لفظ استعمال کر لیں ان کی فضیلت و منقبت پر کوئی حرف نہیں آتا کہ اصل معیار تو کردار ہے جبکہ ان کا کردار اور بطور حکمران انتظام و انصرام میں انہیں بادشاہ سے زیادہ خلیفہ بتاتا ہے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَيَجُوزُ تَسْمِيَةُ مَنْ بَعْدَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ ، خُلَفَاءَ وَإِنْ كَانُوْا مُلُوْكًا وَلَمْ يَكُوْنُوْا خُلَفَاءَ الْأَنْبِيَاءِ بِدَلِيْلِ مَارَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كَانَتْ بَنُوْا إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا يَكُوْنُ نَبِيٌّ بَعْدِيْ وَتَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوْابَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ ..... اَلْحَدِيْثَ فَقَوْلُهُ: فَتَكْثُرُ۔ دَلِيْلٌ عَلٰى مَنْ سِوَى الرَّاشِدِيْنَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا كَثِيْرًا" [1]

''خلفائے راشدین کے بعد والوں کو بھی خلفاء کہنا جائز ہے اگر چہ وہ بادشاہ ہوں اور خلفاء انبیاء نہ ہوں اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کی

[1] مجموع الفتاوی: ج 3 ص 16 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاست اور انتظام انبیاء علیہم السلام کرتے تھے جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین دوسرا نبی ہوتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا بلکہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے پوچھا گیا ہمیں کیا حکم ہے؟ فرمایا: تم درجہ بدرجہ پہلے کی بیعت کرو اور اس سے وفا کرو۔'' (الحدیث)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ خلفاء بہت ہوں گے، دلیل ہے کہ وہ خلفاء خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ ہوں گے کیونکہ خلفاء راشدین تو زیادہ نہیں۔

علامہ عبدالعزیز بن احمد الفرہاروی لکھتے ہیں:

"لَيْسَ الْمُرَادُ نَفْيَ الْخِلَافَةِ بَعْدَ ثَلَاثِيْنَ مُطْلَقًا لِصِحَّةِ حَدِيْثِ اِثْنَى عَشَرَ خَلِيْفَةً بَلِ الْخِلَافَةُ الْكَامِلَةُ بِلَا شَائِبَةِ مُخَالِفَةِ السُّنَّةِ الْمُسْتَمِرَّةُ بِلَا تَخَلُّلِ اِنْقِطَاعٍ" ❶

''یعنی حدیث اَلْخِلَافَةُ بَعْدِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ۔ میں تیس کے بعد مطلق خلافت کی نفی نہیں کیونکہ صحیح حدیث ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے چنانچہ مکمل خلافت جس میں سنت کی مخالفت کا شائبہ نہ ہو بلا انقطاع جاری رہے گی۔''

علامہ یوسف بن اسماعیل رحمہ اللہ النبہانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

"وَاَمَّا خِلَافَةُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ فَثَابِتَةٌ صَحِيْحَةٌ بَعْدَ مَوْتِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ وَبَعْدَ خَلْعِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما نَفْسَهٗ عَنِ الْخِلَافَةِ وَ تَسْلِيْمِهَا اِلٰی مُعَاوِيَةَ لِرَأْیٍ رَآهُ الْحَسَنُ وَمَصْلِحَةِ عَامَّةٍ تَحَقَّقَتْ لَهٗ، وَهِیَ حَقْنُ دِمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَحْقِيْقُ قَوْلِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ: اَنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَوَجَبَتْ

❶ الناهية عن طعن معاوية : ص 40 ، للشيخ عبدالعزيز بن احمد الفرهاروی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِمَامَتُهُ بِعَقْدِ الْحَسَنِ لَهُ فَسُمِّيَ عَامُهُ عَامَ الْجَمَاعَةِ لِارْتِفَاعِ الْخِلَافِ بَيْنَ الْجَمِيعِ، وَاتِّبَاعِ الْكُلِّ لِمُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ ثَالِثٌ فِي الْخِلَافَةِ وَخِلَافَتُهُ مَذْكُورَةٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ خَمْسًا وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً أَوْسِتًّا وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعًا وَثَلَاثِينَ وَالْمُرَادُ بِالرَّحَى فِي الْحَدِيثِ اَلْقُوَّةُ فِي الدِّينِ۔ وَالْخَمْسُ السِّنِينَ الْفَاضِلَةُ مِنَ الثَّلَاثِينَ فَهِيَ مِنْ جُمْلَةِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ إِلَى تَمَامِ تِسْعَ عَشَرَةَ سَنَةً وَشُهُورٍ لِأَنَّ الثَّلَاثِينَ كَمُلَتْ بِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ كَمَا بَيَّنَّا ." [1]

''یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبر داری اور اسے حضرت معاویہ کے سپرد کرنے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق اور صحیح ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری اُنہوں نے اپنی رائے سے کی اور مصلحت عامہ کے پیش نظر کی اور وہ مصلحت مسلمانوں کو خون خرابہ سے بچانا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی اس پیش گوئی کے برحق ہونے کی بنا پر تھی جو آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمائی تھی کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا، چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امامت و خلافت حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اقرار پر واجب اور لازمی ہوگئی تو اسی بنا پر اس سال کو اتفاق کا سال کہا جاتا ہے کہ سب کے درمیان کا اختلاف ختم ہوگیا اور پھر یہ کہ سب نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی

[1] الاساليب البديعة: ج 14 ص 467.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تابعداری اختیار کر لی چنانچہ تب کوئی تیسرا ایسا نہ تھا جو اس خلافت کا مخالف یا اس میں دلچسپی رکھتا تھا اور پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے بھی ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 35 یا 36 یا 37 سال تک اسلام کی چکی گھومتی رہے گی۔ اور یہاں۔ چکی۔ سے مراد دین کی قوت اور شان وشوکت ہے۔ جبکہ تیس سال جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر مکمل ہو گئے ان کے بعد پانچ سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ماہ وسال ہیں۔"

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمہ اللہ نے متعدد جگہ پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے ان کی حکومت کو جس طرح خلافت کا مستحق ٹھہرایا وہ قابل مطالعہ ہے چنانچہ آپ ایک جگہ لکھتے ہیں:

"فَمُعَاوِيَةُ مَعَ تَأَخُّرِهٖ فِي الْفَضْلِ عَنْ مُعْظَمِ الصَّحَابَةِ هُوَ أَفْضَلُ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَجْمَعِيْنَ لِتَشَرُّفِهٖ بِصُحْبَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ﷺ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَكِتَابَتِهٖ لَهُ الْوَحْيَ فِيْ بَعْضِ الْأَحْيَانِ وَجِهَادِهٖ مَعَ أَهْلِ الشِّرْكِ وَالطُّغْيَانِ فَضْلًا عَمَّا اتَّصَفَ بِهٖ فِيْ حَدِّ ذَاتِهٖ مِنَ الْفَضَائِلِ وَالْمَزَايَا الْكَثِيْرَةِ وَخِدْمَاتِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْخِدْمَاتِ الدِّيْنِيَّةَ الْمَشْكُوْرَةَ فَقَدْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُدَّةَ خِلَافَةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَبَعْدَ أَنِ اسْتَقَلَّ بِالْأَمْرِ، فَإِنَّهٗ بَقِيَ فِي الشَّامِ مُدَّةً طَوِيْلَةً ---- أَمِيْرًا مُجَاهِدًا ضَابِطًا لِبِلَادِ الشَّامِ وَهِيَ حُدُوْدُ الرُّوْمِ وَقْتَئِذٍ ---- وَمَلِكًا مُجَاهِدًا حَتّٰى فَتَحَ فُتُوْحَاتٍ كَثِيْرَةً وَوَصَلَ جَيْشُهٗ إِلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْقُسْطُنْطِينِيَّةَ . " ❶

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اگر چہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فضل و شرف میں پیچھے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اپنے شرف صحبت اور کتابت وحی نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرکین اور اسلام سے باغیوں کے خلاف جہاد کی بنا پر تابعین اور بعد میں آنے والوں سے افضل ہیں جبکہ وہ اپنے ذاتی فضائل اور خصوصی اوصاف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنی خدمات جلیلہ کا اعزاز اس سے مستزاد رکھتے ہیں ۔ اُنھوں نے خلفاء ثلاثہ کے دور میں جہاد میں حصہ لیا اور اپنی خلافت کے استقرار کے بعد بھی سلسلہ جہاد کو جاری رکھا آپ ایک مدت تک شام میں بطور گورنر، مجاہد اور روم کی حدود پر واقع شام کے منتظم رہے اور بطور حکمران جہادی مہمات سے بہت سی فتوحات حاصل کیں اور آپ کا لشکر قسطنطنیہ تک پہنچا۔"

دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں:

"وَلَهُ حَسَنَاتٌ كَثِيرَةٌ عَظِيمَةٌ فِي خِدْمَةِ الدِّيْنِ وَصُحْبَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَجِهَادِهِ مَعَهُ ﷺ وَفِي مُدَّةِ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِيْنَ وَمُرَابَطَتِهِ وَمُجَاهَدَتِهِ فِي بِلَادِ الشَّامِ أَيَّامَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ثُمَّ حِيْنَ تَمَّ الْأَمْرُ لَهُ اِشْتَغَلَ بِالْغَزْوَةِ وَالْجِهَادِ وَفَتْحِ كَثِيْرٍ مِنَ الْبِلَادِ حَتَّى وَصَلَتْ جُيُوْشُهُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةَ . " ❷

"یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت دین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کرنے میں بہت عظیم الشان نیکیاں ہیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی یہ خدمات اور

❶ الأساليب البديعة : ص 524 ❷ الأساليب البديعة : ص 527 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیکیاں جاری رہیں اور انہوں نے سرحدوں پر بھی خدمات انجام دیں نیز حضرت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے دور خلافت میں شام میں جہاد کیا پھر جب ان کی خلافت مستحکم ہوئی تو جہاد میں مصروف ہو گئے اور بہت سے ملک فتح کیے یہاں تک کہ لشکر اسلام قسطنطنیہ تک پہنچا۔"

مزید فرماتے ہیں:

"وَمُعَاوِيَةُ مَعَ فَضْلِ الصُّحْبَةِ لَهُ حَسَنَاتٌ كَثِيرَةٌ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحَدُّ مِنْ أَجْلِهَا جِهَادُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِمَّا بِنَفْسِهِ وَإِمَّا بِجُيُوشِهِ حَتّٰى فُتِحَتْ بِلَادٌ كَثِيرَةٌ وَصَارَتْ دَارَ السَّلَامِ بَعْدَ أَنْ كَانَتْ دَارَ كُفْرٍ وَبِسَبَبِهِ دَخَلَ إِلَى الْإِسْلَامِ أُلُوفٌ أُلُوفٍ كَثِيرَةٍ مِمَّنْ أَسْلَمُوا عَلٰى يَدِهِ وَيَدِ جُيُوشِهِ وَمِنْ ذَرَارِيهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَهُ مِثْلُ حَسَنَاتِهِمْ أَجْمَعِينَ۔" [1]

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شرف صحبت کے ساتھ اور بھی اس قدر زیادہ نیکیاں اور خدمات ہیں جنہیں نہ شمار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی حد بیان ہو سکتی ان میں سرفہرست ان کا خود اور لشکروں کے ساتھ جہاد ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے علاقے فتح ہوئے اور جو پہلے دارالکفر تھے اس جہاد کے بعد دارالسلام بن گئے اور اسی سبب سے کروڑ ہا لوگ ان کے ہاتھ پر یا لشکر اسلام کے ہاتھوں حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے اور اسی معرفت قیامت تک ان کی اولادیں بھی مسلمان رہیں گی تو ان تمام کی نیکیوں جتنی نیکیاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نامہ حسنات میں جمع ہوں گی۔"

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کو یہی خراجِ تحسین حضرت ضحاک

---

[1] الأساليب البديعة: ص 528۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن قیس الفہری رحمہ اللہ نے اس وقت پیش کیا تھا جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو انہوں نے نمازِ جنازہ پڑھانے سے قبل خطبہ دیا اور فرمایا:

"إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ كَانَ فِي جِدِّ الْعَرَبِ وَعَوْدِ الْعَرَبِ وَحَدِّ الْعَرَبِ قَطَعَ اللَّهُ بِهِ الْفِتْنَةَ ـ وَمَلَّكَهُ عَلَى الْعِبَادِ ، وَسَيَّرَ جُنُودَهُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَبَسَطَ الدُّنْيَا وَكَانَ عَبْدًا مِنْ عَبِيدِ اللَّهِ دَعَاهُ اللَّهُ ، فَأَجَابَهُ فَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَهٰذِهِ أَكْفَانُهُ فَنَحْنُ مُدْرِجُوهُ فِيهَا وَمُدْخِلُوهُ قَبْرَهُ، وَمُخَلُّوهُ ، وَعَمَلُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ إِنْ شَاءَ رَحِمَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ." ❶

"امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ عرب کی شان وشوکت اور عرب کے استقرار و استحکام نیز عرب کے تحفظ و دفاع کی علامت تھے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے فتنوں کا قلع قمع کیا اور اسے بندوں پر حکمران بنایا اور ان کے لشکروں کو بر و بحر تک پھیلایا اور دنیا کے خزانے کھول دیئے۔ آپ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھے جن کو اللہ نے بلایا تو انہوں نے جانا قبول کر لیا، انہوں نے اپنا عہد پورا کیا، یہ ان کا کفن ہے جس میں ہم انہیں لپیٹ کر قبر میں اتار کر اکیلا چھوڑ جائیں گے ان کے اعمال کا معاملہ ان کے اور ان کے رب کے درمیان ہے وہ چاہے تو اسے اپنی رحمت سے نواز دے چاہے تو عذاب دے۔"

ان حوالہ جات سے یہ سمجھنا قطعاً مشکل نہیں رہتا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت ایسی ملوکیت سے تعبیر نہیں جس کا تصور جناب دانش صاحب پیش کر رہے ہیں بلکہ

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 352۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی حکومت کو اگر لفظی طور پر ملوکیت کہہ بھی لیا جائے تو دراصل خلافت راشدہ ہی کا تسلسل تھا جو۔ ثُمَّ مَلْكًا وَرَحْمَةً۔ کا مصداق ومظہر بن کر امت کیلئے فی الواقع خیر و برکت اور رحمت ثابت ہوئی۔ اور قرآن کریم نے خلافت کا جو معیار بتایا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت اس پر بھی پورا اترتی ہے کہ:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ﴾ (النور : 55)

”اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ اُنھیں زمین کا خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بنایا اور ان کے لیے ان کے پسند کیے گئے دین کو غالب و مستحکم کرے گا اور ان کے خوف کو امن میں بدلے گا۔“

دوسری جگہ فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۝﴾ (الحج : 41)

”اگر ہم ان کو زمین میں استحکام و استقرار دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکاۃ دیں گے نیکی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں گے اور اللہ ہی کے لیے تمام امور کا انجام ہے۔“

ان دونوں آیات مبارکہ میں خلافت کا جو ایجنڈا اور منشور بیان ہوا اور پھر خلفاء کے لیے جو نوید و بشارت ہے وہ سبھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں متحقق ہیں تو پھر آخر کیا علمی و سیاسی یا اخلاقی مانع ہے کہ ان کے دورِ حکومت کو خلافت سے تعبیر نہ کیا جائے، احادیث کی روشنی میں خلافت علی منہاج النبوۃ اور پھر ملک رحمۃ یا ملک عضوض کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ترتیب اپنی جگہ لیکن اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ۔ ملک رحمت ۔ پر اصطلاحی طور پر خلافت کا اطلاق نہ ہو جیسا کہ سابقہ سطور میں واضح کیا جا چکا ہے۔

حُجر بن عدی کا قتل

آپ گزشتہ سطور میں پڑھ چکے ہیں کہ موصوف عبداللہ دانش صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت کو ملوکیت سے تعبیر کرتے ہیں اور پھر اس ملوکیت کو ظلم و استبداد کا نظام اور روح اسلام کے منافی قرار دیتے ہیں۔ اس دور میں کیا ظلم وستم اور استبداد ہوا یا یہ دور کس طرح روحِ اسلام کے خلاف تھا اس پروپیگنڈہ کی حقیقت ہم واضح کر چکے ہیں لیکن اپنے اس پروپیگنڈہ کی تائید میں اُنہوں نے دیگر دشمنانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرح حجر بن عدی اور ان کے دیگر ساتھیوں کے قتل کا ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ کسی بھی انسان بالخصوص مسلمان کا قتل ایک سنگین شرعی و قانونی اور اخلاقی و معاشرتی جرم ہے جس کی جتنی بھی مذمت ہو کم ہے کہ اس پر شریعت کی سخت ترین وعید ہے تاہم جب یہ قتل اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَام کے تحت ہو تو پھر نہ صرف اس کی سنگینی اور جرم کی حیثیت باقی نہیں رہتی بلکہ وہ من وجہ مستحسن بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاں فرمایا ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ (المائدۃ: 32)

''جس نے ایک نفس کو بلا قصاص یا زمین میں فساد کی غرض سے قتل کیا اس نے گویا سبھی لوگوں کو قتل کیا۔''

تو وہیں ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٣٣

(المائدہ : 33)

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بغاوت کرتے ہیں اور زمین میں فساد بپا کرنا چاہتے ہیں ان کی سزا یہ ہے ان کو قتل کر دیا جائے یا پھانسی دی جائے یا پھر ان کے ہاتھ پاؤں الٹ سمت سے کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں ملک بدر کر دیا جائے یہ ان کے لیے دنیا میں ذلت ہے جبکہ آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔“

اللہ اور رسول ﷺ کی بغاوت، محاربت اور فساد فی الارض کو روکنے کے لیے شریعت میں نظامِ حدود کو وضع کیا گیا جو شریعت کا انسانیت کی ہمدردی میں بہت بڑا احسان ہے۔

بہرحال جب عام آدمی کا قتل افسوسناک اور سنگین جرم ہے تو پھر کسی صاحبِ فضل و شرف کا قتل ہو تو اس کی سنگینی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور ایسے میں جذبات کا متاثر بلکہ مشتعل ہونا ایک فطری اور طبعی عمل ہے۔

چنانچہ حجر بن عدی کے قتل کا حادثہ بھی عمومی حالت میں بڑا افسوس ناک ہے مگر اس میں رنگ آمیزی کے لیے اور جذبات سے کھیلنے کے لیے اُنہیں صحابی باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کیونکہ جس طرح شرف نبوت کی حامل نفوس قدسیہ حضراتِ انبیاء و رسل علیہم السلام کا قتل سب سے سنگین جرم قرار دیا گیا ہے تو اسی طرح ان کے بعد شرفِ صحبت رکھنے والی ذواتِ قدسیہ کا قتل بھی نہایت سنگین ہے جس پر محبت و عقیدت کے جذبات کا مشتعل ہونا لازمی امر ہے اسی تناظر میں حجر بن عدی کو صحابی باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت کو ظلم و استبداد کی مظہر ملوکیت بتاتے ہوئے موصوف دانش صاحب لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر رضی اللہ عنہ سمیت چھ (6) افراد کو قتل کروایا اور چھ افراد قتل سے بچ گئے .... یحییٰ بن سلیمان سے سوال ہوا: کیا آپ کو خبر ملی ہے کہ حضرت حجر رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات تھے؟............

"قَالَ نَعَمْ ، وَكَانَ مِنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ"

''فرمایا: جی ہاں، وہ نبی اکرم ﷺ کے فاضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تھے۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت حجر رضی اللہ عنہ اپنے بھائی ہانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حضرت حجر رضی اللہ عنہ جنگ قادسیہ میں شریک جہاد تھے۔ جنگ جمل وصفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہے ''مرج عذرا'' مقام پر انہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم پر قتل کیا گیا............

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے مقتل بن عدی پر لکھا ہے:

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ حجر حکومت کا باغی ہے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس وفادار گورنر کو لکھا:

''اسے زنجیروں میں جکڑ کر میرے پاس بھیجو''

جب دربارِ معاویہ میں پہنچائے گئے۔

"فَقِيلَ لَهُمْ تَبَرَّوا مِنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه حَتّٰى يُطْلِقَكُمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا"

حضرت حجر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو کہا گیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو برا کہو، تمہیں چھوڑ دیا جائے گا مگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا۔

"وَلِحَجَرٍ صُحْبَةٌ وَوِفَادَةٌ ، مَارَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا"

''حضرت حجر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی صحبت بھی نصیب ہوئی اور آپ کی خدمت میں حاضری بھی دی۔ کچھ اُنہوں نے حضور ﷺ سے حدیث بھی روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔"

اتنی عظیم شخصیت کو جس بے رحمی سے قتل کیا گیا جن کے قتل پر اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سخت صدمہ ہوا .... بلند پایہ صحابی رسول ﷺ کی کس قدر مٹی پلید کی گئی، جرم ان کا صرف یہ تھا کہ کوفے کا حرام زادہ گورنر جو اہل اللہ کو ذلیل و رسوا کرنے سے باز نہیں آتا تھا اور اپنے لمبے چوڑے خطابات کے شوق میں نمازوں کو بے وقت پڑھاتا تھا اسے حضرت حجر رضی اللہ عنہ نے نماز کی طرف متوجہ کیا تو نتیجہ اس کا پھانسی پایا .... ان خلفاء راشدین کے بعد دیکھتے جائیں، مخلوق خدا پر کیسے کیسے ظلم ڈھائے گئے۔ (شرح اربعین .... ملخصاً ص:65,67,69,70,72)

موصوف دانش صاحب نے مختلف حوالہ جات کی روشنی میں جو کچھ نقل کیا اور کہا ہے اس سے درج ذیل نتائج نکلتے ہیں:

1: حجر بن عدی بلند پایہ اور آنحضرت ﷺ سے حدیث روایت کرنے والے افاضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔

2: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں مظلومانہ بے رحمی سے قتل کیا اور ان کی مٹی پلید کی۔

3: حجر بن عدی جنگ صفین اور جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے

4: حجر بن عدی کا جرم یہ تھا کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے سے انکار کیا اور گورنر کوفہ کے بے وقت نماز پڑھانے پر اعتراض کیا۔

جہالت یا خیانت

اس سے پہلے کہ ہم ان نتائج کا تجزیہ کریں مناسب معلوم ہوتا ہے اس بات کی نشاندہی کر دی جائے کہ "حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ" کے تحت موصوف نے اپنے موقف کو ثابت کرنے یا اس میں رنگ بھرنے کے لیے ایسی چابکدستی دکھائی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسے خیانت نہ بھی کہیں تو جہالت ضرور ہے چنانچہ موصوف چونکہ حجر بن عدی کو صحابی ثابت کر کے ان کے قتل کی سنگینی میں جذباتی اور نفسیاتی اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کو صحابی بنانے کے لیے امام ذہبی رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

"وَلِحَجَرٍ صُحْبَةٌ وَوِفَادَةٌ مَارَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا"

"حضرت حجر رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی نصیب ہوئی اور آپ کی خدمت میں حاضری بھی دی کچھ اُنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔" (شرح اربعین ص 270)

حالانکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے حجر کی نبی علیہ الصلاۃ والسلام سے روایت حدیث ثابت کرنے کی بجائے نفی کی ہے کہ اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گویا "ما" نافیہ ہے، موصولہ نہیں۔ مگر افسوس موصوف کی نگاہِ دانش نے امام ذہبی کے ان الفاظ کو دیکھنے کی زحمت بھی نہ کی کہ:

"سَمِعَ مِنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَعَنْهُ مَوْلَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَأَبُو الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيُّ وَغَيْرُهُمَا" ❶

"اُنہوں نے حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما سے (حدیث کو) سنا اور ان سے ابو یعلی اور ابو البختری طائی وغیرہ نے سماع کیا۔"

بلکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے دوسری جگہ بڑی صراحت سے لکھا ہے:

"قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَفَدَ مَعَ أَخِيْهِ هَانِئِ بْنِ الْأَدْبَرِ وَلَا رِوَايَةَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَمِعَ مِنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَعَنْهُ مَوْلَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَأَبُو الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيُّ وَغَيْرُهُمَا" ❷

"بہت سے حضرات نے کہا ہے وہ اپنے بھائی ھانی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ تاریخ اسلام، عہد معاویہ: ص 193 ❷ سیر اعلام النبلاء: ج 3 ص 463۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر ان کی آنحضرت ﷺ سے کوئی روایت نہیں البتہ اُنہوں نے حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما سے سماع کیا اور ان سے ان کے غلام ابو یعلی اور ابوالبختری وغیرہ نے سماع کیا۔"

جبکہ ابو احمد العسکری کا قول ہے:

"وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَا يُصَحِحُوْنَ لَهٗ صُحْبَةً" ❶

"اکثر اہلحدیث (محدثین) اُن کی (نبی علیہ السلام) سے صحبت کو صحیح نہیں سمجھتے۔"

چنانچہ جب صحبت ثابت نہیں تو روایت کیسے ممکن ہے؟

ایسا بھی نہیں کہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی تصنیف " سیر اعلام النبلاء " موصوف کے پیش نظر نہ ہو کیونکہ اُنہوں نے اپنی اس کتاب میں " السیر " سے بھی پورا استفادہ کیا ہے اور اپنے مراجع و مصادر میں نمبر 86 پر اس کا ذکر بھی کیا ہے بالفرض اگر ان کے سامنے " السیر " نہ بھی ہو تو خود "تاریخ" کی عبارت اپنے مفہوم میں واضح ہے لیکن موصوف نے مطلب براری کے لیے اپنی جہالت بلکہ خیانت سے عبارت کا ترجمہ غلط کر کے قارئین کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

اسی طرح موصوف ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حجر بن عدی کا جرم یہ تھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتے تھے تو ان کو قتل کر دیا گیا حالانکہ امر واقع میں ایسا نہیں جس کی تفصیل آگے آرہی ہے لیکن تعجب ہے کہ موصوف نے اپنے اس مفروضہ کو حقیقت بنانے کے لیے حسبِ سابق خیانت کرتے ہوئے لکھا ہے:

جب دربارِ معاویہ میں پہنچائے گئے:

"فَقِيْلَ لَهُمْ تَبَرَّوُا مِنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حَتّٰى يُطْلِقَكُمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا"

(شرح اربعین ص:269)

---

❶ البدایہ: ج 8 ص50

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت حجر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو کہا گیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو برا کہو تو تمہیں رہا کر دیا جائے گا اُنہوں نے ایسا نہ کیا۔''

موصوف نے یہاں ''تبرا'' کا معنیٰ برا بھلا کہنا اور'' گالی گلوچ کرنا'' کیا ہے اور اس کو اردو، فارسی کا لفظ سمجھا ہے اور تبرا بازی سے اخذ کیا ہے حالانکہ یہ عربی کا لفظ ہے جس کا مادہ ''برء'' ہے جس کا معنیٰ بری ہونا، لاتعلق ہونا اور اظہارِ بیزاری کرنا ہوتا ہے۔ گویا ان الفاظ (اگر وہ ثابت ہیں) میں مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لا تعلق ہو جاؤ کیونکہ یہ حضرات خود کو شیعان علی رضی اللہ عنہ کہلا کر حکومت کے خلاف سازش کر رہے تھے۔ ورنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور نہ ان کے حواری حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے تھے اور نہ ہی اس کے قائل تھے۔

پھر اگر کوئی سینہ زوری سے اس لفظ کو عربی بنانے پر اصرار کرے تو سوچنا چاہیے کہ اس کا صلہ ''علی'' چاہیے ''من'' نہیں یعنی عبارت یوں ہوتی۔ تَبَرَّؤا عَلٰی عَلِیٍّ۔ جبکہ یہ عبارت اپنے صلہ ہی نہیں بلکہ خاصہ باب کے بھی خلاف ہے۔

الغرض موصوف کا یہ ترجمہ لغوی اور معنوی دونوں اعتبار سے غلط اور محض مقصد براری کے لیے دھوکہ دہی کے مترادف ہے جس سے نہ صرف ان کے القاب فضیلۃ الشیخ الامام، عبقری، علمی رسوخ، فقاہت وثقاہت، دانشور، محقق، '' کی حقیقت کھل جاتی ہے بلکہ معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی '' 50 تصنیفات کے ذریعہ یا مینار نور بن کر کیا روشنیاں بکھیر رہے ہیں اور اس سے یہ اندازہ لگانا بھی آسان ہو جاتا ہے کہ پوری کتاب میں موصوف نے کیا گل کھلائے ہوں گے۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

کیا حجر بن عدی صحابی تھے؟

آپ دیکھ چکے ہیں کہ موصوف نے حجر بن عدی کی صحابیت کو اپنے دعویٰ کی خشت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اول بنایا ہے مگر یہ خشتِ اول

چوں خشت اول نہند معمار کج
تا ثر یا مے رود دیوار کج

کی مصداق ہے کیونکہ حجر بن عدی کی صحابیت مختلف فیہ ہے بلا شبہ بعض حضرات نے اُنہیں صحابہ میں شمار ہی نہیں کیا بلکہ افاضل صحابہ سے لکھا ہے مگر ثبوت صحبت کے لیے جو اصول ہیں ان کے تحت ان کی صحابیت متحقق نہیں ہوتی حجر بن عدی کو صحابہ میں شمار کرنے والوں میں سے ابن عبدالبر، ابن الاثیر، امام ذہبی اور ابن حجر وغیرہ ہیں جبکہ امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، ابو حاتم، ابن حبان، دارقطنی اور ابو احمد عسکری وغیرہ نے اسے تابعین میں شمار کیا ہے بلکہ اُنہوں نے نقل کیا ہے:

"اَكْثَرُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَا يُصَحِّحُوْنَ لَهٗ صُحْبَةً" ❶

"اکثر اہلحدیث (محدثین) ان کی صحبت کو درست نہیں سمجھتے۔"

ابن سعد کے ایک قول میں ہے:

"كَانَ ثِقَةً مَعْرُوْفًا وَلَمْ يَرْوِ عَنْ غَيْرِ عَلِيٍّ شَيْئًا" ❷

"وہ ثقہ اور معروف تھے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی سے کچھ روایت نہیں کیا۔"

اگرچہ حجر بن عدی نے حضرت عمار اور شرحبیل بن مرہ وغیرہ سے بھی سماع کیا ہے مگر ابن سعد کا ان کو ثقۃ معروفا کہنا واضح کرتا ہے کہ وہ ان کو تابعی سمجھتے ہیں۔

اسی طرح ابن الجوزی نے لکھا ہے:

"حَجَرُ بْنُ عَنَبْسٍ، وَقِيْلَ اِبْنُ قَيْسٍ اَلْكِنْدِيُّ حَجَرُ بْنُ عَدِيٍّ اَلْاَدْبَرُ ذُكِرَا فِيْمَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يَثْبُتُ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ

❶ البدایہ ج 8 ص 50.
❷ البدایہ: ج 8 ص 50 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صُحْبَةٌ"❶

"یعنی حجر بن عنبس .... حجر بن عدی کو ان میں ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا (مگر) ان میں سے کسی کی صحابیت ثابت نہیں (تو روایت چہ معنی دارد)"

اردو دائرۃ المعارف کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

حجر بن عدی الکندی، بعض اسے "صحابی رسول ﷺ" کا درجہ دیتے ہیں مگر قدیم ترین مستند مصادر سے اس بات کی تردید ہوتی ہے۔❷

علامہ اُمیر بن احمد قروی نے اس بحث پر تفصیلی گفتگو کرنے کے بعد بطور خلاصہ لکھا ہے:

"وَالَّذِیْ یَظْهَرُ لِیْ- وَالْعِلْمُ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی - أَنَّهٗ لَا ثَبَتَ لَهٗ صُحْبَةٌ عَلٰی مَاذَهَبَ اِلَیْهِ أُوْلٰئِكَ الْأَئِمَّةُ الْمُتَقَدِّمُوْنَ مِنْ مِثْلِ الْبُخَارِیِّ وَغَیْرِهٖ عَلٰی خِلَافِ مَنْ تَأَخَّرَ وَهُوَ الَّذِیْ عَلَیْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِیْثِ"❸

"حقیقی علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے مگر مجھے جو واضح ہوا ہے وہ یہی ہے کہ ان کی صحابیت ثابت نہیں جیسا کہ متقدمین ائمہ عظام نے کہا ہے جن میں امام بخاری جیسے بھی ہیں بعض متاخرین کے علی الرغم اکثر اہل حدیث کا یہی موقف ہے (کہ وہ صحابی نہیں ہیں)"

حجر بن عدی کی سرگرمیاں

حجر بن عدی اگرچہ صحابی نہیں لیکن یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انہیں بلا وجہ اور ناحق قتل کر دیا جائے لہٰذا ان کے قتل کے معمہ کو حل کرنے کے لیے ان کا تعارف اور ان کی

❶ تلقیح فهوم أهل الاثر لا بن الجوزی ص 129 ، الا بانه للمغلطائی : ج1 ص 155

❷ اردو دائرة المعارف : ج 7 ص 947۔ ❸ منزلة معاويه : ج2 ص 1220۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرگرمیوں پر نظر ڈالنا ضروری ہے یقیناً علمائے تراجم نے ان کو عابد و زاہد اور بڑا نیک، پرہیزگار لکھا ہے۔حتیٰ کہ انہوں نے قتل کیے جانے سے قبل بھی دو رکعت نماز پڑھنے کی خواہش ظاہر کی کہا گیا ہے وہ ہمیشہ باوضو رہتے اور جب بھی وضو بناتے تو دو رکعت بھی ادا کرتے۔

بعض روایات میں ان کو مستجاب الدعوات بھی کہا گیا چنانچہ اس پہلو سے ان کی شخصیت پر کوئی کلام نہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ عبادت و ریاضت میں اعلیٰ مقام رکھنے والا سیاسی طور پر بھی درست سمت اور اچھے خیالات رکھتا ہو خود دیکھیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئاً" [1]

"تم میں ایک قوم خروج کرے گی تم ان کی نمازوں کے مقابلہ میں اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے وہ ان کی گردنوں سے اوپر نہ جائے گا مگر وہ دین سے اسی طرح لاتعلق ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جائے مگر اس میں اثر نظر نہ آئے۔"

بعض علماء نے اس سے مراد خوارج لیے ہیں تو اس تناظر میں دیکھنا چاہیے کہ حجر بن عدی کے خروج میں کیسے کیسے آدمی تھے؟ ان کے سیاسی خیالات کیسے تھے؟ چنانچہ معلوم ہونا چاہیے کہ حجر بن عدی شیعان علی رضی اللہ عنہ میں سے تھے جنگ صفین و جمل میں ان کے ساتھ تھے پھر جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی پیش گوئی کا مظہر و

[1] بخاری: 5058، مسلم: ص 1064.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصداق بنتے ہوئے امت مسلمہ کے مصلحت و مفاد اور اتحاد میں حکومت سے دستبردار ہو کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور یوں پوری امت مسلمہ پھر سے ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہو گئی تو وہ ''فئہ باغیہ'' جسے سبائیت کی آلہ کاری میں یہ صلح ایک آنکھ نہ بھائی اُنھوں نے پھر آتش فساد بھڑکانے کی کوشش کی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو۔ يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔کا طعنہ دیا۔ ان حضرات میں سے حجر بن عدی بھی تھے جو حبِ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت اہلِ بیت کے لبادہ میں امت کے شیرازہ کو منتشر کرنا چاہتے تھے اور یہ سب کچھ سبائیت کے مرکز کوفہ میں ہو رہا تھا چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے طبری رحمہ اللہ وغیرہ کے حوالہ سے لکھا ہے:

''اَنَّهُمْ كَانُوْا يَنَالُوْنَ مِنْ عُثْمَانَ وَيُطْلِقُوْنَ فِيْهِ مَقَالَةَ الْجُوْرِ وَيَفْتَقِدُوْنَ عَلَى الْأَمْرَاءِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْاِنْكَارِ عَلَيْهِمْ وَيُبَالِغُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ وَيَتَوَلَّوْنَ شِيْعَةَ عَلِيٍّ وَيَتَشَدَّدُوْنَ فِي الدِّيْنِ'' [1]

''یعنی حجر بن عدی اور ان کے ساتھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کردار کشی کرتے تھے اور ان کو ظالم قرار دیتے ہیں اور امراء و حکام پر طعن و نقد کرتے تھے اور ان پر انکار میں بڑے جلد باز تھے اور اس روش میں غلو کرتے تھے۔ شیعانِ علی کی دوستی اور تعلق کا دم بھرتے تھے اور دین کے معاملات میں بڑے متشدد تھے۔''

حجر بن عدی کے اس کردار کا تذکرہ اہلسنت کی کتب میں ہی نہیں بلکہ اس کی شہادت اہل تشیع کی کتب میں بھی موجود ہے اور وہ بھی حضراتِ اہل بیت کی طرف سے، گویا ''شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ اَهْلِهَا'' چنانچہ شیعہ مورخ ابوحنیفہ الدینوری لکھتے ہیں:

''وَبَلَغَ عَلِيًّا اَنَّ حَجَرَ بْنَ عَدِيٍّ وَ عَمْرَو بْنَ الْحَمْقِ يُظْهِرَانِ

[1] البدایہ: ج 8 ص 54.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شَتْمَ مُعَاوِيَةَ وَلَعْنَ أَهْلِ الشَّامِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا أَنْ كُفَّا عَمَّا يَبْلُغُنِي عَنْكُمَا فَأَتَيَا، فَقَالَا، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى وَرَبِّ الْكَعْبَةِ الْمُسْدَنَةِ قَالُوْا: فَلِمَ تَمْنَعُنَا مِنْ شَتْمِهِمْ وَلَعْنِهِمْ؟ قَالَ: كَرِهْتُ لَكُمْ أَنْ تَكُوْنُوْا شَتَّامِيْنَ لَعَّانِيْنَ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ احْقُنْ دِمَاءَنَا وَدِمَاءَهُمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَبَيْنِهِمْ وَاهْدِهِمْ مِنْ ضَلَالَتِهِمْ حَتّٰى يَعْرِفَ الْحَقَّ مَنْ جَهِلَهُ وَيَرْعَوِیَ عَنِ الْغَيِّ مَنْ لَجَّ بِهٖ"[1]

"اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حجر بن عدی اور عمرو بن حمق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام کو لعن و دشنام کرتے ہیں تو ان دونوں کو پیغام بھیجا کہ آپ کی طرف سے مجھے جو باتیں پہنچ رہی ہیں ان سے باز رہیں تو یہ دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: امیر المؤمنین کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ فرمایا کعبہ کے رب کی قسم کیوں نہیں، تو اُنہوں نے کہا: پھر آپ ہمیں ان کو سب وشتم اور طعن ولعن سے کیوں روکتے ہیں؟ فرمایا: میرے لیے یہ بات مکروہ اور ناپسندیدہ ہے کہ تم سب وشتم اور لعن وطعن کرنے والے بنو بلکہ یوں کہو کہ یا اللہ ہمارے اور ان کے خون کو محفوظ فرما، ہمارے اور ان کے درمیان صلح فرما، ان کو ان کی گمراہی سے ہدایت فرما کہ حق سے جو جاہل ہے وہ اسے پہچان لے اور گمراہی پر قائم اس سے باز آجائے۔"

دوسری جگہ یہی دینوری لکھتا ہے:

[1] اخبار الطوال، ص 165 بحوالہ سیرت معاویہ از مولانا نافع رحمہ اللہ ج 2 ص 172 عباسی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَنَدَّمَهُ عَلٰى مَاصَنَعَ وَدَعَاهُ اِلٰى رَدِّالْحَرْبِ ، حَجَرُ بْنُ عَدِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ مُتُّ قَبْلَ مَارَاَيْتُ اَخْرَجْتَنَا مِنَ الْعَدْلِ اِلَى الْجَوْرِ فَتَرَكْنَا الْحَقَّ الَّذِيْ كُنَّا عَلَيْهِ وَدَخَلْنَا فِي الْبَاطِلِ الَّذِيْ كُنَّا نَهْرَبُ مِنْهُ وَاَعْطَيْنَا الدَّنِيَّةَ مِنْ اَنْفُسِنَا وَقَبِلْنَا الْخَسِيْسَةَ الَّتِيْ لَمْ تَلِقْ بِنَا"❶

"یعنی واقعہ صلح کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے حجر بن عدی ملے جس نے انہیں صلح پر ملامت کی اور دوبارہ لڑائی پر آمادہ کرنے کے لیے کہا: نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے پہلے مر گیا ہوتا کہ آپ نے ہمیں عدل سے نکال کر ظلم کی طرف دھکیل دیا اور ہم جس حق پر تھے اسے چھوڑ بیٹھے اور جس باطل سے بھاگے تھے اس کو اختیار کر لیا اور ہم نے خود کو ایسی ذلت و رسوائی میں دھنسایا جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔"

حجر بن عدی کے اس احتجاج پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ردِعمل کیا تھا، اسی شیعی مورخ کی زبان سے سنیے لکھتے ہیں:

"فَاشْتَدَّ عَلَى الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ كَلَامُ حَجَرٍ ، فَقَالَ لَهُ اِنِّيْ رَأَيْتُ هَوٰى عِظَمِ النَّاسِ فِي الصُّلْحِ وَكَرِهُوا الْحَرْبَ ، فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ أَحْمِلَهُمْ عَلٰى مَا يَكْرَهُوْنَ ، فَصَالَحْتُ بُقْيًا عَلٰى شِيْعَتِنَا خَاصَّةً مِنَ الْقَتْلِ ، فَرَأَيْتُ دَفْعَ هٰذِهِ الْحُرُوْبِ اِلٰى يَوْمٍ مَّا ، فَاِنَّ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ"❷

---

❶ اخبار الطوال للدینوری: ص 220 ، ایضاً ص 174 .

❷ ایضاً: ص 220 ، بحوالہ سیرت معاویہ ص: 174 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حجر بن عدی کی یہ گفتگو حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر بہت ناگوار گزری اور اسے جواب دیتے ہوئے فرمایا: میں نے لوگوں میں شدید خواہش پائی کہ وہ صلح چاہتے ہیں اور جنگ کو قطعاً پسند نہیں کرتے تو مجھے یہ ہرگز پسند نہیں تھا کہ جس چیز کو لوگ مکروہ سمجھتے ہیں میں اسے ان پر مسلط کروں اور میں نے بالخصوص اپنے ساتھیوں کو جنگ سے بچانے کے لیے صلح کی اسی میں ان کی بقاء ہے ورنہ جنگ تو پھر بھی کی جا سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہر روز نئی شان میں ہوتا ہے۔"

یہی شیعی مصنف مزید ذکر کرتا ہے کہ:

"فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ وَدَخَلَ عَلَى الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ مَعَ عُبَيْدَةَ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ شَرَيْتُمُ الذُّلَّ بِالْعِزِّ وَقَبِلْتُمُ الْقَلِيْلَ وَتَرَكْتُمُ الْكَثِيْرَ ، اَطَعْنَا الْيَوْمَ وَاَعْصَيْنَا الدَّهْرَ ، دَعِ الْحَسَنَ وَمَا رَاٰى مِنْ هٰذَا الصُّلْحِ وَاجْمَعْ اِلَيْكَ شِيْعَتَكَ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهَا وَوَلِّنِيْ وَصَاحِبِيْ هٰذِهِ الْمُقَدَّمَةَ فَلَا يَشْعُرُ اِبْنُ هِنْدٍ اِلَّا وَنَحْنُ نُقَارِعُهٗ بِالسُّيُوْفِ فَقَالَ الْحُسَيْنُ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَا وَعَاهَدْنَا وَلَا سَبِيْلَ اِلٰى نَقْضِ بَيْعَتِنَا" [1]

"یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مایوس ہو کر یہ حجر بن عدی اپنے ساتھ عبیدہ بن عمرو کو لے کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: ابوعبداللہ آپ نے عزت کے بدلے ذلت خرید لی اور زیادہ کے بدلے تھوڑے کو قبول کیا۔ آج کے دن کی ہم نے اطاعت کر کے ہمیشہ کی نافرمانی اختیار کی، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور صلح کے متعلق ان کی رائے کو چھوڑ دیجیے۔ آپ کوفہ اور ارد گرد سے اپنے شیعہ (ہمدردوں) کو اکٹھا کریں اور مجھے اور

---

[1] ایضاً: ص220، ایضاً ص 175 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھی کو یہ مہم سونپ دیجیے پھر دیکھیے ہم ابن ہند (معاویہ رضی اللہ عنہ) پر تلواروں سے کیسے چڑھائی کرتے ہیں۔"

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: ہم نے (ان کی) بیعت کی ہے اور عہد کر لیا ہے لہٰذا اب اپنی اس بیعت کو توڑنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

حافظ ابنِ سعد رحمہ اللہ نے حجر بن عدی کی باغیانہ سرگرمیوں میں لکھا ہے کہ اُنہوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو حکومت کے خلاف اُکساتے ہوئے کہا:

"فَـإِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَطْلُبَ هٰذَا الْأَمْرَ فَاقْدَمْ إِلَيْنَا فَقَدْ وَطَّنَّا أَنْفُسَنَا عَلَى الْمَوْتِ مَعَكَ" ❶

"اگر آپ حکومت چاہتے ہیں تو ہمارے پاس آیئے ہم نے خود کو آپ کے ساتھ موت کے لیے تیار رکھا ہے۔"

چنانچہ اسی پس منظر (جس پر سنی اور شیعہ مورخین متفق ہیں) کی بنا پر ہی کوفہ کے گورنر نے حجر بن عدی اور اس کے ساتھیوں کو دارالخلافہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور جس فرد جرم کے ساتھ بھیجا اس کی تفصیلات بھی کتب تاریخ میں محفوظ ہیں مثلاً .... امام طبری رحمہ اللہ نے لوگوں کی یہ شہادت نقل کی ہے:

"إِنَّ حَـجَـرًا جَـمَـعَ إِلَيْهِ الْجُمُوْعَ وَأَظْهَرَ شَتْمَ الْخَلِيْفَةِ وَدَعَا إِلٰـى حَـرْبِ أَمِيْـرِ الْـمُـؤْمِنِيْنَ وَزَعَـمَ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَصْلُحُ إِلَّافِـيْ آلِ أَبِـيْ طَـالِـبٍ وَوَثَبَ وَأَخْرَجَ عَامِلَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَأَظْهَـرَ عُـذْرَ أَبِيْ تُرَابٍ وَالتَّرَحُّمَ عَلَيْهِ وَالْبَرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّهٖ وَأَهْـلِ حَـرْبِـهٖ وَإِنَّ هٰـؤُلَاءِ الـنَّـفَـرَ الَّذِيْنَ مَعَهُ هُمْ رُؤُوْسُ أَصْحَابِهٖ وَعَلٰى مِثْلِ رَأْيِهٖ وَأَمْرِهٖ" ❷

❶ الاخبار الطوال: ص 221۔ ❷ تاریخ طبری: ج 6 ص 150۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی حجر بن عدی نے اپنے گرد لوگوں کو جمع کیا اور خلیفہ پر علی الاعلان سب وشتم کیا اور لوگوں کو امیر المومنین سے لڑائی کی دعوت دی اور خیال کیا کہ حکومت صرف اور صرف آل ابی طالب کا حق ہے۔ چنانچہ شورش بپا کر کے امیر المومنین کے عامل اور گورنر کو شہر سے نکال باہر کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معذوری ظاہر کر کے ان پر تو رحم کی دعا کرتے جبکہ ان کے مخالفین سے اظہارِ برأت اور لاتعلقی کرتے ہیں اور حجر بن عدی کے سرکردہ ساتھیوں کی رائے بھی وہی ہے جو خود اس کی ہے اور اس جیسا ہی نظریہ رکھتے ہیں۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"فَسَارَ حَجَرٌ عَنِ الْكُوْفَةِ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ بِالسِّلَاحِ" ❶

''حجر کوفہ سے تین ہزار مسلح افراد لے کر نکلے۔''

مشہور مورخ ابن خلدون نے بھی حجر بن عدی کے خلاف لوگوں کی شہادت کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

"فَشَهِدُوْا كُلُّهُمْ اَنَّ حَجَرًا اِجْتَمَعَ الْجُمُوْعَ وَاَظْهَرَ شَتْمَ مُعَاوِيَةَ وَدَعَا اِلٰى حَرْبِهٖ وَزَعَمَ اَنَّ الْأَمْرَ لَا يَصْلُحُ اِلَّا فِي الطَّالِبِيِّيْنَ" ❷

''ان تمام نے گواہی دی کہ حجر بن عدی نے لوگوں کو اکٹھا کر رکھا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کرتے ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ پر اکسایا جاتا ہے اور وہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حکومت صرف آلِ ابی طالب کا حق ہے۔''

اسی شہادت کو حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

---

❶ تاریخ اسلام: ج 2 ص 276۔ ❷ تاریخ ابن خلدون: ج 3 ص 26۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَبَعَثَ مَعَهٗ جَمَاعَةً يَشْهَدُوْنَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ سَبَّ الْخَلِيْفَةَ وَاَنَّهٗ حَارَبَ الْاَمِيْرَ وَاَنَّهٗ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَصْلُحُ اِلَّا فِيْ آلِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ" ❶

"یعنی گورنر کوفہ نے جب حجر بن عدی کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دربار روانہ کیا تو ساتھ ایک گروہ کو بھی بھیجا جو اس کے متعلق گواہی دے کہ اس نے خلیفہ کو گالی گلوچ کیا اور گورنر سے لڑائی کی ہے اور کہتا ہے حکومت صرف آل علی بن ابی طالب کا حق ہے۔"

خیال رہے حجر بن عدی کی ان باغیانہ سرگرمیوں کی شہادت دینے والے کوئی معمولی آدمی نہ تھے بلکہ ان میں جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"كَانَ مِنْ جُمْلَةِ الشُّهُوْدِ عَلَيْهِ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى وَ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، وَعَمْرُوْبْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاِسْحَاقُ وَاِسْمَاعِيْلُ وَ مُوْسٰى بَنُوْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَالْمُنْذِرُبْنُ الزُّبَيْرِ وَكَثِيْرُ بْنُ شِهَابٍ وَ ثَابِتُ بْنُ رِبْعِيٍّ فِيْ سَبْعِيْنَ" ❷

"یعنی حجر بن عدی کے اس منفی اور باغیانہ کردار پر گواہی دینے والے یہ ستر آدمی کوئی معمولی آدمی نہ تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ جلیل القدر تابعین رحمہم اللہ ہیں، جن میں حضرت ابو بردہ، حضرت وائل بن حجر، عمرو بن سعد، اسحاق اسماعیل، موسیٰ، منذر بن زبیر، کثیر بن شہاب اور ثابت بن ربعی وغیرہ شامل ہیں۔"

ان کی اس شہادت کی تصدیق ان واقعات سے بھی ہوتی ہے جو حجر بن عدی سے

❶ البدایہ: ج 8 ص 51.
❷ البدایہ: ج 8 ص 51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صادر ہوئے کبھی گورنر پر دورانِ خطبہ کنکریاں پھینکتے ہیں اور کبھی ان کے قافلوں کو روکتے اور کارِ سرکار میں مداخلت کرتے ہیں یہ تو ان حضرات کا صبر و تحمل تھا کہ وہ از خود کوئی فوراً ایکشن لینے کی بجائے افہام و تفہیم سے معاملہ کو رفع دفع کرتے رہے مگر جب اس کی یہ باغیانہ سرگرمیاں حد سے گزرنے لگیں تو دربارِ خلافت کو اس کی اطلاع دی گئی گویا صرف یہ نہیں کہ گورنر کے طویل خطبہ سے نماز کی تاخیر پر احتجاج ان کے انجام کا سبب بنا نہیں بلکہ ان کا انجام ایک طویل داستانِ بغاوت اور سرکشی رکھتا ہے۔

حیرت ہے کہ موصوف دانش صاحب نے ان تمام حقائق و واقعات کو نظر انداز کر کے ایک جزوی واقعہ کو اس انجام کا سبب قرار دیا ہے جو اس پوری داستانِ بغاوت کا ایک ادنیٰ پہلو تو ہو سکتا ہے مکمل پس منظر نہیں اور یہ ادھورا سچ اُنہوں نے اس لیے بولا ہے تا کہ ان کے پراپیگنڈہ کی قلعی نہ کھل جائے جس کے بعد عام آدمی بھی حجر بن عدی کے قتل کو ظلم کی بجائے اصلاح و انصاف کا تقاضا کہنا نہ شروع کر دے گا، کون عقلمند اس تلخ حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ بسا اوقات علاج میں انتہائی قدم اُٹھاتے ہوئے آپریشن میں کسی عضو کو کاٹنا بھی پڑتا ہے جو پورے جسم کی اصلاح و بقا کے لیے ضروری ہوتا ہے چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت سے لے کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صلح تک کے حالات کا جائزہ لیں تو واضح ہوتا ہے کہ اب جس حالت میں اُمت مجتمع ہو کر امن و سلامتی، خوشحالی و ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے تو کسی ایسی سازش سے صرفِ نظر کرنا جو اس اُمت کو پھر ان ہی سنگین حالات سے دوچار کر دے جن سے وہ بڑی مدت بعد اور مشکل سے نکلی ہے قطعاً اُمت کے مفاد و مصلحت میں درست فیصلہ نہ ہوگا بلکہ ضروری ہے کہ اُمت کی بہتری میں اس سازش کا فوری قلع قمع کیا جائے اور اسی پس منظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"وَمَنْ اَتَاكُمْ وَ أَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْيُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ" ❶

"یعنی جو شخص تمہارے اتحاد و یکجہتی کو ختم کرنے یا تمہارے اجتماعی نظام کو منتشر کرنے کو آئے اسے قتل کردو۔"

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

"مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ أُمَّتِي وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوْا رَأْسَهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ" ❷

"جو میری اُمت کے اجتماع و اتفاق کو ختم کرے اس کی گردن اُتار دو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔"

حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

"إِنَّهُ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ هَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَا كَانَ" ❸

"عنقریب فتنہ وفساد ہوگا جو اُمت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرے اس کو تلوار سے قتل کردو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔"

ان حقائق و واقعات کے بعد یقیناً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف حجر بن عدی کے قتل کا پروپیگنڈہ دم توڑ جاتا ہے کیونکہ یہ واقعات و حالات ظاہر کرتے ہیں کہ اُمت مسلمہ کا ایک مدت بعد جو اتفاق و اتحاد دیکھنے کو ملا تھا اور جس کی خیر و برکت سے پھر شوکتِ اسلام کے پرچم لہرانے لگے تھے وہ سبائیت کے دیدہ و نادیدہ کارندوں کو کھٹک رہے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ امت مسلمہ پھر سے باہم اختلاف و انتشار کا شکار ہو یہی

---

❶ صحيح مسلم: ج 3 ص1480 رقم: 1852.

❷ المصنف لابن ابی شيبه: ج 10 ص 101.

❸ صحيح مسلم، رقم: 1852 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ ہے کہ ایسے عناصر نہ صرف حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو۔ یَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ کا طعنہ دیتے رہے بلکہ علامہ بلاذری رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"لَمْ يَزَلْ حَجَرُ بْنُ عَدِيٍّ مُنْكِرًا عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صُلْحَهُ لِمُعَاوِيَةَ فَكَانَ يَعْذُلُهُ عَلَى ذٰلِكَ وَيَقُوْلُ تَرَكْتَ الْقِتَالَ وَمَعَكَ أَرْبَعُوْنَ أَلْفًا ذَوُوْ نِيَّاتٍ وَبَصَائِرَ فِي قِتَالِ عَدُوِّكَ ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَذْكُرُ مُعَاوِيَةَ فَيَعِيْبُهُ وَيَظْلِمُهُ فَكَانَ هٰذَا هُجَيْرَاهُ وَعَادَتُهُ" ❶

"حجر بن عدی مسلسل حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی بنا پر تنقید کرتے رہے اور انہیں اس پر ملامت کرتے رہتے تھے اور کہا کرتے تم نے جنگ چھوڑ دی حالانکہ تمہارے ساتھ چالیس ہزار ایسے پر خلوص لوگ ہیں جو دشمن سے جنگی تدابیر سے بخوبی آگاہ ہیں پھر اس کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی کرتے اور انہیں ظالم قرار دیتے تھے اور یہ ان کا وطیرہ اور عادت تھی۔"

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اہل کوفہ کا یہ گروہ جو حجر بن عدی کی قیادت میں حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں شریک تھا۔ مسلسل حکومت کے خلاف اقدام پر اکساتا رہا حتی کہ یزید بن الاصم کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ کے پاس خطوط کا ایک پلندہ لایا گیا آپ نے اسے پڑھے بغیر پانی میں بہا دیا تو میں نے پوچھا:

"يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مِمَّنْ هٰذِهِ الْكُتُبُ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، مِنْ قَوْمٍ لَا يَرْجِعُوْنَ إِلَى حَقٍّ، وَلَا يَقْصُرُوْنَ عَنِ الْبَاطِلِ، أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَخْشَاهُمْ عَلَى نَفْسِي، وَلٰكِنْ أَخْشَاهُمْ عَلَى

❶ انساب الاشراف: ج 2 ص 161.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ وَاَشَارَ اِلَى الْحُسَيْنِ "❶

"ابو محمد یہ خطوط کس کی طرف سے ہیں فرمایا: اہل عراق کی طرف سے ہیں، ایک ایسی جماعت کی طرف سے جو حق کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نہ باطل سے باز رہتے ہیں۔ ان سے مجھے اپنے متعلق کوئی خدشہ نہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: البتہ اس کے متعلق ان سے اندیشہ اور خدشہ ہے۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہ لوگ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مایوس ہو گئے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے دام سازش میں پھنسانے کی کوشش کی اور ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کی روش کیا تھی اور یہ بغاوت ان کے اندر اس قدر رچ بس چکی تھی کہ اس کے دونوں بیٹے بھی اسی جرم کی پاداش میں قتل کیے گئے یعنی عبداللہ اور عبدالرحمٰن کو بقول ابن قتیبہ، مصعب بن زبیر نے قتل کیا گویا یہ سارے لوگ باغیانہ سرگرمیوں میں ملوث تھے۔

ایک اہم کوشش یا اتمام حجت

ان حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ معاملات کس طرف بڑھ رہے تھے اور سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر معاملات کو سنجیدگی سے لے کر حل کرنے کی کوشش نہ کی جاتی تو کوئی بھی حادثہ رونما ہو سکتا تھا چنانچہ ملتِ اسلامیہ کے وجود و تشخص اور مرکزِ ملت کے استقرار و استحکام کو لاحق اس خطرہ سے محفوظ کرنے اور کسی حادثہ سے بچانے کی خاطر حکمران طبقہ کی طرف سے ان حضرات کو سمجھانے اور ان کے تحفظات کو دور کرنے کی عمدہ کوشش بھی کی گئی اور یقیناً یہ فرض حکومت کو ادا کرنا تھا، سو اس نے اپنا انتظامی و اخلاقی اور سیاسی فرض ادا کرتے ہوئے حجر بن عدی سے رابطہ کیا علامہ بلاذری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

❶ المعجم الكبير للطبرانی: ج 3 ص 70 رقم: 2691۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"لَمَّا قَدِمَ زِیَادٌ الْکُوْفَةَ بَعَثَ إِلٰی حَجَرٍ ، فَقَالَ: یَاهٰذَا کُنْ عَلٰی مَا عَلِمْتَ وَ قَدْ جَاءَ أَمْرٌ غَیْرُ ذٰلِكَ ، اَمْسِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ وَیَسْعُكَ مَنْزِلُكَ وَهٰذَا سَرِیْرِیْ هُوَ مَجْلِسُكَ فَإِیَّاكَ اَنْ تَسْتَزِلُّكَ هٰذِهِ السَّفَلَةُ أَوْتَسْتَفِزَّكَ إِنِّیْ لَوِاسْتَخْفَفْتَ بِحَقِّكَ هَانَ عَلَيَّ اَمْرُ وَلَمْ أُکَلِّمْكَ مِنْ کَلَامِیْ هٰذَا بِحَرْفٍ ، فَلَمَّا صَارَاِلٰی مُنْزِلِهٖ اجْتَمَعَتْ إِلَیْهِ الشِّیْعَةُ ، فَقَالُوْا: أَنْتَ شَیْخُنَا وَ أَحَقُّ النَّاسِ بِإِنْکَارِ هٰذَا الْأَمْرِ" ❶

"جب زیاد کوفہ آیا تو اس نے حجر بن عدی کو بلا بھیجا اور کہا: آپ ہمارے موقف اور کردار سے بخوبی آگاہ ہیں مگر اب حالات مختلف ہیں اپنی زبان پر کنٹرول کیجیے اور گھر بیٹھ رہیے یہ میری خواب گاہ ہے آپ یہاں رہیں لیکن ان حقیر لوگوں کے بہکاوے میں نہ آئیں کہ یہ تمہیں راہ راست سے ہٹا دیں گے۔ اگر آپ نے خود اپنے مقام کا خیال نہ رکھا تو میرے ہاں آپ کا احترام ممکن نہ رہے گا اور پھر میں آپ سے اس زبان میں مخاطب نہ ہوں گا۔ یہ بات سن کر حجر بن عدی اپنے گھر چلے گئے تو شیعہ ان کے پاس جمع ہوئے اور کہا: آپ ہمارے سردار ہیں اور سب سے زیادہ اس معاملہ میں (حکومت پر) تنقید کے حق دار ہیں۔"

ایک روایت میں ہے کہ زیاد نے حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ، جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، خلیفہ بن عبداللہ الجعفری، عمرو بن الحجاج الزبیدی، ہانی بن عروہ المرادی، ثابت بن قیس النخعی خالد بن عرفطہ العذری کو حجر بن عدی سے بات کرنے کے لیے بھیجا اور کہا:

"اِئْتُوْا هٰذَا الشَّیْخَ الْمَفْتُوْنَ فَإِنِّیْ خَائِفٌ اَنْ یُحَمِّلَنَا مِنْ أَمْرِهٖ

❶ انساب الاشراف: ج 2 ص 163 ، بحوالہ منزلۃ معاویہ : ج 2 ص 1228

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى مَالَيْسَ مِنْ شَأْنِنَا فَأَتَوْهُ ---- وَكَلَّمَهُ الْقَوْمُ فَلَمْ يُكَلِّمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ، فَأَتَوْا زِيَادًا ، فَقَالَ: مَهْيَمْ؟ قَالَ عَدِيٌّ: أَيُّهَا الْأَمِيْرُ اِسْتَذِمَّهُ فَإِنَّ لَهُ سِنًّا" [1]

''اس فتنہ زدہ بوڑھے کے پاس جایئے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ ہمیں ایسا قدم اُٹھانے پر مجبور نہ کر دے جو ہمارا شیوہ نہیں، چنانچہ یہ حضرات حجر بن عدی کے پاس آئے اور ان سے بات کی مگر اس نے کسی سے بھی بات نہ کی تو یہ لوگ واپس زیاد کے پاس آئے تو اس نے پوچھا، کیا جواب ہے؟ تو حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے کہا، جناب گورنر! اسے چھوڑیے وہ بوڑھا ہو چکا ہے۔''

بلاذری رحمہ اللہ ہی کی ایک روایت میں ہے کہ زیاد جب کوفہ کا گورنر مقرر ہو کر آیا تو اس نے حجر بن عدی کی بڑی عزت و تکریم کی اور اپنا قریبی بنایا اس کی بات مانی جاتی تھی اور جب زیاد بصرہ جانے لگا تو حجر بن عدی کو بلا کر کہا:

"يَا حَجَرُ إِنَّكَ قَدْ رَأَيْتُ مَا صَنَعْتُ بِكَ وَإِنِّي أُرِيْدُ الْبَصْرَةَ فَأُحِبُّ أَنْ تَشْخَصَ مَعِي فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تَتَخَلَّفَ بَعْدِي فَعَسٰى أَنْ أُبْلَغَ عَنْكَ شَيْئًا فَيَقَعُ فِي نَفْسِيْ ، وَإِذَا كُنْتَ مَعِي لَمْ يَقَعْ فِي نَفْسِيْ مِنْكَ شَيْئٌ ، فَقَدْ عَلِمْتُ رَأْيَكَ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ كَانَ رَأْيِيْ فِيهِ قَبْلَكَ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمَّا رَأَيْتُ اللّٰهَ صَرَفَ الْأَمْرَعَنْهُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ لَمْ أَتَّهِمْ قَضَاءَ اللّٰهِ وَرَضِيْتُ بِهِ ، وَقَدْ رَأَيْتَ إِلٰى مَا صَارَ أَمْرُ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ ، وَإِنِّي أُحَذِّرُكَ أَنْ تَرْكَبَ أَعْجَازَ أُمُوْرٍ هَلَكَ مَنْ رَكِبَ

[1] ایضاً: ج 2 ص 164 بحواله منزلة معاوية.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صُدُوْرَهَا ۔ فَقَالَ لَهُ حَجَرٌ: اِنِّیْ مَرِیْضٌ وَلَا أَسْتَطِیْعُ الشُّخُوْصَ ، قَالَ: صَدَقْتَ وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَمَرِیْضُ الدِّیْنِ وَالْقَلْبِ ، مَرِیْضُ الْعَقْلِ ، وَأَیْمُ اللّٰهِ لَئِنْ بَلَغَنِیْ عَنْكَ شَیْءٌ أَكْرَهُهُ لَأَحْرِصَنَّ عَلٰی قَتْلِكَ فَانْظُرْ أَوْدَعْ ؟ فَخَرَجَ زِیَادٌ فَلَحِقَ بِالْبَصْرَةِ ، وَاجْتَمَعَ اِلٰی حَجَرٍ قُرَّاءُ أَهْلِ الْكُوْفَةِ فَجَعَلَ لَا یَنْفِذُ لِعَامِلِ زِیَادٍ مَعَهُمْ أَمْرٌ وَلَا یُرِیْدُ شَیْأً اِلَّا مَنَعُوْهُ اِیَّاهُ ، فَكَتَبَ اِلٰی زِیَادٍ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَنَا فِیْ شَیْءٍ مَعَ حَجَرٍ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَنْتَ أَعْلَمُ ، فَرَكِبَ زِیَادٌ بِغَالَهٗ حَتّٰی اِقْتَحَمَ الْكُوْفَةَ ، فَلَمَّا قَدِمَهَا تَغَیَّبَ حَجَرٌ فَجَعَلَ یَطْلُبُهٗ فَلَا یَقْدِرُ عَلَیْهِ "[1]

''حجر تمہیں معلوم ہے میں نے تمہارے ساتھ جو حسن سلوک کیا ، اب میں بصرہ جا رہا ہوں ، چاہتا ہوں کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ آپ پیچھے رہیں تو آپ کی طرف سے مجھے کوئی ایسی بات پہنچے جس سے میرے دل میں آپ کے متعلق وسوسہ پیدا ہو مگر جب آپ میرے ساتھ ہوں گے تو ایسی بات کا اندیشہ نہ رہے گا اور مجھے معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں جبکہ آپ سے پہلے میرے بھی یہی خیالات تھے مگر جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف منتقل کر دیا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو غلط کہنے کی بجائے تسلیم کر لیا اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کا انجام بھی دیکھ لیا ہے تو اب مجھے خدشہ ہے کہ آپ ایسے

[1] انساب الاشراف :ج 2 ص 172 ، بحواله منزلة معاوية :ج 2 ص 1229 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالات کے پیچھے نہ چلیں جن کے آگے چلنے والے ہلاک ہو گئے۔ حجر بن عدی نے جواب دیا: میں بیمار ہوں سفر کے قابل نہیں رہا، جس پر زیاد نے کہا: تم دین اور دل کے بیمار ہو اور عقل کے بھی بیمار ہو، اللہ کی قسم اگر مجھے آپ کی طرف سے کوئی ایسی اطلاع ملی جسے میں ناپسند کرتا ہوں تو پھر مجھے آپ کو قتل کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ رہے گا۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے جو چاہو اختیار کر لو۔ زیاد یہ گفتگو کرنے کے بعد بصرہ روانہ ہو گیا تو حجر کے پاس کوفہ کے قراء اکٹھے ہوئے اور وہ زیاد کے نائب کی کوئی بات نہ مانتے اور ہر لحمہ مخالفت کرتے تو اس (نائب) نے زیاد کو صورتحال لکھ بھیجی کہ حجر اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ میرا چلنا ممکن نہیں رہا جسے آپ بخوبی جانتے ہیں تو زیاد وہاں سے لشکر لے کر آیا جب کوفہ پہنچا تو حجر روپوش ہو گیا اور تلاش کے باوجود نہ ملا......''

حجر بن عدی کی طرف سے حکومت کے خلاف یہ سازشیں اور خلیفہ وقت کے خلاف باغیانہ سرگرمیاں صرف زبان کی حد تک نہ رہیں بلکہ اس سے بڑھ کر حکومتی ذمہ داروں کی تضحیک وتحقیر کے واقعات بھی رونما ہونے لگے چنانچہ گورنر کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر حجر بن عدی نے تنقید کی مگر اُنہوں نے برداشت کیا اور خاموش رہے لیکن جب ان کی وفات کے بعد زیاد کوفہ کا گورنر بنا تو پھر حجر نے ان پر اسی طرح تنقید کی حتیٰ کہ ایک دن دورانِ خطبہ ان پر کنکریاں پھینکیں اور بہانہ یہ تراشا کہ اُنہوں نے خطبہ دیتے دیتے نماز لیٹ کر دی۔ مگر حجر بن عدی نے بھرے مجمع میں جس انداز پر ردِ عمل کا اظہار کیا یقیناً اس سے استخفاف امیر کے ساتھ حکومت کی ساکھ بُری طرح متاثر ہوئی جس کو زیاد نے ناگوار سمجھا مگر جب ایسی حرکتیں باغیانہ پس منظر میں حد سے تجاوز کرنے لگیں اور حجر بن عدی علی الاعلان بغاوت پر اُتر آیا جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ جب زیاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے کوفہ میں جانشین کا خط پڑھا تو اپنے ساتھیوں سے کہا کوفہ واپسی کے لیے تیار ہو جاؤ، واپسی کا سفر شروع ہوا تو الجلجاء مقام پر بنو اسد کا ایک آدمی جانشین کوفہ عمرو بن حریث کے قاصد کا گھوڑا دوڑاتے آیا اور پوچھا امیر کہاں ہیں؟ بتایا گیا وہ ہیں تو ان کے پاس حاضر ہوا تو امیر زیاد نے پوچھا پیچھے حالات کیسے ہیں؟ اس نے کہا:

"اِنَّ حَجَرًا قَدْ أَعْلَنَ أَمْرَهٗ وَقَدْ اَظْهَرَ السَّلَاحَ وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ فِى الْمَسْجِدِ وَخَلَعَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنَّكَ خَلَعْتَ أَنْتَ قَالَ: فَمَا فَعَلَ اَمِيْرِىْ يَعْنِىْ عَمْرو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ فِى الدَّارِ"

"حجر بن عدی نے اپنی حکومت کا اعلان کر کے مسلح بغاوت کر دی ہے اور مسجد میں لشکر لیے بیٹھا ہے اس نے امیر المؤمنین کی بیعت توڑ دی ہے، اُنھوں نے کہا نہیں تم نے بیعت توڑی ہے فرمایا میرے امیر عمرو بن حریث کا کیا حال ہے تو بتایا وہ گھر میں محصور ہیں۔"

پھر جب زیاد کا قافلہ الجزماء مقام پر پہنچا تو کوفہ سے ایک اور آدمی آیا اس نے امیر کا پوچھا اور زیاد سے مل کر بتایا:

"ظَهَرَ حَجَرٌ وَأَعْلَنَ اَمْرَهٗ وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ قَالَ فَمَا فَعَلَ اَمِيْرِىْ؟ قَالَ هُوَ فِى الدَّارِ"

"حجر بن عدی نے بغاوت اور خروج کیا ہے اور اپنی حکومت کا اعلان کر دیا ہے اور لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو گئے ہیں پوچھا میرے امیر نے کیا کیا؟ بتایا گیا وہ تو گھر میں محصور ہیں۔"

پھر قافلہ آگے بڑھا تا آنکہ الرمان بستی میں تھے کہ تیسرا قاصد بھی آ پہنچا اور اس نے بھی یہی اطلاع دی کہ حجر نے بغاوت کر دی ہے بہرحال جب حجر کو معلوم ہوا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیاد کا قافلہ کوفہ پہنچ رہا ہے تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

"اِنَّ هٰذَا الطَّاغِيَةَ قَدْ أَقْبَلَ فَضَعُوْا سِلَاحَكُمْ وَقُوْمُوْا فَاِنْ هُوَ اَعْطَانَا الَّذِیْ نُحِبُّ ، وَاِلَّا أَعْلَمْنَا كُمْ فَرَاَيْتُمْ رَأْيَكُمْ"❶

"یہ طاغوت (زیاد) آ گیا ہے تم اپنا اسلحہ رکھ دو اور یہاں سے چلے جاؤ اگر اس نے ہمارا مطالبہ تسلیم کر لیا تو ٹھیک ورنہ ہم آپ کو اطلاع دیں گے پھر تم جو چاہو سو کرنا۔"

چنانچہ ایسے سنگین حالات میں حجر بن عدی اور ان کے گروہ کے متعلق جملہ سرگرمیوں کی رپورٹ دارالخلافہ میں ارسال کی گئی تو خلیفہ وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر بن عدی اور اس کے چند سرکردہ ساتھیوں کو اپنے ہاں منگوایا۔

مجلس مشاورت

زیاد نے ان حضرات کو دارالخلافہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیجتے ہوئے ساتھ ایسے لوگ بھی بھیجے جو ان کی سرگرمیوں پر مبنی رپورٹ کے صحیح اور برحق ہونے پر شہادت دیں چنانچہ ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں۔

"كَتَبَ زِيَادٌ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: اِنَّ طَوَاغِيْتَ مِنْ هٰذِهِ التَّرَابِيَّةِ السَّبَئِيَّةِ رَأْسُهُمْ حَجَرُ بْنُ عَدِيٍّ خَالَفُوْا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفَارَقُوْا الْجَمَاعَةَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَنَصَبُوْا لَنَا الْحَرْبَ فَاَظْهَرَنَا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَاَمْكَنَنَا مِنْهُمْ ، وَقَدْ دَعَوْتُ خِيَارَ أَهْلِ الْمِصْرِ وَأَشْرَافَهُمْ وَ ذَوِی السِّتْرِ وَالدِّيْنِ مِنْهُمْ فَشَهِدُوْا عَلَيْهِمْ بِمَا رَأَوْا وَ عَلِمُوْا وَقَدْ بَعَثْتُ بِهِمْ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَكَتَبْتُ شَهَادَةَ اَهْلِ الْمِصْرِ وَخِيَارِهِمْ فِیْ اَسْفَلِ

❶ بغية الطلب فی تاریخ حلب: ج 5 ص 2115 بحوالہ شبہات .... ص 396

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِتَابِیْ هٰذَا ، فَلَمَّا قَرَءَ شَهَادَةَ الشُّهُوْدِ عَلَيْهِمْ قَالَ مَاذَا تَرَوْنَ فِیْ هٰٓؤُلَآءِ النَّفَرِ الَّذِیْنَ شَهِدَ عَلَيْهِمْ قَوْمُهُمْ بِمَا تَسْمَعُوْنَ"❶

"یعنی زیاد نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اگر تمہیں اپنی حکومت یا کوفہ کی ضرورت ہے تو حجر سے خلاصی ضروری ہے اور ساتھ خطوط لکھ کر اصرار کیا بلکہ حجر کے خلاف لوگوں کو بطور گواہ بھی بھیجا اور کہا کہ سرزمین سبائیت کے ان سرکش اور باغیوں نے۔ جن کا سربراہ حجر بن عدی ہے۔ امیر المؤمنین کی مخالفت کی ہے اور مسلمانوں کی جمعیت اور جماعت سے علیحدگی ہی اختیار نہیں کی بلکہ ہم سے اعلان جنگ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر غلبہ دیا اور ان کو ہم نے پکڑ لیا۔ میں نے شہر کے معززین اور اصحاب دین وتقوی کو بلایا تو اُنہوں نے اپنے علم اور مشاہدہ کی بنا پر ان کے خلاف گواہی دی تو میں ان کو امیر المؤمنین کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ اور ساتھ شہر والوں اور معززین شہر کی گواہی بھی درج کر رہا ہوں۔"

چنانچہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب ان گواہوں کی گواہی کو پڑھا تو پوچھا ان لوگوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے خلاف ان ہی کے لوگوں نے گواہی دی ہے جسے تم نے سن لیا ہے۔

اگرچہ حجر بن عدی اور اس کے ساتھیوں سے متعلق کسی بھی فیصلہ کرنے کے لیے یہ شہادت کافی تھی لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پھر بھی ضروری خیال کیا کہ کوئی بھی قدم اُٹھانے سے پہلے اصحاب الرائے اور دیگر ذمہ داران سے مشورہ کیا جائے لہٰذا آپ نے مختلف لوگوں سے اس معاملہ پر مشورہ کیا جس کی تفصیل حضرت شرحبیل

❶ تاریخ دمشق: ج 4 ص 536.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوں بیان کرتے ہیں:

"لَمَّا بَعَثَ بِحَجَرِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْأَدْبَرِ وَأَصْحَابِهِ مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، إِسْتَشَارَ النَّاسَ فِي قَتْلِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُشِيرُ وَمِنْهُمُ السَّاكِتُ"

"جب حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو عراق (کوفہ) سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس (شام میں) بھیجا گیا تو آپ نے لوگوں سے ان کے قتل پر مشورہ کیا بعض نے مشورہ دیا اور بعض خاموش رہے۔"

پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لے گئے جب ظہر کی نماز ادا کی تو خطبہ ارشاد فرمایا حمد وثنا کے بعد حصولِ مشورہ کے لیے آواز لگائی گئی عمرو بن اسود العنسی کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہوئے اور حمد وثنا کے بعد کہا:

"أَلَا إِنَّا بِحِصْنٍ مِنَ اللّٰهِ حَصِينٍ لَمْ نُؤْمَرْ بِتَرْكِهِ وَ قَوْلُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَهْلِ الْعِرَاقِ أَلَا وَأَنْتَ الرَّاعِي وَنَحْنُ الرَّعِيَّةُ ، أَلَا وَأَنْتَ أَعْلَمُنَا بِدَائِهِمْ وَأَقْدَرُنَا عَلَى دَوَائِهِمْ وَإِنَّمَا عَلَيْنَا أَنْ نَقُولَ: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ"

"یقیناً ہم اللہ کی طرف سے مضبوط قلعہ میں ہیں ہمیں اس کے ترک کا حکم نہیں، امیر المومنین جہاں تک آپ کا اہل عراق کے متعلق ارشاد کا تعلق ہے تو آپ حکمران ہیں اور ہم رعیت ہیں آپ یقیناً ان کی بیماری کو ہم سے کہیں بہتر جانتے ہیں اور آپ ہی ان کے بہتر علاج کی قدرت رکھتے ہیں ہم پر تو صرف یہ لازم ہے کہ ہم کہیں: ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہمارے پروردگار آپ کی بخشش چاہیے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"أَمَّا عَمْرُو بْنُ الْاَسْوَدِ فَقَدْ تَبَرَّأَ اِلَيْنَا مِنْ دِمَائِهِمْ وَرَمٰى بِهَا مَابَيْنَ عَيْنَىْ مُعَاوِيَة"

''عمرو بن اسود نے خود کو ان کے خون سے مبرا کر کے ہمارے سپرد کر دیا اور اسے معاویہ کے سر رکھ دیا ہے۔''

پھر آواز لگائی گئی ابو مسلم الخولانی کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد کہا:

"اَمَّا بَعْدُ ، فَلَا وَاللّٰهِ مَا اَبْغَضْنَاكَ مُنْذُ أَحْبَبْنَاكَ وَلَا عَصَيْنَاكَ مُنْذُ اَطَعْنَاكَ وَلَا فَارَقْنَاكَ مُنْذُ جَامَعْنَاكَ وَلَا نَكَثْنَا بَيْعَتَنَا مُنْذُ بَايَعْنَاكَ ، سُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِنْ أَمَرْتَنَا أَطَعْنَاكَ ، وَاِنْ دَعَوْتَنَا أَجَبْنَاكَ ، وَاِنْ سَبَقْتَنَا أَدْرَكْنَاكَ ، وَاِنْ سَبَقْنَاكَ نَظَرْنَاكَ ثُمَّ جَلَسَ"

اللہ کی قسم جب سے ہم نے آپ سے محبت کی پھر کبھی آپ سے بغض نہیں رکھا جب سے آپ کی اطاعت کی پھر کبھی نافرمانی نہیں کی، جب سے آپ کے ساتھ ہوئے پھر کبھی علیحدگی کا نہیں سوچا جب سے کہ آپ کی بیعت کی پھر کبھی اسے توڑا نہیں ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں، اگر آپ حکم دیں تو ہم تعمیل کریں گے آپ آواز لگائیں ہم لبیک کہیں گے آپ آگے ہوں گے تو ہم آپ کے ساتھ چلیں گے۔ ہم آگے ہوئے تو آپ کو دیکھیں گے پھر بیٹھ گئے۔''

پھر آواز دی گئی۔ عبداللہ بن مخمر الشرعبی کہاں ہے؟ تو وہ کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَقَوْلُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِنْ تُعَاقِبْهُمْ فَقَدْ أَصَبْتَ وَإِنْ تَعْفُوْ فَقَدْ أَحْسَنْتَ"

"جناب امیر المومنین! اہل عراق کے اس گروہ سے متعلق آپ کا ارشاد ہی فیصلہ کن ہوگا آپ ان کو سزا دیں تو آپ کا فیصلہ درست ہوگا اور اگر آپ معاف کر دیں تو آپ کا احسان ہوگا۔"

پھر آواز لگائی عبداللہ بن اسد القسری کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد کہا:

"يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَعِيَّتُكَ وَ وِلَايَتُكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ ، إِنْ تُعَاقِبْهُمْ ، فَقَدْ جَنَوْا أَنْفُسَهُمُ الْعُقُوْبَةَ وَإِنْ تَعْفُوْ ، فَإِنَّ الْعَفْوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ، يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تُطِعْ فِيْنَا مَنْ كَانَ غَشُوْمًا لِنَفْسِهِ ، ظَلُوْمًا بِاللَّيْلِ نَؤُوْمًا عَنْ عَمَلِ الْآخِرَةِ"[1]

"امیر المؤمنین آپ کی رعیت آپ کی ولایت اور آپ کے اطاعت والے ہیں اگر آپ ان کو سزا دیں تو یقیناً اُنہوں نے خود اسی سزا کا اپنے آپ کو مستحق بنایا ہے اور اگر آپ درگزر فرمائیں اور معاف کردیں تو معاف کرنا ہی تقویٰ کے قریب ہے۔ امیر المؤمنین آپ ایسے شخص کے متعلق ہماری بات نہ مانیے جو خود اپنے آپ سے دھوکہ کرتا ہے، رات کو ظلم کرتا ہے اور اپنی آخرت کے عمل سے غافل رہتا ہے۔"

سخت مگر ضروری فیصلہ

ان تمام حالات و واقعات کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے دو ہی راستے تھے کہ وہ اس گروہ کو معاف کرتے یا بغاوت کی سزا دیتے، بظاہر معاف کرنے کا راستہ بڑا

[1] مسائل احمد: ج 2 ص 328-331 ، رقم: 960 ، تاریخ دمشق: ج 12 ص 323 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسان اور مفید نظر آتا ہے۔ لیکن سرزمین کوفہ سے اُٹھنے والے فتنوں اور سبائیت کے اس مرکز کے مرکز گریز رجحانات کے ساتھ حجر بن عدی اور اس کے گروہ کی باغیانہ سرگرمیوں کے پس منظر نیز ان کی خلیفہ وقت کے خلاف بغاوت کی منصوبہ بندی میں اُمت کے روشن مستقبل کو جو خطرات تھے ماضی کے آئینہ میں ان کے پیش نظر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اجتہادی فیصلہ ہی امت کے حق میں مفید اور نتیجہ خیز تھا کہ اس گروہ کا سر قلم کر دیا جائے کہ اُمت کے اتحاد و اتفاق اور شیرازہ بندی کے خلاف بغاوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے، چنانچہ کسی ذاتی رنجش یا گروہی تعصب سے بالاتر ہو کر اُمت کے وسیع تر مفاد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ سخت اور تلخ قدم اُٹھایا جو ضروری بھی تھا اور مجبوری بھی، کہ ان تقریباً چودہ آدمیوں کے سر قلم کرنے کا حکم دیا گیا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو لے جا کر قتل کا حکم دیا تو بعد ازاں فیصلہ کیا کہ ان کو معاف کر دیا جائے چنانچہ اس نظر ثانی شدہ فیصلہ سے آگاہ کرنے کے لیے جب عمل درآمد کرنے والے حضرات کے پاس قاصد پہنچا تو تب تک حجر بن عدی سمیت سات آدمیوں کا سر قلم کیا جا چکا تھا تاہم باقی سات آدمی اسی بنا پر قتل سے محفوظ رہے۔

بہرحال جن حالات کے پیش نظر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر بن عدی وغیرہ کے قتل کا فیصلہ کیا۔ وہ نہ صرف اتمامِ حجت کے بعد کیا بلکہ اس میں آپ بوجوہ حق بجانب بھی تھے کہ بغاوت و خروج اور سرکشی کی یہی شرعی اور انتظامی اور سیاسی سزا ہے لہٰذا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حجر بن عدی کے قتل پر مطعون کرنے والوں کو ان حقائق و واقعات اور حالات سے نظریں نہیں چرانی چاہئیں اور اصل پس منظر کو سامنے رکھ کر منصفانہ فیصلہ کرنا چاہیے۔

شیخ امیر بن احمد قروی نے لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"أَمَّا قَضَاءُ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه فِيْ حَجَرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَأَصْحَابِهٖ فَإِنَّهٗ لَمْ يَقْتُلْهُمْ عَلَى الْفَوْرِ وَلَمْ يَطْلُبْ مِنْهُمُ الْبَرَاءَةَ مِنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه كَمَا تَزْعُمُ بَعْضُ الرِّوَايَاتِ بَلْ اِسْتَخَارَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فِيْهِمْ وَاسْتَشَارَ أَهْلَ الْمَشْوَرَةِ ثُمَّ كَانَ حُكْمُهٗ فِيْهِمْ اَنْ قُتِلَ بَعْضٌ وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِيْ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ حَوْلَهٗ"❶

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حجر بن عدی رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق فیصلہ بلا سوچے سمجھے اور فوری نہ تھا اور نہ ہی اس بنا پر کہ ان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اظہار برأت اور اعلان لاتعلقی کریں جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے بلکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق فیصلہ سے پہلے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا اور اصحاب الرائے سے مشورہ بھی کیا پھر ان میں سے جب بعض کے قتل کا حکم دیا تو موجودہ لوگوں میں سے کسی نے بھی آپ کی مخالفت نہیں کی۔''

کیونکہ سبھی سمجھتے تھے کہ حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کی باغیانہ سرگرمیوں کا یہی انجام ہے اس لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جب اس معاملہ پر اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بات کی تو آپ نے فرمایا:

"وَأَمَّا حَجَرٌ وَاَصْحَابُهٗ فَإِنْ تَخَوَّفْتُ أَمْرًا وَخَشِيْتُ فِتْنَةً تَكُوْنُ تُهْرَاقُ فِيْهَا الدِّمَاءُ وَتُسْتَحَلُّ فِيْهَا الْمَحَارِمُ وَأَنْتِ تُخَافِيْنِيْ دَعِيْنِيْ وَاللّٰهُ يَفْعَلُ بِيْ ---- مَا يَشَاءُ"❷

''یعنی حجر اور ان کے ساتھیوں سے مجھے اندیشہ تھا کہ وہ حکومت کے معاملہ

---

❶ منزلہ معاویة عنداهل السنة والجماعة .....ج 2 ص 1230

❷ تاریخ دمشق: ج 12 ص 230 طبع دارالفکر، منزلہ: ج 2 ص 1235

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں باغیانہ قدم اُٹھائیں گے اور خدشہ تھا کہ کوئی ایسا فتنہ کھڑا نہ کر دیں جس سے نہ صرف کہ خون بہایا جائے گا بلکہ محرمات کی پامالی بھی ہوگی آپ میرے متعلق خوفزدہ ہیں تو مجھے رہنے دیجیے اللہ جو چاہے گا میرے ساتھ معاملہ کرے گا۔"

جبکہ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

"يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، إِنِّيْ وَجَدْتُّ قَتْلَ رَجُلٍ فِيْ صَلَاحِ النَّاسِ خَيْرًا مِنْ اِسْتِحْيَائِهِ فِيْ فَسَادِهِمْ" [1]

"اے اُم المؤمنین میں نے ایک آدمی کو لوگوں کی مصلحت میں قتل کرنا ان کے فساد میں زندہ رکھنے سے بہتر سمجھا ہے۔"

اس کے بعد یہ تاثر دینا بالکل خلافِ حقیقت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس واقعہ کی بنا پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے نالاں ہیں کیونکہ بعد کے حالات و واقعات اس تاثر کی نفی کرتے ہیں، بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تو منقول ہے کہ آپ فرمایا کرتی تھیں:

"إِنِّـيْ لَأَتَـمَنّٰى اَنْ يَزِيْدَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُعَاوِيَةَ مِنْ عُمُرِيْ فِيْ عُمُرِهٖ" [2]

"یعنی میں چاہتی ہوں کہ اللہ میری عمر بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگا دے۔"

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر کی طرف سے باغیانہ سرگرمیوں پر یہ بھی فرمایا:

"إِنَّ حِـجْـرًا رَأْسُ الْقَوْمِ وَاَخَافُ اِنْ خَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ اَنْ يُفْسِدَ عَلَى مِصْرِيْ" [3]

---

[1] تاریخ دمشق: ج 12 ص 229.

[2] الطبقات لابی عروبة الحرانی: ص 41، وسندہ صحیح.

[3] الطبری: ج 4 ص 204.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حجر ان باغیوں کا سربراہ ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو میری حکومت کے خلاف فساد بپا کرے گا۔''

بلکہ یہ بھی فرمایا:

"قَتلَهٗ اَحبُّ اِلَيَّ مِنْ اَقْتُلَ مَعَهٗ مِائَةَ اَلْفٍ" ❶

''میرے نزدیک اس کے ساتھ ایک لاکھ افراد کو قتل کرنے سے زیادہ پسندیہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔''

اسی لیے امام ابوبکر بن العربی نے لکھا ہے:

"وَاَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ الْخَلْقَ لِلْفِتْنَةِ فَجَعَلَهٗ مُعَاوِيَةَ مِمَّنْ سَعٰى فِي الْاَرْضِ فَسَادًا" ❷

''یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر بن عدی کو اس لیے قتل کیا کہ وہ لوگوں میں فتنہ بپا کرنا چاہتے تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اس زمرہ میں شمار کیا جو زمین میں فساد بپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔''

تو گویا بقول قرآن ﴿وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا﴾ (المائدۃ: ۳۳) کے ان کو "ان يقتلوا" کی تعمیل میں قتل کیا گیا۔

شیخ عبدالرحمٰن بن محمد سعید دمشقیہ لکھتے ہیں:

"وَسَبَبُ قَتْلِهٖ هُوَ مَا عَدَّهٗ مُعَاوِيَةَ فَسَادًا فِي الْاَرْضِ حَيْثُ كَانَ يَحْصِبُ الْخُطَبَاءَ عَلَى الْمُنَابِرِ وَيُحَرِّضُ ضِدَّ وُلَاةِ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ دَائِمًا وَلَيْسَ لِأَنَّهٗ اِمْتَنَعَ مِنْ سَبِّ عَلِيٍّ كَمَا يَدَّعِي الْكَذَّابُوْنَ أَمْثَالُ مَحْمُوْد اَبُوْرِيَّة الرَّافِضِيِّ الْمُخْتَفِيْ اَلَّذِيْ يَزْعُمُ قَتْلَ مُعَاوِيَةَ لِكَثِيْرِيْنَ مِنْ خُصُوْمِهٖ عَلٰى طَرِيْقِ

❶ البدايه: ج 11 ص239 ، ط: دارالهجر. ❷ العواصم من القواصم: ص 166.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَسِ السَّمِ "❶

"یعنی حجر بن عدی کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کا سبب یہ تھا کہ وہ اس کی سرگرمیوں کو زمین میں فساد پھیلانا سمجھتے تھے کیونکہ وہ خطباء کو ان کے منبر پر کھڑے ہوئے کنکریاں مارتے تھے اور ہمیشہ مسلمانوں کے اُمرا اور حکومتی ذمہ داران کے خلاف (لوگوں) کو اکساتے رہتے تھے ورنہ ایسا نہیں جیسا کہ جھوٹے لوگ کہتے ہیں کہ ان کو یہ سزا اس لیے ملی کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے سے روکتے تھے ایسا تاثر دینے والوں میں محمود ابوریہ خفیہ رافضی جیسے لوگ ہیں جو پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بہت سے مخالفین کو زہر دے کر قتل کیا۔"

موصوف مزید لکھتے ہیں:

"وَلَمْ یَقْتُلْ مُعَاوِیَةَ حَجرًا لِاَنَّهٗ اِمْتَنَعَ عَنْ سَبِّ عَلِيٍّ كَمَا تَدَّعِی الرَّافِضَةُ وَاِنَّمَا الَّذِیْ ذَكَرَهُ الْمُؤَرِّخُوْنَ فِیْ سَبَبِ مَقْتَلِ حَجَرِ بْنِ عَدِیٍّ هُوَ: اَنَّ زِیَادًا اَمِیْرَ الْكُوْفَةِ ...... فَلَمَّا جِیْءَ بِهٖ اِلَیْهِ أَمَرَ بِقَتْلِهٖ، وَسَبَبُ تَشَدُّدِ مُعَاوِیَةَ فِیْ قَتْلِ حَجَرٍ هُوَ مُحَاوَلَةُ حَجَرِ الْبَغْیَ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَشَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِیْنَ وَاعْتَبَرَهٗ مِنَ السَّعْيِ بِالْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ وَخُصُوْصًا فِی الْكُوْفَةِ الَّتِیْ خَرَجَ مِنْهَا جُزْءٌ مِنْ اَصْحَابِ الْفِتْنَةِ عَلٰی عُثْمَانَ وَاِنْ كَانَ عُثْمَانُ سَمَحَ بِشَیْءٍ مِنَ التَّسَامُحِ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْقَبِیْلِ الَّذِیْ اِنْتَهٰی بِمَقْتَلِهٖ"❷

❶ الاستدلال بالسنة النبوية عندالشيعة فی ميزان النقدالعلمی :ص 852

❷ الاستدلال بالسنة النبوية عندالشيعة فی ميزان النقدالعلمی :ص 852

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر بن عدی کو اس وجہ سے قتل نہیں کیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر طعن اور سب وشتم سے روکتا تھا جیسا کہ روافض دعویٰ کرتے ہیں بلکہ جس سبب کو مورخین نے ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب امیر کوفہ زیاد (پر کنکریاں پھینکیں گئی ....) تو جب اس کو ان (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے پاس بھیجا گیا تو اُنہوں نے اس کے قتل کا حکم دیا اور حجر بن عدی کے متعلق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس سخت فیصلہ کا سبب یہ تھا کہ مسلمانوں کی جمعیت (حکومت) کے خلاف بغاوت اس کا معمول بن چکا تھا اور وہ مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کو پارہ پارہ کرنا چاہتا تھا تو اس کی اس حرکت کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۔فساد فی الارض۔ سے تعبیر کیا بالخصوص جب یہ سازش کوفہ جیسی سرزمین میں ہو جہاں سے پہلے ہی ایک فتنہ پرور گروہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت میں ملوث تھا اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے درگزر کیا اور ایسے معاملہ میں اس درگزر کرنے کا ہی نتیجہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔''

گویا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایسی سازش اور بغاوت سے درگزر کر کے فتنہ وفساد کو پھیلنے کی اجازت نہیں دینا چاہتے تھے بلکہ اس کو فوراً کچل کر اس خوفناک نتیجہ سے امت کو بچانا چاہتے تھے جس سے پہلے ہی اُمت شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کی صورت میں دوچار ہو چکی تھی۔ لہٰذا اس پس منظر میں اُنہوں نے اُمت کے وسیع تر مفاد اور محفوظ و روشن مستقبل کے لیے یہ سخت قدم اُٹھایا۔

اس پوری تفصیل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور خود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت خصوصاً ان کے حلم اور تحمل مزاجی و بردباری کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا قطعاً خلاف حقیقت ہے کہ اُنہوں نے حجر بن عدی کو محض ظلم کے طور پر قتل کیا اور یہ ان کی ملوکیت و استبداد کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمونہ ہے جیسا کہ موصوف نے تاثر دیا ہے کہ:

نہ حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو (راہب اُمت محمد ﷺ) ظالمانہ قتل کیا جاتا۔

(شرح اربعین: ص230)

بہرحال تاریخی حقائق و واقعات تو یہی بتاتے ہیں کہ حجر بن عدی کے قتل کا اقدام مصلحت اُمت میں انتہائی مجبوری میں اُٹھایا گیا اور بغاوت و سرکشی کے انجام کی جو شرعی ہدایات واحکام ہیں وہ اس اقدام کو سندِ جواز فراہم کرتے ہیں اسی لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے اس اقدام۔ جو اُنہوں نے قانون شہادت اور اتمامِ حجت کے تمام تقاضے پورے کرنے کے بعد اُٹھایا۔ پر مطمئن تھے جیسا کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیئے گئے جواب سے معلوم ہوتا ہے۔ اس تمام صورتحال کی عکاسی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بھی کرتا ہے کہ:

"لَا اَضَعُ لِسَانِیْ حَیْثُ یَکْفِیْنِیْ مَالِیْ ، وَلَا اَضَعُ سَوْطِیْ حَیْثُ یَکْفِیْنِیْ لِسَانِیْ ، وَلَا اَضَعُ سَیْفِیْ حَیْثُ یَکْفِیْنِیْ سَوْطِیْ ، فَاِذَا لَمْ أَجِدْ مِنَ السَّیْفِ بُدًّا رَکِبْتُهٗ" ❶

"جہاں مجھے مال کافی ہو وہاں میں اپنی زبان کو کام میں نہیں لاتا اور جہاں زبان کافی ہو وہاں کوڑے کو استعمال نہیں کرتا اور جہاں کوڑے سے کام چل سکے وہاں تلوار کو استعمال نہیں کرتا اگر تلوار کے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہے تو پھر میں اس کو کام میں لاتا ہوں۔"

علی وجہ التسلیم

پھر بھی اگر ہم علی وجہ التسلیم یا علی وجہ التنزل مان لیں کہ ان کا یہ اقدام درست نہ تھا تو یہ اقدام ان کو لعن وطعن کا موجب نہیں کہ حضرات صحابہ

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص312.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرام رضی اللہ عنہم کے ایسے اقدامات کی حسن تاویل اور حسن مخرج ہی اہلسنت کا عقیدہ ہے جس کی طرف پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے علامہ ابن ابی زید القیر وانی لکھتے ہیں:

"وَأَلَّا يُذْكَرَ أَحَدٌ مِنْ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ اِلَّا بِأَحْسَنِ ذِكْرٍ وَالْاِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَأَنَّهُمْ أَحَقُّ النَّاسِ أَنْ يُلْتَمَسَ لَهُمْ أَحْسَنُ الْمَخَارِجِ وَيُظَنَّ بِهِمْ أَحْسَنُ الْمَذَاهِبِ" ❶

"یعنی اہلسنت کا عقیدہ اور ہر مسلمان کا موقف یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر سب سے بہترین اور خوبصورت انداز کے علاوہ نہ کیا جائے اور ان کے باہمی اختلاف پر خاموشی اختیار کی جائے اور ان کا سب سے زیادہ حق ہے کہ ان کے لیے ان مشاجرات سے نکلنے کا بہترین راستہ تلاش کیا جائے اور سب سے عمدہ موقف کا حسن ظن رکھا جائے۔"

علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ نے کہا ہے:

"وَيَجِبُ تَعْظِيْمُ الصَّحَابَةِ وَالْكَفُّ عَنْ مَطَاعِنِهِمْ وَحَمْلُ مَايُوْجِبُ بِظَاهِرِهِ الطَّعْنَ فِيْهِمْ عَلٰى مَحَامِلِ تَأْوِيْلَاتٍ سِيَمَا الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ وَأَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ وَمَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ ـــ وَلَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَعْظِيْمِهِمْ وَكَفِّ اللِّسَانِ عَنِ الطَّعْنِ فِيْهِمْ" ❷

"حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعظیم اور ان پر اعتراضات سے خاموشی واجب ہے۔ اور ضروری ہے کہ جس چیز سے ان پر طعن ہوتا ہو اس کی تاویل کی جائے خصوصاً مہاجرین و انصار اور بیعت رضوان یا بدر و اُحد میں شرکت کی

❶ الابانه: ص 78 رسالة ابن ابی زید: ص 23، منزله: ج 1 ص 140.
❷ شرح المقاصد فی علم الکلام ج 2 ص 303، بحواله منزلة: ج 1 ص 144.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعادت پانے والے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم .... کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعظیم کا حکم دیا ہے اور ان پر طعن و تشنیع سے زبان کو بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔"

ان ہدایات اور اخلاقی روایات کے مطابق بعض علماء کرام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس اقدام کو ان کا اجتہادی اقدام قرار دیا ہے جس میں اگر وہ مصیب اور درست تھے تو دوہرے اجر کے مستحق ہیں ورنہ ان کی نیت کے مطابق ایک اجر تو ملے گا جیسا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بنو جذیمہ کے افراد کو ان کے اعلان اسلام کے باوجود قتل کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَبْرَأُاِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ" ❶

"یا اللہ، میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اس اقدام سے اظہارِ براءت کرتا ہوں۔"

اسی طرح حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے متعلق آتا ہے کہ اُنہوں نے ایک ایسے آدمی کو قتل کر دیا جس نے "لا الہ الا اللہ" پڑھ لیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ❷

"تم نے اس کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کیا۔"

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کوئی حد جاری کی نہ تعزیر نافذ کی بلکہ اس پر کوئی طعن و تشنیع یا ملامت نہیں فرمائی اور کوئی وعید نہیں سنائی کیونکہ یہ ان کی اجتہادی خطا تھی اور نسیان و خطا شریعت میں معاف ہے۔

چنانچہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان مشاجرات پر اہلسنّت کے تمام سلف و خلف نے تصریح کی ہے کہ اسے اجتہادی قرار دیا جائے گا کہ دونوں فریق حسبِ نیات اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوں گے وہ جو چاہے اپنے بندوں کے ساتھ معاملہ کرے۔

❶ بخاری رقم: 4084۔ ❷ بخاری رقم: 4021۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ عبدالعزیز بن احمد الفرہاروی لکھتے ہیں:

"وَالصَّحَابَةُ الْاَرْبَعَةُ مُجْتَهِدُوْنَ فِي الْحَرْبِ مُخْطِئُوْنَ فِيْهِ وَعَلِيٌّ مُجْتَهِدٌ مُصِيْبٌ وَقَدْ تَقَرَّرَ فِي الْاُصُوْلِ اَنَّهٗ يَجِبُ عَلَى الْمُجْتَهِدِ اَنْ يَعْمَلَ بِمَا اَدّٰى اِلَيْهِ اِجْتِهَادُهٗ وَلَا لَوْمَ عَلَيْهِ وَلَا عَلٰى مُقَلِّدِهٖ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" ❶

"چاروں صحابہ کرام میں لڑائی اجتہادی معاملہ تھا وہ اس میں خطا پر تھے اور ان میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ درست تھے مگر اصول میں تسلیم شدہ ہے کہ مجتہد پر ضروری ہے وہ اپنے اجتہاد پر عمل کرے اور ایسا کرنے پر اسے ملامت نہیں کی جا سکتی اور اس کے پیچھے چلنے والے بھی ملامت کے حقدار نہیں چنانچہ ان دونوں فریقوں کے قاتل اور مقتول سبھی جنتی ہیں۔ الحمد اللہ۔"

پھر انہوں نے مشہور تابعی ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ کا خواب نقل کیا ہے کہ فرماتے ہیں خواب میں جنت داخل ہوا تو دیکھا بڑے عالی شان خیمے لگے ہوئے ہیں میں نے پوچھا یہ خیمے کن کے ہیں بتایا گیا کلاع اور حوشب کے، جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور قتل ہوئے تو میں نے کہا پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ بتایا وہ آگے ہیں میں نے پوچھا یہ سبھی جنت میں کیسے؟ بتایا گیا کہ:

"اِنَّهُمْ لَقُوا اللّٰهَ فَوَجَدُوْهُ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ" ❷

"وہ اللہ سے ملے تو اسے وسیع بخشش والا پایا۔"

یعنی اس نے سبھی کو معاف کر دیا۔ اس لیے فرماتے ہیں:

"اِنَّ مَذْهَبَنَا اَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ هُوَ بَذْلُ الْجَهْدِ فِي

❶ الناهيه: ص 7. ❷ ايضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَـأْوِيْـلِهَا وَإِذَا لَمْ يُمْكِنِ التَّاوِيْلُ وَ جَبَ رَدُّالرِّوَايَةِ وَ وَجَبَ السُّـكُوْتُ وَتَرْكُ الطَّعْنِ لِلْقَطْعِ بِاَنَّ الْحَقَّ سُبْحَانَهُ وَعَدَهُمُ الْـمَغْفِرَةَ وَالْحُسْنٰى وَ فِي الْحَدِيْثِ اِنَّ النَّارَ لَا تَمَسُّهُمْ وَقَدْ عَـظُـمَ الْـوَعِـيْـدُ عَلٰى مَنْ وَقَعَ فِيْهِمْ فَحُسْنُ الظَّنِّ وَالتَّاَدُّبُ لِـجَـمِـيْـعِهِـمْ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَهٰذَا مَذْهَبُ السَّلَفِ الـصَّـالِـحِ وَاَهْـلِ الْـحَدِيْثْ وَالْاُصُوْلِ وَنَسْاَلُ اللّٰهَ الثُّبَاتَ عَلَيْهِ" ❶

"ہم اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے کہ ان واقعات کی تاویل کی جائے اگر تاویل ممکن نہ ہو تو روایت کو رد کر کے خاموشی اور طعن سے باز رہنا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت و جنت کا وعدہ کیا ہے ، اور حدیث میں ہے کہ ان کو آگ نہیں چھوئے گی نیز ان پر طعن کرنے والے کو سخت وعید سنائی گئی ہے ۔لہٰذا ان کے متعلق حسن ظن رکھنا اور سب کے ساتھ حسن ادب سے پیش آنا ہر مسلمان پر فرض ہے ،سلف صالح اور اہلحدیث نیز اصحاب اصول کا یہی مذہب ہے ہم اللہ سے اس پر ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں ۔"

ایک اور پہلو

اگر کسی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین اختلافات و مشاجرات کی تاویل وتعبیر پسند نہ ہو کہ ہم دونوں اطراف جلیل القدر حضرات ذی وقار کے متعلق حسن ظن رکھتے ہوئے یہ سمجھیں کہ یہ ان کے اجتہادی اقدامات تھے تو کم از کم اس قضیہ اور معاملہ میں یہ پہلو تو ضروری اختیار کرنا چاہیے کہ خود کو اس میں ملوث نہ کریں

❶ الناهيه : ص 33.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس موقع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث بڑی راہنما ہے کہ آپ بتاتے ہیں ایک مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر وعمر اور حضرت عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اَتُحِبُّ عَلِیًّا یَا مُعَاوِیَةُ؟ قَالَ مُعَاوِیَةُ: اِیْ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَاِنِّیْ اُحِبُّهٗ فِی اللّٰهِ حُبًّا شَدِیْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَیْنَكُمْ هُنَیْهَةٌ، قَالَ مُعَاوِیَةُ: مَایَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ عَفْوُاللّٰهِ وَرِضْوَانُهٗ وَالدُّخُوْلُ اِلَی الْجَنَّةِ قَالَ مُعَاوِیَةُ: رَضِیْنَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ ------- فَعِنْدَ ذٰلِكَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ﴾ (البقرة: ۲۵۳)" [1]

"معاویہ! کیا تم علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہو؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں اس سے سخت محبت کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان کچھ اختلاف و رنجش ہوگی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس کے بعد کیا ہوگا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بخشش اور اس کی رضا اور جنت کا داخلہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ کے فیصلہ پر راضی ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی:
اور اگر اللہ چاہتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

اس طرح امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا:

"یَا اَبَازُرْعَةَ اَنَا اُبْغِضُ مُعَاوِیَةَ ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّهٗ قَاتَلَ

---

[1] تاریخ دمشق: ج 32 ص290.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّ مُعَاوِيَةَ رَبٌّ رَحِيمٌ وَخَصْمَ مُعَاوِيَةَ خَصْمٌ كَرِيمٌ، فَأَيْشُ دُخُولُكَ أَنْتَ بَيْنَهُمَا رضی اللہ عنہم" ❶

''ابو زرعہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں؟ پوچھا، کیوں؟ کہا اس لیے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کی ہے، فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا رب بڑا مہربان ہے اور ان کا فریق مخالف بھی بڑا کریم و فیاض ہے، تمہیں ان دونوں کے درمیان دخل دینے کی کیا پڑی ہے اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہے۔''

اور بقول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ:

"تِلْكَ دِمَاءٌ طَهَّرَ اللّٰهُ مِنْهَا يَدِيْ فَلَا أُحِبُّ أَنْ أَخْضَبَ لِسَانِيْ فِيْهَا (أَفَلَا أُطَهِّرُ مِنْهَا لِسَانِيْ)" ❷

''اللہ تعالیٰ نے ان کے خون سے میرے ہاتھوں کو پاک صاف اور محفوظ رکھا ہے تو میں پسند نہیں کرتا کہ اپنی زبان ان کے خون سے آلودہ کروں اور میں اس سے اپنی زبان پاک نہ رکھوں۔''

دیگر بھی بہت سے سلف نے یہی بات کہی ہے جس سے معلوم ہونا چاہیے کہ ہماری عافیت اسی میں ہے کہ اپنی زبانوں کو اس معاملہ میں ملوث نہ کریں اور سمجھیں کہ۔

﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾ (البقرۃ: 134)

''وہ گروہ گزر گیا اُنہوں نے جو کمایا وہ ان کے لیے اور تم نے جو کمایا وہ

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 291 .

❷ ابن سعد: ج 5 ص 382، جامع بیان العلم: ج 2 ص 93 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لیے، تم سے ان کے اعمال کے بارے نہیں پوچھا جائے گا۔"

بالخصوص جبکہ قرآن و سنت کی عام اور مطلق نصوص اور تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلا استثناء معفو و مغفور ہیں بلکہ جس طرح ان کے ایمان کے تحقق کی قرآن و حدیث نے شہادت دی ہے اسی طرح ان کے متعلق رضا و حسنٰی بھی متحقق ہے تو پھر جب معاف کرنے والا معاف کر دے اور راضی ہونے والا راضی ہو جائے تو ہمیں اس قضیہ اور معاملہ میں ملوث ہو کر اپنے لیے خطرات کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا لہٰذا ہمیں اپنا دامن محفوظ رکھنا چاہیے۔

یہی پہلو شرعی بھی ہے قانونی بھی اور اخلاقی بھی۔ لہٰذا اس موقعہ پر دوسروں کے انجام سے بڑھ کر اپنے انجام کی فکر دامن گیر رہنی چاہیے اور کم از کم اس گروہ میں شامل ہونا چاہیے۔

﴿وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۰﴾ (الحشر: 10)

"اور جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں یا اللہ! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کینہ و بغض پیدا نہ کر ہمارے پروردگار! تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔" اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

نسبِ زیاد کی حقیقت

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بالعموم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بالخصوص طعن و تشنیع کرنے والوں کی طرح موصوف دانش صاحب نے بھی زیاد کے نسب کا معاملہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے اور اس کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا شرعی، اخلاقی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاسی جرم قرار دیا ہے کہ شاید اس کے بعد ان کے متعلق اور کچھ کہنے کی ضرورت باقی ہی نہیں رہتی چنانچہ لکھتے ہیں:

عربوں پر پہلی ذلت و رسوائی اس وقت مسلط ہوئی .... اور دوسری جب زیاد بن سمیہ کو .... ابوسفیان کا جعلی بیٹا بنا کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعلان عام کروا کے اس کا نسب بدل ڈالا .... (شرح اربعین: ـ ـ ـ ـ ـ ص 413)

پھر اس کے متعلق لکھتے ہیں:

کوفے کا حرام زادہ گورنر جو اہل اللہ کو ذلیل ورسوا کرنے سے باز نہیں آتا تھا .... جس حرام زادے زیاد کا پیچھے ذکر کر آئے ہیں ....

(شرح اربعین: ـ ـ ـ ص 272,418)

گویا موصوف بھی اپنے بعض پیش رو کی طرح کہنا چاہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے غیر شرعی طور پر سیاسی مفادات کے لیے زیاد کو ابوسفیان کا بیٹا ظاہر کر کے اپنا بھائی بنایا اور اس ''حرام زادے'' کو حلال زادہ بنا کر اہل اللہ کی تذلیل کے لیے استعمال کیا۔ چنانچہ دیگر حضرات کی طرح موصوف کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اس طعن اور ان کے خلاف اس پروپیگنڈہ کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس پورے افسانہ کے کردار زیاد کے متعلق تلاش کریں وہ کون تھا؟ اس مقصد کے لیے جب ہم تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو امام ابن الاثیر رحمہ اللہ ہمیں بتاتے ہیں کہ:

سمیہ نامی ایک خاتون کسی مشہور تاجر کی لونڈی تھی یہ تاجر ایک مرتبہ بیمار ہوا تو حارث بن کلدہ ثقفی حکیم وطبیب سے علاج کروایا جس سے وہ صحت یاب ہو گیا تو خوش ہو کر اس نے اپنی یہ لونڈی اسے ہبہ کر دی جس نے اس کا نکاح اپنے رومی غلام عبید سے کر دیا تو اسی کے ہاں زیاد پیدا ہوا۔

ادھر ہوا یہ کہ دورِ جاہلیت میں ابوسفیان ایک مرتبہ طائف گئے تو وہاں ابو مریم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلولی کے ہاں ٹھہرے اور کہا میرے لیے کوئی عورت تلاش کرو اس نے اسی سمیہ کی نشاندہی کی جس کے ساتھ ابوسفیان نے چند دن گزارے تو وہ حاملہ ہوگئی اور یہ حمل زیاد تھا جو ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوا۔ [1]

اپنی ولادت کے اسی پس منظر میں اس کو زیاد بن سمیہ بھی کہا جاتا ہے زیاد بن عبید بھی اور زیاد بن ابیہ بھی اور زیاد بن ابوسفیان بھی۔ تاہم اس زیاد کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی صلاحیتوں سے نواز تھا۔ ذہانت و فطانت اور بصیرت کے ساتھ شجاعت و بسالت سے متصف تھا جب اس کی صلاحیتیں میدان عمل میں نکھرتی گئیں تو وہ اپنی اسی شہرت کی بنا پر حکومتی مشینری کے قریب ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا عامل بنایا اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی وہ مختلف علاقوں کا عامل اور گورنر رہا اور یہ تسلسل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی قائم رہا۔

اب یہاں چند ایک امور تنقیح طلب اور محتاج تحقیق ہیں:

1: دورِ جاہلیت میں ابوسفیان کے اس فعل کی نوعیت وحیثیت کیا تھی؟

2: دورِ جاہلیت کے ایسے واقعات کا شرعی اور اخلاقی حکم کیا ہے؟

3: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اقدام کی کیا حیثیت ہے؟

4: یہ معاملہ کب اور کیوں اُٹھایا گیا؟

ان پہلوؤں پر جب ہم غور کرتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قبل از اسلام اس ماحول اور دورِ جاہلیت میں زنا کو ایسی قبیح نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا جو صورت بعد از اسلام اور اسلامی نظامِ عفت و عصمت کے بعد پیدا ہوئی بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو بتاتی ہیں کہ اسلام سے قبل چار قسم کے نکاح تھے جن میں ایک ''نکاح استبضاع'' بھی تھا اور وہ من وجہ زنا کی فخریہ صورت تھی جبکہ سب سے شریفانہ طریقہ

[1] الکامل: ج 3، ص 340، ط: دارالکتاب العربی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح وہی تھا جسے اسلام نے بعض شروط کے ساتھ قائم رکھا تو ایسے ماحول میں ابوسفیان کا اس لونڈی سے مباشرت نکاح ہی کی ایک صورت تھی چنانچہ علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے:

"كَانَتْ سُمَيَّةُ أُمُّ زِيَادٍ مَوْلَاةً لِلْحَارِثِ بْنِ كِنْدَةَ الطَّبِيْبِ وَوَلَدَتْ عِنْدَهُ اَبَا بَكْرَةَ ثُمَّ زَوَّجَهَا بِمَوْلٰى لَهُ وَلَدَتْ زِيَادًا وَكَانَ اَبُوْسُفْيَانَ قَدْ ذَهَبَ اِلَى الطَّائِفِ فِيْ بَعْضِ حَاجَاتِهِ فَاَصَابَهَا بِنَوْعٍ مِنْ اَنْكِحَةِ الْجَاهِلِيْنَ وَوَلَدَتْ زِيَادًا هٰذَا وَنَسَبَتْهُ اِلَى اَبِىْ سُفْيَانَ وَأَقَرَّ لَهَا بِهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ يُخْفِيْهِ" [1]

"یعنی زیاد کی والدہ سمیہ، حارث بن کندہ طبیب کی لونڈی تھی جس سے اس کے ہاں ابوبکرہ پیدا ہوئے پھر اس نے اس کا نکاح اپنے غلام سے کر دیا اور زیاد پیدا ہوا اور ابوسفیان اپنی کسی ضرورت سے طائف گیا تو اس نے جاہلیت میں مروج کسی ایک طریقہ نکاح سے اس کے ساتھ مباشرت کی جس سے یہ زیاد پیدا ہوا اور اس لونڈی نے اسے ابوسفیان کی طرف منسوب کیا اور اُنہوں نے بھی اقرار کیا مگر اسے پوشیدہ رکھا۔"

اب اس تفصیل میں جائے بغیر یا یہ تعین کیے بغیر کہ جاہلیت کے ان مروج چار نکاحوں میں سے اس نکاح کی نوعیت کیا تھی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ابوسفیان کا دور جاہلیت میں یہ بھی عرف عام میں زنا اور بدکاری نہ تھا بلکہ مروجہ طریق سے نکاح ہی تھا۔ جب دورِ جاہلیت کے تناظر میں معلوم ہو گیا کہ یہ معروف "زنا" نہیں بلکہ من وجہ معروف "نکاح" تھا تو اس میں من وجہ ابوسفیان کی فضیلت ہے تنقیص نہیں اور بایں معنی کہنا چاہیے کہ اس کو "حرام زادہ" کہنا شرعاً درست ہے نہ اخلاقاً، کہ جاہلیت میں تو وہ لوگ شریعت کے پابند نہ تھے اس کے باوجود بھی وہ "لفظی" نکاح کرتے ہیں تو یہ

[1] تاریخ ابن خلدون: ج 3 ص 9، ط: دارالفکر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی شرافت ونجابت کی دلیل ہے جبکہ دور جاہلیت کے کسی بھی ایسے جرم اور اس کے نتیجہ پر عار دلانا اسلامی اخلاق کے یکسر منافی ہے کیونکہ نہ معلوم کتنے ہی لوگ ایسے ہوں جو اس عمل کا نتیجہ ہوں مگر اس میں جرم ان کے والدین کا ہے ان کا تو نہیں۔

مفسرین رحمہم اللہ نے آیت:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾

(المائدة: 101)

''اے ایمان والو! ایسی چیزوں سے متعلق سوال مت کرو کہ اگر وہ بیان ہوں تو تمہیں ناگوار گزرے گا۔''

کے تحت لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

''مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ، قَالَتْ لَهُ أُمُّهُ: مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ أَعَقَّ مِنْكَ، آمَنْتَ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَارَفَتْ مَا يُقَارِفُ نِسَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحُهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَوْ أَلْحَقَنِي بِعَبْدٍ أَسْوَدَ لَلَحِقْتُ بِهِ'' [1]

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تیرا باپ حذیفہ ہے، اس کی والدہ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو اس نے کہا تجھ سے بڑا نافرمان میں نے کوئی نہیں سنا، تو اس لیے ایمان لایا ہے کہ تو لوگوں کے سامنے اپنی والدہ کو ذلیل کرے کہ اس نے جاہلیت کی عورتوں کی طرح زنا کیا ہے، اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی سیاہ غلام سے بھی ملاتے تو میں اس سے مل جاتا۔''

مقصد عرض کرنے کا یہ ہے کہ جاہلیت کے افعال کو اسلام لانے کے بعد طعن ولعن

[1] تفسیر القرطبی: ج 6 ص 311.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عار و ملامت کا سبب سمجھنا یا بنانا اسلام نہیں بلکہ خود جاہلیتِ اولیٰ ہے اگر اس طرزِ عمل کو اخلاقی یا شرعی جواز فراہم کر دیا جائے تو پھر شاید حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر کوئی زبان طعن دراز کرے یا نہ کرے کوئی بھی محفوظ نہ رہیں گے۔

اب رہا یہ معاملہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں کیا کہ زیاد کو ابو سفیان کی طرف منسوب کر کے اپنا بھائی بنا لیا؟ تو جب معلوم ہو گیا کہ زیاد ابوسفیان کا ہی بیٹا ہے تو اس سوال کا جواب واضح ہے کہ حق دار را حق رسید، اگر یہ معاملہ قبل ازیں پوشیدہ رہا یا رکھا گیا تو ضروری نہیں کہ اب بھی اس کو پوشیدہ ہی رہنے دیا جائے یا اسے غلط قرار دیا جائے چنانچہ تاریخی روایات میں آتا ہے کہ:

"وَقَالَ (مُعَاوِيَةُ) اِنِّيْ لَمْ اَتَكَثَّرْ بِزِيَادِ مِنْ قِلَّةٍ وَلَا اَتَعَزَّزْ بِهٖ مِنْ ذِلَّةٍ وَلٰكِنْ عَرَفْتُ حَقًّا لَهٗ فَوَضَعْتُهٗ مَوْضِعَهٗ" [1]

''میں نے زیاد کے ذریعہ قلت کو کثرت سے بدلنے یا ذلت سے عزت حاصل کرنے کے لیے ایسا نہیں کیا بلکہ میں نے ان کے حق کو پہنچانا تو اسے اس کی جگہ رکھا۔''

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ محض اپنی خواہش اور رائے سے نہیں کیا بلکہ اس پر شہادتیں قائم کیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَكَانَ اِسْتِلْحَاقُ مُعَاوِيَةَ لَهٗ فِيْ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَشَهِدَ بِذٰلِكَ زِيَادُ بْنُ أَسْمَاءَ الْحِرْمَازِيُّ وَمَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ السَّلُوْلِيُّ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِيْمَا ذَكَرَ الْمَدَائِنِيُّ بِاَسَانِيْدِهٖ وَزَادَ فِي الشُّهُوْدِ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ

[1] تاریخ طبری: ج 3 ص 195، دارالکتب العلمیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُدَامَةَ الْبَاهِلِيَّ وَابْنَ اَبِيْ نَصْرٍ الثُّقَفِيَّ وَزَيْدَ بْنَ نُفَيْلٍ الْاَزْدِيَّ وَشُعْبَةَ بْنَ الْعَلْقَمِ الْمَازِنِيَّ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عُمْرِو بْنِ شَيْبَانَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلَقِ شَهِدُوْا كُلُّهُمْ عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ زِيَادًا اِبْنُهٗ اِلَّا الْمُنْذِرَ فَيَشْهَدُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ ذٰلِكَ"❶

''یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے زیاد کے استلحاق کا واقعہ 44ھ میں پیش آیا اور زیاد بن اسماء حرمازی، مالک بن ربیعہ سلولی، منذر بن زبیر، جویریہ بنت ابی سفیان، مسور بن قدامہ باہلی، ابن ابی نصر ثقفی، زید بن نفیل ازدی، شعبہ بن علقم مازنی اور بنو عمرو بن شیبان کے ایک آدمی نیز بنو مصطلق کے ایک آدمی سمیت سب نے گواہی دی کہ ابوسفیان نے زیاد کو اپنا بیٹا قرار دیا ہے بلکہ منذر بن زبیر نے تو یہ بھی کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوسفیان نے اس بات کا اقرار کیا ہے۔''

حافظ ابن حجر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جس قول کا اشارہ کیا ہے اسے حافظ ابن عبدالبر نے تفصیل سے ذکر کیا ہے جس میں ہے کہ

"فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ هٰذَا الْغُلَامُ قُرَشِيًّا لَسَاقَ الْعَرَبَ بِعَصَاهُ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ الَّذِيْ وَضَعَهٗ فِيْ رَحِمِ اُمِّهٖ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَمَنْ هُوَ يَا اَبَا سُفْيَانَ قَالَ اَنَا"❷

''یعنی جب زیاد نے خطبہ دیا تو خطبہ سن کر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم اگر یہ نوجوان قریشی ہوتا تو اپنی لاٹھی سے سارے عرب کو

❶ الاصابہ: ج 1 ص 563۔ ❷ الاستیعاب: ج 2 ص 525۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگے لگا لیتا، ابوسفیان نے کہا: اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے یہ کس کا نطفہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو ابوسفیان نے کہا: میں۔"

علامہ ابن خلدون اس واقعہ پر لکھتے ہیں:

"وَرَأىٰ مُعَاوِيَةُ اَنْ يَسْتَمِيْلَهٗ بِاسْتِلْحَاقِهٖ فَالْتَمَسَ الشَّهَادَةَ بِذٰلِكَ مِمَّنْ عَلِمَ لُحُوْقَ نَسَبِهٖ بِاَبِيْ سُفْيَانَ فَشَهِدَ لَهٗ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَاَلْحَقَهٗ" ❶

"یعنی جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اسے اپنے ساتھ نسبی طور پر ملا کر اپنے قریب کر لیں تو اس پر ایسے لوگوں سے شہادت طلب کی جو ابو سفیان کے ساتھ ان کی نسبت کو جانتے تھے تو اہل بصرہ میں سے متعدد افراد نے اس پر گواہی دی تو انہوں نے پھر اپنے ساتھ ان کو نسبی طور پر ملایا۔"

اسی پس منظر میں خود زیاد کہتا ہے:

"فَخَطَبَ مُعَاوِيَةُ فَاسْتَلْحَقَهٗ فَتَكَلَّمَ زِيَادٌ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَاشَهِدَ الشُّهُوْدُ بِهٖ حَقًّا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاِنْ يَكُنْ بَاطِلًا فَقَدْ جَعَلْتُهُمْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اللّٰهِ" ❷

"یعنی اس معاملہ پر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو زیاد نے کہا اگر ان گواہوں نے سچی گواہی دی ہے تو الحمد اللہ ورنہ میں ان کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ذمہ دار ٹھہراتا ہوں۔"

بہرحال ابوسفیان کے اعتراف و اقرار پر مبنی بعض روایات اگرچہ ضعیف ہیں لیکن دوسری روایات سے ان کو تقویت ملتی ہے اگر ایسا نہ ہو، تو پھر اس کی ایک صورت تو یہی ہے کہ وہ نکاح جاہلیت کا قصہ ہے ورنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اس استلحاق سے کوئی

❶ تاریخ ابن خلدون: ج 3 ص 9 ❷ الاصابہ: ج 1 ص 563.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلق نہیں البتہ بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خود زیاد اپنے آپ کو ابوسفیان کی طرف منسوب کرتا ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت سے محسوس ہوتا ہے جس کا قرینہ یہ بھی ہے کہ زیاد کے بھائی ابوبکرہ نے اس استلحاق پر احتجاجاً زیاد سے تو قطع کلامی کی مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے نہیں کی اسی لیے شیخ ابوعبدالرحمٰن سید بن الشحات جمعہ لکھتے ہیں:

"فَالَّذِیْ یَتَرَجَّحُ اَنَّ زِیَادَ اِدَّعَانَفْسَہٗ لِأَبِیْ سُفْیَانَ...... وَلَمْ یُرْوَهَجْرٌبَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَاَبِیْ بَكْرَةَ لٰكِنْ رُوِیَ هَجْرٌ بَیْنَ اَبِیْ بَكْرَةَ وَزِیَادٍ مِمَّایُؤَكِّدُاَنَّ زِیَادًاهُوَالْفَاعِلَ--- اِنَّهٗ لَایُوْجَدُ اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ اَنَّ مُعَاوِیَةَ اِدَّعٰی زِیَادًا حَتّٰی رِوَایَةُ مُسْلِمٍ فَهِیَ مُبْهَمَةٌ مُحْتَمَلَةٌ لَمْ تُصَرِّحْ بِادِّعَاءِ مُعَاوِیَةَ بَلْ اِدِّعَاءُ اَبِیْ بَكْرَةَ اَظْهَرُفِیْهَا --- فَأَیْنَ الرِّوَایَةُ الصَّحِیْحَةُ الَّتِیْ تُثْبِتُ اَنَّ مُعَاوِیَةَ اِدَّعٰی زِیَادًا لِأَبِیْهِ؟ وَلِمَ لَایَكُوْنُ اَنَّ زِیَادًا هُوَمَنِ ادَّعٰی نَفْسَهٗ" ❶

"جو بات راجح معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خود زیاد نے اپنے آپ کو ابو سفیان کی طرف منسوب کیا .... کسی روایت سے معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہ اور ابوبکرہ کے درمیان لاتعلقی رہی ہو البتہ یہ منقول ہے کہ ابوبکرہ نے زیاد سے ہمکلامی چھوڑ دی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ (مسلم کی روایت میں لفظ ادعی کا) فاعل زیاد ہے .... اور پھر کوئی صحیح روایت ایسی نہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے زیاد کو ملایا ہو جبکہ صحیح مسلم کی روایت بھی مبہم اور محتمل ہے اس میں کوئی صراحت نہیں کہ یہ دعویٰ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہو بلکہ ابوبکرہ کا دعویٰ اس میں ظاہر ہے .... تو کوئی ایک صحیح

❶ شبهات عن بني امیه : ص 418-417 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت تو ہو جو ثابت کرے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے زیاد کی نسبت کا دعویٰ کیا ہو؟
پھر کیوں نہ کہا جائے خود زیاد نے یہ دعویٰ کیا۔"

مختلف روایات کا تجزیہ کرنے اور اس قضیہ میں مختلف مواقف ذکر کرنے کے بعد شیخ امیر بن احمد قروی رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے:

"وَبَعْدَ اَنْ اِتَّضَحَتْ بَرَاءَةُ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ مِنْ هٰذَا الْبُهْتَانِ ، فَاِنَّ التُّهْمَةَ تَتَّجِهُ اِلٰى زِيَادِ بْنِ اَبِيْهِ بِاَنَّهٗ هُوَالَّذِيْ اَلْحَقَ نَسَبَهٗ بِنَسَبِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهٰذَا مَاتَرَجَّحَ لَدَيَّ مِنْ خَلَالِ الَّتِيْ اَخْرَجَهَا مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ" ❶

"جب اس الزام سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی برأت واضح ہوگئی تو پھر اس تہمت کا ذمہ دار خود زیاد ہے کہ اس نے اپنا نسب ابوسفیان کے نسب سے ملایا اور صحیح مسلم کی روایت پر بحث کی روشنی میں میرے نزدیک یہی راجح ہے۔"

مزید فرماتے ہیں:

"وَيَزِيْدُ هٰذَا الْأَمْرَ تَاْكِيْدًا مَا اَوْرَدَهُ الْحَافِظُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِيْ تَرْجَمَةِ زِيَادِ بْنِ اَبِيْهِ حَيْثُ قَالَ: زِيَادُ بْنُ سُمَيَّةَ: اِدَّعٰى اَبَاسُفْيَانَ فَنُسِبَ اِلَيْهِ" ❷

"اس بات کی مزید تاکید حافظ ابونعیم کی روایت سے بھی ہوتی ہے جو اُنہوں نے زیاد کے ترجمہ میں بیان کی ہے کہا ہے کہ: زیاد بن سمیہ: جس کے دعوے پر اسے ابوسفیان سے منسوب کیا گیا۔"

بلکہ ابن عساکر نے ابونعیم کے حوالہ سے لکھا ہے:

❶ منزلة معاويه: ج 1 ص 660.
❷ معرفة الصحابة: ج 3 ص 1217 ، تاريخ دمشق: ج 19 ص 166 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"كَتَبَ زِيَادُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ لِاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَلِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَلِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَلِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ" ❶

"زیاد بن ابی سفیان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری، عبداللہ بن عامر، عبداللہ بن عباس اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کی طرف لکھا۔"

علامہ قروی مزید لکھتے ہیں کہ زیاد نے خود ابوسفیان سے اپنا نسب ملایا:

"وَعَلٰى كُلٍّ فَاِنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ لَمْ يَدَّعِ زِيَادًا اِبْتِدَاءً وَاِنَّمَا اَلْحَقَهٗ بِنَسَبِ اَبِيْهِ لَمَّا بَلَغَهُ الْاِدِّعَاءُ بِذٰلِكَ" ❷

"بہرحال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس دعوی کی ابتدا نہیں کی بلکہ جب اُنہیں زیاد کی طرف سے یہ دعوی معلوم ہوا تو پھر اُنہوں نے یہ بات کہی۔"

بعض روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے زیاد سے اسی نسب کا کہا تو اس نے کہا: امیر المؤمنین! کسی واضح گواہی کے بغیر یہ کہنا درست نہیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی تو بہت لوگ شہادت دے رہے ہیں جس سے نسب ثابت ہوتا ہے اس نے کہا کون گواہی دیتا ہے تو فرمایا:

"جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ ، خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ فَاُدْخِلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاسُفْيَانَ يَقُوْلُ: زِيَادٌ اِبْنِيْ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا زِيَادٌ فَقَالَتْ: يَا أَخِيْ وَاللّٰهِ اَنْتَ اِبْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ ، اَشْهَدُ عَلٰى أَبِيْ لَسَمِعْتُهٗ غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُوْلُ: اِنَّ زِيَادًا اِبْنِيْ" ❸

❶ تاریخ دمشق ج 10 ص448 . ❷ منزلة معاويه: ج 1 ص 660 .

❸ تاریخ دمشق: ج 19 ص 131 ، ط: دارالفکر .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جویریہ بنت ابی سفیان، پھر وہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اس نے مجھے بتایا ہے اس نے ابوسفیان کو کہتے سنا ہے کہ زیاد میرا بیٹا ہے تو زیاد ان کے پاس گئے تو جویریہ نے کہا: میرے بھائی، اللہ تعالیٰ کی قسم تم ابوسفیان کے بیٹے ہو میں اپنے باپ کے متعلق گواہی دیتی ہوں کہ میں نے اپنے والد ابوسفیان سے متعدد بار سنا کہ وہ کہتے تھے: بلا شبہ زیاد میرا بیٹا ہے۔''

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے اعتراف و اقرار سے متعلقہ روایات اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس تہمت اور الزام سے برأت کے بعد زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب زیاد نے یہ دعوی کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تحقیق کی اور شہادتیں طلب کر کے معلوم کیا کہ کیا فی الواقع زیاد ابوسفیان کی اولاد ہے تو جب معلوم ہو گیا کہ وہ اس کی اولاد ہے تو پھر بطور نسب اس کو ابوسفیان کی طرف منسوب کیا جانے لگا یعنی معاملہ یہ نہیں کہ حضرت معاویہ نے ازخود استلحاق کا بیڑا اُٹھایا اور نہ ہی یہ کہ زیاد کو اپنے ساتھ نسبی لوازمات میں اپنے برابر سمجھا یہی وجہ ہے کہ محض نسب کے اعتبار سے بعد کو بھی بہت سے محدثین و مؤرخین نے زیاد کو ابوسفیان کی نسبت ہی سے متعارف کروایا ہے بقول علامہ القروی:

1: مشہور تابعی حضرت عامر بن شرحبیل شعبی کہتے ہیں:

''كُنْتُ جَالِسًا مَعَ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ'' ❶

''میں زیاد بن ابی سفیان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔''

2: جلیل القدر امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''إِنَّ عُمَرَو بْنَ أَرَاكَةَ الثَّقَفِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا مَعَ زِيَادِ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ'' ❷

❶ اصابہ: ج 4 ص 599، اسد الغابہ: ج 4 ص 202۔ ❷ ایضاً۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''صحابی رسول ﷺ حضرت عمرو بن اراکہ زیاد بن ابی سفیان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔''

3: حضرت امام مالک رحمہ اللہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں:

"اِنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ" ❶

''عمرہ بنت عبدالرحمن نے انہیں بتایا کہ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھا۔''

4: سیف بن عمر اور محمد بن عمرو کہتے ہیں:

"بَعَثَ يَعْنِی اَبَا مُوْسٰی --- وَالْحِسَابَ مَعَ زِيَادِ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ وَكَانَ الَّذِیْ يَكْتُبُ لِلنَّاسِ وَيُدَوِّنُهُمْ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى عُمَرَ كَلَّمَهُ زِيَادٌ فِيْمَا جَاءَ بِهٖ لَهٗ وَوَصَفَ لَهٗ" ❷

''یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری نے (جلولاء سے) زیاد بن ابوسفیان کے ساتھ حساب بھیجا جسے وہ لوگوں کے لیے لکھتے تھے اور اُنہیں دیوان میں رکھتے تھے۔ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو زیاد نے بات کی اور اس کے متعلق آگاہ کیا۔''

5: امام محمد بن سعد الزہری رحمہ اللہ ان کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں:

"زِيَادُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِالشَّمْسِ وَأُمُّهٗ سُمَيَّةُ جَارِيَةُ الْحَارِثِ بْنِ كُلْدَةَ الثَّقْفِیِّ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَقُوْلُ: زِيَادُ بْنُ اَبِيْهِ وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ: زِيَادٌ الْاَمِيْرُ وَوُلِدَ زِيَادُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ بِالطَّائِفِ" ❸

---

❶ موطأ: ج 3 ص492 ، رقم: 1229 ❷ تاریخ دمشق: ج 10 ص446

❸ الطبقات: ج 7 ص99 ، ط: دارالصادر، تاریخ دمشق: ج10 ص444

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی زیاد متعدد نسبتوں سے معروف ہے جن میں ابوسفیان کی نسبت بھی ہے اور وہ طائف میں پیدا ہوئے۔''

موصوف کے متعلق حافظ ابن عساکر نے نقل کیا ہے:

" قَالَ فِی الطَّبَقَةِ الْأُوْلٰی مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ : زِیَادُ بْنُ اَبِی سُفْیَانَ بْنِ حَرْبٍ یَرْوِیْ عَنْ عُمَرَ" ❶

''اُنھوں نے بصرہ کے پہلے طبقہ میں زیاد بن ابوسفیان بن حرب کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔''

6: امام ابومحمد بن ابی حاتم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"زِیَادُ بْنُ عُبَیْدٍ وَهُوَ زِیَادُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَیُقَالُ: اِبْنُ سُمَیَّةَ وَ سُمَیَّةُ أُمُّهٗ یُکَنّٰی بِاَبِی الْمُغِیْرَةِ اَخُوْبَکْرَةَ لِأُمِّهٖ وَهُوَ الَّذِیْ اِدَّعَاهُ مُعَاوِیَةُ ، سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ ذٰلِكَ" ❷

''میں نے اپنے والد سے سنا کہ زیاد بن عبید، زیاد بن ابوسفیان ہے جسے ابن سمیہ بھی کہا جاتا ہے اور سمیہ اس کی والدہ ہے اور یہ ماں کی طرف سے ابوبکرہ کے بھائی ہیں اور یہ وہی ہے جس کے متعلق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (بھائی ہونے کا) دعوی کیا تھا۔''

7: امام ابواحمد حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"اَبُوالْمُغِیْرَةِ زِیَادُ بْنُ اَبِیْهِ وَیُقَالُ اِبْنُ عُبَیْدٍ وَیُقَالُ اِبْنُ سُمَیَّةَ وَیُقَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ اَوْاِسْمُ اَبِیْ سُفْیَانَ صَخْرِبْنِ حَرْبِ بْنِ أُمَیَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ الْقُرَشِیِّ اَخُوْاَبِیْ بَکْرَةَ لِأَمِّهٖ وُلِدَعَامَ الْهِجْرَةِ وَسَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ...... وَالِیًا عَلٰی

❶ تاریخ دمشق: ج10 ص444 ❷ تاریخ دمشق: ج 10 ص445 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمِصْرَيْنِ" ❶

"یعنی ابوالمغیرہ کو زیاد بن ابیہ اور زیاد بن عبید یا زیاد بن سمیہ کے ساتھ زیاد بن ابی سفیان بھی کہا جاتا ہے ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے اور یہ زیاد ماں کی طرف سے ابوبکرہ کا بھائی ہے جو ہجرت کے سال پیدا ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا اور دونوں (کوفہ و بصرہ) شہروں کا والی رہا۔"

8: معاویہ بن صالح فرماتے ہیں:

"سَمِعْتُ يَحْيَ بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ فِيْ تَسْمِيَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: زِيَادُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ" ❷

9: امام ابن عیاش رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"زِيَادُ بْنُ أَبِيْهِ يُكَنّٰى أَبَا الْمُغِيْرَةِ: وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ جُمِعَ لَهُ الْمِصْرَانِ الْكُوْفَةُ وَالْبَصْرَةُ" ❸

10: امام ابوالحسن کوفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"كَتَبَ زِيَادُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ لِأَرْبَعَةٍ عَلَى الْبَصْرَةِ لِاَبِيْ مُوْسٰى لْاَشْعَرِيِّ وَلِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ" ❹

11: امام مصعب بن الزبیری رحمہ اللہ نے بھی ان کے متعلق لکھا ہے:

"عَائِشَةُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ تَزَوَّجَهَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ" ❺

---

❶ ایضاً۔ ❷ ایضاً: ص 444

❸ تاریخ دمشق: ج 10 ص 445۔ ❹ تاریخ دمشق: ج 10 ص 448۔

❺ نسب قریش: ص 44

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12: مشہور مؤرخ خلیفہ بن خیاط نے بھی تحریر کیا ہے:

"زِيَادُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ يُكَنَّى أَبَا الْمُغِيرَةِ مَاتَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِيْنَ" ❶

13: امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ امام محمد بن زیاد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مَاتَ زِيَادُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَبُو الْمُغِيرَةِ" ❷

14: امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی ذکر کیا ہے:

"زِيَادُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَيُقَالُ هُوَ بْنُ عُبَيْدٍ وَيُقَالُ اِبْنُ سُمَيَّةَ، أَبُو الْمُغِيرَةِ أَخُو أَبِي بَكْرَةَ لِأُمِّهِ سَمِعَ عُمَرَ" ❸

"زیاد بن ابوسفیان کو "ابن عبید" اور "ابن سمیۃ" بھی کہتے ہیں اور وہ ابوبکرہ کے ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔"

15: امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے:

"كَمَا حَدَّثَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ: عَنْ عَبَّادٍ - وَهُوَ مِنْ وُلْدِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ - وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ مَعْرُوفِ النَّسَبِ عَنْ أَهْلِ النَّسَبِ وَلَيْسَ مِنَ الْمُغِيرَةِ بِسَبِيلٍ"

"امام مالک نے زہری سے بھی حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ: عن عباد اور یہ عباد مغیرہ بن شعبہ کی اولاد سے ہیں لیکن اہل نسب کے ہاں وہ عباد بن زیاد بن ابی سفیان کی نسبت سے معروف ہیں لہٰذا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف ان کی نسبت صحیح نہیں۔"

❶ تاریخ خلیفہ بن خیاط: ص 219 ، تاریخ دمشق: ج 10 ص 444

❷ تاریخ اوسط: ج 1 ص 115، رقم: 480

❸ تاریخ بخاری: ج 3 ص 357 ، رقم: 1201 تاریخ دمشق: ج 10 ص 445

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم رحمہ اللہ سے یہ بھی منقول ہے کہ:

"اَبُو الْمُغِیْرَۃِ: زِیَادُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ اَخُوْ اَبِیْ بَکْرَۃَ سَمِعَ عُمَرَ" ❶

''ابوالمغیرہ زیاد بن ابوسفیان ابوبکرہ کے بھائی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا۔''

16: امام عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے:

"وَکَانَتْ عَائِشَۃُ کَتَبَتْ اِلٰی زِیَادُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ بِالْوَصَایَۃِ بِہٖ" ❷

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زیاد بن ابی سفیان کی طرف اُن کے متعلق وصیت کا لکھا۔''

اسی طرح اور بھی مؤرخین ومحدثین نے ان کو ابوسفیان کی نسبت ہی سے متعارف کروایا ہے۔ جیسا کہ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ سے بھی پہلے گزر چکا ہے اور ان علماء اور اصحابِ فن کا ان کو ابوسفیان کی نسبت سے لکھنا دلیل ہے کہ زیاد کا ابوسفیان سے نسب ان علماء کے ہاں مسلم ہے اور تائید وتاکید ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی زیاد کے دعویٰ کی تصدیق میں شہادتوں کے بعد جو موقف اختیار کیا وہ درست تھا۔

ایک شبہ کا ازالہ

بعض حضرات اس موقعہ پر اس شبہ کا شکار ہو جاتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام اور زیاد کو ابوسفیان کی طرف منسوب کرنا شرعی ہدایات بلکہ نصوص کے خلاف تھا کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ:

❶ التمییز: ص 171، الکنی والاسماء: ج 1 ص 267، تاریخ دمشق: ج 10، ص 445

❷ المعارف: ص 178، منزلہ: ج 1 ص 664.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ" ❶

"بچہ اسی کا ہو گا جس کے بستر پر جنم لے"

اور یہ بھی آتا ہے کہ:

"مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْتَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا" ❷

"جس نے خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور طرف منسوب کیا یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کا غلام ظاہر کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ اس کی کوئی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔"

تو اس حکم اور وعید کے باوجود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ قدم کیوں اُٹھایا؟ یہ سوال اگرچہ بڑا معقول معلوم ہوتا ہے لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس اقدام پر یہ حکم اور وعید صادق بھی آتی ہے کہ نہیں؟ چنانچہ امر واقع میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا قدم بہت مختلف ہے۔

اول:...... تو "سفاح" اور "نکاح" میں فرق پیش نظر رہے کیونکہ اس وعید کا تعلق سفاح (زنا) سے ہے نکاح سے نہیں۔

دوم:...... وہاں دونوں جانب سے دعویٰ ہے مگر یہاں تو صاحب الفراش کا یہ دعویٰ ہی نہیں۔

سوم:...... یہ نسبت شواہد کے بعد قرار پائی ہے۔

چہارم:...... ابوسفیان کے اقرار اور اس پر شہادتوں کے بعد اس نسبت کو "غیرابیہ" پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

---

❶ بخاری: 2053، مسلم: 1457۔ ❷ مسلم: ج 2 ص 994، رقم: 1370۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنجم: ...... ایسا ہونا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مستبعد اور ناممکن ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا جذبہ اتباع سنت نہ صرف کہ مشہور ہے بلکہ آپ خود اس حدیث۔ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ۔ کے راوی ہیں۔

ششم: ...... آپ خود جلیل القدر فقیہ تھے ممکن ہے اس مسئلہ میں ان کی اجتہادی رائے دیگر حضرات سے مختلف ہو۔

ہفتم: ...... یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذاتی فیصلہ نہیں تھا بلکہ زیاد کے دعوی کی تصدیق وتائید تھی۔

اسی لیے جب آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا:

"قَضَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ مِنْ قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ" ❶

"رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ معاویہ کے فیصلہ سے بہتر ہے۔"

بعض حضرات نے اسے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے رجوع سے بھی تعبیر کیا ہے۔

ہشتم: ...... بہت سے مؤرخین ومحدثین نے اس حکم اور وعید کے باوجود اس نسب کو تسلیم کیا ہے۔ گویا وہ اس نسبت کو اس وعید کا مصداق نہیں سمجھتے۔

نہم: ...... اگر بفرض محال اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کسی نص کی مخالفت ہوئی ہے تو ہم اس کی حسن ظن سے تاویل کریں گے ورنہ علی الاقل ان کو معفو ومغفور سمجھیں گے ایسا نہیں کہ اس ایک غلطی کی بنا پر ان کی تمام حسنات و درجات کو نظرانداز کر دیا جائے گا بلکہ اصول تو یہ ہے کہ:

﴿إِنَّ الْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّـَٔاتِ﴾ (ھود: ۱۱٤)

اسی لیے علامہ یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

---

❶ مسند ابی یعلی: ج 13 ص 383، رقم 7390 تاریخ دمشق: ج 37 ص 428، مجمع الزوائد: ج 5 ص 14 اسنادہ منقطع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَنَقُولُ هُوَ بَشَرٌ وَلَيْسَ بِمَعْصُومٍ وَلٰكِنْ هٰذَا الْمِقْدَارُ لَا يُكَفِّرُهُ وَإِنَّمَا يَجْعَلُهُ عَاصِيًا۔ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ، وَلَهُ حَسَنَاتٌ كَثِيرَةٌ عَظِيمَةٌ فِي خِدْمَةِ الدِّينِ وَصُحْبَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَجِهَادِهِ مَعَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي مُدَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَمُرَابَطَتِهِ وَمُجَاهَدَتِهِ فِي بِلَادِ الشَّامِ أَيَّامَ أَبِي بكر وعمر وعثمان ، ثُمَّ بَعْدَ أَنْ تَمَّ الْأَمْرُ اِشْتَغَلَ بِالْغَزْوِ وَالْجِهَادِ وَفَتْحِ كَثِيرٍ مِنَ الْبِلَادِ حَتّٰى وَصَلَتْ جُيُوشُهُ قُسْطُنْطُنِيَّةَ ، أَتَرٰى أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَ كَرَمِهِ وَعَدْلِهِ يُنْسٰى لَهُ كُلَّ هٰذِهِ الْحَسَنَاتِ لِأَجْلِ خَطِيئَتِهِ فِي مُحَارَبَةِ عَلِيٍّ ، وَقَدْ قَالَ تَعَالٰى۔ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ "[1]

"ہم کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی انسان تھے اور وہ معصوم نہیں لیکن (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محاربت) اس قدر (گناہ) نہیں جو اُنہیں کافر قرار دے، زیادہ سے زیادہ اُنہیں گنہگار قرار دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے، کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہت زیادہ اور بڑی بڑی نیکیاں ہیں جو اُنہوں نے خدمتِ دین اور صحبتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں انجام دیں اور اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا پھر خلفاء راشدین کے دور میں بھی جہاد میں حصہ لیا۔ سرحدوں کی حفاظت کی اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے دور خلافت میں شام کے علاقوں کو فتح کیا اور جب ان کی حکومت کو استقرار و استحکام نصیب ہوا پھر غزوات اور جہادی مہمات میں مشغول ہو گئے اور بہت سے علاقوں کو فتح کرتے ہوئے آپ

---

[1] الاساليب البديعة: ص 527 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لشکر قسطنطنیہ تک جا پہنچے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عدل و کرم کے باوصف صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محاربت کی بنا پر ان کی ان سب حسنات و خدمات کو نظر انداز کر دے گا جبکہ وہ خود فرماتے ہیں کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔"

ایک اہم سوال

گزشتہ تفصیل سے زیاد کی پوزیشن بھی واضح ہو جاتی ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اقدام کی حقیقت بھی کھل جاتی ہے جس کے بعد یہ اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کے باوجود زیاد کو "حرام زادہ" کہہ کر کیچڑ اُچھالنا اور اسے برا بھلا کہنا کیا شرعی اور اخلاقی جواز رکھتا ہے؟ اور اگر ایسا کرنا اور کہنا جائز ہے تو پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو زیاد کے گورنر یا عامل بنانے پر طعن و تشنیع سے قبل اس سوال کا جواب تلاش کرنا بلکہ دینا چاہیے کہ اس "حرام زادے" اور "درندہ صفت" انسان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیوں حکومتی خدمات کے لیے منتخب کیا؟ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی وہ سرکاری منصب سے وابستہ رہا یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو سرکاری منصب پر قائم رکھا اور خدمات لیں۔ بلکہ جب کرمان اور فارس میں بغاوت اور شورش بپا ہوئی تو:

"فَاسْتَشَارَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِيمَنْ يُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ فَأَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَجَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ أَنْ يُوَلِّيَ عَلَيْهِمْ زِيَادَ بْنَ أَبِيهِ فَإِنَّهُ صَلِيبُ الرَّأْيِ عَالِمٌ بِالسِّيَاسَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ هُوَ لَهَا فَوَلَّاهُ فَارِسَ وَكَرْمَانَ وَجَهَّزَهُ إِلَيْهِمَا فِي أَرْبَعَةِ آلَافِ فَارِسٍ" [1]

"لوگوں سے مشورہ لیا کہ وہاں کا گورنر کس کو بنایا جائے تو حضرت ابن عباس اور جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ زیاد بن ابیہ کو ان پر حاکم بنا

[1] تاریخ طبری: ج 5 ص 137۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا جائے کیونکہ وہ بڑی پختہ رائے والے سیاستدان ہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فارس و کرمان کا والی بنایا اور چار ہزار شاہسوار دے کر ان کی طرف روانہ کیا۔''

تو پھر ان حضرات کے متعلق موصوف دانش صاحب کی کیا رائے ہے؟

ہمارے خیال میں اس سوال کے جواب کی دو ہی صورتیں ہیں:

[1]:...... ان حضرات کے نزدیک زیاد نہ صرف ایک باصلاحیت شخص تھا بلکہ وہ اپنے کردار کے اعتبار سے بھی اس قابل تھا کہ اس پر اعتماد کیا جائے اور اسے سرکاری مناصب اور حکومتی خدمات کے لیے مقرر کیا جائے۔

تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پراپیگنڈہ کیوں؟

[2]:...... ان حضرات سے غلطی ہوئی کہ اُنہوں نے ایک ''حرام زادے'' اور ''درندہ صفت'' شخص پر اعتماد کر کے اسے حکومتی ذمہ داریاں سونپیں، جس پر ہم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے عفو و کرم اور بخشش کی توقع رکھتے ہیں۔ تو پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ حسن ظن کیوں نہیں؟

یہ واقعہ کیوں اُچھالا گیا؟

اب ہم اس سوال و جواب کے تناظر میں اس پورے قصہ کے اس پہلو پر روشنی ڈالنا مناسب سمجھتے ہیں جس سے حقیقت واقعہ کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے اور وہ یہ ہے کہ دیکھا جائے یہ واقعہ کیوں اور کب اچھالا گیا؟

چنانچہ کہتے ہیں کہ سیاسیات میں واقعہ اہم نہیں ہوتا اس کا محل اور وقت اہم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کیوں رونما ہوا یا اس کو اس موقعہ پر کیوں ظاہر کیا گیا؟ تو دیکھیے یہی زیاد جو ''حرام زادہ'' ہے کل تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے تو اس کے نسب کو کوئی نہیں اُچھالتا؟ یہی ''خونخوار درندہ صفت'' زیاد جب تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی نے اس کے متعلق کوئی سوال نہ اُٹھایا؟ یہی اہل اللہ کو ذلیل و رسوا کرنے والا زیاد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے چار ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوتا ہے تو کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اعتراض نہیں کیا، بغاوت و سرکشی اور شورش کو دبانے کے لیے جب یہی زیاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے گورنر بنائے جاتے ہیں تو کسی کو خیال نہ آیا کہ اس قماش کے آدمی کو یہ منصب کیوں دیا جا رہا ہے؟

پھر یکا یک جب خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور ملت اسلامیہ میں ایک مدت بعد اتفاق و اتحاد پیدا ہوتا ہے اور پھر سے اسلامی فتوحات کے دروازے کھلتے ہیں اور اسلامی جہاد کا علم بلند ہو کر دشمن کو فتح کرتے ہوئے چاروں اطراف لہرانے لگتا ہے تو زیاد کے نام پر ایک ہنگامہ بپا ہو جاتا ہے تو ضرور سوچنا چاہیے کہ آخر اب ایسا کیا ہو گیا کہ ہر طرف خلیفہ وقت اور حکومت اسلامیہ کے خلاف زیاد کے نام پر پراپیگنڈہ کا ایک طوفان اُمنڈ آیا ہے۔

معلوم ہے کہ حضرت عتبہ بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کے درمیان اسی قسم کا ایک اختلاف ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ آیا اور یہ واقعہ بھی فتح مکہ کے وقت کا ہے تو پھر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ اس وقت کیوں نہ پیش کیا گیا؟

پھر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ 31ھ کو وفات پاتے ہیں لیکن جب تک وہ زندہ رہے کسی نے زیاد کے متعلق اس معاملہ کو اس انداز پر نہ اُٹھایا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں زیاد کے متعلق کسی نے یہ تحقیق نہ کی؟

تو پھر 44ھ میں اگر یہ واقعہ اُچھالا گیا تو اس کا واحد مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبائیت کے پروردہ سازشی عناصر خلافت اسلامیہ کی شان و شوکت کو گوارا نہ کر رہے تھے اور وہ کسی نہ کسی طور اسلامی ریاست کو کمزور دیکھنا چاہتے تھے اُنھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف پراپیگنڈہ کی جو مہم چلائی اس میں اس اعتراض کو بڑی اہمیت سے پیش کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

، یقیناً ان حضرات کو زیاد کے ساتھ کوئی سروکار نہ تھا وہ تو صرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اپنے بغض وعناد کا اظہار کرتے ہوئے اسلامی ریاست کے خلاف اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے اپنے ایسے مذموم مقاصد میں وہ کامیاب نہ ہو سکے مگر اپنی معنوی ذریت کے لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف آتش حقد وحسد کا سامان ضرور فراہم کر گئے کہ وہ ایسے جھوٹے اور غیر اخلاقی وغیر شرعی پراپیگنڈہ سے ان نفوس قدسیہ پر اعتراض کر کے آتش جہنم کا سامان بنتے رہیں۔

ان کوششوں میں جہاں سبائیت کے زیرِ اثر مذہب کے نام پر سیاسی مفادات کا دخل ہے وہاں عباسی واموی خلافت کے تناظر میں شیعیت کی مذہبی کارستانی بھی ہے۔ عباسی خلیفہ معتضد باللہ کے کردار سے کون واقف نہیں اُس نے برسرِ ممبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سب وشتم اور لعن وطعن کا ارادہ کیا تو ایک حکم نامہ لکھا جس میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور بنو امیہ کے متعلق موضوع اور من گھڑت روایات لکھیں اور کہا:

"وَاِنَّ مُعَاوِيَةَ سَفَكَ الدِّمَاءَ وَ سَبَى الْحَرِيْمَ وَانْتَهَبَ الْاَمْوَالَ الْمُحَرَّمَةَ وَقَتَلَ حَجَرًا وَعَمْرَو بْنَ الْحَمْقِ وَادَّعٰى زِيَادَ بْنَ اَبِيْهِ جُرْأَةً عَلَى اللّٰهِ ----- ثُمَّ دَعٰى اِلٰى بَيْعَةِ ابْنِهٖ يَزِيْدَ وَقَدْ عَلِمَ فِسْقَهٗ فَفَعَلَ بِالْحُسَيْنِ وَآلِهٖ مَافَعَلَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَحَرَقَ بَيْتَ الْحَرَامِ" ❶

"اور یہ کہ معاویہ نے خون بہایا عورتوں کو لونڈیاں بنایا اور مال لوٹا، حجر اور عمرو بن حمق کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ پر جرأت کر کے زیاد کو اپنا بھائی بنایا .... پھر اپنے بیٹے یزید کے فسق کا علم ہونے کے باوجود اُس کی بیعت لی پھر اُس (یزید) نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل سے جو سلوک کیا

❶ تاریخ الاسلام للذہبی: حوادث، 290-281 ص18۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو کیا، نیز اُس نے حرہ کے واقع میں جو کیا وہ بھی معلوم ہے اور بیت اللہ کو جلایا۔''

گویا آج بھی اسی فکری اور سیاسی پسِ منظر میں اس عباسی حکمران کی جگالی میں حضرت امیر معاویہ پر وہی چارج شیٹ جاری کی جارہی ہے اور تب سے اب تک یہ سلسلہ جاری ہے اور نہ معلوم کب تک جاری رہے لیکن اہل تحقیق کے حق پانے اور اطمینان کو سابقہ سطور میں دی گئی تفصیلات یقیناً کافی ہیں کہ استلحاق زیاد کے معاملہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دامن ہر طرح سے پاک ہے۔ مذکورہ حقائق کے بعد بھی اگر کسی کو زیاد کے ''حرام زادہ'' ہونے یا کہنے پر اصرار ہے تو پھر اسے خود اپنے ''حلال زادہ'' ہونے کا ثبوت بھی تلاش کرنا چاہیے۔

ایک اور بہتان کی حقیقت

دشمنانِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور معاندین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے خبث باطن کی تسکین کے لیے کذب و افتراء پر مبنی جو پراپیگنڈہ ان نفوس قدسیہ کے خلاف کرتے ہیں بالخصوص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر جس طرح طعن و تشنیع کے تیر برسائے جاتے ہیں اور مختلف قسم کے الزامات واتہامات لگائے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دشمنانِ اسلام نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کی خاطر ایک منصوبہ بندی کے تحت نہ صرف کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکومتی کارندوں اور ذمہ داروں میں غیر مسلموں کو داخل کیا بلکہ آپ کے حرم میں ایسی خواتین کو بھی شامل کروایا جو غیر مسلم اور دشمن کی ایجنٹ تھیں، موصوف دانش صاحب نے بھی بعض دشمنانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے لکھا ہے:

قیصر روم اپنی چال چلتا رہا بڑی اسکیم کے تحت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھر عیسائی عورت میسون کو مسلمان بنا کے داخل کیا اس سے یزید پیدا ہوا جس کی پرورش عیسائی قبیلے کے ننھیال میں ہوئی اس نو مسلم بیوی کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے طلاق بھی دے دی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کی گہری سازش تھی کہ مرکزی مسلم حکومت میں اپنے مشنری لوگ داخل کرے، اُنہی میں سے یہ خصوصی مشیر ''سرجون'' بھی تھا۔ (شرح اربعین۔۔۔۔ص 213)

اس اقتباس میں موصوف نے حسب ذیل دعوے کیے ہیں:

1: قیصر روم کی سازش سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھر میسون نامی عورت کو مسلمان بنا کر داخل کیا گیا۔

2: یزید اس میسون کے بطن سے پیدا ہوا جسے بعد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی تھی۔

3: خصوصی مشیر ''سرجون'' بھی اسی سازش کا حصہ تھا۔

موصوف کے ان دعووں کا جھوٹ یا بہتانِ محض ہونے کے لیے تو اتنا ہی کافی ہے کہ اُنہوں نے خلافِ معمول بغیر کسی حوالہ کے محض زیب داستان کے لیے اس اتہام و بہتان کو لکھا ہے کوئی معلوم نہیں کس مؤرخ نے یہ دعویٰ کیا کہ قیصر روم کی سازش سے میسون مسلمان ہو کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حرم میں پہنچی؟ پھر یہ خاتون کب اور کس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی؟

حالانکہ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ بنو کلب ایک قدیمی مسلمان خاندان تھا جس سے بنو امیہ کے قریبی تعلقات اور حلیفانہ مراسم تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس مسلمان خاندان سے سیاسی مصالح کے تحت رشتہ ازدواج جوڑا مگر موصوف دانش صاحب نے اپنے خبث باطن سے اس مسلمان خاتون کو پہلے غیر مسلم قرار دیا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے نکاح پڑھوا دیا گویا تاثر دیا کہ اُنہوں نے عیسائی خاندان میں شادی کی تو کیا کسی کو ناجائز غیر مسلم کہنے والا اور کافر قرار دینے والا بموجب حدیث پاک خود کافر نہیں ٹھہرتا؟

اگر محض ایسا کرنا کوئی عیب ہے تو پھر آپ جیسا کوئی صیہونی دانشور کل کلاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہ سوال اُٹھائے گا تو کیا جواب ہوگا؟ حالانکہ یہ خاتون نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف کہ مسلمان تھی بلکہ حافظ ابن عساکر نے لکھا ہے کہ:

ایک مرتبہ ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان کے ساتھ حدیج نامی خصی غلام بھی تھا جسے دیکھتے ہی میسون نے پردہ کرلیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"إِنَّ هٰذَا بِمَنْزِلَةِ الْمَرْأَةِ فَعَلَامَ تَسْتَتِرِيْنَ مِنْهُ؟ فَقَالَتْ لَهُ: كَأَنَّكَ تَرٰى اَنَّ الْمُثْلَةَ أَحَلَّتْ لِيْ مِنْيْ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" ❶

"یہ تو عورت کی طرح ہی ہے اس سے پردہ کرنے کی کیا ضرورت؟ تو اس نے جواب دیا کیا آپ سمجھتے ہیں مثلہ (عضو مخصوص کے ناکارہ ہونے) سے میرے لیے اللہ کا حرام کردہ حلال ہوگیا۔"

کیا کسی عیسائی ایجنٹ اور جاسوس خاتون سے اس جذبہ ایمانی کی توقع کی جاسکتی ہے تو ایسی نیک سیرت پاک دامن عورت کو یہ الزام ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ ﴾ (النور: ۲۳) کی غلیظ سوچ رکھنے والے سبائیت خوردہ اور مودودیت زدہ ایسے دانشور ہی دے سکتے ہیں جس کا جرم شاید صرف یہ ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حرم میں کیوں آئی اور پھر یزید کی والدہ کیوں ٹھہری؟

اور بفرض محال وہ غیر مسلمہ تھی پھر مسلمان ہوکر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حرم میں آئی تو اس میں شرعی اور اخلاقی طور پر کیا عیب ہے؟ کیا اس کے کردار سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے کبھی اسلامی حکومت کا راز فاش کیا؟ یا کسی سازش میں شریک ہوئی؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر کل کلاں آپ جیسا دانشور نا معلوم اہل کتاب کی کن کن خواتین کے متعلق یہ ہرزہ سرائی کرے گا جو مسلمان ہوکر حرم خلافت میں آئیں اور مسلمانوں کا حرم قرار پائیں بلکہ شاید آپ کی اس دانش ابلیس سے پھر حرم نبوی بھی محفوظ نہ رہے۔ العیاذ باللہ۔

❶ تاریخ دمشق: ج 37 ص 461۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھیک ہے جس طرح اس خاتون کو قصرِ خلافت میں رہائش کی بجائے دیہاتی اور بدوی زندگی زیادہ اچھی لگی تو اس نے قصرِ خلافت میں رہنا پسند نہ کیا بلکہ بدوی ماحول کے مقابلہ میں قصر شاہی کے اس ماحول کی مذمت بھی کی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے بدوی ماحول میں بھیج دیا اور وہیں اس کے پیٹ سے یزید متولد ہوئے۔

اسی پس منظر میں اگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو طلاق دی بھی ہو تو یہ کوئی ایسی اجنبی بات نہیں جس سے یہ کشید کیا جائے کہ وہ نعوذ باللہ جاسوس یا ایجنٹ تھی اگر ایسا ہی ہے تو شاید پھر مریم جمیلہ بھی ایسی ہی سازش کے تحت حرم جماعت اسلامی میں بھیجی گئی تھی اور شاید یہ بھی اس الزام کی تصدیق ہے کہ مولانا مودودی امریکی ایجنٹ تھے۔

بہرحال ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ بے سر و پا الزام اور اتہام بلکہ بہتان ہے کہ ان کے حرم میں ''میسون'' نامی خاتون قیصر روم کی سازش سے پہنچی اگر کوئی ایسی معتبر تاریخی شہادت ہے تو اسے پیش کیا جائے ﴿قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (البقرة : ۱۱۱) مگر ہم یقین سے کہتے ہیں کہ سبائیت کے یہ پرپرزے کبھی ایسا نہ کرسکیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز،

﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرة : 24)

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

اسی طرح یہ کہنا بھی بلا ثبوت اور محض بہتان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سرجون نامی ایک عیسائی کو اپنا سیکرٹری رکھا ہوا تھا کسی بھی مستند تو کیا غیر مستند حوالہ سے بھی یہ چیز ثابت نہیں ہوتی اسی لیے شیخ أمیر بن احمد قروی لکھتے ہیں:

"لَمْ تَنْقُلْ لَنَا كُتُبُ التَّارِيْخِ - حَسْبَ مَا وَقَفْتُ عَلَيْهِ - هٰذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْأَمْرَ بِالْأَسَانِيْدِ مُطْلَقًا سَوَاءً كَانَتْ صَحِيْحَةً أَوْ ضَعِيْفَةً وَلَعَلَّ الشُّهْرَةَ أَغْنَتْ عَنْ ذٰلِكَ"❶

''ہماری اطلاع میں کسی بھی مسند اور مستند تاریخی ذریعہ سے یہ الزام ثابت نہیں خواہ صحیح ذریعہ ہو یا کمزور، اور شاید صرف شہرت کی بنا پر سند کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی۔''

سرجون کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قصرِ خلافت میں خصوصی کاتب کے طور پر مقرر ہونا اگرچہ کسی بھی صحیح سند سے ثابت نہیں تاہم اس کو متعدد پہلوؤں سے دیکھا جانا بھی ضروری ہے۔ شیخ امیر قروی رحمہ اللہ کے بقول اس قضیہ میں چند امور خصوصی توجہ کے متقاضی ہیں مثلاً

[1]:......بعض مؤرخین کے بقول اگر سرجون حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دیوان ملکی میں تھا تو اکیلا اس خدمت پر مامور نہ تھا کہ تمام خط و کتابت اور معاملات اس کے سپرد ہوں، چنانچہ امام طبری رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَكَانَ يَكْتُبُ لِمُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ عَلَى الرَّسَائِلِ عُبَيْدُ بْنُ أَوْسٍ الْغَسَّانِيُّ وَكَانَ يَكْتُبُ لَهٗ عَلٰى دِيْوَانِ الْخَرَاجِ سَرْجُوْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرُّوْمِيُّ وَكَتَبَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ دَرَّاجٍ وَهُوَ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ عَلٰى بَعْضِ دَوَاوِيْنِهٖ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ نَصْرٍ السُّلَمِيُّ"❷

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے خط و کتابت پر عبید بن اوس الغسانی مقرر تھے جبکہ خراج کے حساب و کتاب پر سرجون بن منصور رومی مقرر تھے ان کے ساتھ آپ کے غلام عبداللہ بن دراج اور عبیداللہ بن نصر سلمی بھی ایسی

❶ منزلہ معاویہ ...... ج 1 ص 664 ۔ ❷ تاریخ طبری: ج 6 ص 180 ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داریاں ادا کرتے تھے۔''

گویا سرجون نہ اکیلے تھے اور نہ ہی کسی حساس خط وکتابت کے ذمہ دار، جس سے اندیشہ ہو سکے کہ وہ دشمن کے لیے کوئی آلہ کار ثابت ہوں؟

[2]:...... پھر سرجون ان معاملات تک ہی محدود تھے جن کا تعلق رومی زبان سے تھا جیسا کہ ابن ندیم نے لکھا ہے:

"فَاَمَّا الدِّیْوَانُ بِالشَّامِ فَکَانَ بِالرُّوْمِیَّةِ والَّذِیْ کَانَ یَکْتُبُ عَلَیْهِ سَرْجُوْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ لِمُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ" ❶

''شام میں دفتری کام رومی زبان میں تھا تو یہ کام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے سرجون انجام دیتا تھا۔''

اس کا پس منظر غالباً یہ تھا کہ مفتوحہ علاقوں میں دفتری کام ان ہی علاقوں کی زبانوں میں جاری رہتا تھا تو اس کے لیے اسی زبان کے ماہر اشخاص کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں یا جاری رکھی جاتی تھیں جو انجام دے رہے ہوتے اور یہ ایک دفتری مجبوری ہوتی تھی چنانچہ علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے:

"وَاَمَّا دِیْوَانُ الْخَرَاجِ وَالْجُبَابَاتِ فَبَقِیَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ عَلٰی مَاکَانَ عَلَیْهِ مِنْ قَبْلِ دِیْوَانِ الْعِرَاقِ بِالْفَارِسِیَّةِ وَدِیْوَانُ الشَّامِ بِالرُّوْمِیَّةِ وَکُتَّابُ الدَّوَاوِینِ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِنَ الْفَرِیْقَیْنِ وَلَمَّا جَاءَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ وَاسْتَحَالَ الْأَمْرُ مُلْکًا وَانْتَقَلَ الْقَوْمُ مِنْ غَضَاضَةِ الْبَدَاوَةِ اِلٰی رَوْنَقِ الْحَضَارَةِ وَمِنْ سَذَاجَةِ الْأُمِّیَّةِ اِلٰی حَذْقِ الْکِتَابَةِ ، وَظَهَرَ فِی الْعَرَبِ وَمَوَالِیْهِ مَهَرَةٌ فِی الْکِتَابِ وَالْحُسْبَانِ فَأَمَرَ عَبْدُالْمَلِكِ

❶ فهرست للنديم: ص 241.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُلَيْمَانَ بْنَ سَعْدٍ وَالِي الْأُرْدُن لِعَهْدِهِ اَنْ يَنْقُلَ دِيْوَانَ الشَّامِ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ فَأَكْمَلَهُ لِسَنَةٍ مِنْ يَوْمِ اِبْتِدَائِهِ وَوَقَفَ عَلَيْهِ سَرْجُوْنُ كَاتِبُ عَبْدِالْمَلِكِ فَقَالَ: لِلْكُتَّابِ الرُّوْمِ: أُطْلُبُوا الْعَيْشَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الصَّنَاعَةِ فَقَدْ قَطَعَهَا اللّٰهُ عَنْكُمْ"❶

"یعنی خراج اور ٹیکسوں کا دفتری نظام اسلام کے بعد بھی پہلے کی طرح ہی رہا چنانچہ عراق سے متعلقہ امور فارسی میں، شام سے متعلقہ امور رومی زبان میں رہے اور اسی طرح دیگر معاہدین کے معاملات کا حساب و کتاب تھا، البتہ جب عبدالملک بن مروان خلیفہ بنا اور نظام ملکی قائم ہوا اور مسلمان بدوی اور دیہاتی زندگی کی جگہ شہری زندگی سے محظوظ ہوئے اور لکھنے پڑھنے کی محرومی سے نکل کر لکھنے پڑھنے کی دولت سے فیضاب ہوئے اور عرب اور ان کے غلاموں میں بھی حساب و کتاب کے ماہر پیدا ہوگئے تو خلیفہ عبدالملک نے اُردن کے والی سلیمان بن سعد کو حکم دیا کہ وہ شام سے متعلقہ دفتری معاملات کو عربی زبان میں منتقل کرے، اس نے یہ کام شاہی کاتب سرجون کی نگرانی میں ایک سال میں مکمل کر لیا تو پھر اس نے تمام رومی ملازموں (لکھنے والوں) سے کہا کہ اب اپنے روزگار کے لیے کوئی اور پیشہ اختیار کریں یہاں کا کام اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے ختم کر دیا ہے۔"

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک یہ ایک دفتری ضرورت اور مجبوری تھی، کسی غیر مسلم سے خدمات لینا اگرچہ فقہاء کے نزدیک مختلف فیہ ہے لیکن اکثر فقہاء ضرورت اور مجبوری میں اس کے جواز کے قائل ہیں جیسا کہ ضرورت اور مجبوری میں تعلیم کا حصول ہے یا علاج معالجہ کا معاملہ ہے اس کی تفصیل فقہی کتب میں

❶ مقدمہ ابن خلدون: ج1، ص303.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھی جا سکتی ہے مگر اس میں شاید کوئی دوسری رائے نہیں کہ اس وقت ایسے افراد کی خدمات کا حاصل کرنا ضرورت تھی اور مجبوری بھی۔ اور معلوم ہے کہ "اَلضُّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْذُوْرَاتِ"

اسی پس منظر میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"یَجِبُ عَلٰی کُلِّ وَلِيٍّ أَمْرٍ أَنْ یَسْتَعِیْنَ بِأَھْلِ الصِّدْقِ وَالْعَدْلِ وَإِذَا تَعَذَّرَ ذٰلِكَ اِسْتَعَانَ بِالْأَمْثَلِ فَالْأَمْثَلِ، وَإِنْ کَانَ فِیْهِ کَذِبٌ وَظُلْمٌ، فَإِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ وَبِأَقْوَامٍ لَا خَلَاقَ لَھُمْ" ❶

"یعنی ہر مسلمان حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ سچے اور عادل لوگوں کا تعاون حاصل کرے اگر ایسے آدمی نہ مل سکیں تو پھر درجہ بدرجہ جو اچھے لوگ ہوں ان کی خدمات حاصل کریں اگر چہ ان میں جھوٹ اور ظلم بھی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دین کا تعاون کسی فاجر آدمی سے بھی کروا سکتا ہے اور ایسی قوموں سے دین کی خدمت لے سکتا ہے جن کا دین سے کوئی تعلق بھی نہ ہو۔"

[3]:...... پھر یہ شخص چونکہ اپنے فن کا ماہر تھا اسی لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد یزید کے ہاں اور پھر مروان بن حکم اور اس کے بعد عبدالملک بن مروان کے ادوار میں بھی وہ یہ ذمہ داری ادا کرتا رہا، تو صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدف طعن بنانا بتاتا ہے کہ معاملہ سرجون کی خدمت کا نہیں بلکہ کچھ اور ہے؟ اور یہ کوئی راز نہیں سبھی جانتے ہیں کہ یہ محض حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر کیچڑ اُچھالنے کی مذموم کوشش ہے۔

[4]:...... یہاں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ان ادوار میں یہ خدمات انجام دینے والا اگر قیصر روم کا ایجنٹ تھا اور غیر مسلم قوتوں کا مشنری کا رندہ تھا تو اس نے پورے عرصہ

❶ مجموع الفتاوی: ج 28 ص255 ، الطرق الحکمیة : ص 200، ط : دارالبیان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کیا خیانت کی؟ کس موقع پر سرکاری راز افشا کیے؟ کس طرح قومی خزانہ کو نقصان پہنچایا؟ کوئی ایسی ایک حرکت جس سے حکومت اسلامیہ کو پریشانی ہوئی ہو؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو پھر سرجون کو غیر مسلموں کا مشنری ایجنٹ کہنا یقیناً خود مشنری ایجنٹ کاری ہے جس کے تحت مسلمانوں کے نظام حکومت اور ان کے حکمرانوں کو بدنام کیا جاتا ہے، خصوصاً وہ حکمران جنہوں نے نہ صرف غیر مسلموں کو لوہے کے چنے چبوائے بلکہ ان کے علاقوں پر فاتحانہ شان و شوکت سے اسلامی پرچم کو لہرا کر ان پر جزیہ کی ذلت و مسکنت مسلط کی اور آج ان کی معنوی ذریت اسی ایجنڈا کی تکمیل میں مدتوں بعد بھی اپنے اکابر کے زخموں کا یوں بدلہ چکا رہی ہے اور سبائیت کے کارندے تاریخ اسلامی کے قابل فخر حکمرانوں پر کیچڑ اُچھال کر اپنی آتش حقد و حسد کو ٹھنڈا کر رہے ہیں۔

یہ فتنہ آدمی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

[5]:...... اس معاملہ کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ سرجون کی خدمات کے بہانہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدف طعن و تشنیع بنانے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر سرجون کا کاتب ہونا درست تسلیم بھی کر لیا جائے اور اس کی تاریخی شہرت کو قبول کر لیا جائے تو پھر یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ان ہی تاریخی شہادتوں میں ذکر ہے کہ یہ سرجون حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پرست پر مسلمان ہو چکا تھا چنانچہ ابو الحسین الرازی رحمہ اللہ نے دمشق میں اُمرا کے کاتبوں کے ناموں پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے "تسمیۃ کتاب اُمراء دمشق" اس میں لکھا ہے:

"اِنَّهٗ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ"

"یہ عیسائی تھا مگر مسلمان ہو گیا تھا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ دمشق میں ایک گرجا تھا جو اسی کی نسبت سے بنایا گیا تھا کہ:

"كَانَ كَاتِبًا لِمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ثُمَّ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ وَبَقِيَتِ الْكَنِيْسَةُ" ❶

"یعنی یہ سرحہ (سرجون) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا کاتب تھا پھر آپ کے ہاتھوں مسلمان ہوا مگر یہ گرجا باقی رہا۔"

اگر ہمیں تاریخی روایات پر ہی اعتماد کرنا ہے تو پھر اس تاریخی روایت سے معاملہ ہی ختم ہو جاتا ہے کہ وہ جب مسلمان ہو گیا تو پھر اعتراض کس بات پر؟ ہاں کوئی مریض القلب اور سقیم العقل کہہ سکتا ہے کہ اس کا یہ اسلام بھی سازش تھی تو ہم خود اس کے ایسے اسلام کو بھی سازش ہی قرار دے سکتے ہیں جس کے نتیجہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن ولعن دراز کی جا رہی ہے۔

[6]:......کیا معلوم نہیں کہ بعض لوگ غیر مسلم ہونے کے باوجود قابل اعتماد ہوتے ہیں اور امانتداری کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ موصوف دانش صاحب سبھی کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں کہ ان کے مرشد مودودی مرحوم کو امریکی ایجنٹ کہا جاتا ہے گویا:

"اَلْمَرْءُ يَقِيْسُ عَلَى نَفْسِهٖ"

ورنہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کے کفر میں ہوتے ہوئے کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اعتماد کیا اور اس نے بھی کس طرح اپنے عہد کو نبھایا۔ کیا سفر ہجرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غیر مسلم کو راہ رو سفر نہیں بنایا، بلکہ قرآن کہتا ہے: ﴿وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ﴾ (آل

❶ تاریخ دمشق: ج20 ص161، ط: دارالفکر، منزلہ: ج1 ص668

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمران: ۷۵) کہ سبھی غیر مسلم یکساں نہیں ہوتے، خود آنحضرت ﷺ نے غیر مسلموں سے کتابت سیکھنے کا حکم نہیں دیا؟

پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حسب ضرورت سرجون کو اپنا منشی بنا لیا تو اعتراض کیوں؟

ان امور پر غور کرنے سے اس جھوٹے اور بے بنیاد پراپیگنڈہ کی حقیقت کھل جاتی ہے جس سے متأثر ہو کر موصوف دانش صاحب نے بھی غلاظت و تعفن کی بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے بلکہ غسل کرنے کو ضروری خیال کیا کہ دل کے پلید، عمل کے بھی پلید ہوتے ہیں اور فیصلہ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ﴾ (المائدۃ: 41)

''یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ جن کے دلوں کو پاک نہیں کرنا چاہتا۔''

طلبِ خلافت کی حقیقت

اس موقعہ پر اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بعض حضرات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ منفی تاثر بھی دیتے ہیں کہ موصوف نے طلب خلافت اور حصول امارت کے لیے یہ ساری کوشش کی، ہم پہلے بھی اشارۃً لکھ چکے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقصد ہرگز حصولِ امارت یا حصولِ خلافت نہ تھا لیکن افسوس ہے کہ موصوف دانش صاحب لکھتے ہیں:

دوسری طرف اہل شام کا حال دیکھ لیں، کیسے کرسی سے چمٹے رہے کرسی چھوڑنا گوارا نہ کیا، چاہے مسلمانوں کی لاشیں گرتی رہتیں، دنیا کو ترک کرنے کا اعزاز نواسہ رسول ﷺ کو حاصل ہوا۔ (شرح اربعین..... ص135)

حالانکہ سابقہ حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق دیگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الزامات و اتہامات کی طرح یہ بہتان بھی محض بغض و کدورت کی افسانہ طرازی ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جس پس منظر میں خلافت فاروقی کی مدت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر امیر مقرر ہوئے اسی پس منظر میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت کی نوید بشارت سنائی اور پیش گوئی فرمائی تو اس کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں متحقق ہونا اعجازِ نبوت ہے۔

حافظ ابن عساکر نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضوء وغیرہ کا سامان اُٹھاتے تھے ایک دن آپ بیمار پڑ گئے تو یہ خدمت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انجام دی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو بنا کر فارغ ہوئے تو فرمایا:

"یَا مُعَاوِیَة اِنْ وُلِّیْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهِ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّیْ مُبْتَلًى بِالْعَمَلِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ابْتُلِیْتُ." ❶

''معاویہ اگر تم اس معاملہ (خلافت) کے والی بنو تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ سمجھتا رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی بنا پر کسی نہ کسی وقت مجھے اس امتحان سے گزرنا ہوگا، بالآخر مجھے اس آزمائش سے گزرنا پڑا۔''

عبدالملک بن عمیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں:

"وَاللّٰهِ مَا حَمَلَنِیْ عَلَى الْخِلَافَةِ اِلَّا قَوْلُ النَّبِیِّ ﷺ لِیْ یَا مُعَاوِیَة اِنْ مَلَكْتَ فَأَحْسِنْ"

''اللہ کی قسم مجھے خلافت میں دلچسپی صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی بنا پر ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ اگر تمہیں اقتدار ملے تو حسن سلوک

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 269 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پیش آنا۔"

اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں خلافت کا اشارہ کیا اور فرمایا:

"أَلا أَكْسُوكَ قَمِيصًا؟ قُلْتُ: بَلٰى ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، فَنَزَعَ قَمِيصًا كَانَ عَلَيْهِ فَكَسَانِيهِ" ❶

"کیا میں تمہیں قمیص نہ پہناؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص مبارک اُتار کر مجھے پہنائی۔"

مذکورہ حدیث کی روشنی میں درج ذیل دعائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی اہمیت رکھتی ہے۔

"إِنَّ اللّٰهَ يُقْمِصُكَ قَمِيصًا" ❷

"اور اس قمیص سے خلعت خلافت ہی مراد ہے۔ جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے۔"

اور پھر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر جن جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا جنہیں پہلے ذکر کیا جا چکا ہے وہ بھی دلیل ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نہ صرف کہ خلافت و امارت کے اہل تھے بلکہ اُنھوں نے صلح جوئی میں پہل کر کے اس تاثر کو بھی زائل کیا کہ وہ حصولِ خلافت کی جدوجہد کر رہے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ جناب سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جدوجہد کا مقصد حصول اقتدار تھا نہ ہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ مقصد تھا جو اختلافات ہوئے اور نوبت جنگ و جدال تک پہنچی وہ غلط فہمیوں اور کچھ سازشی عناصر کی کارستانی کا نتیجہ تھا اور جب عام الجماعہ کو فریقین میں صلح ہو گئی اور حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی دستبرداری سے خلافت حضرت امیر

❶ ابنِ سعد: ج 1 ص 146 ، الطبری: ج 5 ص 327 ، تاریخ دمشق: ج 59 ص 227 ، البدایہ: ج 11 ص 458 وسندہ لا بأس بہ

❷ تاریخ دمشق: ج 32 ص 241.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاویہ رضی اللہ عنہ کو مل گئی تو بظاہر یہ تمام سازشیں دم توڑ گئیں۔

بہر حال تاریخی روایات ہمیں بتاتی ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دامن اس قسم کی جدو جہد بلکہ خواہش سے بالکل پاک ہے، چنانچہ ابو مسلم خولانی کچھ ساتھیوں کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا:

"اَنْتَ تُنَازِعُ عَلِیًّا أَمْ اَنْتَ مِثْلُهٗ؟ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ: لَا وَاللّٰهِ اِنِّی لَأَعْلَمُ اَنَّ عَلِیًّا اَفْضَلُ مِنِّیْ ، وَاَنَّهٗ لَأَحَقُّ بِالْأَمْرِ مِنِّیْ وَلٰکِنْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُوْمًا وَاَنَا اِبْنُ عَمِّهٖ وَاِنَّمَا اَطْلُبُ بِدَمِ عُثْمَانَ فَأْتُوْهُ فَقُوْلُوْا لَهٗ فَلْیَدْفَعْ اِلَیْهِ قَتَلَةَ عُثْمَانَ وَأَسْلَمُ لَهٗ ، فَاَتَوْا عَلِیًّا فَکَلَّمُوْهُ بِذٰلِكَ فَلَمْ یَدْ فَعْهُمْ اِلَیْهِ" ❶

"آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جھگڑتے ہیں کیا آپ ان کے برابر ہیں؟ تو فرمایا: نہیں اللہ کی قسم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خود سے افضل اور بہتر سمجھتا ہوں اور وہ خلافت کے مجھ سے زیادہ حق دار ہیں لیکن کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم شہید ہوئے، میں ان کے چچا کا بیٹا ہوں اور ان کا قصاص چاہتا ہوں آپ حضرات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جائیے اور ان سے کہیے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل ہمارے سپرد کر دیں میں ان کی خلافت کو تسلیم کر لیتا ہوں چنانچہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات کی لیکن اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل سپرد نہ کیے۔"

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی آتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اِنِّیْ لَسْتُ بَخَیْرِکُمْ وَاِنَّ فِیْکُمْ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 285 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَمَرَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَغَيْرُهُمَا مِنَ الْاَفَاضِلِ وَلٰكِنِّیْ عَسَيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنْكَاكُمْ فِیْ عَدُوِّكُمْ وَاَنْعَمِكُمْ وَقَالَ اَبُوْعَلِيٍّ اَنْفَعَكُمْ وِلَايَةً وَاَحْسَنَكُمْ خُلُقًا" ❶

''میں تم سے بہتر نہیں تم میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما جیسے فضلاء مجھ سے بہتر لوگ بھی موجود ہیں۔ لیکن ممکن ہے تمہارے دشمن پر تم سے زیادہ زخم لگاؤں اور میری حکومت بہتر اور مفید ثابت ہو اور تم سے حسن اخلاق میں بھی سب سے بہتر رہوں۔''

اسی لیے علامہ شہاب الدین الخفاجی نے کہا ہے:

"(فَنَالَ الْخِلَافَةَ) اَیْ صَارَ خَلِيْفَةً وَسُلْطَانًا مَالِكًا لِلْبِلَادِ بِدُعَائِهٖ ﷺ وَهُوَ اِشَارَةٌ اِلٰی حَدِيْثِ۔۔۔۔ وَصَارَ خَلِيْفَةً حَقِيْقَةً بَعْدَ مَاكَانَ الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ لَا مُتَغَلِّبًا كَمَا اَشَارَاِلَيْهِ الْمُصَنِّفُ بِقَوْلِهٖ: نَالَ الْخِلَافَةَ" ❷

''یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی اور آپ خلیفہ، سلطان اور بلاد (اسلامیہ) کے مالک بنے تو آنحضرت ﷺ کی دعا کے نتیجہ میں بنے، اور یہ اشارہ ہے اس حدیث کی طرف (جس میں حضرت معاویہ کی خلافت کا ذکر ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق کے بعد حقیقی خلیفہ بنے ایسا نہیں کہ اُنہوں نے خلافت پر غلبہ پایا اور اسے چھینا ہے، اسی لیے قاضی عیاض نے لفظ ''نال'' استعمال کیا جو اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔''

اگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کسی جبر وظلم یا رسہ کشی کا نتیجہ ہوتی تو یقیناً

❶ ایضاً: ص 305۔ ❷ نسیم الریاض: ج 3 ص 117۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے ساتھ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ان کی بیعت نہ کرتے۔ جبکہ تاریخ بتاتی ہے کہ ان دونوں شہزادوں اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت برضا ورغبت کی اور یہ بات تو شیعہ مورخین کو بھی تسلیم ہے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ بتاتے ہیں:

"اِنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا اَنْ اِقْدَمْ اَنْتَ وَالْحُسَيْنُ وَاَصْحَابُ عَلِيٍّ فَخَرَجَ مَعَهُمْ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَدِمُوا الشَّامَ فَاَذِنَ لَهُمْ مُعَاوِيَةُ وَاَعَدَّلَهُمُ الْخُطَبَاءُ ، فَقَالَ: يَا حَسَنُ رضی اللہ عنہ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ (رضی اللہ عنہ) قُمْ فَبَايِعْ فَقَالَ فَبَايِعْ ، ثُمَّ قَالَ: يَاقَيْسُ قُمْ فَبَايِعْ فَالْتَفَتَ اِلَى الْحُسَيْنِ يَنْظُرُ مَايَأْمُرُهُ فَقَالَ: يَاقَيْسُ اِنَّهُ اِمَامِي يَعْنِي الْحَسَنَ" [1]

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دیگر ساتھیوں سمیت تشریف لائیں جب یہ قافلہ دارالخلافہ کو روانہ ہوا تو ان کے ساتھ قیس بن سعد بن عبادہ انصاری بھی ہو لیے، یہ قافلہ شام میں (قصر خلافت) پہنچا تو ان کے خطباء تیار تھے جب اس قافلہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: آیئے بیعت کیجئے تو وہ آگے بڑھے اور بیعت کی، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ بھی تشریف لائیں اور بیعت کریں چنانچہ انہوں نے بھی آگے بڑھ کر بیعت کی پھر قیس بن سعد

[1] رجال :کشی ص 72 بحار الانوار للمحبلی: ج 10 ص 124-122 ، بحوالہ سیرت معاویہ ، ج 1 ص327.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھی یہی کہا گیا تو اُنہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سوالیہ نظر سے دیکھا کہ وہ کیا حکم دیتے ہیں تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیس! حسن رضی اللہ عنہ میرے امام و پیشوا ہیں۔ یعنی جس طرح اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی ہے تو تم بھی بیعت کرلو۔"

اسی لیے بعض شیعی روایات کے الفاظ ہیں:

"اَلَا وَاِنِّی قَدْ بَایَعْتُ هٰذَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلٰی مُعَاوِیَة "❶

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا خبردار! میں نے ان کی بیعت کر لی ہے۔"

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"وَلَمْ یُنْكِرْ مُعَاوِیَةُ قَطُّ فَضْلَ عَلِیٍّ وَاسْتِحْقَاقَهُ الْخِلَافَةَ وَلٰكِنْ اِجْتِهَادُهٗ اَدَّاهُ اِلَی تَقْدِیْمِ اَخْذِ الْقَوَدِ مِنْ قَتَلَةِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَلَی الْبَیْعَةِ وَرَأٰی نَفْسَهٗ اَحَقَّ بِطَلَبِ دَمِ عُثْمَانَ"❷

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضل وشرف کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی ان کے حق خلافت کا انکار کیا، البتہ اُنہوں نے اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ کیا کہ بیعت سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص لیا جائے اور خود کو اس قصاص طلب کرنے کا زیادہ حقدار سمجھا۔"

امام الحرمین الجوینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمُعَاوِیَة وَاِنْ قَاتَلَ عَلِیًّا فَاِنَّهٗ لَا یُنْكِرُ اِمَامَتَهٗ وَلَا یَدَّعِیْهَا

---

❶ امالی شیخ طوسی: ج 2 ص 178-171 ، بحوالہ سیرت امیرمعاویہ از مولانا نافع رحمہ اللہ: ج 1 ص 327 .

❷ الفصل: ج 2 ص 4 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِنَفْسِهِ وَإِنَّمَا كَانَ يَطْلُبُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ ظَانًّا أَنَّهُ مُصِيبٌ لٰكِنَّهُ كَانَ مُخْطِئًا وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَعَنْهُ مُتَمَسِّكٌ بِالْحَقِّ" ❶

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کی لیکن اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی اپنے لیے خلافت کا دعوی کیا، البتہ خود کو درست سمجھتے ہوئے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو ان کے سپرد کیا جائے اگرچہ وہ اس میں غلطی پر تھے۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَمُعَاوِيَةُ لَمْ يَدَّعِ الْخِلَافَةَ وَلَمْ يُبَايَعْ لَهُ بِهَا حِيْنَ قَاتَلَ عَلِيًّا وَلَمْ يُقَاتِلْ عَلٰى أَنَّهُ خَلِيْفَةٌ ، وَلَا أَنَّهُ يَسْتَحِقُّ الْخِلَافَةَ وَيُقِرُّوْنَ لَهُ بِذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ مُعَاوِيَةُ يُقِرُّ بِذٰلِكَ لِمَنْ سَأَلَهُ عَنْهُ ، ------ وَكُلُّ فِرْقَةٍ مِنَ الْمُتَشَيِّعِيْنَ مُقِرَّةٌ مَعَ ذٰلِكَ بِأَنَّهُ لَيْسَ مُعَاوِيَةُ كُفْئًا لِعَلِيٍّ بِالْخِلَافَةِ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ خَلِيْفَةً مَعَ إِمْكَانِ إِسْتِخْلَافِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ" ❷

''یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کبھی اپنے لیے خلافت کا دعوی نہیں کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کے دوران بھی آپ نے اپنی بیعت نہیں لی اور نہ ہی اُنہوں نے جنگ وقتال اس لیے کیا کہ وہ خلیفہ ہیں۔ اور نہ ہی اس لیے کہ (اس وقت) وہ خلافت کے مستحق تھے اور اس کا اعتراف سبھی کرتے ہیں۔ خود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی جب کوئی اس معاملہ میں سوال کرتا تو

❶ لمع الادلة فی قواعد عقائد اهل السنة :ص 129

❷ مجموع الفتاوی :ج 35 ص 72-73.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا اعتراف کرتے .... اور دونوں گروہ اس کے ساتھ یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ خلافت کے استحقاق میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی برابری نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے امکان خلافت کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کا کوئی جواز نہیں۔''

امام ابن حجر الہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَمِنْ اِعْتِقَادِ اَھْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَنَّ مَاجَرٰی بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَعَلِیٍّ رضی اللہ عنہما مِنَ الْحُرُوْبِ لَمْ یَکُنْ لِمُنَازَعَةِ مُعَاوِیَةَ لِعَلِیٍّ فِی الْخِلَافَةِ لِلْاِجْمَاعِ عَلٰی أَحَقِّیَّتِهَا لِعَلِیٍّ ---- فَلَمْ تَهِجِ الْفِتْنَةَ بِسَبَبِهَا وَاِنَّمَا هَاجَتْ بِسَبَبِ اَنَّ مُعَاوِیَةَ وَمَنْ مَعَهٗ طَلَبُوْا مِنْ عَلِیٍّ تَسْلِیْمَ قَتَلَةِ عُثْمَانَ اِلَیْهِمْ ، لِکَوْنِ مُعَاوِیَةَ اِبْنَ عَمِّهٖ فَامْتَنَعَ عَلِیٌّ'' [1]

''یعنی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان جو جنگ و جدال ہوا وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خلافت کی بنا پر نہیں تھا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے استحقاق خلافت پر تو اجماع ہے .... لہٰذا یہ فتنہ خلافت کی بنا پر بپا نہیں ہوا بلکہ اس کا سبب یہ بنا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کی سپردگی کا مطالبہ کرتے تھے کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچازاد تھے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا جس پر یہ فتنہ بھڑک اُٹھا۔''

علامہ غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

---

[1] الصواعق المحرقة: ج 2 ص 622 ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"وَمَا جَرٰی بَیْنَ عَلِیٍّ وَمُعَاوِیَةَ کَانَ مَبْنِیًّا عَلَی الْاِجْتِهَادِ ، لَا مُنَازَعَةَ مِنْ مُعَاوِیَةَ فِی الْاِمَامَةِ" ❶

"حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو معاملات ہوئے وہ اجتہاد کی بنا پر تھے ورنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے خلافت کا کوئی جھگڑا نہ تھا۔"

علامہ عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

"قَالَ الْکَمَالُ بْنُ اَبِیْ شَرِیْفٍ وَلَیْسَ الْمُرَادُ بِمَا شَجَرَ بَیْنَ عَلِیٍّ وَمُعَاوِیَةَ الْمُنَازَعَةَ فِی الْاِمَارَةِ کَمَا تَوَهَّمَهٗ بَعْضٌ وَاِنَّمَا الْمُنَازَعَةُ کَانَتْ بِسَبَبِ تَسْلِیْمِ قَتَلَةِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اِلٰی عَشِیْرَتِهٖ لِیَقْتَصُّوْا مِنْهُمْ" ❷

"کمال بن ابی شریف نے کہا ہے کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلاف اور جھگڑا خلافت و امارت کا نہیں تھا جیسا کہ بعض لوگوں کو وہم ہوا ہے بلکہ اختلاف اور جھگڑا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی ان کے رشتہ داروں کو سپرداری کا تھا تاکہ وہ ان سے قصاص لے سکیں۔"

مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علامہ تفتازانی سے نقل فرماتے ہیں:

"وَمَا وَقَعَ مِنَ الْمُخَالَفَاتِ وَالْمُحَارَبَاتِ لَمْ یَکُنْ عَنْ نِزَاعٍ فِیْ خِلَافَةٍ بَلْ عَنْ خَطَاءٍ فِی الْاِجْتِهَادِ وَفِیْ حَاشِیَةِ الْخَیَالِیِّ عَلَیْهِ فَاِنَّ مُعَاوِیَةَ وَاَحْزَابَهٗ بَغَوْا عَنْ طَاعَتِهٖ مَعَ اِعْتِرَافِهِمْ بِاَنَّهٗ اَفْضَلُ اَهْلِ زَمَانِهٖ وَاَنَّهُ الْاَحَقُّ بِالْاِمَارَةِ مِنْهُ

❶ احیاء العلوم: ج 1 ص 115۔

❷ الیواقیت والجواهر: ج 2 ص 77۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِشُبْهَةٍ هِيَ تَرْكُ الْقِصَاصِ عَنْ قَتَلَةِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ" ❶

"یعنی حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو اختلافات اور لڑائیاں ہوئیں وہ خلافت و امارت کا جھگڑا نہ تھا بلکہ اجتہادی غلطی تھی اور حاشیہ خیالی میں ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق اس اعتراف کے باوجود اطاعت سے بغاوت کی کہ وہ اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے افضل ہیں اور وہی خلافت کے زیادہ حقدار ہیں البتہ یہ سب کچھ اس شبہ کی بنا پر ہوا کہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے قصاص کیوں نہیں لیا جا رہا۔"

مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

"امام غزالی تصریح کردہ که آن منازعت برامر خلافت نه بوده بلکه دراستیفائے قصاص دربدء خلافت امیربوده" ❷

"امام غزالی نے تصریح کی ہے کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلاف اور نزاع خلافت کے معاملہ پر نہیں تھا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے قصاص پر تھا۔"

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَاَمَّا خِلَافَةُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَثَابِتَةٌ صَحِيْحَةٌ بَعْدَ مَوْتِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَبَعْدَ خَلْعِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما نَفْسَهُ عَنِ الْخِلَافَةِ وَتَسْلِيْمِهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ لِرَأْيٍ رَاٰهُ الْحَسَنُ وَمَصْلِحَةٍ عَامَّةٍ تَحَقَّقَتْ لَهُ وَهِيَ حَقْنُ دِمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ

---

❶ مکتوبات دفتر اول مکتوب نمبر 266، ص 131-132 حصہ چھارم

❷ مکتوبات، مکتوب نمبر 251 ص 57-60۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتَحْقِيْقُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَوَجَبَتْ اِمَامَتُهٗ بِعَقْدِ الْحَسَنِ لَهٗ فَسُمِّيَ عَامُهٗ عَامَ الْجَمَاعَةِ لِارْتِفَاعِ الْخِلَافِ بَيْنَ الْجَمِيْعِ وَاتِّبَاعِ الْكُلِّ لِمُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مُنَازِعٌ ثَالِثٌ فِي الْخِلَافَةِ" ❶

''یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ثابت اور صحیح ہے اور اس کے بعد کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے خود کو خلافت سے الگ کر کے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی کیونکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی رائے یہی تھی کہ وہ عظیم مصلحت کے پیش نظر نہ صرف مسلمانوں کو خونریزی سے بچانا چاہتے تھے بلکہ جوان کے حق میں آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی وہ بھی سچ ثابت ہوئی کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس اقدام کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت و امامت واجب اور ضروری ہو گئی اور لوگوں کے درمیان سے اختلاف ختم ہونے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سب کی طرف سے اطاعت و فرمانبرداری کی بنا پر اور یہ کہ اب کوئی تیسرا خلافت کا دعویدار نہ تھا تو اسی وجہ سے اس سال کو ''عام الجماعہ'' کہا گیا ہے۔''

توجہ طلب پہلو

یہ بات تو اگرچہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اختلاف کی بنیاد حصول اقتدار یا حصول خلافت و امارت نہیں تھا محض

❶ غنية الطالبين: ج 1، ص 161-162.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اجتہادی معاملہ تھا جس میں مصیب تو ماجور ہے ہی مخطی بھی ایک اجر کا حقدار ہے ورنہ یہ معاملہ اگر اقتدار اور خلافت کی کشمکش کا نتیجہ ہوتا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہی بیعت خلافت لیتے لیکن ایسا نہیں کیا اور نہ ایسا ہوا بلکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کا معاملہ تو بعد میں شروع ہوا جس میں مختلف اقوال ہیں امام طبری وغیرہ نے لکھا ہے۔

"بَایَعَ أَھْلُ الشَّامِ مُعَاوِیَةَ بِالْخِلَافَةِ فِیْ سَنَةِ سَبْعٍ وَثَلَاثِیْنَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ حِیْنَ تَفَرَّقَ الْحَکَمَانِ وَکَانُوْا قَبْلُ بَایَعُوْهُ عَلَی الطَّلَبِ بِدَمِ عُثْمَانَ" ❶

"یعنی اہل شام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت ذوالقعدہ 37ھ کو تب کی جب فیصلہ کرنے والے کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے ورنہ اس سے پہلے تو اہل شام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے قصاص پر کر رکھی تھی۔"

جبکہ امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَتَسْلِیْمُ مُعَاوِیَةَ الْخِلَافَةَ فِیْ آخِرِ رَبِیْعِ الْآخِرِ وَسُمِّیَ عَامَ الْجَمَاعَةِ لِاجْتِمَاعِھِمْ عَلٰی إِمَامٍ وَھُوَ عَامُ أَحَدٍ وَأَرْبَعِیْنَ" ❷

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلافت ربیع الثانی کے اواخر میں 41ھ کو سنبھالی اور اس سال کو عام الجماعۃ کہا گیا کہ تمام مسلمان ایک خلیفہ پر جمع ہو گئے۔"

گویا یہ واقعہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبر داری پر ہوا ابن خلدون نے

---

❶ تاریخ طبری: ج 5 ص 324 .

❷ سیر اعلام النبلاء: ج 3 ص 146 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ایسا ہی نقل کیا ہے۔ جبکہ حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

"لَمَّا مَاتَ عَلِيٌّ قَامَ أَهْلُ الشَّامِ فَبَايَعُوْا مُعَاوِيَةَ عَلٰى إِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ لَهُ عِنْدَهُمْ مُنَازِعٌ" ❶

"جب حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو اہل شام نے مسلمانوں کی خلافت کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی کیونکہ اب ان کے نزدیک خلافت کا کوئی دعویدار باقی نہ رہا تھا۔"

ان تمام اقوال سے جو قرین واقعات بات معلوم ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ بنیادی طور پر اہل شام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت تب کی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا حادثہ رونما ہوا اور جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی دستبرداری سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سب کی طرف سے خلیفہ مقرر ہو گئے یہی وجہ ہے کہ صلح کے اس سال کو عام الجماعۃ کہا جاتا ہے چنانچہ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:

"وَالصَّحِيْحُ الَّذِيْ قَالَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ وَالْجَمْهُوْرُ أَنَّهُ بُوْيِعَ لَهُ بِإِيْلِيَاءَ فِيْ رَمَضَانَ سَنَةَ أَرْبَعِيْنَ حِيْنَ بَلَغَ أَهْلُ الشَّامِ مَقْتَلُ عَلِيٍّ" ❷

"اور صحیح وہی ہے جو ابن اسحاق اور جمہور نے کہا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت (خلافت) رمضان 40 ھ کو ایلیاء مقام پر ہوئی جب اہل شام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی۔"

ان حقائق و واقعات کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ پراپیگنڈہ یا

---

❶ البدایہ: ج 7 ص 314 ۔

❷ البدایہ: ج 8 ص 131 ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الزام و اتہام کہ آپ نے طلبِ اقتدار اور حصولِ خلافت کے لیے یہ جدوجہد کی محض افک مبین اور بہتان عظیم ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

موصوف دانش صاحب حُب علی میں بغض معاویہ کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھول گئے کہ اگر اہل شام اقتدار پر چمٹے رہے اور لاشیں گرتی رہیں تو اہل کوفہ ان لاشوں کو گرنے سے بچانے کے لیے اقتدار سے دست بردار کیوں نہ ہوئے؟ کیا وہ بھی اقتدار کے بھوکے تھے؟

اگر ایسا ہی ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے کہ سبائیت کے پروردہ یہ محققین اہلبیت کو بدنام کرکے دشمنی کما رہے ہیں ورنہ ان نفوس قدسیہ میں سے کوئی بھی اقتدار کا لالچی نہ تھا اور نہ ہی وہ عمداً مسلمانوں کی لاشیں گرتا دیکھنا برداشت کرتے تھے۔

یہاں اس الزام کو اس پہلو سے بھی دیکھنا ضروری ہے کہ اگر بالفرض تسلیم کرلیا جائے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلافت طلب کی اور اس کے حصول کی کوشش کی تو اسے سابقہ تصریحات وتوضیحات کے مطابق حسن تخریج کے تحت۔ اِجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَرْضِ۔ پر محمول کرنا چاہیے اگر کسی کو حسن ظن کی توفیق نہ ہو اور اسے اصرار ہو کہ خلافت کو ملوکیت میں بدلنے کی یہ کوشش دراصل ایک سازش تھی تو پھر حصولِ خلافت یا حصولِ اقتدار و اختیار کی ایک کوشش اس سے کہیں پہلے ہو چکی تھی کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کے آخری ایام گزار رہے تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آثار پہنچانتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا:

"یَا اَبَا الْحَسَنِ ----اِذْهَبْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلْنَسْأَلْهُ فِیْمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ؟ اِنْ كَانَ فِیْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ ، وَاِنْ كَانَ فِیْ غَیْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَاَوْصٰی بِنَا ، فَقَالَ عَلِیٌّ: اِنَّا وَاللّٰهِ لَاَنْ سَأَلْنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَنَعَنَا هَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَسَأَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ" ❶

"ابو الحسن آیئے ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلیں اور اس معاملہ (خلافت) پر آپ سے پوچھتے ہیں کہ (خلافت) کسے ملے گی؟ اگر ہمیں ملنا ہوئی تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اگر کسی اور میں ہوئی تو بھی بتا دیا جائے گا اور آپ ﷺ ہمیں وصیت کر دیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس کا رسول ﷺ سے قطعاً نہ پوچھیں گے کیونکہ اگر آپ ﷺ نے ہمیں محروم کر دیا تو پھر آپ ﷺ کے بعد لوگ کبھی بھی ہمیں یہ (خلافت) نہ دیں گے۔ اللہ کی قسم میں ہرگز آپ ﷺ سے اس کا سوال نہ کروں گا۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انکار اور اس کے پس منظر پر بحث سے قطع نظر یہ تو ثابت ہوا کہ موصوف دانش صاحب جس "جرم" کی بنا پر خلفاء بنو امیہ کو بالعموم اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بالخصوص مطعون کر کے گناہ بے لذت کر رہے ہیں وہ "جرم" تو ان سے تیس سال قبل خلفاء بنو عباس کے جدِ امجد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کر چکے ہیں۔

گویا کہ

صحرا نوردی تو ہم نے بھی کی عشق لیلیٰ سے
مجنوں کا نام ہوگیا قسمت کی بات ہے

اگر نوشتہ تقدیر کے تحت "اقتدار و اختیار" کا ہما بنو عباس کی بجائے پہلے بنو امیہ کے سر آ بیٹھا تو اس میں ان حضرات کا تو کوئی جرم نہیں، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا بنو عباس بھی اس تبصرہ کے حقدار ہیں جو تبصرہ موصوف دانش صاحب نے اس پس منظر میں بنو امیہ پر

❶ بخاری: رقم 6266-4447.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے؟ ہم تو اس کے تصور سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں لیکن بظاہر موصوف یہی کچھ کہنا بلکہ کہلانا چاہتے ہیں۔

اس موقع پر یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ اگر ان فریقین کے درمیان نزاع اور اختلاف اقتدار واختیار پر ہوتا تو یقیناً سیاسی اعتبار سے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے عموماً حکمران اور سیاسی حریف مخالف فریق کے خلاف ہر قدم اُٹھانے اور آخری حد تک جانے کو بھی جائز سمجھتے ہیں خواہ کسی دشمن سے صلح ہی کیوں نہ کرنی پڑے لیکن یہاں صورتِ حال یکسر مختلف ہے کہ جنگِ صفین کے موقع پر جب سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ رومی حکمران ہماری باہمی چپقلش سے فائدہ اُٹھا کر شام پر لشکر کشی کا پروگرام بنا رہا ہے تو آپ نے اپنی ایمانی حرارت، اسلامی اخوت اور سیاسی بصیرت کے تحت رومی حکمران کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا:

"بِاللّٰهِ لَئِنْ اَتْمَمْتَ عَلَیَّ مَا بَلَغَنِیْ لَأُصَالِحَنَّ صَاحِبِیْ وَلَأَكُوْنَنَّ مُقَدَّمَتَهٗ اِلَيْكَ وَلَأَجْعَلَنَّ الْقُسْطُنْطُنْيَةَ الْبَخْرَاءَ حَمْحَمَةَ السَّوْدَاءِ ، وَلَأَنْزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاَ صْطَفْلِيْنَةِ وَلَأَرُدَّنَّكَ اَرِيْسًا مِنَ الْاَرَارِسَةِ تَرْعَى الدَّوَابِلَ" ❶

"اللہ کی قسم مجھے آپ کا جو ارادہ معلوم ہوا اگر تم نے اسے پورا کیا تو میں اپنے ساتھی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے صلح کر کے تیرے خلاف اس کے آگے ہو کر (لڑوں گا) اور سرسبز و شاداب قسطنطنیہ کو (بھسم کر کے) سیاہ کوئلہ بنا دوں گا اور تمہیں بادشاہت سے یوں نکال کر باہر پھینکوں گا جس طرح گاجر مولی کو اکھاڑ کر باہر پھینکا جاتا ہے اور تمہیں خنزیروں کا چرواہا بنا دوں گا۔"

❶ نہایہ لابن الاثیر: ج 1 ص39 ، لسان العرب: ج 6 ص4 تاج العروس ج 5 ص206 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ خط پڑھ کر قیصرِ روم نے حلفیہ خط لکھا کہ میں قطعاً ایسا ارادہ نہیں رکھتا اور نہ ہی میں نے کوئی ایسی بات کہی ہے اس جواب کے ساتھ بہت سے تحائف ارسالِ خدمت کیے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسلامی سلطنت کے تحفظ و دفاع اور امتِ اسلامیہ کے استقرار و استحکام میں یہ مقدس جذبات جہاں اس بات کی شہادت ہیں کہ ان کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اختلاف اقتدار و اختیار کا نہیں تھا وہاں اس بات کی دلیل بھی ہیں کہ وہ امت کے مفاد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقتدار اور ریاست اسلامیہ کی ترقی و خوشحالی میں آخری حد تک جانے کو تیار تھے۔ اختلاف صرف قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے قصاص یا ان کی سپرد داری کا تھا جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ترجیحات اور مصالح کی بنا پر تیار نہ ہوئے جس کی طرف پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے مگر افسوس ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ان مقدس جذبات کو اُجاگر کرنے اور مشعلِ راہ بنانے کی بجائے ان کے کردار کو گہنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ﴿فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا﴾ (النساء: ۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کا حکم

قبل ازیں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نہ صرف اپنے شرفِ صحبت کی بنا پر ہماری طرف سے تکریم وتعظیم کے مستحق ہیں بلکہ بایں وجہ بھی کہ وہ ملت اسلامیہ کے محسن ہیں کہ ان کی خدماتِ جلیلہ اور مالی و جانی قربانیوں ہی سے اسلام پھلا، پھولا اور پھیلا بلکہ یہی وہ نفوسِ قدسیہ ہیں جن کے ذریعہ اسلام ہم تک پہنچا۔تو وہ ہماری محبت وعقیدت اور احترام وعزت کے حق دار ہیں اور ان کی ان ہی حیثیات کی بنا پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف وتوصیف فرمائی اور ان کے ایمان وایقان کی شہادت دی بلکہ ان کی خدمات کو شرفِ قبولیت سے نواز کر ان کو اپنی مرضیات کے ساتھ جنت کی بشارت بھی دی تھی یہی نہیں بلکہ ان کا دفاع وتحفظ بھی کیا اور ان کے خلاف ہر قسم کے منفی تأثر اور نقد وطعن سے بھی منع فرمایا نیز ان پر الزام و بہتان یا سب ولعن کو موجب عار ونار قرار دیا گیا ہے۔

جب تمام حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ مقام عظمت حاصل ہے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی خصوصی حیثیت کے ساتھ نہ صرف ان تمام اعزازات اور شرف وفضل کا حق رکھتے ہیں بلکہ وہ اپنے دفاع وتحفظ کا خصوصی استحقاق رکھنے کے ساتھ یہ مقام بھی رکھتے ہیں کہ ان پر اتہام و بہتان لگانے والا ان کو لعن وطعن کا نشانہ بنانے والا بھی عام صحابی رضی اللہ عنہ کے خلاف ہرزہ سرائی سے کہیں بڑھ کر لعن و ملامت اور وعید و مذمت کے ساتھ عار و نار کا حقدار ہے۔خصوصاً جب کہ سبائی سازش اور صیہونی ایجنڈا کے تحت خلفاء ثلاثہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہم اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے زیادہ نشانہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس کو بنایا جاتا ہے چنانچہ یہی وہ پس منظر ہے کہ علماء سلف وخلف نے عام صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین وتحقیر کرنے والے اور ان نفوس طیبہ کو نقد و جرح یا طعن و تشنیع کا نشانہ والوں سے بڑھ کر خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اتہام و بہتان لگانے اور ان کو سب وشتم کرنے والوں کو موجب لعنت اور حقدار عار و نار قرار دیا ہے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور اصحابِ ثلاثہ رضی اللہ عنہم یا اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع و تحفظ میں علماء امت نے سلفاً عن خلف اور قرناً بعد قرن جو کچھ فرمایا ہے اس کی کچھ جھلک تو پہلے گزر چکی ہے مگر ہم موضوع کی نسبت سے خصوصیت کے تناظر میں علماء اُمت کے کچھ اور اقوال و فرامین کو نقل کرتے ہیں تا کہ اندازہ ہو سکے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض و کدورت کی بنا پر ان کی ذاتِ اقدس پر کیچڑ اُچھالنے والوں اور ان کو طعن ولعن کا ہدف بنانے والوں کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان گزر چکا ہے:

میری وجہ سے میرے صحابہ اور سسرالیوں کو معاف رکھو جو ان کو سب وشتم کرے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَكْرِمُوْا أَصْحَابِیْ ، فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" [1]

''میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی عزت و تکریم کرو یقیناً وہ تم سے بہتر ہیں پھر وہ

---

[1] نسائی - السنن الکبری: ج 5 ص 387 ، رقم: 9178 ، الاحادیث المختارۃ: ج 1 ص 193 ، رقم: 98 ، الا بانہ لا بن بطہ: ج 1 ص 73 ، رقم: 114 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ جوان کے بعد ہوں اور پھر جوان کے بعد ہوں گے۔"

جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرفِ صحبت و مصاہرت کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے جس کی بنا پر آپ ہماری اکرام و احترام اور حرمت و عزت کے ہی حقدار نہیں بلکہ ان کے لیے دعائے رحمت و مغفرت ہمارا فرض ہے۔ چہ جائے کہ ان پر لعن وطعن سے ہم دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب اور لعنت کے حق دار بنیں۔

1: اسی لیے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

"لَوْلَمْ يَكُفُّوْا عَنْ مُعَاوِيَةَ اِلَّاأَنَّهٗ كَانَ مِنْ عَمَّالِ ابْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ كَانَتْ لَهٗ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُصَاهَرَةٌ" ❶

"اگر وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس وجہ سے نہیں رُکتے کہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل (گورنر) تھے تو یہ تو ہے کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف مصاہرت حاصل ہے۔"

2: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا:

"يَـا اَبَـا سَـعِيْـدٍ اِنَّ هَـاهُـنَا قَوْمًا يَشْتِمُوْنَ أَوْيَلْعَنُوْنَ مُعَاوِيَةَ وَذَوِيْـهِ اِنَّهُـمْ فِي النَّارِ فَقَالَ: لَعَنَهُـمُ اللّٰهُ ، وَمَايُدْرِيْهِمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ" ❷

"کہا یہاں کچھ لوگ ہیں جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو سب وشتم یا لعن وطعن کرتے ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے، انہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ دوزخی ہیں۔"

بلکہ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

---

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 337 .

❷ تاریخ دمشق: ج 32 ص 335

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عَلٰی أُوْلٰئِكَ الَّذِیْنَ یَلْعَنُوْنَ لَعْنَةُ اللّٰهِ" ❶

"یہ جو لوگ لعنت کرتے ہیں خود ان پر اللہ کی لعنت ہے۔"

3: حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا:

"یَـا اَبَـا سَـعِیْـدٍ اِنَّ هٰهُنَا قَوْمًا یَشْتِمُوْنَ۔ اَوْیَلْعَنُوْنَ۔ مُعَاوِیَةَ وَابْنَ الزُّبَیْرِ، فَقَالَ: عَلٰی أُوْلٰئِكَ الَّذِیْنَ یَلْعَنُوْنَ لَعْنَةُ اللّٰهِ" ❷

"ابوسعید! یہاں ایک گروہ ہے جو حضرت معاویہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتا ہے اور لعنت کرتا ہے۔ فرمایا: ان لعنت کرنے والوں پر اللہ کی لعنت۔"

4: حضرت امام زہری رحمہ اللہ نے جلیل القدر تابعی حضرت امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا:

"اِسْـمَـعْ یَـازُهْرِیُّ مَنْ مَاتَ مُحِبًّالِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَـلِـیٍّ وَشَهِـدَ لِـلْعَشْرَةِ بِالْجَنَّةِ وَتَرَحَّمَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ كَانَ حَقِیْقًا عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَا یُنَاقِشَهُ الْحِسَابَ" ❸

"زہری سنیے: جو شخص حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان و علی رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے والا اور وہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے لیے جنت کی بشارت پر گواہی دیتا ہو نیز وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کرتا ہو تو اگر وہ اس حالت میں فوت ہوا تو حقدار ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہ لے۔"

5: حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مُـعَـاوِیَةُ عِـنْـدَنَا مَحْنَةٌ فَمَنْ رَأَیْنَاهُ یَنْظُرُاِلٰی مُعَاوِیَةَ شَزْرًا

---

❶ ایضاً۔ ❷ تاریخ دمشق: ج59 ص206، سندہ صحیح۔
❸ تاریخ دمشق: ج 32 ص336۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِتَّهَمْنَاهُ عَلَى الْقَوْمِ اَعْنِىْ عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ"❶

"یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے نزدیک ایک امتحان اور پیمانہ ہیں جو ان کو بری نظر سے دیکھتا ہے ہم اس پر رسول اللہ ﷺ کے سب صحابہ رضی اللہ عنہم کی مخالفت اور دشمنی کی تہمت لگائیں گے۔"

6: حضرت امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا جو شخص حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے کیا اسے رافضی کہا جائے؟ تو فرمایا:

"اِنْ لَمْ يَجْتَرِئْ عَلَيْهِمَا اِلَّا وَلَهٗ خَبِيْئَةُ سُوْءٍ، مَا يُبْغِضُ أَحَدٌ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا وَلَهٗ دَاخِلَةُ سُوْءٍ"❷

"اگر اس نے ان دونوں کے متعلق اپنے خبث باطن کی بنا پر جرأت کی ہے اور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے بھی بغض وہی شخص رکھتا ہے جس کے دل میں خباثت ہو۔"

ابوبکر بن سندی کہتے ہیں میں نے سنا کہ ایک شخص نے امام احمد رحمہ اللہ سے سوال کیا:

"يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ ، لِيْ خَالٌ ذُكِرَ أَنَّهٗ يَنْتَقِصُ مُعَاوِيَةَ، وَرُبَمَا أَكَلْتُ مَعَهٗ، فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُبَادِرًا، لَا تَأْكُلْ مَعَهٗ"❸

"ابوعبداللہ! میرے ماموں ہیں جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتا ہے اور بسا اوقات میں اس کے ساتھ کھانا کھا لیتا ہوں تو فوراً فرمایا: اس کے ساتھ مت کھاؤ۔"

7: امام ابو الفتح یوسف بن عمر القواس بغدادی بہت بڑے محدث اور عابد و زاہد اور

---

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 337.

❷ ایضاً: ج 32 ص 338، السنة للخلال ج 1 ص 350، رقم 690.

❸ کتاب السنة للخلال: ج 1 ص 351، رقم: 693.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستجاب الدعوہ بزرگ تھے۔ ان کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ:

"أَنَّهُ وَجَدَ فِي كُتُبِهِ جُزْءًا فِي فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ قَدْ قَرَضَتْهُ الْفَأْرَةُ فَدَعَا عَلَيْهَا فَسَقَطَتْ فَأْرَةٌ مِنَ السَّقْفِ وَاضْطَرَبَتْ حَتَّى مَاتَتْ" ❶

"ان کی کتابوں میں ایک کتاب فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ پر تھی جسے چوہے نے کاٹ کھایا تو اُنہوں نے اس پر بددعا کی تو چھت سے گرا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔"

8: ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں:

"مَا رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ ضَرَبَ إِنْسَانًا قَطُّ إِلَّا إِنْسَانًا شَتَمَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ ضَرَبَهُ أَسْوَاطًا" ❷

"میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو کسی انسان کو مارتے نہیں دیکھا ماسوائے کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کرنے والے کو کوڑے مارے۔"

9: حضرت محمد بن الحسن رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں شام میں ساحل سمندر پر ایک پہاڑ پر تھا کہ ایک غیبی آواز آئی۔

"مَنْ أَبْغَضَ الصِّدِّيقَ فَذَاكَ زِنْدِيقٌ ، مَنْ أَبْغَضَ عُمَرَ إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا ، مَنْ أَبْغَضَ عُثْمَانَ فَذَاكَ خَصْمُهُ الرَّحْمٰنُ ، مَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَذَاكَ خَصْمُهُ النَّبِيُّ ، مَنْ أَبْغَضَ مُعَاوِيَةَ تَسْحَبُهُ الزَّبَانِيَةُ إِلَى نَارِاللّٰهِ الْحَامِيَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ

❶ السیر: ج 16 ص 475 ، تاریخ اسلام حوادث: 381-400 ، ص 114 .

❷ تاریخ دمشق: ج 32 ص 339 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَرْمِي بِهٖ فِي الْهَاوِيَةِ هٰكَذَا جَزَاءُ الرَّافِضَةِ ، اِحْذَرُوْا فِي الْعَشْرَةِ مِمَّنْ سَبَقُوْا اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى الرَّسُوْلِ فَهُمْ خَيْرَةُ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ"❶

"جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے وہ زندیق ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا وہ جہنم میں پھینکا جائے گا، جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس کے خلاف اللہ تعالیٰ فریق ہوں گے، جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس کے خلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فریق ہوں گے اور جس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اسے ظاہر و باطن جہنم کے فرشتے گھسیٹتے ہوئے اللہ کی گرم آگ میں لے جائیں گے اور اسے جہنم کے نچلے گھڑے میں پھینکیں گے اور رافضیوں کی یہی سزا ہے۔ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ڈرو، وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سبقت لے گئے اور وہ تمام مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے منتخب اور پسندیدہ ہیں۔"

10: مشہور فقیہ ابو طاہر حسین بن منصور اگرچہ اہلسنّت سے تھا مگر قدرے تشیع رکھتا تھا وہ بتاتے ہیں کہ:

"كُنْتُ اُبْغِضُ مُعَاوِيَةَ وَأَلْعَنُهُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ كَأَنَّهُ دَخَلَ دَارِيْ وَكَانَ فِي الدَّارِ حَمَّامٌ ، دَخَلَ الْحَمَّامَ وَاغْتَسَلَ ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَمَّامِ رَكِبَ بَغْلَةً ، وَكَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ اَصْفَرُ اللَّوْنِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِيْ : يَا اَبَا طَاهِرٍ ، لَا تَلْعَنْهُ وَلَا تُبْغِضْهُ ، قُلْتُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: هُوَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ أَخِيْ ، كَاتِبُ الْوَحْيِ"❷

---

❶ ایضاً۔ ❷ تاریخ دمشق: ج 32 ص 339۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا اور سب و شتم کرتا تھا ایک دن خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی کیا دیکھتا ہوں کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، حمام میں غسل فرمایا جب فارغ ہوئے تو خچر پر سوار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک پیلے رنگ کا آدمی کھڑا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: ابو طاہر اسے لعن طعن مت کرو اور اس سے بغض مت رکھو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہے؟ فرمایا: وہ میرے بھائی اور کاتب وحی معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

11: مشہور زاہد و عابد محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما ہیں جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں، اسی دوران ایک آدمی کو لایا گیا تو؛

''فَقَالَ عُمَرُ بْنُ خَطَّابٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هٰذَا يَذْكُرُنَا وَيَنْتَقِصُنَا ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِنْتَهَرَ الرَّجُلَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ وَكُنْتُ اَعْرِفُ الرَّجُلَ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَمَّا هُوْ لَآءِ فَلَا ، وَلٰكِنْ هٰذَا يَعْنِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلَكَ أَوَلَيْسَ مُعَاوِيَةُ مِنْ أَصْحَابِيْ ، وَيْلَكَ أَوَلَيْسَ مُعَاوِيَةُ مِنْ أَصْحَابِيْ ثَلَاثًا ، وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَرْبَةٌ فَدَفَعَهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَقَالَ: جَأْ بِهٰذِهٖ فِيْ لُبَّتِهٖ ، فَوَجَأَ بِهَا فِيْ لُبَّتِهٖ ، وَانْتَبَهْتُ فَبَكَّرْتُ اِلٰى مَنْزِلِ الرَّجُلِ فَاِذَا الذِّبْحَةُ قَدْ طَرَقَتْهُ وَمَاتَ فِي اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْ عُمَرٍو: بَلَغَنِيْ اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ رَاشِدٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْکِنْدِیُّ" ❶

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص ہمارا برائی سے ذکر کرتا ہے اور ہماری تنقیص کرتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا، حمیدی کہتے ہیں میں اس شخص کو پہنچانتا ہوں تو اس شخص نے کہا: ان چاروں کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہتا البتہ اس شخص (معاویہ رضی اللہ عنہ) کے متعلق بات صحیح ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: تم ہلاک ہو جاؤ کیا یہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک بھالا (برچھی) تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو تھماتے ہوئے فرمایا: اسے اس شخص کی گردن (گھنڈی) پر مارو، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ بھالا پکڑ کر اس کی گردن پر دے مارا۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا تو صبح ہوتے ہی اس شخص کے گھر گیا تو فی الواقع اس کی گردن کو کٹے ہوئے پایا جس سے وہ مر گیا۔ ابوعمرو سعیدی کہتے ہیں وہ (گستاخ) شخص راشد الکندی تھا۔"

12: حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مَنْ شَتَمَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ أَوْ مُعَاوِيَةَ أَوْ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَإِنْ كَانَ عَلٰى ضُلَالٍ أَوْ كُفْرٍ قُتِلَ وَإِنْ شَتَمَهُمْ بِغَيْرِ هٰذَا مُشَاتَمَةَ النَّاسِ نُكِلَ نَكَالًا شَدِيْدًا" ❷

"جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان حضرت معاویہ یا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کو بھی سب و شتم کرے تو اگر وہ ایسا اپنے کفر و ضلالت کی بنا پر کرے تو

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 340۔ ❷ الناھیہ: ص 31۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو قتل کیا جائے اور اگر یہ سب وشتم عام لوگوں کی باہمی سب وشتم کی طرح ہو تو پھر اسے سخت ترین سزا دی جائے گی۔"

13: امام ربیع بن نافع اور ابوتوبہ الحلبی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سِتْرُ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَإِذَا كَشَفَ الرَّجُلُ السِّتْرَ اِجْتَرَأَ عَلٰی مَاوَرَاءَہٗ" ❶

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے پردہ ہیں جو شخص پردہ کو اُٹھاتا ہے وہ جو کچھ پردے پیچھے (اہل خانہ) ہیں ان پر جسارت کرتا ہے۔"

14: حضرت امام نسائی رحمہ اللہ سے حضرت معاویہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا:

"اِنَّمَا الْاِسْلَامُ كَدَارٍ لَهَا بَابٌ ، فَبَابُ الْاِسْلَامِ الصَّحَابَةُ ، فَمَنْ آذَى الصَّحَابَةَ اِنَّمَا اَرَادَ الْاِسْلَامَ ، كَمَنْ نَقَرَ الْبَابَ اِنَّمَا يُرِيْدُ دُخُوْلَ الدَّارِ ، قَالَ فَمَنْ اَرَادَ مُعَاوِيَةَ فَاِنَّمَا اَرَادَ الصَّحَابَةَ" ❷

"اسلام کی مثال گھر کی ہے جس کا دروازہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسلام کا دروازہ ہیں جس نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو تکلیف پہنچائی اس نے اسلام کو نشانہ بنایا جیسا کہ کوئی گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو گھر میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے مزید فرمایا جو شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے اور تنقید کا نشانہ بناتا ہے وہ گویا سب صحابہ رضی اللہ عنہم پر اعتراض وتنقید کا ارادہ رکھتا ہے۔"

15: حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

❶ تاریخ دمشق: ج 32 ص 337 .

❷ تاریخ دمشق: ج 71 ص 176 ، رقم: 13977 طبع دارالفکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِهٖ......" ❶

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اچھائی اور بھلائی کے بغیر مت کرو کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا ہے: میرے پروردگار اسے (معاویہ کو) ہدایت نصیب فرما......"

16: علامہ عبدالوہاب الشعرانی فرماتے ہیں:

"فَمَنْ طَعَنَ فِيْ نَفْسِ دِيْنِهٖ فَيَجِبُ سَدُّ الْبَابِ جُمْلَةً وَاحِدَةً لَا سِيَّمَا الْخَوْضُ فِيْ أَمْرِ مُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ" ❷

"جو شخص ان کے دین میں طعن کرے تو لازم ہے کہ اس دروازے کو کلی طور پر بند کر دیا جائے خصوصاً حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے متعلق بحث و تمحیص کو۔"

17: حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"باید دانست کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ یکے از اصحاب آنحضرت بود ﷺ و صاحب فضیلت جلیلہ در زمرہ صحابہ رضوان اللہ علیہم زنہار درحق او سوء ظن نکنی ودر ورطہ سب اونہ افتی تامرتکب حرام نشوی" ❸

"معلوم رہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جو جملہ صحابہ بڑے صاحب فضیلت و منقبت ہیں لہٰذا ان کے متعلق سوء ظنی اور بدگمانی رکھنا یا سب و شتم کرنا حرام کا

---

❶ التاریخ الکبیر للبخاری: ج 7 ص 328، رقم1405

❷ الیواقیت دالجواهر: ج 2 ص323 . ❸ ازالة الخفاء: ص 146-147.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارتکاب ہے۔"

18: علامہ شہاب الدین الخفاجی رحمہ اللہ شاعر کا قول نقل کرتے ہیں:

وَمَنْ یَکُنْ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَة

فَذَاكَ كَلْبٌ مِنْ كِلَابِ الْهَاوِيَةْ ❶

"جو شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔"

19: امام ربانی ابوالبرکات احمد بن عبدالاحد رحمہ اللہ سرہندی فرماتے ہیں:

"لَا تَعْدِلُ بِالصُّحْبَةِ شَيْئاً كَائِنًا مَاكَانَ اَلَا تَرٰی اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فُضِّلُوْا بِالصُّحْبَةِ عَلٰی مَنْ عَدَاهُمْ سِوَی الْاَنْبِيَاءِ علیہم السلام ---- فَلَا جَرَمَ صَارَخَطَا مُعَاوِيَةَ خَيْرًا مِنْ صَوَابِهِمَا بِبَرَكَةِ الصُّحْبَةِ"❷

"شرف صحبت کے برابر کوئی چیز نہیں ہو سکتی خواہ کوئی بھی ہو کیا معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو انبیاء علیہم السلام کے علاوہ سب پر فضیلت حاصل ہے چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی غلطی ان دونوں (اویس قرنی اور عمر بن عبدالعزیز مروانی) کی درست بات سے بھی صحبت کی برکت کی بنا پر بہتر ہے۔"

20: فاضل بریلوی حضرت مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں:

آج کل کے بد مذہب، مریض القلب، منافق شعار ان جزافات سیر وخرافات تواریخ وامثالہا سے حضرات عالیہ خلفاء راشدین و اُم المؤمنین وطلحہ وزبیر و معاویہ وعمرو

❶ نسیم الریاض شرح شفا للقاضی عیاض: ج3 ص430 ، ط: مکتبہ سلفیہ

❷ مکتوبات ، المکتوب: 120 ،ج1 ص58.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن العاص ومغیرہ بن شعبہ وغیرھم اہل بیت وصحابہ رضی اللہ عنہم کے مطاعن مردودہ اور ان کے باہمی مشاجرات میں موحش ومہمل حکایات بے ہودہ جن میں اکثر تو سرے سے کذب و واھض اور بہت الحاقات ملعونہ روافض چھانٹ لاتے ہیں۔ ❶

دوسری جگہ فتویٰ دیتے ہیں:

جس کی گمراہی حد تک نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ کہ مولیٰ علی کو شیخین (سیدنا صدیق اکبر وفاروق اعظم) سے افضل بتاتے ہیں۔ یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثل امیر معاویہ و عمرو بن عاص وابوموسیٰ اشعری ومغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز بہ کراہت شدیدہ تحریمہ مکروہ ہے کہ اُنہیں امام بنانا حرام اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب ہے۔ ❷

موصوف کا یہ بھی فتویٰ ہے کہ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یا کسی صحابی کو برا کہنا رفض ہے۔ ❸

معاصر مفتیان کرام کی رائے

اس سے قبل ہم سلف صالح اور متقدمین أئمہ کرام کی آراء لکھ چکے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض وحسد اور کدورت رکھنے والے اور ان کے خلاف زبان درازی یا قلم طرازی کرنے والے کا کیا حکم ہے اور ایسے شخص کی تحقیق کس خبث باطن کا مظہر ہوتی ہے اب ہم بعض معاصر علماء کرام اور مفتیانِ عظام کی رائے بھی لکھ رہے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے شرفِ صحبت کے بعد ان کی فضیلت و عظمت پر سلفِ امت کی طرح خلف امت کا بھی اجماع ہے اگر چہ بعض بد باطن اس کا

❶ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ: ج 5 ص583-582۔

❷ العطایا النبویہ: ج 6 ص626 مسئلہ نمبر 816 ۔

❸ ایضاً: ج 24 ص 508 مسئلہ نمبر 206۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصداق بھی ٹھہرے ہیں کہ:

﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ (مریم : 59)

''ان کے بعد ایسے خلف آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور شہوات کی پیروی کی ایسے لوگ جہنم جائیں گے۔''

خیال رہے ہم نے تمام مسالک کے مفتیان عظام کی خدمت اقدس میں درج ذیل سوال نامہ ارسال کیا تھا جن حضرات گرامی قدر نے جواب سے نوازا۔ جزاھم اللہ خیرا۔ ان کے شکریہ سے ہم ان کے جوابات کو یہاں نقل کر رہے ہیں پہلے سوال ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترمی ومکرمی جناب حضرت مفتی صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

مزاج بخیر:

گزارش آنکہ جماعت اسلامی سے وابستہ جناب عبداللہ دانش صاحب حال مقیم امریکہ نے ''شرح اربعین امام حسین علیہ السلام'' لکھی جس میں جا بجا جلیل القدر صحابی جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نشانہ نقد وطعن بنایا ہے۔ کتاب مذکور کی بعض عبارتیں ارسال خدمت ہیں اور کوشش کی گئی ہے کہ عبارتوں کو سیاق وسباق کے حوالہ سے اپنے معنی ومفہوم میں مکمل طور پر نقل کیا جائے۔ ان عبارتوں سے بعض دوسرے حضرات کی طرح راقم الحروف بھی محسوس کرتا ہے کہ موصوف مؤلف نے حُبِ آل بیت رضی اللہ عنہم کے لبادہ میں رافضیت کی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدف تنقید بناتے ہوئے نا زیبا الفاظ استعمال کیے ہیں اور ان کی توہین وتنقیص کا ارتکاب کیا ہے۔ اسی پس منظر میں آنجناب سے سوال ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسے الفاظ توہین وتنقیص صحابہ رضی اللہ عنہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے زمرہ میں آتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر آتے ہیں تو ایسے الفاظ سے اپنے بغض و عداوت کا اظہار کرنے والے شخص کا عقیدہ اہلسنت سے کیا تعلق ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟ کیا ایسا شخص اس وعید کا مستحق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے اور توہین کرنے والے کے حق میں سنائی ہے؟ ایسی مذموم و مسموم کتاب لکھنے والے، شائع کرنے والے اور اس میں تعاون کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

اُمید ہے کہ آنجناب ارسال کردہ عبارتوں کی روشنی میں موصوف مؤلف کی اس تالیف پر شریعت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

والسلام

برق التوحیدی

خطیب مسجد الرضوان محلہ عرفات گلی نمبر 2

ٹوبہ ٹیک سنگھ 05-07-2018

سوال نامہ

1:......موصوف (دانش صاحب) لکھتے ہیں:

جب اہل سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معصوم عن الخطاء نہیں مانتے تو واضح ہو گیا کہ خلافت علی منہاج النبوت کو ختم کر کے اس کی جگہ بادشاہی نظام رائج کرنا روحِ اسلام کے خلاف عمل تھا جس کی سزا ہم آج بھگت رہے ہیں۔ (شرح اربعین حسین علیہ السلام: ص 62)

گویا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت اور ان کا اقدام روحِ اسلام کے خلاف تھا اور آج اُمتِ مسلمہ کو جو سزا مل رہی اس کے ذمہ دار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

2:......موصوف لکھتے ہیں:

یزید .... کیونکہ وہ اپنے باپ کی وفات کے بعد امت کے انتخاب سے خلیفہ نہیں ہوا بلکہ کسی طرح مسلمانوں پر حاکم بن گیا جس طرح ایک قیصر کے بعد اس کا بیٹا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیصر بن جاتا تھا اسی کا نام ملوکیت ہے۔ جو حریت کی ضد ہے۔ (ایضاً: ص 71)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی قیصر تھے جنہوں نے بیٹے کو قیصر بنایا۔

3:......موصوف لکھتے ہیں:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا قتل دراصل نرالا اس لیے ہوا کہ ان کا مقصد شہادت دیگر تمام شہداء سے نہایت ہی بلند تھا اور وہ تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نظامِ نبوت و خلافت راشدہ کو اغوا کاروں نے ملوکیت اور بادشاہی میں بدل ڈالا۔ (ایضاً ص: 85)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس نظام کے پہلے اغوا کار تھے جنہوں نے خلافت کو ملوکیت سے بدلا۔

4:......موصوف لکھتے ہیں:

خلافتِ راشدہ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اور ملوکیت بندوں پر عذابِ الٰہی ہوتا ہے۔ (ایضاً ص: 86)

5:......گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں عذابِ الٰہی تھے۔ حالانکہ حدیث شریف میں "ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكٌ وَرَحْمَةٌ" کے الفاظ بھی ہیں۔

6:......موصوف لکھتے ہیں:

دوسری طرف اہل شام کا حال دیکھ لیں، کیسے کرسی اقتدار سے چمٹے رہے کرسی چھوڑنا گوارا نہ کیا، چاہے مسلمانوں کی لاشیں گرتی رہتیں، دنیا کو ترک کرنے کا اعزاز نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔ (ایضاً: ص 135)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی اقتدار پسندی میں خون خرابہ کے ذمہ دار ہیں وہ کرسی سے چمٹے رہے اور مصالحت کی طرف نہ آئے۔

7:......موصوف لکھتے ہیں:

دوسری طرف یہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے جنہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تنہائیوں میں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایات دیتے رہے اور اُنہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بھی بنایا۔ صحیح بخاری کتاب المغازی حدیث: 4108 میں دیکھیں کس رعونت کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی توہین کی؟ .... اپنے اس عظیم محسن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کس قدر احسان فراموش نکلے (ایضاً: ص 155)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بڑے رعونت والے اور احسان فراموش تھے۔

8:......موصوف لکھتے ہیں:

قیصر روم اپنی چال چلتا رہا۔ بڑی اسکیم کے تحت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھر عیسائی عورت میسون کو مسلمان بنا کے داخل کیا .... عیسائیوں کی گہری سازش تھی کہ مرکزی مسلم حکومت میں اپنے مشنری لوگ داخل کرے۔ (ایضاً: ص 213)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عیسائی مشنری کے ہاتھوں کھیلتے رہے۔

9:......موصوف لکھتے ہیں:

یہی تھا وہ خونخوار درندہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقرر کیا جیالا جسے بعد میں یزید نے چن کر کوفہ میں بھیجا تھا۔ (ایضاً: ص 222)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خونخوار درندہ صفت لوگوں کو اپنا جیالا بنا رکھا تھا۔

10:......موصوف لکھتے ہیں:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سمجھ آ گئی اور فرمایا ایک لاکھ (100000) درہم اس بیعت کی قیمت (رشوت) ہے بے شک میرا دین تو پھر بہت سستا ٹھہرا۔ (ایضاً: ص 226)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رشوت لینے دینے والوں میں سے تھے۔

11:......موصوف لکھتے ہیں:

خلافت راشدہ کے بعد مسلم حکمران بے خدا ہو گئے اور عوام کی اکثریت غیر جانبدار ہو گئی بااثر لوگ ایسے حکمرانوں کے خوشامد بن گئے۔ (ایضاً: ص 230)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بے خدا حکمران تھے اور ان کی بیعت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم خوشامدی تھے۔

12:......موصوف لکھتے ہیں:

حیرت کی بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں رب العزت جنہیں ''السابقون الاولون'' کہتا ہے جنہوں نے تیرہ (13) برس مکہ میں کفار کے ظلم برداشت کیے جنہوں نے مدینہ منورہ میں ہر وقت میدان جہاد میں مثالی جان نثاری دکھائی حقیقی ہیرو، خلافت راشدہ کے اختتام پر زیرو قرار پا گئے اور جو لوگ غلبہ اسلام ہو جانے کے بعد مسلسل بائیس تیئس سال تک مسلمانوں کو پریشان کرتے رہے۔ بے بسی کے عالم میں جب بچنے کی کوئی صورت نہ رہی مجبور ہو کر اہل اسلام کے قافلہ میں شامل ہوئے، وہ زیرو سے ہیرو بن بیٹھے، نیرنگیٔ دوراں تو دیکھیے؟ (ایضا: ص 244)

گویا حضرت امیر معاویہ، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہما و دیگر جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا یا اظہار اسلام کیا انہوں نے طوعا اور خوش دلی سے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ مفاد پرستی اور جان بخشی میں یا جبر و اکراہ اور خوف سے اسلام قبول کیا اور یہ لوگ ہیرو نہیں زیرو ہیں۔

13:......موصوف لکھتے ہیں:

اسی طرح امام حسین رضی اللہ عنہ بھی جب خلافت راشدہ کو بادشاہی میں بدلتا دیکھ رہے تھے تو بے تاب ہوتے رہتے تھے کہ میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیئس برس شب و روز محنت کر کے جو سلامتی کا نظام ہمیں قائم کر کے دیا تھا یہ پھر اسی قیصر و کسریٰ کی جاہلی شہنشاہیت کی طرف پلٹ کے جا رہا ہے۔ (ایضا: ص 252)

گویا وہی پہلے والا الزام کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلافت کی جگہ قیصر و کسریٰ کی جاہلی شہنشاہت کی بنیاد رکھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

14:......موصوف لکھتے ہیں:

اسی طرح پیچھے ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پڑھ چکے ہیں کہ دوسرا علم بتاؤں تو میری گردن اُڑا دی جائے، حالانکہ وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور تھا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی دور میں فوت ہوئے۔ (ایضاً:ص 259)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور ظلم و بربریت اور سفاکیت کا دور تھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے قتل کے اندیشہ سے خاموش رہے۔

15:......موصوف لکھتے ہیں:

ان خلفاء راشدین کے بعد دیکھتے جائیں مخلوق خدا پر کیسے کیسے ظلم ڈھائے گے جب ظلم کی آندھی چل رہی تھی، کیا نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ گوشہ نشین ہو جاتے۔ (ایضاً:ص 272)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور بھی ظلم وستم اور بربریت کا دور تھا کیونکہ موصوف کے ہاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت خلافت نہیں ملوکیت تھا۔

16:......موصوف لکھتے ہیں:

عربوں کی پہلی ذلت وخواری ....اور دوسری جب زیاد بن سمیہ کو ابوسفیان کا جعلی بیٹا بنا کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعلان عام کروا کے اس کا نسب بدل ڈالا۔

(ایضاً:ص 413)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عربوں کی پہلی ذلت وخواری کا سبب بنے اور پھر جعلسازی کر کے نص شریعت کی مخالفت کی۔

17:......موصوف لکھتے ہیں:

پھر جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکومت سنبھالی، یہی زیاد فارس (ایران) کا گورنر تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے، امیر معاویہ نے اس کی خوب خاطر مدارت کی کہ اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے خاندان ابوسفیان سے ملا لے، زیاد بھی اس طرف راغب ہو گیا اور ابوسفیان کا بیٹا ہونے کا اعلان کر دیا۔ امیر معاویہ نے اس کو بصرہ کا گورنر بنایا پھر کوفہ کا بھی اور اسے خوب نوازا (آج کی لوٹا کریسی اور ممبران اسمبلی کی روایت کہاں سے چلی)

(ایضاً: ص 416)

گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیاسی و اخلاقی کرپشن کا ارتکاب ہی نہیں کیا اس کی بنیاد بھی رکھی، یوں وہ موصوف کی منطق کے مطابق رہتی دنیا تک اس سیاسی و اخلاقی کرپشن کے جرم میں حصہ دار رہیں گے۔

اس سوال کے جواب میں جن مفتیانِ کرام نے جو جوابات ارسال کیے ملاحظہ ہوں۔

فتویٰ جامعہ اہلحدیث القدس، لاہور

1:...... شیخ التفسیر والحدیث استاذ الاساتذہ مفتی پاکستان حضرت العلام جناب مولانا عبیداللہ عفیف حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنے والے کا ایمان مشکوک ہے۔

حب اہل بیت رضی اللہ عنہم کی آڑ میں موضوع، خانہ ساز روایات و اغلوطات اور تاریخی کذب بیانوں کے بل بوتے پر سراپا علم و فقاہت، خوگر جود و سخاوت، غواص بحر فراست، پیکر سیاست، حلیم و کریم عدل گستر، عمیق النظر، سنجیدہ فکر۔ کاتب وحی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی بھائی اور خال الامت صحابی ذی شان بن ابوسفیان عنہما رضی اللہ الرحمٰن

(سوال میں مذکور حوالہ جات لکھنے کے بعد موصوف فرماتے ہیں)

موصوف کی منطق کے مطابق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رہتی دنیا تک اس سیاسی و اخلاقی کرپشن کے جرم میں حصہ دار رہیں گے۔ العیاذ باللہ من هذه الهفوات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون اللہ الوھاب: ...... اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَالْاَمْرُ ۔آپ کے پیش کردہ مندرجہ بالا سترہ نکات کا بشرط صحت جواب حاضر ہے۔

1:......صورت مسئولہ میں واضح باشد جلیل القدر اور عظیم المرتبت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کیا کہنے، کسی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے مناقب ومحاسن اور درجات و فضائل اور اس کی اسلامی مساعی کا انکار اور اس کی عیب جوئی اور اس کی توہین وتنقیص نہ صرف اکبرالکبائر گناہ ہے بلکہ اہل سنت و جماعت کے مسلمہ اور متفقہ عقیدہ کے مطابق صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سب وشتم کرنا نہ صرف کبیرہ گناہ بلکہ موجب لعنت ہے۔ چند ایک احادیث پیش خدمت ہیں ۔ (حضرت موصوف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت وعظمت پر متعدد احادیث وآثار اور متقدمین کے اقوال ذکر کرنے کے بعد مزید لکھتے ہیں)

غرضیکہ المختصر یہ کہ حب اھل بیت رضی اللہ عنہم کے لبادہ میں کاتب وحی الٰہی اور خال الامت اور جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت کا اغوا کار۔ عذاب الٰہی ۔اقتدار کے حریص ۔خون خرابہ کا ذمہ دار، صاحب رعونت، راشی، بے خدا (العیاذ باللہ دھریہ کہنا) حضرت حسن بن علی اور دوسرے بیعت کنندہ صحابہ کو خوشامدی قرار دینا۔ ان کے دور کو ظلم و بربریت اور سفاکیت کا دور لکھنا، عربوں کو ذلیل کرنے والا، نص شرعی کی مخالفت کا الزام لگانا، سیاسی اور اخلاقی کرپشن کی لت ڈالنے والا ۔ سیاسی لوٹا کریسی کا بانی ٹھہرانا، رہتی دنیا تک سیاسی کرپشن کے جرم میں حصہ دار وغیرہ خانہ ساز اور نام نہاد مطاعن کی آڑ میں حضرت موصوف رضی اللہ عنہ کو ہدف تنقید بناتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا مطاعن سے مطعون ٹھہرانے والا ان کی توہین و تنقیص کا کھلا مرتکب ہے۔
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسے الفاظ توہین و تنقیص کے زمرہ میں آتے ہیں اور ایسے الفاظ سے صحابہ سے بغض و عداوت کا اظہار کرنے والے شخص کا مذکورۃ الصدر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ائمہ محدثین وغیرہم کی تصریحات کے مطابق عقیدہ اہلسنّت سے نہ صرف قطعاً کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ بدعتی، رافضی، خبیث، زندیق، بدعقیدہ، بد دین اور خارج از ملت اسلامیہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ سب وشتم اور دشنام طراز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بیان فرمودہ وعید ولعنت کا بلا ریب ہدف اور سچ مچ مستحق ہے۔ ایسی مذموم کتاب لکھنے والا، شائع کرنے والا اور ہر طرح کا تعاون کرنے والا سب کے سب نصرت دین اور حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ کے منتخب صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن۔ رافضیت کے مبلغ۔ زندیقیت کے مروج اور شیعیت کے ایجنٹ ہیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ هٰذِا الْخُرَافَاتِ وَالْبُهْتَانَاتِ۔

كَتَبَهٗ وَ وَقَّعَ عَلَيْهِ

محمد عبیداللہ خاں عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ

غَفَرَلَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِاَخَوَيْهِ يُوْنُس وَالسَّعِيْد

محمدی بلاک۔ رحمت ٹاؤن فیصل آباد

ڈاکخانہ غلام محمد آباد

22/3/1439ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتوی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

2:...... جناب حضرت علامہ حکمت اللہ صاحب حفظہ اللہ مفتی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نے حسب ذیل فتوی تحریر فرمایا جس کی تصدیق وتائید جناب حضرت مولانا محمد انعام الحق صاحب حفظہ اللہ اور جناب حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب حفظہ اللہ نے فرمائی۔

الجواب حامدا او مصلیاً : ......صورت مسئولہ میں اگر واقعۃً ''شرح اربعین امام حسین علیہ السلام'' میں وہ عبارات درج ہیں جن کا منسلکہ صفحات میں حوالہ دیا گیا ہے۔تو کتاب کا مصنف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں توہین وتنقیص کا مرتکب ہوا اور اس کے درج کردہ جملے گستاخانہ اور توہین آمیز ہیں اور یہ گمراہ ہے۔

ان عبارات کی وجہ سے کتاب کا مصنف ان تمام وعیدوں کا مستحق ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے والوں کے حق میں وارد ہوئی ہیں۔

لہٰذا مصنف پر توبہ لازم ہے اور اس کتاب کو شائع کرنا یا شائع کرنے میں تعاون کرنا سب سخت گناہ کے کام ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

''أَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِأَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ''

(مشکوٰۃ :ص 544 ط قدیمی)

حدیث شریف میں ہے:

''اِقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ''

(کنز العمال جهت : 33723 ط التراث العربی)

وَفِیْهِ اَیْضاً ،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ أَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضاً مِنْ بَعْدِیْ۔“

(مشکوٰۃ: ص 544 ط قدیمی)

حدیث میں ہے:

”اِحْفَظُوْنِیْ فِیْ أَخْتَانِیْ وَاَصْهَارِیْ لَا یَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ بِمَظْلِمَةِ أَحَدٍمِنْهُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِمَّا ذُوْهِبَ“ (کنزالعمال: ج 7 ص 541 ط التراث الا سلامی)

شرح الفقہ الاکبر میں ہے:

”وَلَا نَذْكُرُ اَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بِخَيْرٍ يَعْنِیْ وَاِنْ صَدَرَ مِنْ بَعْضِهِمْ بَعْضُ مَا هُوَ فِی الصُّوْرَةِ شَرٌّ فَاِنَّهٗ اِمَّا كَانَ عَنْ اِجْتِهَادٍ وَلَمْ يَكُنْ عَلٰى وَجْهِ فَسَادٍ وَاِصْرَارٍ“ (شرح الفقه الاکبر: ص 71 ، قدیمی)

شرح العقائد للتفتازانی میں ہے:

”وَالطَّعْنُ فِيْهِمْ اِنْ كَانَ مِمَّا يُخَالِفُ الْأَدِلَّةَ الْقَطْعِيَّةَ فَكُفْرٌ كَقَذْفِ عَائِشَةَ وَ اِلَّا فَبِدْعَةٌ“ (ص 162-163 ط رحمانیہ)

الاصابہ لابن الحجر العسقلانی میں ہے

”ثُمَّ رَوٰى بِسَنَدِهٖ اِلٰى اَبِیْ زُرْعَةَ الرَّازِیِّ قَالَ: اِذَارَأَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ أَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاعْلَمْ أَنَّهٗ زِنْدِيْقٌ وَذَالِكَ أَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَالْقُرْآنَ حَقٌّ وَمَا جَاءَ بِهٖ حَقٌّ وَاِنَّمَا اَدّٰى اِلَيْنَاذَالِكَ كُلَّهُ الصَّحَابَةُ وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَجْرَحُوْا شُهُوْدَنَا لِيُبْطِلُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْجَرْحُ بِهِمْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَوْلٰی وَھُمْ زِنَادِقَۃٌ " (الفصل الثالث فی بیان حال الصحابۃ من العدالۃ: ج1 ص 163/4 162 ط دارالکتب)

فقط واللہ اعلم

کتبہ: حکمت اللہ

متخصص فقہ اسلامی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

01-14-1440ھ ، 09-27-2018ء

فتوی جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن

3:...... فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ عبدالرشید صاحب ضیاء حفظہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب:......

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّابَعْدُ، فَاَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ:

صحابی رسول ہونا ایک ایسا شرف ہے کہ ناطق وحی نے خود ایسے شخص کو جنت کی ضمانت دی ہے۔

"لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِیْ" بلکہ "أَوْرَأَی مَنْ رَآنِیْ" کا فرما کر تابعی کو بھی جنت کی خوشخبری سنادی جو کسی صحابی رسول ﷺ سے شرف ملاقات کرتا ہے۔

(ترمذی: 3858)

رسول اللہ ﷺ نے اُمت محمدیہ کے لوگوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب و احترام کرنے کا حکم دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اَكْرِمُوْا اَصْحَابِىْ فَاِنَّهُمْ مِنْ خِيَارِكُمْ"

اور ان مقدس ہستیوں کے متعلق اپنی زبانوں کو بچا کر رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"اَللّٰهَ اللّٰهَ فِىْ اَصْحَابِىْ - اللّٰهَ اللّٰهَ فِىْ اَصْحَابِىْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضاً مِنْ بَعْدِىْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّىْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِىْ أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِىْ وَمَنْ آذَانِىْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَاخُذَهُ"

(ترمذی: 3862)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا یا انہیں سب و شتم کرنا کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِىْ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَباً مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ"

(بخاری: 3673، مسلم: 2540)

بلکہ ایسے شخص کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔

"اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِىْ فَقُوْلُوْ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ" (ترمذی: 3866)

مزید فرمایا گیا:

"مَنْ سَبَّ اَصْحَابِىْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ" (الصحیح: 2340)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اہل سنت والجماعت کا اصول یہ ہے کہ وہ اپنے دلوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغض سے اور اپنی زبانوں کو ان کی عیب گیری سے محفوظ رکھتے ہیں۔"

(شرح العقیدۃ الواسطیۃ: ص 142)

اور علامہ ابو جعفر طحاوی الحنفی نے اہل السنۃ کا عقیدہ ذکر کیا ہے۔

"نَـحْنُ نُحِبُّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا نُفْرِطُ فِیْ حُبِّ اَحَدٍ مِـنْهُـمْ وَلَا نَتَبَرَّأُ مِنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ وَنُبْغَضُ مَنْ يُبْغِضُهُمْ وَبِغَيْرِ الْـخَيْرِ يَذْكُرُهُمْ وَلَا نَذْكُرُهُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَحُبُّهُمْ دِيْنٌ وَ اِيْمَانٌ وَاِحْسَانٌ وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ وَنِفَاقٌ وَطُغْيَانٌ"

(شرح العقیدہ الطحاویہ: ص 467)

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا ہمارا ایمان ہے۔ اور ان کی عزت و احترام کرنا ایک مومن کی نشانی ہے اور جو شخص کسی بھی ایک صحابی رسول کی توہین کرے یا اُنہیں طعن و تشنیع کر کے اپنی سب وشتم کا نشانہ بنائے۔ اس کا اہل سنت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم القدر صحابی رسول ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھا۔ کسی نے اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: دَعْـهُ فَـاِنَّهٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بلکہ اگلی روایت کے الفاظ ہیں۔ اَصَابَ اِنَّهٗ فَقِيْهٌ. (بخاری۔ ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ: 531)

جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اُنہیں صحابی رسول تسلیم کرتے ہیں تو پھر کسی دوسرے کو کیا اعتراض ہے اور جب ان کا صحابی رسول ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ تو ان کی توہین کرنا بھی اس طرح جرم ہے جس طرح دیگر صحابہ کرام کی تنقیص یا توہین کرنا جرم ہے۔

عبداللہ دانش جو بزعم خود اپنے کو ایک "فارغ التحصیل" قرار دیتے ہیں لیکن ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابوں میں ''خلافت و ملوکیت'' کا اثر اس حد تک موجود ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جابجا اپنی طعن و تشنیع اور دشنام طرازی کا نشانہ بناتے ہیں۔ زیر نظر کتاب کے ص 244 پر رقمطراز ہیں۔

حیرت کی بات ہے کہ قرآن کریم میں رب العزت نے جنہیں۔ سابقون اولون۔ کہا ہے، جنہوں نے تیرہ برس مکہ میں کفار کے ظلم برداشت کیے۔ جنہوں نے مدینہ منورہ میں ہر وقت میدان جہاد میں مثالی جانثاری دکھائی۔ حقیقی ہیرو خلافت راشدہ کے اختتام پر زیرو پائے اور جو لوگ غلبہ اسلام ہو جانے کے بعد مسلسل بائیس سال تک مسلمانوں کو پریشان کرتے رہے۔ بے کسی کے عالم میں جب بچنے کی کوئی صورت نہ رہی۔ مجبور ہو کر اسلام کے قافلہ میں شامل ہوئے وہ زیرو سے ہیرو بن بیٹھے۔

اور صفحہ 155 پر اپنے خبث باطن کا اظہار یوں کیا: دوسری طرف یہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے جنہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تنہائیوں میں بھی ہدایات دیتے رہے اور اُنہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بھی بنادیا، البخاری: کتاب المغازی، رقم: 4108 میں دیکھیں کس رعونت کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی توہین کی۔ اپنے اس عظیم محسن عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کس قدر احسان فراموش نکلے۔

آپ خود ہی بتائیں ایسا شخص کسی نرمی کا مستحق ہو سکتا ہے، ہمارے نزدیک مذکورہ شخص اہل حدیث تو کجا، اہل سنت سے بھی خارج ہے اور اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی طرح کا تعاون کرنے والا شخص اسی طرح جرم میں برابر کا شریک ہے جس طرح اس کا مصنف مجرم ہے۔ هٰذَا مَا عِنْدِيْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

عبدالرشید ضیاء
جامعہ تعلیم السلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد
0301-7107301

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

4:......حضرت علامہ جناب شاہ محمد تفضل علی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ، مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کے تحریر کردہ اس فتویٰ کی تائید و تصدیق جامعہ کے نائب مفتی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمائی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملھم الصواب :......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلسل حاضری اور حق تعالیٰ کی جانب سے نازل شدہ وحی کو لکھنے کا شرف حاصل ہوا، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مواقع پر آپ کے لیے دعا فرمائی ہے۔ اس لیے کوئی ایسی بات کہنا یا لکھنا جس سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جلالتِ شان میں ادنیٰ سی کمی بھی واقع ہوتی ہو، انتہائی قابل مذمت اور سخت نازیبا حرکت ہے کیونکہ کسی بھی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے نازیبا خیالات کا اظہار کرنا جن سے راضی ہونے کا اعلان اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خود فرمایا۔ یا ان کے کسی فیصلے کے متعلق یہ سمجھنا کہ یہ ذاتی مفاد یا محض سیاست پر مبنی تھا یا روحِ اسلام کے خلاف تھا وغیرہ بہت بڑی جسارت اور ناعاقبت اندیشی ہے۔ کیونکہ مشاجرات صحابہ کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ ان کی تحقیق میں پڑنے کی بجائے اس معاملے میں سکوت اختیار کیا جائے اور اس میں لب کشائی کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مشاجرات صحابہ کے متعلق فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو ان اکابر کے خون سے محفوظ رکھا، پس ہم اپنی زبانوں کو بھی ان کے تذکرے سے ملوث نہیں کریں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت بات یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن سبا کی سازش کا نتیجہ ہے کہ عام تاریخوں میں انتہائی غلط ملط اور موضوع روایات شامل کردی گئیں، جن کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے اسی طرح جنگِ صفین بھی سبائی سازشوں کا نتیجہ تھا۔ اگر ہر قسم کے تعصب اور ذاتی نظریات سے بالاتر ہو کر صرف صحیح روایات پر ہی بھروسہ کرتے ہوئے حضرت معاویہ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو صورتِ حال بالکل مختلف ہوجاتی ہے، لہٰذا اگر واقعتہً شخص مذکور نے اپنی کتاب میں یہ باتیں لکھی ہیں تو ان باتوں کی اصلاح اس پر لازم ہے اور آئندہ اس قسم کی باتیں لکھنے اور بیان کرنے سے مکمل اجتناب کرے۔ مذکورہ باتوں کے حقائق جاننے کے لیے شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی کتاب حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق کا مطالعہ فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مذکورہ تمام باتوں کے جوابات اور اصل حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

الجواب صحیح نائب مفتی	احقر شاہ محمد تفضل علی
29 / صفر المظفر / 1440 قمری	دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
8 / نومبر/ 2018/ شمسی	28 / صفر المظفر /1440/ شمسی

فتوی جامعہ سلفیہ فیصل آباد

5:...... فضیلۃ الشیخ، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی عبدالحنان زاہد صاحب زید مجدہ

مفتی و نائب شیخ الحدیث، جامعہ سلفیہ، فیصل آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم و مکرم جناب مولانا برق توحیدی صاحب حفظکم اللہ ورعاکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد امید ہے کہ مزاج بخیر ہو نگے۔

آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا جس میں کتاب (اربعین امام حسین علیہ السلام) کے بعض مندرجات نقل کیے گئے تھے اوران کے مؤلف کے بارہ میں فتوی درکار تھا۔

فضیلۃ الاستاذ حضرت علوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اس کا جواب تحریر کرنے کی درخواست کی گئی۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب نے اس کا تفصیلی جائزہ اور جواب تحریر کردیے ہیں جو کہ آپ کے پیش خدمت ہے۔ مؤلف، ناشر، تقسیم کنندگان کے بارہ میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کتاب کے مندرجات یقیناً اھل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ سے ہرگز متفق نہیں ہیں۔ بالخصوص مسلک اہل حدیث کا منہج ایسے طرز تحریر سے بالکل مبرا ہے۔

بلکہ کتاب کے عنوان سے بھی بالکل مختلف ہے حُبِ علی رضی اللہ عنہ کے نام سے بغض معاویہ رضی اللہ عنہ کا اظہار کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کتاب کے مؤلف ناشر وغیرہ کو بھی ہدایت نصیب کرے اور ہم سب کو ان نئے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخوکم عبدالحنان زاہد صاحب جامعہ سلفیہ فیصل آباد

خاتمہ

ہم نے ان سطور میں خود کو جناب عبداللہ دانش صاحب کی طرف سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت و کردار پر اُٹھائے گئے اعتراضات و مطاعن تک محدود رکھا ہے، ورنہ ان کی شخصیت کے فضل و شرف اور مقام و مرتبہ کے ساتھ ان کے کردار اور دور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت کی خدمات واصلاحات نیز کارناموں پر نہ صرف بہت کچھ لکھا جا چکا ہے بلکہ لکھا جا سکتا ہے اور یہ بھی کہ ہم نے جو کچھ کہا یا لکھا ہے یہ کوئی نیا نہیں متقدمین اور سلف صالح نے اس پہلو پر اس قدر لکھا ہے کہ بظاہر مزید لکھنے کی کوئی گنجائش نہیں لیکن نئے طریق واردات پر نئے طریقہ سے کچھ کہنا اپنی جگہ ضروری ہے۔ چنانچہ ہم نے جو کچھ کہا یا لکھا ہے وہ متقدمین جزاھم اللہ تعالیٰ کی خوشہ چینی ہی ہے جسے ہم حرفِ تمام یا حرفِ آخر نہیں سمجھتے تاہم قارئین کرام ہی فیصلہ کریں گے کہ ہم اپنے مقصد میں کس حد تک کامیاب رہے۔

بہرحال ہمارا مقصد وحید ان شکوک وشبہات اور غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے جس کا شکار جناب عبداللہ دانش صاحب جیسے کئی '' خود ساختہ دانشور'' ہو جاتے ہیں اور ان حضرات کو تصویر کا صحیح رُخ دکھانا مقصود ہے جنہیں آئینہ تاریخ میں اپنا ہی چہرہ نظر آتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ان محسنین اسلام وملت اسلامیہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمات اور کارناموں سے لوگوں کو روشناس کروا کر ان کی عقیدت ومحبت کے چراغ جلائے جائیں تاکہ جہالت وضلالت اور تعصب ونفرت کے اندھیرے چھٹ سکیں جبکہ ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ نہ صرف ان نفوس قدسیہ کے کردار کو گہنا نے والی مسموم کتب و جرائد سے لوگوں کو آگاہ کر کے ان کے مطالعہ سے اجتناب واحتراز کی تلقین کی جائے بلکہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے کردار اور کارناموں کو اُجاگر کرنے والی اور ان سے عقیدت و محبت خیز کتب ورسائل کو عام کیا جائے۔ کیونکہ جب کسی کتاب کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو قاری کتاب نہیں پڑھتا بلکہ وہ مصنف کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے۔ اور اسی پس منظر میں کہا جاتا ہے۔

خَیْرُ جَلِیْسٍ فِی الزَّمَانِ کِتَابٌ

چنانچہ جب کتاب کی معرفت قاری مصنف کی مجلس میں بیٹھتا ہے تو مجالس کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

متعلق قرآنی ہدایت یہ ہے کہ:

﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴾

(النساء : 140)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾﴾ (الانعام : 68)

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو جو ہدایت فرما رہے ہیں وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ جن مجالس اور محافل اور پروگراموں میں اللہ تعالیٰ کی آیات و احکام کا انکار یا تمسخر واستہزاء ہو رہا ہے یا جہاں لوگ اللہ کی آیات میں اپنی عقل و دانش سے انحراف پر مبنی بحث و تمحیص کر رہے ہوں وہاں بیٹھنا ہی درست نہیں کیوں کہ ایسا ہونے سے خود اپنے ایمان کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے جبکہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو حکم دیا ہے:

﴿وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ﴾ (الکهف : 28)

خود کو ان کے ساتھ رکھیے جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا جوئی میں یاد کرتے ہیں۔ اور اُن کو نظر انداز مت کیجیے۔

اسی تناظر میں آنحضرت ﷺ نے اچھی مجلس اور صحبت کے ساتھ بری مجلس اور صحبت کی مثال دے کر ان کی افادیت یا نقصان سے خبردار کیا ہے اور یہ انسانی کمزوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پیشِ نظر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلْ" ❶

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا وہ دیکھے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔''

چنانچہ جب کتاب بھی ایک دوست اور مجلسی ہے اور اس کی معرفت کتاب کا مصنف اس کا دوست اور مجلسی قرار پاتا ہے تو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس قسم کی کتاب پڑھ رہا ہے کیونکہ اس کے دل و دماغ اور طبیعت پر بہت گہرے اور دوررس اثرات ہوتے ہیں جن سے اندیشہ اور خطرہ کی بنا پر قرآن کریم نے مذکورہ ہدایت کی ہے اور اسی کے پیشِ نظر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"لَا تُجَالِسْ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ فَإِنَّ مُجَالَسَتَهُمْ مُمْرِضَةٌ لِلْقُلُوْبِ" ❷

''خواہشات کی پیروی کرنے والوں (بدعتیوں) کے ساتھ مت بیٹھو، ان کی مجلسوں میں بیٹھنا دلوں کو بیمار کر دیتا ہے۔''

امام طلحہ بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لَا تُجَالِسُوْا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ ، فَإِنَّ لَهُمْ عرۃً کَعرَۃِ الْجَرَابِ" ❸

''اہلِ بدعت کی مجلسوں میں مت بیٹھو، اُن کی بیماری خارش کی طرح متعدی

---

❶ ابو داؤد رقم: 4833 ، ترمذی: 2378 ، اسنادہ حسن ، الابانہ لابن بطہ: ج 1 ص150 رقم 55-354 .

❷ الابانہ لابن بطہ: مجلد ج 1 ص 154 .

❸ السنۃ للکرمانی:ص328 ، رقم: 599

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔"

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لَا تُجَالِسُوْا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ فَإِنَّ مُجَالَسَتَهُمْ تَذْهَبُ بِنُوْرِ الْإِيْمَانِ مِنَ الْقُلُوْبِ وَتَسْلُبُ مَحَاسِنَ الْوُجُوْهِ وَتُوْرِثُ الْبُغْضَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ" ❶

"خواہش پرستوں (بدعتیوں) کے ساتھ مت بیٹھو ان کے ساتھ بیٹھنا دلوں سے نورِ ایمان اور چہروں کی رونق ختم کر دیتا ہے اور اہل ایمان کے دلوں میں بغض پیدا کرتا ہے۔"

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ ، فَانْظُرْ مَعَ مَنْ يَكُوْنُ مَجْلِسُكَ وَلَا يَكُوْنُ مَعَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ ۔ وَعَلَامَةُ النِّفَاقِ اَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ وَيَقْعُدُ مَعَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ ... مَنْ جَلَسَ مَعَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لَمْ يُعْطَ الْحِكْمَةَ" ❷

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ذکر کے حلقوں اور مجلسوں کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ تم دیکھو کہ تمہاری مجلس کن لوگوں کی ہے کسی بدعتی کے ساتھ نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ بدعتی کی طرف نہیں دیکھتا اور نفاق کی علامت ہے کہ آدمی بدعتی کے ساتھ اُٹھے بیٹھے .... جو شخص کسی بدعتی کے ساتھ بیٹھتا ہے اسے حکمت و دانائی نصیب نہیں ہوتی۔"

بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ:

"يَا مُوْسٰى لَا تُجَالِسْ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ ، فَيَدْخُلُ فِيْ قَلْبِكَ

❶ الابانه لابن بطه: ج 1 ص155 ❷ تاریخ دمشق: ج 26 ص 59-458.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَیْءٌ فَیُرْدِیْكَ فَتَدْخُلُ النَّارَ" [1]

"اے موسیٰ علیہ السلام خواہش پرستوں کے ساتھ نہ بیٹھو ورنہ تمہارے دل میں بھی وسوسہ پیدا ہوگا جو تمہیں پھسلا دے گا اور تم آگ میں جاتے رہو گے۔"

اور بھی بہت سے تابعین وائمہ رحمہم اللہ سے اسی قسم کی تحذیر وتخویف منقول ہے جو صرف قرآن کریم کی اسی ہدایت کی روشنی میں ہے کہ جو لوگ خود دل کے مریض اور جادہ مستقیم سے منحرف ہوتے ہیں ان کے ساتھ میل جول اور مجالست ومصاحبت دوسرے کو متاثر کرسکتی ہے۔ جس سے اس کا ایمان خطرہ میں پڑ سکتا ہے لہٰذا ایسی کتابوں کے مطالعہ سے بھی گریز اور اجتناب کرنا چاہیے جن میں تعلیمات شریعت اور ہدایات اسلام کا نہ صرف انکار واستہزاء ہو بلکہ سلفِ امت کی تحقیر وتوہین کی بدبو آتی ہو حضرات علماءِ سلف وخلف نے ایسی کتب کی راہنمائی کی ہے۔ ایسی کتابوں سے اجتناب کرکے اُن کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے جن سے قرآن وسنت کی راہنمائی اور عملِ صالح کا جذبہ پیدا ہوتا ہو اور نورِ ایمان میں اضافہ بھی ہوتا ہو۔ اسی لیے حضرات صحابہ سے آتا ہے کہ وہ آپس میں کہا کرتے تھے:

"تَعَالَوْا نَزْدَدْ اِیْمَانًا"

آیئے اپنے ایمان میں اضافہ کریں۔

لہٰذا ایسے پروگراموں میں شامل ہوں اور ایسی کتابوں کا مطالعہ کریں جن سے ایمان میں اضافہ اور نیکی میں جذبہ سبقت پیدا ہو۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ کے متعلق تو آتا ہے کہ اُنہوں نے مطاعن صحابہ رضی اللہ عنہم پر مبنی روایات جمع کرنے والے پر شدید برہمی کا اظہار کیا اور فرمایا:

"لَوْ كَانَ هٰذَا فِیْ اَفْنَاءِ النَّاسِ لَاَنْكَرْتُهٗ فَكَیْفَ فِیْ اَصْحَابِ

[1] ایضاً: ص 151.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَقَالَ: وَأَنَا لَمْ أَكْتُبْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثَ قَالَ الْمَرْوَذِيُّ: قُلْتُ لِأَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ فَمَنْ عَرَفْتَهُ يَكْتُبُ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثَ الرَّدِيْئَةَ وَيَجْمَعُهَا، أَيُهْجَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسْتَأْهِلُ صَاحِبُ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الرَّدِيْئَةِ الرَّجْمَ"❶

"اگر ایسا عام لوگوں کے متعلق ہوتا تو میں پھر بھی اس کا رد کرتا، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام تو کہیں زیادہ ہے تو پھر ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ فرمایا میں ایسی روایات نہیں لکھتا، امام مروذی کہتے ہیں میں نے امام احمد سے کہا: جس کے متعلق مجھے معلوم ہو کہ وہ ایسی ردی اور ناکارہ روایات لکھتا اور جمع کرتا ہے کیا اس کو چھوڑ دیا جائے؟ فرمایا: ایسی ناکارہ روایات لکھنے والا رجم کیے جانے کے قابل ہے۔"

امام اسحاق بن راہویہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

"رَجُلٌ عِنْدَهُ كِتَابٌ فِيهِ رَأْيُ الْإِرْجَاءِ، أَوِالْقَدَرِ أَوْبِدْعَةٍ، فَاسْتَعَرْتُهُ مِنْهُ فَلَمَّا صَارَفِي يَدِي أَحْرَقْتُهُ، أَوْمَزَّقْتُهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ"❷

"یعنی اگر کسی شخص کے پاس ایسی کتاب ہو جس میں ارجاء وقدر یا بدعت کا ذکر ہو تم وہ کتاب ادھار لو، جب تمہارے پاس آجائے تو تم اُسے جلا دو یا پھاڑ دو، تم پر کوئی حرجانہ نہ ہوگا۔"

یقیناً جس طرح ان نفوسِ قدسیہ کے ذکرِ خیر اور اُن کے فضائل ومناقب کے بیان ومطالعہ سے ایمان کو تازگی ملتی ہے اور رحمت وسکینت نیز خیر وبرکت اور حمایت ونصرت نازل ہوتی ہے کہ یہ مرضیات باری تعالیٰ اور تقرب الٰہی کے حصول کا اہم سبب ہے اُسی

❶ السنة للخلال: ج 3 ص 501 صحيح ۔ ❷ السنه للكرماني :رقم603 ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح ان نفوسِ زکیہ کے خلاف ہرزہ سرائی، سب وشتم اور مثالب ونقائص کے ذکر سے دل میں قساوت وشقاوت پیدا ہوتی ہے، چہروں پر ندامت وملامت نمایاں ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیض وغضب اور ذلت وشکست نیز فقر ومسکنت نصیب و مقدر بنتے ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے جب معتز باللہ کے دور میں سیف الدولہ بن حمدان جیسے غالی رافضی نے اہلسنّت پر عرصہ حیات تنگ کر دیا اور

"كَتَبَتِ الْعَامَّةُ مِنَ الرَّوَافِضِ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ لَعْنَةَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ ---- لَا جَرَمَ أَنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يُنْصَرُوْنَ --- لَا جَرَمَ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَنْصُرُ أَمْثَالَهُمْ ، بَلْ يُدِيْلُ عَلَيْهِمْ أَعْدَائَهُمْ لِمُتَابِعَتِهِمْ أَهْوَائَهُمْ وَتَقْلِيْدِهِمْ سَادَتَهُمْ وَكُبَرَائَهُمْ وَآبَائَهُمْ وَتَرْكِهِمْ أَنْبِيَاءَ هُمْ وَعُلَمَاءَ هُمْ ---إِسْتَحْوَذَ الْفَرَنْجُ عَلٰى سَوَاحِلِ الشَّامِ وَبَلَادِ الشَّامِ كُلِّهَا ، حَتّٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ --- وَأَهْلُ هٰذِهِ الْمُدُنِ الَّتِيْ فِيْ يَدِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ خَوْفٍ شَدِيْدٍ فِيْ لَيْلِهِمْ وَنَهَارِهِمْ مِنَ الْفَرَنْجِ ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ بَعْضِ عُقُوْبَاتِ الْمَعَاصِيْ وَالذُّنُوْبِ ، إِظْهَارِ سَبِّ خَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ" [1]

"رافضیوں نے مسجدوں کے دروازوں پر حضرت امیر معاویہ پر لعن وطعن لکھنا شروع کر دیا .... یقیناً ایسے لوگوں کی مدد نہیں کی جاتی اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ ان جیسے لوگوں کی مدد نہیں کرتے بلکہ ان پر ان کے دشمن مسلط کر دیئے جاتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کے ساتھ اپنے

[1] البدایہ: ج 11 ص 241۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرداروں آباؤ اجداد اور راہنماؤں کی تقلید کی اور اپنے انبیاء علیہم السلام اور علماء کو چھوڑ دیا .... تو شام کے ساحل اور دیگر شہروں یہاں تک کے بیت المقدس پر بھی انگریز مسلط ہو گئے .... تو مسلمانوں کے زیرِ نگیں ان شہروں کے باشندے رات دن انگریز کے خوف میں رہنے لگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ سب کچھ گناہوں اور نافرمانیوں کی سزا اور انبیاء علیہم السلام کے بعد پوری مخلوق سے بہترین لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو سب وشتم کا نتیجہ تھا۔"

امام سعید بن میسب فرماتے ہیں:

"مَنْ شَتَمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ حَيَّتَيْنِ ، وَاحِدَةٌ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهٖ ، وَأُخْرٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ تُقْرِضَانِهٖ حَتّٰى تَنْتَهِيَا اِلٰى وَسْطِهٖ ثُمَّ يُعَادُ وَيُعَادَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" ❶

"جو شخص نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کو سب وشتم کرتا ہے اُس پر اُس کی قبر میں دو سانپ مسلط کر دیے جاتے ہیں ایک سر کی طرف سے اور دوسرا پاؤں کی طرف سے، دونوں اُسے کاٹتے (کھاتے) ہوئے درمیان تک پہنچ جاتے ہیں پھر اُسے دوبارہ لٹایا جاتا ہے تو پھر دونوں سانپ اُس پر مسلط ہو جاتے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔"

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ دشمنی کے نتیجہ میں افراد اور قوموں کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے اور یقیناً آج بھی عددی کثرت کے باوجود ملتِ اسلامیہ کی شکست وریخت اور ذلت وپستی نیز پریشانی کا پسِ منظر یہی ہے کہ ملتِ اسلامیہ ان ہی سبائی ہاتھوں میں کھیل کر اغیار کے نقشِ قدم پر چل رہی ہے اور عقائد و اعمال، رسم و

❶ کتاب السنہ للکرمانی: ص251۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رواج، سیاست و معیشت نیز تہذیب و تمدن اور اخلاق و معاشرت میں قرآن و سنت اور سلف صالح کی بجائے ان کی تقلید کی جا رہی ہے اور ایک خاص اسلوب میں سلفِ امت اور محسنین ملت کو سب و شتم کیا جا رہا ہے اور۔ وَجَاءَ دَوْرُ الْمَجُوْسِ۔ کے تحت آج بھی وہی نفوسِ قدسیہ اور خیر الناس، دشمنانِ اسلام کا نشانہ ہیں تو امت کے حق میں نتیجہ کسی طرح مختلف ہو سکتا ہے کہ محسن کشی اور احسان فراموشی کی سزا ﴿وَهَلْ نُجْزِيٓ إِلَّا الْكَفُورَ﴾ (سبا: ۱۷) کے تحت ﴿فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ﴾ (النحل: ۱۱۲) ہی ہے۔ چنانچہ یہ چیز فرد اور قوم کے لیے تازیانہ عبرت ہے کہ وہ سوچیں ہم کہاں کھڑے ہیں یا کدھر جا رہے ہیں۔

حضرات صحابہ کو سب و شتم کے ان خوفناک اور خطرناک نتائج کے پیشِ نظر ہی بہت سے علماءِ سلف سے آتا ہے کہ وہ کہتے تھے: جس شہر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سب و شتم کیا جائے ہم وہاں نہیں رہیں گے بلکہ حضرت امام محمد بن عبدالعزیز التیمی الکوفی رحمہ اللہ نے کوفہ سے نکلتے ہوئے فرمایا:

"لَا أُقِيمُ بِبَلْدَةٍ يُشْتَمُ فِيهَا الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ" [1]

"میں ایسے شہر میں نہیں رہ سکتا جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کو سب و شتم کیا جاتا ہو۔"

بہر حال ہم عرض کر رہے ہیں کہ سلف سے نفرت پر مبنی کتب کا مطالعہ یا مجالس میں شرکت کے برے نتائج اور اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے ضروری ہے کہ اُن سے گریز کیا جائے۔

امام ابن العربی المالکی رحمہ اللہ نے بھی ایسی تاریخی کتب سے احتراز و اجتناب کا کہا ہے جس میں ثقاہت کے فقدان کے ساتھ مطاعن و مثالب صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا جاتا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

[1] تاریخ اسلام حوادث: 170-161 ص450 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَلَا تَسْمَعُوْا لِمُوَرِّخٍ كَلَا مَا اِلَّا لِطَّبَرِيِّ وَغَيْرَ ذٰلِكَ هُوَالْمَوْتُ الْاَحْمَرُو الدَّاءُ الْاَكْبَرُ فَاِنَّهُمْ يُنْشِئُوْنَ اَحَادِيْثَ اِسْتِحْقَارِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ وَالْاِ سْتِخْفَافِ بِهِمْ وَاخْتِرَاعَ الْاِسْتِرْسَالِ فِي الْاَ قْوَالِ وَالْاَ فْعَالِ عَنْهُمْ وَخُرُوْجَ مَقَاصِدَ هُمْ عَنِ الدِّيْنِ اِلَى الدُّنْيَا وَعَنِ الْحَقِّ اِلَى الْهَوٰى فَاِذَا قَاطَعْتُمْ اَهْلَ الْبَاطِلِ وَاقْتَصَرْتُمْ عَلٰى رِوَايَةِ الْعَدُوْلِ سَلِمْتُمْ مِنْ هٰذِهِ الْحَبَائِلِ وَلَمْ تَطْوُوْا كَشْحًا عَلٰى هٰذِهِ الْغَوَائِلِ ---- فَاِذَا صُنْتُمْ اَسْمَاعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ عَنْ مُطَالَعَةِ الْبَاطِلِ وَلَمْ تَسْمَعُوْا فِيْ خَلِيْفَةٍ مِمَّنْ يُنْسَبُ اِلَيْهِ مَالَا يَلِيْقُ وَيُذْكَرُعَنْهُ مَالَا يَجُوْزُنَقْلُهُ ، كُنْتُمْ عَلٰى مَنْهَجِ السَّلَفِ سَائِرِيْنَ ، وَعَنْ سَبِيْلِ الْبَاطِلِ نَاكِبِيْنَ "[1]

"آپ امام طبری وغیرہ کے علاوہ ہر مورخ کی بات نہ سنیں، ورنہ یہ سرخ موت اور بدترین مرض ہے کیونکہ وہ ایسی روایات بناتے ہیں جن میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالح رحمہم اللہ تعالیٰ کی تحقیر اور استخفاف و استہزاء ہوتا ہے اور وہ ان نفوس قدسیہ کی طرف ایسی باتیں یا کام منسوب کرتے ہیں گویا وہ اپنے مقاصد میں دین سے دنیا کی طرف نکل گئے اور حق کی بجائے خواہشات کو اختیار کر لیا۔ جب آپ اہل باطل سے لاتعلق ہو کر صرف عادل لوگوں کی روایات پر انحصار و اعتماد کریں گے تو ان کے دام تزویر سے محفوظ رہو گے اور ہلاکت سمیٹنے سے بچ جاؤ گے .... جب آپ اپنے کانوں اور آنکھوں کو باطل اور جھوٹ سننے سے بچا لو گے اور کسی

[1] العواصم من القواصم : 262-260

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ کے متعلق ایسی کوئی بات نہ سنو گے جو اس کی شایان شان نہ ہو اور اس کی طرف ایسی بات منسوب ہو جس کا ذکر کرنا جائز نہ ہو تو تم سلف صالح کے منہج پر چلنے والے اور باطل کے راستہ سے بچنے والے رہو گے۔"

اور معلوم ہے کہ سب سے بڑی بدعت رفض ہے جبکہ اہلِ بدعت اور ان کے لٹریچر کے متعلق سلف کی رائے کیا ہے مزید سنیئے: امام الجوزاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لَأَنْ أُجَالِسَ الْخَنَازِيْرَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُجَالِسَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ" ❶

"مجھے کسی ایک بدعتی کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے یہ زیادہ پسند ہے کہ خنزیروں کے ساتھ بیٹھوں۔"

امام بندار بن الحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"صُحْبَةُ أَهْلِ الْبِدَعِ تُوْرِثُ الْإِعْرَاضَ عَنِ الْحَقِّ" ❷

"اہلِ بدعت کی صحبت حق سے اعراض وانحراف پیدا کرتی ہے۔"

عظیم محدث امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ سے جب مشہور بدعتی المحاسبی اور ان کی کتابوں کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا:

"إِيَّاكَ وَهٰذِهِ الْكُتُبَ، هٰذِهِ كُتُبُ بِدْعَةٍ وَضَلَالَاتٍ عَلَيْكَ بِالْأَثَرِ تَجِدْ غُنْيَةً" ❸

"ان کتابوں سے اجتناب کیجیے کیونکہ یہ کتابیں بدعت اور گمراہی کی کتابیں ہیں۔ آثار کو اختیار کیجیے وہی کافی ہیں۔"

اس ضمن میں حضرت امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ کا قول بڑی معنویت اور

---

❶ السیر: ج 4 ص 195 .
❷ السیر: ج 16 ص 109 .
❸ السیر: ج 12 ص 112 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہمیت رکھتا ہے ان کے متعلق آتا ہے آپ نماز ادا کرنے کے بعد دیگر نمازیوں کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے اُٹھ جاتے تو ان سے پوچھا گیا۔

"اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ لَمْ تَجْلِسْ مَعَنَا؟ قَالَ: اَجْلِسُ مَعَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ ، اَنْظُرُ فِيْ كُتُبِهِمْ وَآثَارِهِمْ ، فَمَا اَصْنَعُ مَعَكُمْ؟ اَنْتُمْ تَغْتَابُوْنَ النَّاسَ" ❶

"آپ نماز پڑھنے کے بعد ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے ؟ فرمایا: میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھتا ہوں یعنی ان کے آثار و ارشادات اور اقوال پر مبنی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں (تو گویا ان کی مجلس میں بیٹھا ہوں) جبکہ تم تو لوگوں کی غیبت کرتے ہو۔"

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمِنْ تَوْقِيرِهٖ وَبِرِّهٖ ﷺ تَوْقِيرُ أَصْحَابِهٖ وَبِرُّهُمْ وَمَعْرِفَةُ حَقِّهِمْ ------ وَمُعَادَاةُ مَنْ عَادَاهُمْ وَالْاِضْرَابُ عَنْ اَخْبَارِ الْمُؤَرِّخِيْنَ وَجَهَلَةِ الرُّوَاةِ وَضُلَّالِ الشِّيْعَةِ وَالْمُبْتَدِعِيْنَ الْقَادِحَةِ فِيْ اَحَدٍ مِنْهُمْ" ❷

"جنابِ رسول اللہ ﷺ کی عزت و تکریم اور احترام و حسن سلوک یہ ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت و توقیر اور ان سے احسان و اکرام کا اسلوب اپنایا جائے اور ان کے حق کو پہنچانا جائے .... اور یہ کہ جو ان سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھی جائے اور مورخین اور جاہل راویوں، گمراہ شیعہ اور بدعتی لوگوں کی خبروں اور روایات کو نظر انداز کر دیا جائے جن میں ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک پر بھی طعن و نقد ہو۔"

---

❶ السیر: ج 8 ص 398 . ❷ الشفاء: ج 2 ص 41

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو مولانا مودودی اور ان کے پیش رو یا پس رو ایسی خدمات المیہ تاریخ کے نام پر ہی انجام دیتے ہیں اور حیرت ہے کہ ان کو پوری تاریخ سے یہ ذخیرہ کذب و افتراء پسند آتا ہے جس کا تعلق صحابہ وسلف رضی اللہ عنہم کے مطاعن و مثالب سے ہوتا ہے ان کی داد تحقیق کو دوسرا سامان تاریخ میں اُنہیں نظر نہیں آتا جس میں ان کے فضائل و مکارم کا ذکر ہے۔ یقیناً یہ صورتحال اس حقیقت کی غماز بلکہ مصداق ہے کہ:

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ﴾ (آل عمران : 7)

''جن کے دل زنگ آلود اور ٹیڑھے ہوتے ہیں وہ فتنہ پروری اور تاویل کی خاطر متشابہات کی پیروی کرتے ہیں۔''

لہٰذا ایسے حضرات کی کتب و رسائل کے مطالعہ سے اجتناب کرنا چاہیے اور اپنے ایمان کی حفاظت وصیانت بلکہ اس میں تازگی و اضافہ کے لیے عظمت وحرمت اور حب صحابہ رضی اللہ عنہم پر مبنی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اور الفاظ کی طراوت یا ادب کی حلاوت میں ابلیسی عقل عیار کے دام تزویر وتسویل ﴿هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا یَبْلٰى﴾ (طٰہٰ : ۱۲۰) کا شکار بننے کی بجائے اور سامریت جدیدہ سبائیت سے متاثر ہونے کی بجائے ''اِنَّا آمَنَّا بِآیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا'' کے تحت بصائر و دلائل کی پیروی کرتے ہوئے ''فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ'' کا جادہ مستقیم اختیار کیجیے۔

ہم آخر میں پھر حضرت علی بن الحسین زین العابدین رحمہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ان کے ہاں اہل عراق کی ایک مجلس میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر نقد وطعن ہوا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بھی گفتگو ہونے لگی تو آپ نے فرمایا: بتایئے تم ان اولیں مہاجرین میں سے ہو جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الحشر : ۸) انہوں نے کہا: نہیں، تو فرمایا: کیا تم ان میں سے ہو جن کے متعلق قرآن کہتا ہے ﴿تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (الحشر : ۹) انہوں نے کہا: نہیں۔ تو فرمایا:

"اَمَّا اَنْتُمْ فَقَدْ اَقْرَرْتُمْ وَشَهِدْتُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَنَّكُمْ لَسْتُمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَلَا مِنْ هٰؤُلَاءِ ، وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَسْتُمْ مِنَ الْفِرْقَةِ الثَّالِثَةِ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِمْ ۔ "وَالَّذِيْنَ جَاءُ وامِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاخْوَانِنَا۔۔۔" (الآ یة) فَقُوْمُوْا عَنِّیْ لَابَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَلَا قَرَّبَ دُوْرَكُمْ اَنْتُمْ مُسْتَهْزِؤُوْنَ بِالْاِسْلَامِ وَلَسْتُمْ مِنْ اَهْلِهٖ"[1]

"تم نے اقرار کیا ہے اور خود پر گواہی دی ہے کہ تم ان دونوں پہلے طبقات میں سے نہیں ہو، تو میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اس تیسرے طبقے میں سے نہیں ہو جن کے متعلق اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ . . .﴾ (الحشر: ۱۰) تم میرے پاس سے اُٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و برکت سے محروم رکھے اور تمہارے گھروں کو برباد و بے آباد کرے، تم اسلام کا مذاق اُڑاتے ہو، تم مسلمان ہی نہیں ہو۔"

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِمَّنْ يُخَالِفُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّة وَيَسُبُّ الْاَصْحَابَ وَالسَّلَفَ الصَّالِحَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا

[1] البدایہ: ج 9 ص 107

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غِلًّا لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ، اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ ـ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ، وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ـ آمِيْنَ ـ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

اہلِ بیتِ اَطہار حضرت محمد ﷺ

اَزواجِ مطہرات امہات المومنینؓ

سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ بنت خویلد، سیدہ ام حبیبہؓ بنت ابو سفیانؓ، سیدہ عائشہ صدیقہؓ بنت ابوبکر صدیقؓ

سیدہ میمونہؓ بنت حارث، سیدہ صفیہؓ بنت حیی، سیدہ جویریہؓ بنت حارث، سیدہ سودہؓ بنت زمعہ

سیدہ ام سلمہؓ بنت سہیل، سیدہ زینبؓ بنت خزیمہ، سیدہ زینبؓ بنت جحش

سیدہ حفصہؓ بنت سیدنا عمر فاروقؓ

بیٹے

سیدنا قاسمؓ و طاہرؓ

سیدنا ابراہیمؓ سیدنا عبداللہؓ

بیٹیاں

سیدہ زینبؓ زوجہ سیدنا ابوالعاصؓ

سیدہ رقیہؓ زوجہ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ

سیدہ ام کلثومؓ زوجہ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ

سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ زوجہ سیدنا علی المرتضیٰؓ

نواسے

سیدنا علیؓ بن سیدنا ابوالعاصؓ

سیدنا عبداللہؓ بن سیدنا عثمان غنیؓ

سیدنا حسنؓ بن سیدنا علی المرتضیٰؓ

سیدنا حسینؓ بن سیدنا علی المرتضیٰؓ

نواسیاں

سیدہ امامہؓ بنت سیدنا ابوالعاصؓ زوجہ سیدنا علی المرتضیٰؓ

سیدہ کلثومؓ بنت علی المرتضیٰؓ زوجہ سیدنا عمر فاروقؓ

سیدہ زینبؓ بنت علی المرتضیٰؓ زوجہ عبداللہ بن جعفر

سیدہ رقیہؓ بنت علی المرتضیٰؓ (بچپن میں وفات پائی)

خلفائے راشدین

خلیفہ اول	بلا فصل امام صدق وصفا سیدنا ابوبکر صدیقؓ	مدت خلافت 2 سال 3 ماہ 19 دن
خلیفہ دوم	امام عدل وحریت سیدنا عمر فاروقؓ	مدت خلافت 10 سال 11 ماہ 4 دن
خلیفہ سوم	امام جود وسخا سیدنا عثمان ذوالنورینؓ	مدت خلافت 11 سال 11 ماہ 12 دن
خلیفہ چہارم	امام شجاعت وہیبت سیدنا علی المرتضیٰؓ	مدت خلافت 4 سال 9 ماہ 23 دن

مکتبہ عزیزیہ لاہور